بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

وَقُلْ جَآءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ اِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوْقًا

رسالہ ماہِ محرّم

الْمَعْرُوْف

تحفۃُ المومنین!

واِصلاحُ الجاہلین

مُصنّفہ

جناب مولانا مولوی محمد اسماعیل صاحب حنفی نقشبندی مجددی مرید مولانا مولوی شیر محمد صاحب شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ ساکن کوٹ اندرسین عرف چار چوہدری متصل کوٹ رادھا کشن اسٹیشن ریلوے لائن ملتان تحصیل چونیاں، ضلع لاہور،

الناشر۔ مکتبہ حضرت میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ شرقپور شریف ضلع شیخوپورہ

(پاکستان)

Marfat.com

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ
نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ

دیباچہ

حمدِ خدا و نعتِ محمدؐ مصطفیٰ وصفت چار یار احمدؐ مجتبیٰ واوصاف بندگان خداوند و مذمّت فرقہ ہائے گمراہ

نظم

توں ہر اعلےٰ کھیں اعلےٰ اعلےٰ تیرا شان نرالا
تے ہر مندے کھیں مندا مندا مشرک شخص منہ کالا

توں ہر واحد کھیں واحد واحد تیری ذات نیاری
تے ہر ابتر کھیں ابتر ابتر کافر مشرک پاجی

بھی ہر عمدہ کھیں عمدہ عمدہ پاک محمدؐ آیا
تے ہر گندے کھیں گندا جہ اس نال انکار لیایا

بھی ہر چنگی کھیں چنگی چنگی اُمّت احمدؐ آئی
خَیۡرَ اُمَّۃٍ اُخۡرِجَتۡ جس وچ قرآن گواہی

چارے یار نبی دے پیارے چارے رب دے لال
صدّیقؓ عمرؓ عثمانؓ غنیؓ ہور حیدرؓ ذوالجلالی

رہے اں خلیفیاں حق خلافت کیتا عدل کمال
نہ کرے عداوت نال تنہاں کوئی گمراہ شخص چنڈالی

آلؓ اصحابؓ محمدؐ تے میں لکھ صلوٰۃ پہنچاواں
برکت رحمت رب دی ہو کل مومن مرد نساداں

یارب کرم کریں کر کے سیدھے راہ چلائیں
دوست یار پیارے تیرے گذرے جنہیں راہیں

نوویاں مذہباں کنوں بچائیں کر کے فضل غفاری
بہتر[1] فرقیوںؓ رکھ کنارے جو نے فرقے ناری

سنت اہل جماعت دے عقاید اندر رکھیں سائیں
جس نوں ناجی کہیا محمدؐ غیراں کنوں بچائیں

اسماعیل فقیر نمانا منگے نت دعائیں
یا اللہ سن یاراں دوستاں سنگ حبیبؐ ملائیں

[1] اس کو زیادہ دیکھنا ہو تو مجلس دوم میں دیکھو۔

Marfat.com

نعت شریف پیران طریقت حضرت مولانا مولوی شیر محمد رحمۃ اللہ علیہ شرقپوری

نعت نمبر ۱

کی نعت کراں میں پیر دی ۔ اس شرقپوری دستگیر دی ۔ صدیق اکبرؓ جیہے خاص وزیر دی
جس پایا رتبہ عالی ئے

شیر محمد نام رکھایائے ۔ کئی شیراں غالب آیائے ۔ لکھ مبارک جس نے جایائے
جو ولیاں اندر قطب جلالی ئے

جو اس دربارے آیائے ۔ اوہ خالی کدی نہ دھایائے ۔ اساں دیکھ اکھیں ازمایائے
جو ایہ جماعت نرالی ئے

اوپر شرع محمدؐ دی عمل کمایائے ۔ ہک رتی فرق نہ لیایائے ۔ توں فعلوں پورا پایائے
جو ولیاں اندر والی ئے

شیر محمدؒ عزیزالدین جایائے ۔ جس محمدی باغ سجایائے ۔ دل بعضیاں حسد آیائے
جنہاں ابوجہل دی چالی ئے

سوہنا روضہ عجب بہار دائے ۔ دوروں نوروں شعلے مار دائے ۔ پر قلب پلیداں ساڑ دائے
جو عشق محمدؐ یوں خالی ئے

شرقپور نور خوب سجایائے ۔ جس عرس مبارک آیائے ۔ اس احمق برا منایائے
جس ابوجہل دی چالی ئے

نعت نمبر ۲

جو اس دربارے آندائے اوہ خالی کدے نہ جاندائے ۔ کل دل دا مقصد پاندائے جے شک ہووے ازماوے
جس اندر قلب سیاہی ئے ۔ اس ملے مراد نہ کائی ئے ۔ اوہ ابوجہل دا بھائی ئے ۔ اوّل دل نوں کرے
یعنی عقیدہ درست کرے ورنہ مثل ابوجہل کے فیض سے خالی رہے گا ۔ جیسا کہ ایک بزرگ فرماتے ہیں
صحبت اہل صفا سے تیرا دل کب صاف ہو زنگ سے آلودہ ہو جاتا ہے ۔ آہن آب میں یعنی پانی ہر
چیز کو صاف کرتا ہے ۔ مگر لوہے کو پانی سے زنگار پیدا ہوتا ہے ۔

جس دل توں حسد مٹایائے ۔ اس دور شیطان ہٹایائے ۔ دشمن جانی گردوں لاہیائے ۔ اوہ کل مراداں پاوے
جو بے پیرا آیائے ۔ اس پیر شیطان بنایائے ۔ ایہ بزرگاں نے فرمایائے ۔ جس شک ہو لکھیا آوے
مَاکَانَ لَہٗ شَیۡخٌ فَھُوَ شَیۡخُہٗ الشَّیۡطَانِ ۔ یعنی جس کا پیر نہیں اس کا پیر شیطان ہے ۔ جیسا کہ مولانا روم
صاحب فرماتے ہیں ؎

علم باطن ہمچو مسکہ علم ظاہر ہمچو شیر ۔۔۔ کے بود بے شیر مسکہ کے بود بے پیر پیر

یعنی علم تصوف مثل گھی کے ہے اور علم ظاہری مثل دودھ کے پس جیسا کہ بناوٹی گھی مثل گھی اصل کے نہیں ہوتا ۔
ایسا ہی بے پیرا کبھی مثل پیر والے کے نہیں ہوتا ۔ حاصل کلام جو شخص پیر والا ہے اس کی مثال مثل درخت پیوندی کے
ہے ۔ مثلاً آم سنگترہ وغیرہ جو پیوندی ہوگا اس کی قدر و قیمت زیادہ ہوگی بہ نسبت ڈگ کے یعنی غیر پیوند کے ۔

Marfat.com

پر اوہ پیر بنائے جی ۔ جو شرع موافق پائے جی ۔ غیر شرع نہ نیڑے جائے جی ۔ اول اس ازماوے ایہ بزرگاں نے فرمایئے ۔ نہیں ایہ دلوں بنایائے ۔ جیویں وچ کتاباں پایائے ۔ جس ظن ہو لکھیا آوے جیسا کہ مولانا روم صاحب فرماتے ہیں ؎

اے بسا ابلیس آدم روئے ہست ۔۔۔ پس بہر دستے نباید داد دست

یعنی اے فلانے بہت شیطان آدمی کی صورت بن کر پھرتے ہیں ۔ پس نہیں لائق سوا جان پہچان کے ہر ایک کے ساتھ بیعت کرنی جب تک اس کے پورے حال سے واقفیت نہ ہو ۔ اگر اس کو زیادہ دیکھنا ہو نور سالہ ماہ رمضان خطبہ پنجم فصل دوئم میں دیکھو ۔

سبب تالیف کتاب

نظم

سبب کتاب بناون سندا سن توں میتھوں بھائی ۔۔۔ جاں بہتا شور شریراں پایا خلقت بہت پٹھائی
تاں رل یاراں دوستاں میںوں ایہ سفارش پائی ۔۔۔ جو اک کتاب نظم نثر وچ چاہیے خوب بنائی
جیسو چہ بہتر فرقیاں ناریاں حال سنایا جاوے ۔۔۔ بہتروآں جو فرقہ ناجی جنت ورثہ پاوے
ہر اک کر تعریف سناوُ سند قرآن حدیثوں ۔۔۔ کہڑا ناری کہڑا ناجی تمیز (جدا) طہیر خبیثوں (پاک پلید)
تاں میں نام خدا دا لے کر خوشیوں قلم اٹھائی ۔۔۔ رکھ توکل اللہ اتے شروع کتاب کرائی
پہلے ماہ محرم سندا ذکر مبارک لیایا ! ۔۔۔ باراں فصلاں اندر ہے اک مجلس وچہ مکایا !
اوّل ماہ محرم خوبیاں جو وچہ قرآن حدیث بیانی ۔۔۔ نفل نوافل ورد وظائف جو لکھے پیر جیلانی
بھی جو کجھ بدعت تے بد رسماں کردے لوک بوتیرے ۔۔۔ تعزیہ اتنے تابوت تے گھوڑا کرن پاکھنڈ بہتیرے
... مجلس ماتم والی کس نے شروع کرائی ۔۔۔ سارا واضح کر سمجھایا کسر نہ چھوڑی کائی
... آن حدیثوں ثابت کر کے وانگ بارود اڑایا ۔۔۔ جو کجھ جاہل لوکاں وچہ محرم رولا پایا
... مجلس دوجی اندر سنت اہل جماعت تعریفاں ۔۔۔ جس نوں ناجی کہیا محمد کوں کر اس دیاں

نوٹ :۔ فرمایا نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کہ بنی اسرائیل کی قوم بہتر فرقے ہونگے ۔ اور میری امت کے تہتر فرقے ہوں گے جن میں بہتر ناری اور ایک ناجی ہوگا ۔ اصحابہ کرام نے عرض کی یا حضرت وہ کون ہوں گے ۔ فرمایا آپ نے مَا اَنَا عَلَیْہِ وَاَصْحَابِیْ یعنی جس طریقہ پر میں ہوں اور بعد میرے جس طریقے پر میرے اصحاب چلیں گے وہ فرقہ ناجی ہو گا دیگر سب ناری ہوں گے ۔

از مشکوٰۃ شریف مسئلہ :۔ یہ بات سورج کی طرح روشن ہے کہ قرآن کریم مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ میں نازل ہوا ۔ اور وہاں ہی حضرت محمدؐ اور اہل بیت اور تمام اصحاب پیدا ہوئے اور وہاں ہی اکثر سب صاحبان واصل بحق ہوئے اس زمانہ سے لے کر اب تک باشندگان مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ جو ہیں سب کا طریق وہی ہے جو آنحضرت محمدؐ اور اہلبیت رضی اور اصحابان اکرام کا تھا ۔ وہاں نہ کوئی مرزائی ، چکڑالوی شیعہ وغیرہ ہوا ہے اور نہ کوئی ہوگا ۔ خواہ بادشاہت کسی کی ہو حتی کہ فرمایا آنحضرتؐ نے کہ اسلام مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ سے پیدا ہوا مشرق مغرب قطب دکن تک پھیل جائے گا ۔ مگر سمٹ

Marfat.com

کر پھر وہاں ہی آوے گا۔یعنی یہاں کے لوگ نہیں بگڑیں گے۔اور ہر جگہ اسلام میں گڑبڑ پڑ جاوے گی۔یعنی فرقہ بندی پڑ جائے گی سوا ان دو شہروں کے حتیٰ کہ فرمایا آنحضرتؐ نے کہ دجال یعنی بھی کہ مکہ اور مدینہ منورہ میں داخل نہیں ہوگا کہ فرشتوں کا دروازوں پر پہرہ ہوگا اور لوگ تا قیامت تک اسی طریق پر قائم رہیں گے جس پر آنحضرتؐ اور اہل بیتؓ واصحابؓ تھے یعنی سنت اہل والجماعت کے طریقہ پر جس کو آپؐ نے ناجی فرمایا ہے۔حتیٰ کہ امام مہدی کا بھی یہ ہی طریقہ ہوگا۔اور اب جو وہاں سیّدات موجود ہیں سب سنت اہل جماعت ہیں۔مرزائی۔رافضی۔خارجی وغیرہ نہیں۔اگر کسی کو شبہ ہو تو وہاں جاکر دیکھ لے۔جو خاص کر امام حسنؓ حسینؓ کی اولاد موجود ہے ان میں کوئی رافضی شیعہ وغیرہ نہیں ہوا اور نہ کوئی ہوگا۔

فائدہ:- دعویدار اسلام تو درکنار رہے بلکہ جتنے مذہب دنیا میں ہیں سب کا یہ ہی دعوٰے ہے کہ ہماری جماعت ہی جنت کے لائق ہے۔دوزخ کے واسطے کوئی بھی تیار نہیں جیسے کہ اللہ تعالےٰ سورۃ البقر اوّل پارہ میں ارشاد فرماتے ہیں۔ وَقَالَتِ الْيَهُودُ لَيْسَتِ النَّصٰرٰى عَلٰى شَيْءٍ وَّقَالَتِ النَّصٰرٰى لَيْسَتِ الْيَهُودُ عَلٰى شَيْءٍ۔ اور کہا یہودیوں نے کہ نہیں ہیں عیسائی اوپر کسی چیز کے یعنی جنت کے لائق ہم یہودی ہیں،اور کوئی نہیں۔اور کہا عیسائیوں نے کہ نہیں یہودی اوپر کسی چیز کے یعنی ان کا مذہب باطل ہے وہ ناری ہیں ہم ہی جنت میں جائیں گے۔حتیٰ کہ سب سے ادنیٰ تو میں چوہڑے باورگے ساہسی ہیں۔خاکروب کہتے ہیں کہ ہمارا بالا پیر سب سے افضل ہے۔ہم کو جنت میں لے جائے گا۔اور ہر جگہ اس کا امکان بھی بنا ہے برائے پوجا کے۔

حکایت:- چند باورے آپس میں مذہبی گفتگو کر رہے تھے۔کہ باوریا تو ضرور ہونا تھا اور ہندو بھی اور چوہڑے کی بھی ضرورت تھی برائے میل مٹی کے مگر مسلمان کی کیا ضرورت تھی کہ پیدا ہوگیا۔

حکایت:- یہ حکایت ہماری خود شنید ہے۔ضلع فیروزپور متصل ریاست جلال آباد مسکنہ لدھیکے کے چند سانسی ایک بڑی عمر کے سانسی سے دریافت کر رہے ہے کہ ہر ایک مذہب جنت کی تیاری کر رہا ہے ہم کہاں جائیں گے تو بڑے سانسی نے کہا کہ تم بے فکر رہو کہ جنت تو ہمارے ہی لیئے ہے۔کیونکہ جنت کے دروازے پر دو نہریں ہوگی۔ایک گؤ کے خون کی ایک سور کے خون کی۔جب ہندوؤں کو سُرگ میں جانے کا حکم ہوگا تو وہ گئو کے خون کی نہر پہ جاکر پھر واپس آئیں گے کہ اس کی ہم کو قسم ہے۔پھر مسلمانوں کو حکم ہوگا تم جنت میں جاؤ تو وہ گئو کے خون کی نہر عبور کر جائیں گے مگر جب سور کے خون کی نہر پر جائیں گے تو وہ بھی واپس آجائیں گے کہ اس کی ہم کو قسم ہے۔مگر ہم سانسی دونوں نہریں عبور کر کے جنت میں داخل ہو جائیں گے کیونکہ نہ ہم گئو کو چھوڑیں اور نہ سور کو۔حاصل کلام اگر مرزائیوں چکڑالویوں۔خارجیوں۔رافضیوں ناصبیوں نے یہ بات کہہ دی کہ جنت میں ہم ہی داخل ہوں گے تو کیا تعجب ہے کہ جب ادنےٰ سے ادنےٰ قومیں بھی کہہ رہی ہیں کہ جنت ہمارے ہی لئے ہے مثل سانسیوں وغیرہ کے۔مگر یہ بات یاد رہے کہ جنت کے لائق وہ ہی جماعت ہے جن کا طریقہ مکّی مدنی لوگوں کے ہوگا جہاں قرآن مجید نازل ہوا اور رسولؐ پیدا ہوئے جنت کا راستہ بتانے والے اور اہل بیتؓ اصحابؓ پیدا ہوئے

بیت

مکی مدنی سارے سنی جانے عالم سارا — جتھے چار مصلے قائم ہے دیاں منہ کالا

اور یہ مثل مشہور ہے کہ چوں کفر از کعبہ برخیزد کجا ماند مسلمانی۔یعنی اگر کعبے سے کفر اٹھے تو مسلمان کہاں رہے۔

نوٹ:- یہ مثل مشہور ہے کہ جو بوٹ ایک بار گھونسلے سے گر پڑے تو وہ پھر اپنے گھونسلا میں مشکل آتا ہے۔یعنی ہلاک ہو جاتا ہے۔ایسا ہی جو سنت اہل جماعت سے جدا ہو کر کسی گمراہ فرقے میں داخل ہو جائے تو وہ بھی مثل بوٹ کے پھر

Marfat.com

اپنے گھونسلے میں مشکل آتا ہے۔ اکثر دیکھے ہیں کہ وہ گمراہی ہلاک ہوتے ہیں۔ مگر کوئی صاحب نصیب ہی الا واپس آتا ہے۔

نظم

مجلس تیجی اندر اہل البیتؓ دا ذکر لیایا ‏ سکنی نسبی اتے ولادتی خوب طرح سمجھایا

سب تھیں اول حرم نبیؐ دیاں ذکر مبارک کیتا ‏ جو اولاد انہاں دے وچوں پیدا ہوئی بیتا

بھی جو کجھ حرم محمدؐ اوپر کیتے طعن خبیثاں ‏ وانگ بارود اڑائے لکھ کر سند قرآن حدیثاں

اولاد نبیؐ تھیں حضرت فاطمہؓ بہتر سب توں آئی ‏ گویا سوانح عمری اسدی آکھ فقیر سنائی

چھ فصلاں وچہ اس مجلس نوں ختم کرایا ‏ اگے مجلس چوتھی وچ امام حسنؓ دا ذکر لیایا

اٹھ فصلاں وچہ پھر اس مجلس نوں ختم ہے کیتا ‏ گویا سوانح عمری اس وچ امام حسنؓ دی میتا

مجلس پنجویں اندر میں کجھ حال بیان سنایا ‏ صدیقؓ عمرؓ عثمانؓ غنی ہور امیر جو معاویہؓ آیا

ابو حنیفہؒ مالکؒ شان اہل البیت پیارے ‏ ایہ سارے خادم آل محمدؐ بے دیناں منہ کالے

جو کجھ آل نبیؐ سنگ ہے انہاں سلوک کمایا ‏ فقہ حدیثوں ثابت کرچھ فصلاں وچ مکایا

مجلس چھیویں دے اندر پنجتنؑ مومناں صفتاں آیاں ‏ قرآن حدیثوں ثابت کرکے لکھ دکھایاں بھائیاں

بیشک مومن جنہاں وچہ اوہ صفتاں جاون پایاں ‏ نے جنہاں وچہ اوہ صفت نہ کائی دعوے کوڑ سوائیاں

پنجتنؑ پاک محب جو مومن حب نشانیاں بھائی ‏ ساریاں واضح کر سمجھائیاں کسر نہ چھوڑی کائی

جو کوئی پڑھسی معلم کرسی جو اس فقیر بتایا ‏ کہڑا دوست کہڑا دشمن آل محمدؐ آیا

مجلس ستویں دے اندر ذکر مبارک وچہ شہیداں لیایا ‏ جو کجھ شان شہیداں ملدا واضح کر بتلایا

امام حسینؓ دی شہادت دا ہیں قصہ پورا پایا ‏ قاتلاں نے مقتولاں دے سنگ جو کجھ حال دکھایا

مجلس امام حسینؓ ولی سنگ جانی کیتی کنہاں لڑائی ‏ یا اوہ سنی یا اوہ شیعہ آہے سن توں بھائی

گویا سوانح عمری ایہ امام حسینؓ دی آئی ‏ بائیاں۲۲ فصلاں اندر ہے ایہ مجلس ختم کرائی

پھر مجلس نویں دسویں نواں اماماں ذکر لیایا ‏ زین العابدینؓ نوں لے کر مہدیؑ تیک مکایا

گویا سوانح عمری ایہ بھی نواں اماماں آئی ‏ اٹھاں فصلاں اندر اس نوں ختم کیتا میں بھائی

مجلس باراں تیراں چوداں صفت اصحاب جلایا ‏ بھی اصحابی کس نوں آکھن لیایا خوب دلیلاں

بھی شیعہ کس نوں آکھن کتھوں پیدا ہوئے بلائیں ‏ قرآن اندر جو لفظ شیعہ دا آیا ہے کتنی جائیں

بھی دو چار اصحابؓ محمدؐ بعد وفات بتاون
باقی ہو مرتد سدھائے کہندے نہ شرماون

نظم دیگر

اس دا خوب جواب دتا میں نال خدا دی یاری ‏ جو مرتد اصحاب بتاون سو مردود و کفاری

بھی ہتھ مباحثہ شیعہ مذہبوں ثابت کر دکھلایا ‏ ہن جو کرے مباحثہ شیعہ مذہبوں خارج آیا

Marfat.com

انہاں تناں[1] مجلساں چند فصلاں دے اندر خاتمہ آوے   ہن مجلس پندرھویں سولھویں دا کجھ حال سنایا جاوے
طعن اصحاباں اوپر جو کجھ کیتے نے بد کیشاں   خوب جواب انہاں دے لکھ کر دتے نے درویشاں
احد بدر حنین تے خیبر جنگ جو نبیؐ زمانے   آکھن نس گئے اصحابی چھڈ رسولؐ یگانے
قرآن حدیثوں ثابت ثابت قدم اصحاباںؓ پائے   کوڑیاں کوڑ ہولا کر جگیں لعنت بھار اٹھائے
بھی تقیہ شیعہ والا خوب بیان لیا یا   جو کجھ شیعہ وچہ تقیہ دے فریب بنایا
جو بہتان انبیاؑ اماماںؓ اوپر شیعہ جوڑے   ہیں سارے کتب شیعہ تقیں لکھے وکھین جس دل توڑے
جائز متعہ بتاون شیعہ لیاون بہت دلیلاں   قرآن حدیثوں ثابت حرمت کیتا رد ذلیلاں
چند فصلاں دے اندر ایہ مجلساں دونویں مکائیاں   ہن مجلس ستاراں حال حقیقت لکھ وکھاواں بھائیاں
چند تعصب انتے عقائد شیعہ آکھ سنائیں،   بھی جو کجھ نے بد گوئیاں کر دے پاکاں لوکاں تائیں
بھی امام زمانہ کتڑا واضح کر بتلایا   قرآن حدیثوں ثابت کر کے خوب بیان لیایا

چند فصلاں دے اندر ایہ بھی مجلس لکی پیاری
ختم کتاب ہوئی ہن ساری نال خدا دی یاری

دیگر

لگے اس تقیں بھی اک خطبہ ماہ رمضان بنایا   فقہ قرآن حدیث مسائل سب اس اندر لیایا
بہت پسند کتاب آئی اے خاصاں عاماں تائیں   یارب توں بھی قبول پائیں اس کرے فقیر دعائیں
بھی ارادہ ہے دل میرے وچہ نال خدا دی یاری   باراں مہینیاں ایویں بھائی خطبے کرساں جاری
جے موت نے مہلت بخشی رب توفیق رفیق عطائی   تاں ہر مہینے پنج پنج خطبے جاری کرساں بھائی
کل مہینیاں کل فضائل لکھاں بار پیارے   فقہ حدیثوں ثابت کر کے کرساں خوب نتارے
اگے نام مہینیاں لے کر خطبے کتیاں بنائے   پر نفل نوافل ذکر اذکار نہ انہاں اندر پائے
بعضیاں اکثر لکھے بعضیاں تام مہینیاں بیتا   ہیں کل فضائل لکھے کوئی کسر نہ چھوڑی بیتا

تے ہر مہینے اندر اکثر ذکر وفات بھی بھائی
جو اس مہینے اندر کسے بزرگ وفات ہے پائی

نوٹ :- مثلاً حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے ربیع الاول میں حضرت امام حسین علیہ السلام ماہ محرم میں حضرت علی کرم اللہ وجہہ ماہ رمضان المبارک میں. حضرت امیر حمزہؓ ماہ شوال ہیں. علیٰ ہذا القیاس ؛

دعا گو
مولوی محمد اسماعیل حنفی نقشبندی مجددی
ساکن کوٹ اڈھسین

[1] یعنی باراں تیراں چوداں

اَللّٰھُمَّ یَسِّرْ وَلَا تُعَسِّرْ وَتَمِّمْ بِالْخَیْرِ

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ

مجلس اوّل در فضائل ماہِ محرم فصل اوّل

یہ مجلس بارہ فصلوں میں منقسم ہے۔ فصل اوّل ماہ محرم محترم کی وجہ تسمیہ۔ یعنی محرم کو کیوں محرم بولتے ہیں۔ اور آجکل جاہل مسلمان ماتم وغیرہ جو بد رسمیں کرتے ہیں اُن کو پہلے کس نے ایجاد کیا ہے اس کا بدلائل نقلی ثبوت۔

اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ رب العلمین الرحمٰن الرحیم والسلام علیٰ سیدنا محمد وآلہ واصحابہ اجمعین سب تعریف واسطے اللہ کے ہے جو پالنے والا ہے جہان کا اور درود وسلام ہمارے سردار محمد مصطفٰے اور اس کی آل اصحاب سب پر اَمَّا بَعْدُ قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی اِنَّ عِدَّۃَ الشُّھُوْرِ عِنْدَ اللّٰہِ اثْنَا عَشَرَ شَھْرًا فِیْ کِتَابِ اللّٰہِ پیچھے اس کے فرمایا اللہ تعالےٰ نے (بیچ سورۃ توبہ پارہ دس) کہ تحقیق گنتی مہینوں کی نزدیک اللہ تعالےٰ کے بیچ لوح محفوظ کے یَوْمَ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ مِنْھَا اَرْبَعَۃٌ حُرُمٌ۔ جس دن سے پیدا ہوئے زمین آسمان ان بارہ مہینوں سے چار مہینے زیادہ عزت والے ہیں (ذی قعد۔ ذوالحجہ۔ محرم۔ رجب) ذٰلِکَ الدِّیْنُ الْقَیِّمُ فَلَا تَظْلِمُوْا فِیْھِنَّ اَنْفُسَکُمْ۔ یہی ہے دین سیدھا تو ان میں ظلم کرو تم جانوں اپنی کو یعنی حرام کاموں میں مشغول ہو کر ان وقتوں کی ہتک کر کے اپنی جانوں پر ظلم نہ کرو۔ مسئلہ۔ اگرچہ گناہ کرنا خطا ہی بُرا ہے اور اس کو ترک کرنا ہمیشہ ہی لازم ہے۔ مگر ان چار مہینوں کو اللہ تعالےٰ نے شرف اور بزرگی کی وجہ سے خاص کیا ہے [illegible] واسطے ان میں گناہ کرنا ایسا ہے، جیسا حرم یا احرام میں مسئلہ:۔ حدیث شریف میں آیا ہے کہ فرمایا نبی کریم نے جو شخص نیا چاند [illegible] بار الحمد شریف اور ایک بار انا فتحنا پڑھے گا۔ اللہ تعالےٰ اس کو ہر مصیبت اور بلا سے محفوظ رکھے گا۔ اور ہر ایک مسئلہ میں کامیاب ہوگا۔

مسئلہ:۔ فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اے عبد اللہؓ جب تو کوئی نیا چاند دیکھے تو یہ دُعا پڑھ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ مِنْ خَیْرِ ھٰذَا الشَّھْرِ وَاَعُوْذُ بِکَ مِنْ شَرِّہٖ۔ اے اللہ تحقیق میں مانگتا ہوں بھلائی اس مہینے کی اور پناہ مانگتا ہوں ساتھ تیرے برائی اس مہینے کی سے۔

مسئلہ:۔ برادران اسلام یہ مہینہ محرم الحرام بہت بزرگ اور وہ مہینہ ہے جس سے مسلمانوں کا اسلامی سال شروع ہوتا ہے اور محرم اسم مفعول کا صیغہ ہے۔ یعنی حرام کیا گیا۔ ایام جاہلیت میں عرب کے لوگ اس ماہ میں قتل و قتال حرام جانتے تھے اس سے اس کا نام محرم الحرام رکھا گیا ہے۔ اور اس میں پانچ حروف ہیں (م ح ر ر م) جو شخص اس ماہ میں تماش بینی۔ تم وغیرہ کرنے سے باز رہ کر ذکر اذکار نفل نوافل روزہ میں مشغول ہو کر اس ماہ کی عزت کرے گا۔ اللہ تعالےٰ اس کو ہر حرف کے بدلے دس نیکیاں دیوے گا۔ یعنی پچاس نیکیاں اس کے نامہ اعمال میں لکھی جائیں گی۔

Marfat.com

مسئلہ :- اس ماہ سے اسلامی سال شروع ہوتا ہے۔ کیونکہ دنیا کی آبادی سب سے پہلے حضرت آدم علیہ السلام اسی ماہ محرم میں ہی شروع کی تھی۔ اس لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم بلکہ خلفائے اربعہ کے زمانہ تک تمام مسلمان محرم کا چاند دیکھ کر غسل کرتے اور کپڑے بدلتے اور خوشبو ملتے اور خوشی مناتے تھے۔ مگر اب نامی مسلمان تمام انبیاء و صحابہ کرامؓ کے برخلاف شروع ماہ محرم میں ہی سیاہ لباس پہن کر ماتم کرنا لازم پکڑ لیتے ہیں۔ اگر اس خیال سے ماتم کرتے ہیں کہ امام حسین نے اس میں شہادت پائی ہے تو بارہ مہینوں میں کوئی بھی ایسا مہینہ نہیں ہے کہ جس میں کسی بزرگ نے شہادت یا وفات نہ پائی ہو۔ مثلاً ربیع الاول میں حضور پُر نور صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم اور امام حسن نے شہادت پائی ہے۔ اور ماہ رمضان میں حضرت علی کرم اللہ وجہٗ نے اور حضرت جنت خاتونؓ نے رحلت فرمائی۔ اور ماہ شوال میں حضرت امیر حمزہؓ نے جنگ اُحد میں شہادت پائی۔ اور واقعہ یاد رکھنے کے قابل ہے

مسئلہ :- یہ یاد رہے کہ جتنی مصیبت حضور پُر نور محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کے رحلت فرما جانے کی ہے اتنی کوئی بھی مصیبت نہیں۔ اگر ماتم کرنا جائز اور کار ثواب ہوتا تو سب سے پہلے حضور پاک کی شہادت پر ماتم ہوتا۔ اور تعزیہ تابوت وغیرہ نکلتا۔ کیونکہ آپ بھی تو شہید ہی ہوئے ہیں۔ جو کہ جنگ خیبر میں زینب یہودی عورت نے آپ کو گوشت میں زہر ملا کر دیا تھا:

جے کر ماتم جائز رکھو امام حسینؓ شفیع دا — تاں ہر مہینے دے وچ ماتم کریو ہر دلی دا
باراں مہینیاں اندر ایسا کوئی مہینہ ناہی — جس وچ کسے بزرگ نے ہووے نہ شہادت پائی
سال بسال جے ماتم جائز ہوندا یار پیارے — تاں اُحد شہیداں اُپر ماتم کردے نبیؐ ہمارے
ستر یار شہید جو ہوئے اندر اُحد ٹکانے — ہے مشہور ایہ واقعہ یارو سارا عالم جانے
حمزہؓ چاچے پاک نبی دے سخت شہادت پائی — نک کن ہتھ تے پیر کفاراں کٹے سارے بھائی
بھی سینہ چیر کلیجہ چبیا ہیبی ہندہ زنانی — دیکھ محمدؐ سرور تائیں بہت لگی پریشانی
آکھیا چاچا کافراں اوپر جے میں قابو پاواں — قسم خدا دی ستراں کافراں ایہو حال کراواں
اوسے ویلے وحی الٰہی آکر کیتا پھیرا — بدلہ لو تاں پورا کیتا نہیں تاں صبر بھلیرا
ایہ چودھویں وچ سیپارے سورت نحل دے اندر آیا — تاں قسم کفارہ دتا سرورؐ صبر جمیل کمایا

كَمَا قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَاِنْ عَاقَبْتُمْ فَعَاقِبُوْا بِمِثْلِ مَا عُوْقِبْتُمْ بِهٖ ؕ وَلَئِنْ صَبَرْتُمْ لَهُوَ خَيْرٌ لِّلصّٰبِرِيْنَ

جیسا کہ فرمایا اللہ تعالےٰ نے اگر بدلہ لو تم پس بدلہ لو پورا مثل اس کے جو تکلیف دئے گئے ہو تم ساتھ اس کے اور اگر تم صبر کرو تو بہتر ہے واسطے صبر کرنیوالوں کے۔

فائدہ :- جنگ احد کے بعد حضور پُر نور صلی اللہ علیہ وسلم دس سال تک زندہ رہے۔ کسی سال بھی شہیدان اُحد پہ آپ نے ماتم نہیں کیا۔ درحقیقت واقعہ اُحد واقعہ کربلا سے کم نہیں ہے۔ کیونکہ جنگ احد میں ستر اصحاب کا شہید ہونا اور تمام کے اعضا مع عضو تناسل[1] کے کفار نے کاٹ لئے کیا تھوڑی مصیبت ہے:

امام حسینوںؓ گھٹ شہادت انہاں شہیداں ناہیں — نہ ماتم پاک نبیؐ نے کیتا اوپر انہاں کدائیں
حضرت علی شہادت پائی سنتوں میرے یارا — حسنؓ حسینؓ نہ ماتم کیتا جانے عالم سارا

مسئلہ :- جو لوگ ہر سال ماہ محرم شریف میں امام حسینؓ کا ماتم اور سوگ کرتے ہیں۔ وہ لوگ قرآن مجید و حدیث شریف کے خلاف کر کے اپنے آپ کو آگ کی خوراک بناتے ہیں۔ درحقیقت وہ لوگ قرآن مجید و حدیث نبوی کے منکر ہیں سورہ بقر پارہ دوم میں ارشاد ہوتا ہے۔ وَالَّذِيْنَ يُتَوَفَّوْنَ مِنْكُمْ وَيَذَرُوْنَ اَزْوَاجًا يَّتَرَبَّصْنَ بِاَنْفُسِهِنَّ اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَّعَشْرًا

---

[1] امیر حمزہ کا خصیہ تمین اور عضوِ تناسل بھی کفار نے کاٹ لیا تھا۔

حرمتِ ماتم

Marfat.com

اور وہ لوگ جو فوت ہو جاویں تم میں سے اور چھوڑ جاویں عورتیں اپنی۔ انتظاری کریں وہ عورتیں ساتھ جانوں اپنی کے دس دن اور چار مہینے تک۔

فائدہ:۔ دس دن چار مہینے بیوہ عورت کے لئے سوگ کرنا جائز ہے۔ اور سوا بیوہ عورت کے تین دن سے زیادہ سوگ کرنا جائز نہیں ہے۔ خواہ کوئی قریبی فوت ہو۔ مسلم میں آیا ہے کہ کَمَا قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَلَا یَحِلُّ لِامْرَءَۃٍ تُؤْمِنُ بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ اَنْ تُحِدَّ عَلٰی مَیِّتٍ فَوْقَ ثَلٰثِ لَیَالٍ اِلَّا عَلٰی زَوْجٍ اَرْبَعَۃَ اَشْہُرٍ وَّعَشْرًا ۔ ترجمہ:۔ جیسا کہ فرمایا نبی صلی اللہ علی محمد وآلہٖ وسلم نے نہیں حلال واسطے کسی عورت کے جو ایمان لائی ہو اللہ اور دن قیامت کے یہ کہ سوگ کرے اوپر کسی فوت کے تین دن سے زیادہ مگر اوپر خاوند اپنے کے دس دن اور چار ماہ تک۔

فائدہ:۔ لوگوں میں یہ رسم جاری ہو گئی ہے کہ ماہ محرم میں تعزیہ داری اور ماتم کرتے ہیں۔ یعنی سیاہ لباس پہن کر تمام لذت زینت وغیرہ کو ترک کر کے مانند بیوہ عورت کے اپنی صورت کو بناتے ہیں۔ اور سینہ کوبی کرتے ہیں۔ حدیث شریف میں اس کی سخت مخالفت آئی ہے (دارمی)

کَمَا قَالَ النَّبِیُّ وَالنَّاحِیَۃُ اِنْ لَّمْ تَتُبْ قَبْلَ مَوْتِہَا یُبْعَثُ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ فِیْ صُوْرَتِ الْکَلْبِ وَھُوَ صُوْرَتِ الْکَلْبِ ۔ جیسا کہ فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے جو کوئی ڈین کرے اور منہ سر سینہ پیٹے اور نہ توبہ کرے پہلے موت اپنی کے اٹھائے گا اللہ تعالیٰ اس کو دن قیامت کے بیچ صورت کتے کے اور منہ اس کا شکل کتے کے اور آواز بھی کتے جیسا ہوگا ؎

جو رووَن پٹن منہ سر سینہ بھنّن وانگ کفاراں ۔۔۔ نبی بیزار او ہناں دے کولوں ڈوسب بر یاراں
نہیں نبی اونہاندا یہ ایہ امت میری کوئی ۔۔۔ جو سنت میری تھیں منہ پھیرے ٹولی پھٹی ہوئی
جو نہ توبہ منہ سر سینہ پٹن کولوں کرن نہ ٹلے ۔۔۔ روز قیامت شکل کتے دی ہوسن اوہ منہ کالے
منہ سر سینہ پٹن والے کفاراں دے بھائی ۔۔۔ نبی شفاعت نہ کرے تہناں دی خبر حدیثوں آئی

قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ ضَیَّعَ سُنَّتِیْ لَمْ یَنَلْ شَفَاعَتِیْ ۔ جیسا کہ فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی میری سنت کے خلاف کرے گا میری شفاعت نہ پائے گا۔ قول سعدیؒ۔

بروز پیغمبر کسے را شفاعت گر است ۔۔۔ کہ بر جادہ شرع پیغمبر است،
نبیؐ شفاعت نہ کرسی جو نہ چلن چال نبی دی ۔۔۔ جو چال نبی دی چلن ناہیں رلسن سنگ یزیدی

مسئلہ:۔ سب سے اول مجلس ماتم یزید کے گھر میں ہی شروع ہوئی تھی جیسا کہ اخبار ماتم والا معتبر شیعہ صفحہ، ایں لکھتا ہے ؎

اہل بیت جد قیدی ہو کر کوفے دیوچ آئے ۔۔۔ دیکھ انہاں نوں آل معاویہ عورتاں دین الائے
بھی ہندہ یزید دی عورت سر ننگا کر ماتم کر دی ۔۔۔ منہ سر سینہ پٹ دی آئی طرف یزید شقی دی
آکر آکھیا اسدے تائیں بوتی سُن مرد یزیدا ۔۔۔ میرے گھر دے ساہمنے ٹنگیا سر حسینؓ دلی دا
جلدی نال یزید نکارا پیادہ گھر ول آیا ۔۔۔ سر حسین دلی دا لاہ کے کپڑے وچہ لکایا

یعنی یزید نے اپنی عورت کے کہنے سے سر امام صاحب کا نیزے سے اتار کر ایک رومال میں لپیٹ کر اپنی تمام مستورات کو حکم دیا کہ کپڑے اور زیور وغیرہ زینت اتار کر اس پر تین دن تک نوحہ و ماتم کرو۔

دیگر:۔ شیعہ صاحبان کی کتاب جلاء العیون صفحہ ۴۲۶ میں لکھا ہے۔ کہ یزید نے اپنے بیوی ہندہ کو حکم دیا کہ گھر چلی جا اور اس فرزند فاطمہؓ امام حسینؓ پر ماتم و نوحہ کر۔ کیونکہ ابن زیاد نے جلدی کی ہے اور میں ان کے قتل میں راضی نہ تھا۔ تب ہندہ نے گھر جا کر تمام امراء وغیرہ کی عورتیں جمع کر کے مجلس ماتم بڑے زور سے برپا کی۔ اور یزید کی طرف سے تمام شہر میں مجلس

Marfat.com

تعزیت کی منادی ہوئی ؎

طراز مذہب صفحہ چار سو چار دے اندر لیا یا شیعہ مذہب والے لکھیا ہیں نہیں دروں بنایا
یزید نے زینب کبری تائیں ادہوں عرض گذاری ہے ضرورت جو تساں تائیں دسو ہینوں داری
حضرت زینب آکھیا ہے ہک حاجت ساڈی آئی جو دھڑ امام حسینؓ دلی وانگا چھوڑیا بھائی
ابن زیاد نے مہلت ناہیں دتی ساڈے تائیں جوڑیں سیاپے اس پر کریئے کڈھیے دلدیاں آہیں
ہن خواہش اساڈی شہروں باہر اک مکان بنایئے اسدے اندر ماتم کریئے دین سیاپے پایئے
دیو اجازت جو ایتھے عورتاں قریش تے ہاشم آیاں اوہ ماتم کرنے کارن جا دن ساڈے پاس بلایاں
تاں یزید فوراً ہک مکان فراخ بنایا گلی بازاراں شہر دمشق ہوکا جلد دوایا
جتنیاں زناں امیر فقیراں شہر دے اندر آیاں ماتم شاہ حسینؓ دے کارن ساریاں سد بلایاں
تاں شاہی عورتاں اتھا اوتھے شور تے غل مچایا اساناں تھیں بھی باہر گذریا اتنا ماتم پایا

مسئلہ :- پس ان تمام روایات سے ثابت ہوتا ہے کہ مجلس ماتم سب سے پہلے یزید نے اپنے گھر ایجاد کی اور پھر تمام شہر والوں کو بھی ماتم کرنے کا حکم دیا - اور امام باڑہ بھی پہلے یزید نے ہی ایجاد کیا - الغرض مجلس ماتم اور نوحہ خوانی وغیرہ سب یزید کی سنت ہے - اگر ماتم کرنا کار ثواب ہے تو خوش قسمتی ہے یزید کی کیونکہ شیعہ اصحاب بڑے فخر سے فرماتے ہیں کہ جو کوئی امام حسینؓ پر ماتم کرے اس کے چھوٹے بڑے گناہ معاف ہو جاتے ہیں - تو سب سے اول یہ فخر یزید لعین کو حاصل ہوا - ؎

ہے ایہ ماتم کرنا سنت خاص یزید دی آئی جو سب تھیں اول مجلس ماتم اُسنے خوب سجائی
ہن جو کوئی ماتم کرسی بھائی روز قیامت تائیں نال یزید برابر لعین دوزخ وچ سزائیں

جیساکہ فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اَوَّلُ مَنْ النَّبِیْ وَنَحَیٰ مِنَ الشَّیٰطِیْنِ ۔ یعنی سب سے اول دین کرنا اور گانا شیطان ہی نے شروع کیا ہے - اب جو یہ کام قیامت تک کریں گے وہ سب شیطان کے مرید اور مریدنیاں ہیں ؎

شیعہ آکھن پٹن جائز سند قرآن لیاون سورۃ ذاریت دی آیت جاہلاں پڑھ سناون
جس وچہ نام نشان نہ ہرگز پٹن والا آیا صرف نال تعجب مائی سائراں منہ پر ہتھ لایا
ہن میں تینوں قصہ کو تا سارا آکھ سنائیں شاید رب سبب ہدایت کر دے تیرے تائیں
فند فریب اتہاں دیوں بچ کر راہ ہدایت پاویں بنی موحد سُنی پکا بدعت توں بچ جاویں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۔ هَلْ اَتٰكَ حَدِیْثُ ضَیْفِ اِبْرٰهِیْمَ الْمُكْرَمِیْنَ ۔ ترجمہ - کیا آئی ہے تجھ کو خبر مہمانوں ابراہیمؑ کی جو عزت والے تھے - اِذْ دَخَلُوْا عَلَیْهِ فَقَالُوْا سَلٰمًا ۔ جب داخل ہوئے ان پر کہا سلام ہے قَالَ سَلٰمٌ ۚ قَوْمٌ مُّنْكَرُوْنَ ۔ کہا سلام ہے یہ لوگ ہیں نہ دیکھے ہوئے فَرَاغَ اِلٰۤی اَهْلِهٖ فَجَآءَ بِعِجْلٍ سَمِیْنٍ فَقَرَّبَهٗۤ اِلَیْهِمْ قَالَ اَلَا تَاْكُلُوْنَ ۔ پس متوجہ ہوئے ابراہیمؑ طرف گھر اپنے کے پس لے آئے گوشت بچھڑے کا گھی میں تلا ہوا پس آگے مہمانوں کے - کہا ان کو کیوں نہیں کھاتے ہو - فَاَوْجَسَ مِنْهُمْ خِیْفَةً ؕ قَالُوْا لَا تَخَفْ ۔ پس دل میں ڈرا ان کے خوف سے کہا انہوں نے مت خوف کر - یعنی ابراہیم علیہ السلام نے دل میں خیال کیا کہ شاید یہ ڈاکو ہیں - کہ ہمارے گھر کا کھانا نہیں کھاتے تو ملائکہ نے کہا مت خوف کرو - میں جبرائیلؑ ہوں اور یہ میکائیلؑ ہیں - اور یہ اسرافیلؑ ہیں اور یہ عزرائیلؑ ہیں - اور میں تم کو مبارک بادی کہنے کے لئے اللہ تعالیٰ کی طرف سے آیا ہوں تجھکو ایک نیک بخت صالح لڑکا عنایت فرمائے گا - کما قال اللہ تعالیٰ وَبَشَّرُوْهُ بِغُلٰمٍ عَلِیْمٍ ۔ جیسا کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے کہ مسافر فرشتوں نے حضرت ابراہیمؑ کو ایک لڑکے نیک بخت بشارت کی

Marfat.com

مسئلہ :- جب فرشتوں نے حضرت ابراہیم کو خوشخبری دی تھی۔ تو آپ کی عمر اس وقت ایک سو بیس[۱۲۰] برس کی تھی۔ اور حضرت سارہ خاتون کی عمر ایک سو سال کی تھی۔ اور تمام عمر آپ کو لڑکا لڑکی پیدا نہیں ہوا تھا۔ اس سبب سے یہ خوشخبری سُن کر تعجب سے حضرت سارہؓ نے اپنے ماتھے پر ہاتھ مارا جیسا کہ عام عورتوں کی عادت ہے کہ تعجب کی بات سُن کر مُنہ اور ماتھے اور رخسارے پر ہاتھ مارتی ہیں کما قال اللہ تعالیٰ فَاَقْبَلَتِ امْرَاَتُہٗ فِیْ صَرَّۃٍ فَصَکَّتْ وَجْھَھَا وَقَالَتْ عَجُوْزٌ عَقِیْمٌ ۝ قَالُوْا کَذٰلِکِ قَالَ رَبُّکِ ؕ اِنَّہٗ ھُوَ الْحَکِیْمُ الْعَلِیْمُ ۝ جیسا کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے پس آگی سامنے سے عورت اس کی بیچ نعرہ کے پس مارا ہاتھ اپنے ماتھے پر اور کہا کہ بوڑھی سو سال کی اب لڑکا جنے گی۔ کہا فرشتوں نے ایسا ہی حکم ہے رب تیرے کا کہ تجھ کو بڑھاپے کی حالت میں ایک لڑکا ہشیار عنایت فرمادے گا۔ تحقیق اللہ تعالیٰ حکمت والا جاننے والا ہے۔ ؎

کرو خیال جو جس نوں ایہ خوشخبری دتی جاوے — جو تیرے تائیں رب ہک لڑکا دانشمند عطا وے

کیا اوہ غمیوں بیٹھ گئے یا خوشیوں نعرہ مارے — اُلٹی کر تفسیر سناون شیطاناں دے لارے

جو اُلٹ کرے تفسیر قرآنوں معنے اُلٹ رلاوے — اوہ دوزخ وچہ جاوے بھاویں سید مغل سداوے

کَمَا قَالَ النَّبِیُّ مَنْ فَسَّرَ الْقُرْاٰنِ بِرَاْیِہٖ فَقَدْ کَفَرَ ۔ ترجمہ :- فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے جو کوئی اپنی رائے کے مطابق قرآن مجید کی تفسیر غلط کرے تو وہ کافر ہے۔ مثلاً چکڑالوی مرزائی رافضی خارجی وغیرہ

فصل دوم

در فضائل ماہ محرم الحرام کی اوّل تاریخ سے نویں تاریخ تک نوافل و اذکار روزہ وغیرہ اسوۂ حسینی کے بیان میں اور مذمت تعزیہ وغیرہ اور فضیلت مسجد حسب موقعہ

[عن] عثمان بن عفان قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ اَکْرِمُوْا الشَّھْرَ اللّٰہِ الْمُحَرَّمَ فَاَکْرَمَ اللّٰہُ تَعَالٰی فِیْہِ الْجَنَّۃَ بِنَجَاتٍ مِّنَ النَّارِ حضرت عثمانؓ بن عفان سے روایت ہے کہ فرمایا نبی کریم نے کہ اے لوگو تم بہت عزت کرو اللہ تعالیٰ کے ماہ محرم کی۔ پس [اللہ تعا]لے بہت عزت کرے گا تمہاری بیچ جنت کے۔ اور نجات دے گا تم کو دوزخ کی آگ سے۔ اور ابو ہریرہؓ روایت کرتے ہیں کہ فرمایا جناب نبی کریم نے اِنْ اَرَدْتُمْ الرَّحْمَۃَ وَقْتَ الْمَوْتِ مِنَ الْعَطْشِ وَالْخُرُوْجَ مَعَ الْاِیْمَانِ وَالنَّجَاتِ مِنَ الشَّیْطٰنِ۔ اگر کوئی چاہتا ہے یہ بات کہ مجھ کو آرام ہو وقت موت کے تلخی جان کندنی کی سے اور اس جہان سے جاؤں میں ساتھ ایمان کے اور نجات ملے مجھ کو فریب شیطان کے سے فَاَکْرِمُوْا ھٰذِہِ الشُّھُوْرِ کُلِّھَا بِکَثْرَۃِ الصِّیَامِ وَالصَّلٰوۃِ وَالنَّدَامِ عَلٰی مَا سَلَفَ مِنَ الْاَذْنَابِ وَاذْکُرُوْا خَالِقَ الْاَنَامِ فَتَدْخُلُوْا جَنّٰتِ رَبِّکُمْ بِالسَّلَامِ ۝ پس لائق ہے اس کو زیادہ کرے عزت حرمت والے مہینے کی یعنی محرم شریف میں زیادہ پڑھے۔ نفل اور زیادہ رکھے روزے اور زیادہ کرے پشیمانی اوپر گناہوں اپنوں کے اور زیادہ کرے ذکر و اذکار اس میں پس داخل جنت ہو نے پاک اپنے کے میں ساتھ سلامتی کے

ذکر صیام در محرم شریف

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ مَنْ کَانَ یَصُوْمُ فِیْ اَوَّلِ الْمُحَرَّمِ ۔ فرمایا رسول اللہ نے جو کوئی روزہ رکھے محرم کی اوّل تاریخ میں اس

Marfat.com

کے لئے دس ہزار حج دس ہزار عمرہ دس ہزار شہید کا ثواب اللہ تعالےٰ عنایت فرماتا ہے۔ اور گویا کہ اس نے تمام سال روزے رکھے

بھی وچہ حدیث نبی فرمایا سُن توں میرے جانی ؎ جو ماہ محرم روزے رکھے پاوے اجر گراہی
اوّل تاریخوں روزے رکھے جیکر دسویں تائیں ۔ سال ہزار عبادت اس نوں اجر دیوے رب سائیں

مسئلہ :- ماہ محرم میں تین دن بہت ہی افضل ہیں۔ اوّل۔ دسویں اور آخری۔

مسئلہ :- اخیر سال اور شروع سال کے دن روزہ رکھنا بھی عظیم ثواب رکھتا ہے۔ سال اسلامی کا اخیر دن ماہ ذوالحجہ کا آخری دن ہے۔ اور اوّل دن سال اسلامی کا اوّل ماہ محرم کا دن ہے۔ غرض ان دو دن کا روزہ رکھنے سے تمام سال کے روزوں کا ثواب اللہ تعالےٰ دیتا ہے (نقل از غنیۃ الطالبین)

مسئلہ :- ماہ محرم ایسا بزرگ مہینہ ہے کہ اس کی ایک دن کی عبادت سال بھر کی عبادت کے برابر ہوتی ہے۔

مسئلہ :- جو کوئی اوّل تاریخ اور جمعرات کو جاگے اور ذکر اذکار کرے یا سُنے تو اُس کے پہلے گناہ معاف ہو جاتے ہیں اور آئیندہ توفیق بچنے کی ملتی ہے ؎

پس از رمضان لکرم شد محرم ۔ کہ خوب ما در آں درجات منظم
شہید کربلا در وے حسینؓ است ۔ کہ ذکرش در عالم مشہور است
ماہ رمضانوں پچھے محرم افضل جانی ۔ بہتے درجے اس دے اندر دسے نبیؐ حقانی
شہید جو اسدے اندر ہوئے شاہ حسینؓ پیارے ۔ ذکر اونہاں دا اگ وچہ شعلے سُورج وانگوں مارے

ذکر نوافل در محرم الحرام نمبر ۱

جو کوئی شخص ماہ محرم کی اوّل رات دو رکعت نفل پڑھے تو اس کی قبر کو اللہ تعالےٰ تا قیامت روشن کرےگا (از نقل جواہر غیبی)

نمبر ۲

حضرت بہاؤالدین نقشبند رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جو کوئی محرم کی اوّل تاریخ دن کو یا رات کو چار نفل اس ترکیب سے پڑھے کہ ہر ایک آیت میں بعد الحمد کے تین بار قُلْ هُوَ اللّٰهُ پڑھے اور بعد سلام کے گیارہ بار سُبُّوْحٌ قُدُّوْسٌ رَبُّنَا وَرَبُّ الْمَلٰٓئِكَةِ وَالرُّوْحِ پڑھے تو اس کے لئے اللہ تعالےٰ دو ہزار فرشتہ اس کی دین و دنیا کی تمام حاجتوں کو بر لانے کو مقرر فرماتا ہے اور شیطان ملعون حسرت سے کہتا ہے کہ ہائے افسوس میں سال بھر اس سے نا اُمید ہوا۔ اور چار ہزار سال کی عبادت کا ثواب اس کے اعمال میں درج ہوتا ہے۔ جس کو سُبُّوْحٌ قُدُّوْسٌ نہ آتا ہو وہ کلمہ طیب ہی اتنی مرتبہ پڑھے ؎

نمبر ۳

جواہر غیبی اندر آیا آکھیا نبی حقانی ۔ جو ماہ محرم دی کے راتیں نفل پڑھے کوئی جانی
چھ رکعتاں نفل پڑھے کوئی اس ترکیبوں بھائی ۔ بعد الحمد دوں دس واری قل ہر رکعت وچہ سائی
دو ہزار محل جنت وچہ رب تیار کرائے ۔ بھی دروازے اونہاں محلاں خاص یاقوتوں آئے
بھی ہر دروازے ہک ہک تخت سنہری رب ٹکایا ۔ ہک ہک حور تخت پر ہوسی پاک نبیؐ فرمایا
ایہ سب کجھ ملسی اسنوں جیہڑا انہاں نفلاں پڑھسی ۔ مردوں پچھے نال خوشی دے جنت سو جاں کرسی
چھہتر ہزار بلا دنیا وی اُس نوں دُور ہو جاوے ۔ بھی چھہتر ہزار جو نیکی اس نوں رب کریم عطا ئے

فائدہ :- ان نفلوں کے فضائل میں حضرت بابا شکر گنج رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے ایک جوان کو قبر میں

Marfat.com

دیکھا - اور ایسا خواب میں نے تمام عمر نہیں دیکھا تھا کہ اس خوبصورت جوان کی نشست گاہ یعنی بیٹھک کے گرد باغ عمدہ لگا ہوا تھا - اور ایک حوض پانی کا خوب بھرا ہوا اس کے قریب تھا - اور حوران بہشتی اس کی خدمت میں حاضر تھیں - میں نے اُس جوان سے دریافت کیا کہ اے بھائی تو نے دُنیا پر کیا عمل کیا تھا جس کی وجہ سے یہ انعامات تجھ کو حاصل ہیں - اس نے جواب دیا کہ اے بابا فرید شکر گنج میں دنیا میں مُردوں کے کفن اُتارتا تھا - اتفاقاً ایک مسجد کے پاس سے ایک دن گذرا تو ایک واعظ نے کہا کہ جو کوئی شخص ماہ محرم کے اوّل دہاکے میں چھ نفل جو اُوپر مذکور ہیں پڑھے گا اس کو یہ درجہ جو اُوپر مذکور ہے ملے گا - جب میں نے سُنا اُس دن سے کر اس بد افعال سے توبہ کر کے ہمیشہ کو ان نفلوں کو اپنے اوپر واجب کر لیا - یہ انعامات ان نفلوں کی برکت سے

نمبر ۴

حضرت عائشہ ام المومنین تھیں اک ہور روایت آئی — جو اوّل دہاکے ماہ محرم اٹھ رکعتاں نفل ادائی
بعد الحمد دوں قُل ہو اللہ جو پڑھسی دس دس واری — اوہ سارے ٹبر کرے شفاعت آکھے نبی غفاری
یعنی روز قیامت والے وِچ دربار الٰہی — اپنے خویش قبیلے سارے جنت وچ لے جائی
جنہاں اوپر دوزخ واجب آکھیا سرور سائیں — اے مومن بھائی عمل کمائیں خالی ہتھ نہ جائیں

نمبر ۵

اک ہور روایت اندر آیا پاک نبیؐ فرمادے — جو اوّل رات محرم چار رکعت نماز ادا دے
بعد الحمد دوں ہر رکعت وچہ قُل پڑھے تن واری — چالی ہزاراں سال عبادت اجر دیوے رب باری

نمبر ۶

شیخ الاسلام حضرت شبلی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ مجھے ایک رات خواب میں حضرت امام حسین علیہ السلام ملے اور مجھے ارشاد فرمایا کہ جو کوئی چار نفل ماہ محرم میں اس ترکیب سے پڑھے کہ ہر رکعت میں بعد الحمد کے پندرہ بار قل ہو اللہ پڑھ کر مجھے بخشے گا میں ہرگز جنت میں داخل نہ ہوں گا جب تک اس نفل بخشنے والے کی اپنے نانا جان سے شفاعت نہ کرا لوں گا - بعد میں پھر ایک دفعہ پھر امام حسینؓ مجھے خواب میں ملے اور آپ نے رُخ مبارک مجھ سے پھیر لیا - میں نے عرض کی حضور مجھ سے کون سی خطا سرزد ہوئی ہے جس کی وجہ سے آپ نے مجھ سے منہ مبارک پھیر لیا ہے - تو آپ نے فرمایا - اے شبلی تجھ سے خطا نہیں ہوئی مگر میری آنکھیں تیرے احسان کے سبب تیرے سامنے نہیں ہو سکتیں جب تک میں تجھ کو بدلہ ان نفلوں کا جو مجھ کو بخشتا رہا ادا نہ دوں -

فائدہ :- اگر ہو سکے تو ہر روز چار نفل بترکیب مذکور پڑھ کر امام صاحب کو بخشے نہ ہو سکے تو دہاکے میں ایک دو دفعہ ضرور بخشنے چاہییں -

مسئلہ :- پس لائق ہے ہر ایک مسلمان کو کہ ماہ محرم میں ہر روز دسویں تاریخ تک قرآن مجید کی تلاوت کر کے امام حسینؓ کے رُوح پر فتوح کو ثواب بخشے - اور جس کو قرآن نہ آتا ہو وہ الحمد شریف اور قل شریف جتنا ہو سکے پڑھ کر امام صاحب کو بخشے - کیونکہ حدیث شریف میں آیا ہے کہ جو کوئی تین مرتبہ قل شریف پڑھتا ہے اس کو قرآن مجید کے ختم کا ثواب ملتا ہے یہ اسوہ حسینی یعنی طریقہ ہے - اور مجلس ماتم تبرّہ بازی تعزیہ داری وغیرہ بدکرداری کے دیکھنے سننے سے باز رہے کما قال النبیؐ لَعَنَ اللّٰہُ النَّائِحَةَ وَالْمُسْتَمِعَةَ - جیسا کہ فرمایا نبی کریم نے لعنت ہے خدا کی منہ سر سینہ پیٹنے والے بخوشی سننے والے پر -

لعنت ربدی اس پر ہووے پاک نبیؐ فرمادے — جو کوئی منہ سر سینہ پیٹے تا لے دین الاوے

جو کم کرنا مسند اسو کم دکھیں مسند آیا　　　　جیونکر پاک نبی فرمایا میں نہیں دوں بنایا

كَمَا قَالَ النَّبِيُّ مَنْ رَأَى مِنْكُمْ مُنْكَرًا فَلْيُغَيِّرْهُ بِيَدِهِ فَإِنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَبِلِسَانِهِ فَإِنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَبِقَلْبِهِ وَذَالِكَ أَضْعَفُ الْإِيمَانِ - فرمایا نبی کریم نے جو کوئی شخص کوئی کام خلاف شرع دیکھے تو ہٹائے اس کو ساتھ ہاتھوں اپنے کے۔ اگر ہاتھوں سے ہٹا نہیں سکتا تو زبان سے اس بُرے کام کرنے والے کو روکے۔ اگر زبان سے بھی نہیں روک سکتا تو دل سے اُس بُرا کام کرنے والے کو بُرا جانے۔ جو شخص بُرا کام کرنے والے کو بُرا نہیں جانتا۔ تو یہ کمزور ایمان ایمان کی نشانی ہے۔ اور تعزیہ داری وغیرہ دیکھنے والے اور کرنیوالے سب گنہگار ہیں۔

مذمت تعزیہ و تابوت وغیرہ

اے اہلِ اسلام اگر تعزیہ تابوت وغیرہ نکالنا جائز ہوتا تو حضرت امام حسینؓ ضرور بالضرور اپنے نانا جان حضور پُر نور صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کا تابوت وغیرہ نکالتے۔ پھر حضرت امیر حمزہؓ اور حضرت علیؓ کا تابوت ہر سال مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ میں نکلتا۔ جب حضرت امام حسینؓ سے کوئی سند تابوت وغیرہ نہیں ہے تو اب تعزیہ داری کا ثواب کہاں ہوگا۔ بلکہ ملک عرب میں جہاں امام صاحب کی تمام عمر ابتدا سے انتہا تک گذری کہیں بھی تعزیہ داری کا نام و نشان نہیں پایا جاتا۔

سنیے افسوس چہ سنتیں سنت اہل جماعت سدائے　　　　پھر بدعتیاں وچ شامل ہو کر مجلس تنہاں سجاندے
تعزیہ اتے تابوت تے گھوڑا دکھیں جائز ناہیں　　　　بے حرمتی پاک اماماں کردے بھکّے پینے کرداہیں
پاک اماماں نقلاں کرکے لوکاں نوں دکھلاندے　　　　لوک تماشہ دکھیں کارن ہم ہما کے جاندے
جو سوچ سیانے تواں شامل اوہ کم جان شیطانی　　　　شیطان نہ ہرگز شامل ہو وں جیہڑے کم رحمانی
جو جماعت سیانے اللہ ہر گز کوئی نہ آوے　　　　باجھوں اہل ایماناں بھائی وکیھے جو شک لیاوے
روضے پاک دی شکل بناون لکھاں مال لگاون　　　　پھر اپنے ہتھیں ٹھاون اسنوں ہرگز دُرشراون
دسویں روزہ تابوت بنا کر لوکاں نوں دکھلاون　　　　کھیل تماشہ کرکے دل پرچاون دوزخ جاون
دکھیں بھریاں اتے ذہیرہ مسلم جائز نہ کائی　　　　تعزیہ داری گھوڑا دکھیں ایویں جانی بھائی
جے کر ایہ کم جائز ہوندا سن تُوں میرے بھائی　　　　تاں حضرت کی مدنی کرتے جو ہے دین رہبائی
مکے اتے مدینے اللہ نہ کوئی ایسا فعل کاوے　　　　تعزیہ اتے تابوت نے گھوڑا نہ کوئی ساجگر نکلے
بلکہ تابوت بناون والیاں حضرت لعنت پائی　　　　میں لکھ حدیث دکھاواں تینوں جے تیرا شک چائے

كَمَا قَالَ النَّبِيُّ لَعَنَ اللّٰهُ تَعَالٰى مَنْ زَارَ بِلَا مَزَارٍ (کتاب السراج رواہ الخطیب) جیسا فرمایا نبی کریم نے لعنت کرتا ہے اللہ تعالیٰ جو کوئی زیارت کرے بلا مزار کے یعنی بناوٹی روضہ کاغذ لکڑی وغیرہ کا بنا کر

فائدہ:۔ تعزیہ اور گھوڑا نکالنا مشابہت ہے اہل ہنود کی جسطرح وہ دسہرہ کے دنوں میں رام چندر جی کی فتح اور راون کی شکست مناتے ہیں۔ اسی طرح یہ بھی دعیانِ اسلام حضرت امام حسین علیہ السلام کی شکست اور یزید کی فتح مناتے ہیں۔ در حقیقت امام حسینؓ کی فتح اور یزید پلید کی شکست ہے۔ جیسا کہ شیخ سعدیؒ فرماتے ہیں ؎

قارون ہلاک شد چہل خانہ گنج داشت　　　　نوشیرواں نمرد کہ نام نیکو گذاشت

یعنی قارون ہلاک ہوا جو چالیس خزانے دولت رکھتا تھا۔ اور نوشیرواں فوت نہیں ہوا جو نیک نام باقی چھوڑ گیا

فائدہ:۔ امام حسینؓ کے گھوڑے کو کئی سال گذر چکے ہیں مگر اب تک کئی ہزاروں گھوڑے بناوٹی نکالتے ہیں

Marfat.com

"اور ہر سال کئی ہزار اس بناوٹی روضہ بناتے ہیں جس پر اللہ تعالے نے لعنت فرمائی ہے

نوٹ :- اگر کوئی شخص یہ کہے کہ تابوت کا ثبوت قرآن مجید میں ہے جیسا کہ بعض شیعہ خبرت دیتے ہیں - تو وہ تابوت حقیقی تھا مصنوعی نہ تھا - جیسا کہ فرمایا اللہ تعالے کَمَا قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰے وَقَالَ لَھُمْ نَبِیُّھُمْ اِنَّ اٰیَۃَ مُلْکِہٖٓ اَنْ یَّاْتِیَکُمُ التَّابُوْتُ فِیْہِ سَکِیْنَۃٌ مِّنْ رَّبِّکُمْ وَبَقِیَّۃٌ مِّمَّا تَرَکَ اٰلُ مُوْسٰی وَاٰلُ ھٰرُوْنَ تَحْمِلُہُ الْمَلٰٓئِکَۃُ ؀ ترجمہ :- اور کہا واسطے ان کے رسول ان کے نے کہ تحقیق نشانی سلطنت طالوت کی یہ ہے - کہ آئے گا تمہارے پاس تابوت اور وہ ایک صندوق تھا اور بیچ اس کے تسکین تھی رب تمہارے کی طرف سے اور وہ چیز جو چھوڑ دی گئی تھی آل موسیٰ اور آل ہارون سے - اٹھا لائیں گے اس تابوت کو فرشتے اور اس تابوت میں انبیاء علیہم السلام کی تصویریں تھیں - اور اس زمانہ میں تصویریں بنانی جائز تھیں - جس طرح سجدہ تعظیمی جائز تھا

فائدہ :- سکینہ ایک جانور تھا جس کا قد بلی کے برابر تھا - اور اس کی دو آنکھیں ایسی روشن تھیں جیسے بجلی یا نگینہ کسی کو دیکھنے کی طاقت نہ تھی - حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت ہے کہ اس سکینہ جانور کا منہ مثل بلی کے تھا - اور وہ لڑائی کے وقت تابوت سے نکلتا تھا - اور مثل آندھی کے دشمنوں پر جا پڑتا اور دشمنوں کو پراگندہ کر دیتا تھا -

فائدہ :- آل موسیٰ و آل ہارون کے اس میں جوتے اور دستاریں اور کچھ ٹکڑے ترنجبین یعنی من و سلویٰ اور عاصا اور انگوٹھی اس تابوت میں تھی -

مسئلہ :- بعض لوگ مخالف سوال کرتے ہیں کہ مصنوعی تابوت امام حسینؓ کا بنانا اور دیکھنا منع ہے اور خدا لعنت کرتا ہے - تو بیت اللہ اور مسجد نبویؐ اور بیت المقدس وغیرہ کے نقشہ جات کا دیکھنا اور بنانا بھی منع ہوگا - تو اس کا جواب یہ ہے کہ ہمارا سنت اہل جماعت کا اعتقاد ہے کہ ہم ان نقشہ جات کو مثل جغرافیہ کے تصور کرتے ہیں جس طرح خود جا کر زیارت کرتے سے ثواب حاصل ہوتا ہے ان نقشہ جات کے دیکھنے سے تو کچھ بھی نہیں حاصل ہوتا - اور یہ جو صاحبان تابوت گھوڑا وغیرہ نکالتے ہیں اعتقاد رکھتے ہیں کہ جس طرح امام حسینؓ کا روضہ حقیقی یعنی کربلائے معلیٰ اور گھوڑا اصلی دیکھنے سے جو ثواب حاصل ہوتا ہے اسی طرح یہ مصنوعی تابوت گھوڑا دیکھنے سے بھی ثواب حاصل ہوتا ہے اور مرادیں مل جاتی ہیں - جس پر اللہ تعالے نے لعنت فرمائی ہے بنانے اور دیکھنے والے پر - حاصل کلام جو شخص امام حسینؓ کے تبرکات سے مثلاً پاپوش مبارک دستار مبارک یا جنگ کے ہتھیار نیزہ تیر وغیرہ یا گھوڑے کا سامان زین وغیرہ کی زیارت کرے گا تو ثواب عظیم پاوے گا - اور اگر ان تمام تبرکات کی تصویریں بنی بنائی دیکھے گا تو بالکل ثواب نہیں ملے گا ؎

تابوت قرآنوں بیشک ثابت اسیں نہیں انکاری ۔۔۔ پر اوہ تابوت ہیوما الٰہی تے تسیں بنقل اُتاری
موسیٰؑ تے ہارون ہتیں اسوچہ اصلی چیزاں آہیاں ۔۔۔ اس وچہ اصلی چیز نہ کائی اگے سناواں بھائیاں
وچہ تابوت تبرک ناہیں دیکھ اکھیں ازمایا ۔۔۔ ایہ دنیا ٹھگنی کارن بھائی ایہناں بکھنڈ بنایا
تے گھوڑا اِک امام حسینؓ دا اندر خاک سمایا ۔۔۔ ہن کئی ہزار نکالن گھوڑے مانت نہ جاوے پایا
تمیقوں میتھوں گھوڑا منگن کہن حسینی گھوڑا ۔۔۔ پھر کر تعظیماں چمن اس نوں عقل نہ رکھن بھورا
مرد عورتاں پچھے اسدے پٹن شور مچاون ۔۔۔ نذر نیاز چڑھاون اس پر ہرگز نہ شرماون
اٹھ پہر تک اس گھوڑے دی بجد عزت ہوئی ۔۔۔ پھر اس تھیں پچھے اس گھوڑے نال ہول نہ پچھے کوئی
پھر اوہو گھوڑا گلیاں اندر ٹردا پھردا بھائی ۔۔۔ پھیر نہ کہن حسینی گھوڑا اس دن بالکل کائی
سال پچھوں جویں میلے والے فقر منگن نوں پڑھدے ۔۔۔ سال بسالی منگن پنن جو دنیا دے بردے
اوہی گھوڑا گنڈھن والا ایہناں ڈھنگ بنایا ۔۔۔ سال بسالی منگن پنن چندہ لوکاں دا یا!

کجھ ورتن کجھ گھر وچ رکھن کھاون سب کمایاں ... ایس بہانیوں مال کماون آکھ سناواں بھائیاں
بک امام واڑہ ایتھاں گھڑ کر اپنے دلوں بنایا ... جس دا ذکر قرآن حدیثاں اندر کِتے نہ آیا
تے مسجد تائیں قتل گڑھی ایہ آکھ سناون بھائی ... نال مسیت بناون سخیہ تُمراں ورلا کائی
ہے مسجد ذکر قرآن اندر جو موسناں خاص نشانی ... جو مسجد نہ آباد کرے اوہ بیشک کافر جانی

کَمَا قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی مَا کَانَ لِلْمُشْرِکِیْنَ اَنْ یَّعْمُرُوْا مَسٰجِدَ اللّٰہِ شٰھِدِیْنَ عَلٰٓی اَنْفُسِھِمْ بِالْکُفْرِ اُولٰٓئِکَ حَبِطَتْ اَعْمَالُھُمْ وَفِی النَّارِ ھُمْ خٰلِدُوْنَ ۔ فرمایا اللہ تعالے نے کہ نہیں لائق واسطے مشرکوں کے کہ آباد کریں مسجدیں اللہ کی اور نہ آباد کرنا مسجدوں کا گواہی ہے اوپر جانوں اپنیوں کے وہ لوگ ضائع ہوگئے عمل ان کے اور وہ ہمیشہ بیچ دوزخ کے رہیں گے ۔ اِنَّمَا یَعْمُرُ مَسٰجِدَ اللّٰہِ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ وَاَقَامَ الصَّلٰوۃَ وَاٰتَی الزَّکٰوۃَ وَلَمْ یَخْشَ اِلَّا اللّٰہَ فَعَسٰٓی اُولٰٓئِکَ اَنْ یَّکُوْنُوْا مِنَ الْمُھْتَدِیْنَ ۔ سوائے اس کے نہیں کہ مسجدیں اللہ کی وہ آباد کرتا ہے جو ایمان لایا ہے ساتھ اللہ کے اور دن قیامت کے اور ہمیشہ پڑھتا ہے نماز اور دیتا ہے زکوٰۃ اور نہیں ڈرتا کسی سے مگر اللہ تعالے سے یعنی تقیہ نہیں کرتا کہ در پردہ جھوٹ بول جائے واسطے طلب براری اپنی کے قریب ہے کہ لوگ ہوں گے سیدھی راہ پانے والے (پارہ دس سورۃ توبہ)

فائدہ :۔ پس ان آیات سے ثابت ہوگیا ہے کہ جو لوگ مسجدوں کی آبادی نہیں کرتے یعنی نماز جماعت ہمیشہ نہیں پڑھتے وہ مومن نہیں بلکہ کافر بے دین مشرک ہیں۔ ان کے دیگر عمل مثلاً نماز روزہ صدقات وغیرہ بھی بے کار ہوگئے۔ کیونکہ یہ نماز کا نہ پڑھنا جیسا کہ فرمان پنجتن پاک نے مَنْ خَمْسُ اَوْقَاتٍ فِی الْجَمَاعَۃِ اَعْطَاءُ اللّٰہُ اَجْرُ اَلْفِ شَھِیْدٍ ۔ ؎

امام حسینؑ کہے پنج وقت نماز پڑھے مروانہ ... ہزار شہیداں اجر اللہ تھیں پاوے اوہ یگانہ
مسجد اندر باجماعت پنج وقت نماز جو پڑھدا ... اجر عظیم ملے اس تائیں کہنا ہے سرورِ دا

قَالَ النَّبِیُّ مَنْ اَدْرَکَ الْجَمَاعَتَ اَرْبَعِیْنَ یَوْمًا کَتَبَ اللّٰہُ تَعَالٰی بَرَاءَۃَ النِّفَاقِ ۔ حضرت امام حسینؑ سے روایت ہے فرمایا رسولؐ پاک نے جو شخص چالیس دن نماز جماعت کو ترک نہ کرے اس کو اللہ تعالے نفاق سے پاک کر دیتا ہے۔ دیگر فرمایا آپ نے جو شخص دیدہ دانستہ نماز جماعت کو ترک کرتا ہے وہ منافق ہے جو کافر سے بھی ابتر ہوتا ہے لَا تَتْرُکُ الْجَمَاعَۃَ اِلَّا مُنَافِقٌ فرمایا آپ نے نہیں چھوڑتا نماز باجماعت کو جان بوجھ کر مگر منافق قَالَ النَّبِیُّ مَنْ بِنَاءِ اللّٰہِ مَسْجِدًا بَنَی اللّٰہُ لَہٗ بَیْتًا فِی الْجَنَّۃِ فرمایا آپ نے جو للہ مسجد بنادے اس کا گھر جنت میں خدا بناتا ہے

پنجتن پاک کہیا جو للہ مسجد کوئی بنادے ... رب جنت اندر اس دے تائیں سوہنا محل عطا دے
بھی پنجتن پاک دی نال مسیتاں بڑی محبت آہی ... اَلْمَسْجِدُ بَیْتُ کُلِّ مُؤْمِنٍ اَتْقٰی پاک حدیث بتائی
یعنی مسجد ہے ہر مومن متقی دا گھر بھائی ... توں نہیں محب حسینی نال مسیت پیار نہ کائی
موسناں نال پیار مسیتاں گھروں زیادہ آیا ... ایہ پنجتن پاک نے خود فرمایا میں نہیں دلوں جتایا
جس نال مسیت پیار نہیں پھر مومن کیویں سداوے ... جیوں کر کالا کتا ہو کر موتی نام دھراوے

حدیث شریف میں فرمایا نبیؐ پاک نے مومن کا دل مسجد میں ایسا آرام کرتا ہے۔ جیسا مچھلی پانی میں آرام کرتی ہے۔ اور منافق کا دل مسجد میں ایسا تڑپتا ہے جیسے مچھلی پانی کے بغیر تڑپتی ہے مَنْ خَرَجَ قَذَرَۃً مِنَ الْمَسْجِدِ اَخْرَجَ اللّٰہُ تَعَالٰی اَعْظَمَ ذُنُوْبٌ مِنْ قَلْبِہٖ ترجمہ :۔ فرمایا پنجتن پاک نے جو نکالے پلیدی مسجد سے یعنی مسجد کو پاک صاف کرے اللہ تعالے اس کے دل کو صاف کرے گا ہر ایک گناہ سے ؎

ایہو پنجتن پاک طریقہ جانیں مومن بھائی
مومن دا کم مسجد اندر کرن آبادی آیا
پنجتن پنجے وقت نمازاں کردے خوب ادائی
مَنْ تَرَکَ الصَّلٰوۃَ مُتَعَمِّداً ایہہ آیا
تے حیدر مسجد اندر وچہ نماز شہادت پائی
تے سردار عالمؑ بی بی فاطمہ حسنؑ حسینؑ دی مائی
آخر روضہ پاکؐ بیبیؓ دا اندر مسجد آیا
پنجتن پاک دا نال مسیتاں پیار زیادہ آیا
چھڈ مسیتاں نال پریتاں واڑا خوب سجایا
اوتھے تاش دے تروان کھیڈن خوب حقے گڑگڑ کے
دتو بھائی پنجتن پاک نے واڑہ کتے بنایا
بیشک واڑے اوتھاں بکریاں ہور بھیڈاں اندے آئے
پر آدمیاں دا واڑہ اجنک سننے وچہ نہ آیا
معلم ہویا جو ضد مسیتوں واڑہ اونہاں بنایا
اہل ایماناں وچہ محرم چنگے عمل کماؤ
پڑھو نفل اتے روزے رکھو طریق حسینیؑ جانی
جو کم کرنا مندا اوہ کم ویکھن منہ دا آیا

پنجے وقتیں باجماعت کرن نماز ادائی
پنجتن پاک تے رب فرمایا میں نہیں دلوں بنایا
جو کوئی ہک نماز چھوڑے اس کا فر آکھن بھائی
جو کوئی جان نماز چھوڑے اس کا فر آکھ سنایا
ایڈ پیار سی نال مسیت نمازاں سُنتوں بھائی
نال مسیت محبت اونہاں بے حد اوڈک آئی
جا کر دیکھ مدینے توں کیوں مسجد توں دل چایا
توں چھڈ مسیتاں وڑ گیوں واڑے نام محبؑ کھایا
جس دا ذکر قرآن حدیثاں اندر کتے نہ آیا
پھر وانگ مسیتاں جانن واڑیاں عقل تنہاں پرائے
سارے ملک عرب وچہ اجک واڑہ کتے نہ آیا
یا گائیں مجھیں پچھر گڈاں واڑے خلق بنائے
قرآن حدیثوں ثابت کر دو جے میں جھوٹ الایا
مسجد جا عبادت اوتھے کردے جو دل آیا
جیوں کر پنجتن پاک کہیا تسیں بدعت توں بچ جاؤ
نہ پٹو پٹن والیاں دیکھو ایہ سب کم شیطانی
پرہیز کرو جس کموں حضرت سخت منع فرمایا

حکایت

نصائح مفیدہ میں لکھا ہے کہ ایک سنّی شخص ایک امیر شیعہ کا نوکر تھا۔ اور تعزیہ تبرہ میں امداد دیتا تھا۔ جب اُس کا آخری وقت آیا تو اس کی زبان پر کلمہ شریف نہ آتا تھا تو لوگوں نے پوچھا کہ تو کیا بد اعمال کرتا تھا جس کی وجہ سے تیری زبان پر کلمہ نہیں آتا۔ تو اس نے جواب دیا کہ میں بسبب سنّی ہونے کے پھر مجلس تعزیہ تبرہ میں شامل ہوتا تھا۔ اس بدعمل کی شامت مجھ پر پڑی ہے۔ جیسا کہ مولانا رومؒ صاحب فرماتے ہیں ؎

صحبت صالح ترا صالح کند
صحبت طالح ترا طالح کند

یعنی مجلس نیکوں کی تجھکو نیک کرتی ہے۔ مجلس بُروں کی تجھکو بُرا بنا دیتی ہے ؎

اوہ پرتنا نہیں ہے افسوس یاد وچہ جو ہوں اہل جماعت سدا وندے نی
لب لعنت تے طعن خراب یار دا ایہ دانش مند فرماندے نی
نہ اوہ وچہ مجلساں پٹ دے نی نہ اوہ گیت گادن کوئی گاوندے نی
جنہاں نال اہل بیت محبتاں نی نال حب دے ذکر کماوندے نی
جدوں پچھلی رات دا وقت ہوندے پاس سیج تے مول نہ لاوندے نی
پہلی رات جاگن پچھلی رات سوندے نہ اوہ صبح نماز ادا وندے نی

پھر اس جو تھڑے ٹکڑے کہاں پچھے جا کے دین ایمان ونجاوندے نی
جنہاں پنج تن نال محبتاں نی ذکر فکر وچہ عمر لنگھاوندے نی
نفل پڑھن قرآن درود پڑھ کے امام حسینؑ ثواب پہنچاوندے نی
پنجے وقت نماز ادا کردے اتے داہڑیاں نہ منواوندے نی
اوہ دشمن جان اہل بیت سندے جہڑے سُنتیاں دن چڑھاوندے نی
وانگ کتیاں دے اوہ تاں رہن مُتے ایہ پنجتن پاک فرماوندے نی

Marfat.com

فصل سوم در فضائل یوم عاشورہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ جَعَلَ عَاشُوْرَآءَ وَفِیْہِ غَفَرَ لِاُمَّتِ نَبِیِّنَا وَشَفِیْعِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ ذُنُوْبًا کَثِیْرًا وَّقَلِیْلًا ۔ سب تعریف واسطے اللہ کے ہے جس نے کیا ہے روز عاشورہ کو اور بیچ اس کے بخشش کی واسطے امت محمدؐ کے گناہوں چھوٹوں اور بڑوں کی وَصَارَ سِبْطُ رَسُوْلِ اللّٰہِ الْحُسَیْنُ فِیْہِ شَہِیْدًا قَتِیْلًا ۔ وَوَجَدَ مَا وَجَدَ بِشَہَادَتِہٖ فِیْہِ اَجْرًا جَمِیْلًا ۔ اور ہو وہ بہتر سے محمد الرسول اللہ کے حسینؓ بیچ اس کے شہید اور پایا جو کچھ پایا انہوں نے بیچ اس کے یعنی درجہ بڑا شہادت جمیل کا ۔ وَقَالَ عَبْدُ الْقَادِرِ جِیْلَانِیْ فِیْ غُنْیَۃِ الطَّالِبِیْنَ شَیْخُ الْاِنْسِ وَالْجِنِّ فِیْ فَضِیْلَۃِ الْیَوْمِ الْعَاشُوْرَۃِ خَلَقَ اللّٰہُ تَعَالٰی ۔ اور فرمایا عبدالقادر جیلانی قدس سرہ العزیز نے بیچ فضیلت دن عاشورہ کے کہ پیدا کئے اللہ تعالٰے نے السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ یَوْمَ عَاشُوْرَآءَ ۔ وَخَلَقَ الْجِبَالَ وَالْبِحَارَ یَوْمَ عَاشُوْرَآءَ ۔ وَخَلَقَ الْقَلَمَ وَاللَّوْحَ یَوْمَ عَاشُوْرَآءَ ۔ آسمان زمین بیچ دن عاشورہ کے اور پیدا کئے پہاڑ اور سمندر بیچ دن عاشورہ کے ۔ اور پیدا کیا قلم اور لوح محفوظ دن عاشورہ کے وَخَلَقَ اٰدَمَ وَاَدْخَلَ الْجَنَّۃَ یَوْمَ عَاشُوْرَآءَ ۔ وَکَلَّمَ اللّٰہُ بِمُوْسٰی وَاَنْزَلَ التَّوْرٰۃَ وَغَرَّقَ فِرْعَوْنَ اور پیدا کیا اور داخل کیا جنت میں آدم علیہ السلام کو بیچ دن عاشورہ کے اور کلام کیا ساتھ موسیٰ علیہ السلام کے اللہ تعالٰے نے اور اُتاری وَخَرَقَ الْبَحْرَ لِبَنِیْ اِسْرَآئِیْلَ یَوْمَ عَاشُوْرَآءَ وَشِفَآءَ اَیُّوْبَ وَرَدَّ یُوْسُفَ عَلٰی یَعْقُوْبَ وَرَدَّ لِسُلَیْمَانَ اس پر توارت اور غرق کیا فرعون کو اور چیرا دریائے قلزم کو واسطے بنی اسرائیل کے دن عاشورہ کے اور شفا بخشی ایوبؑ کو اور پھیرا یوسفؑ مُلْکَہٗ یَوْمَ عَاشُوْرَآءَ ۔ وَنَجَاۃَ نُوْحٍ وَخُرُوْجَ یُوْنُسَ مِنْ بَطْنِ الْحُوْتِ یَوْمَ عَاشُوْرَآءَ ۔ کو اوپر یعقوبؑ کے اور واپس کی واسطے سلیمان کے بادشاہی دن عاشورہ کے اور نجات دی نوحؑ کو اور نکالا یونس کو پیٹ مچھلی سے دن عاشورہ کے وَاَنْقَی اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْ خَلِیْلِہٖ نَارًا وَوُلِدَ عِیْسٰی عَلَیْہِ السَّلَامُ وَتَابَ اللّٰہُ تَعَالٰی اٰدَمَ عَلَیْہِ السَّلَامُ یَوْمَ عَاشُوْرَآءَ ۔ اور سرد کیا اللہ تعالٰے نے آگ نمرود کو اوپر ابراہیم کے اور پیدا ہوئے عیسٰیؑ اور توبہ قبول کی اللہ تعالٰے نے آدم علیہ السلام کی دن عاشورہ کے وَیَوْمَ الْقِیٰمَۃِ یَوْمَ عَاشُوْرَآءَ ۔ وَیَقُوْلُوْنَ اَصْحَابُ الْکِبَارِ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ لَقَدْ فَضَّلَ اللّٰہُ تَعَالٰی ۔ اور جب قیامت ہوگی تب بھی دن عاشورہ ہوگا ۔ جب یہ تمام فضائل سنے اصحاب کرامؓ نے تب تعجب سے عرض کی یا رسول اللہ البتہ تحقیق یَوْمَ عَاشُوْرَآءَ عَلٰی سَائِرِ الْاَیَّامِ قَالَ نَعَمْ ۔ ایسی بزرگی دی ہے اللہ تعالیٰ نے دن عاشورہ کو تمام دنوں پر ، فرمایا رسول اللہ نے ہاں بے شک دی ہے اللہ تعالٰے نے بزرگی دن عاشورہ کو اوپر تمام دنوں کے ۔

ہر کہ روزے عاشورہ روزہ دارد صیام الدہر شارع شمارد

ہر کہ بروز عاشورہ نفل خواند سوئے فضل حق خود را رساند

جو کوئی بندہ روز عاشورے روزہ رکھے بھائی سال تمام جیوں روزے رکھے اجر اللہ تھیں پائی

جو کوئی بندہ روز عاشورے نفل نماز گزارے بہت بزرگی ہی اُنہوں صاحب دی سرکارے

حَسْبِیَ اللّٰہُ وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ جو روز عاشورے پڑھسی دلیاں اندر داخل ہوسی جس دیہاڑے مرسی

سرور عالم ختم نبیاں ایہ فرمان سنائے دس کم روز عاشورے کرنے مومن کارن آئے

جیوں کر پیر جیلانی صاحب غنیہ وچہ فرمائے کر تفسیر تنہاں دی بھائی عرض فقیر سنائے

کَمَا قَالَ النَّبِیُّ یَا اَیُّہَا النَّاسُ اِعْلَمُوْا یَوْمَ عَاشُوْرَآءَ اِنْ تَاْتُوْا بِعَشْرِ خِصَالٍ الصَّوْمِ وَالصَّلٰوۃِ ۔ فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اے لوگو جانو تم کہ دن عاشورہ کے دس کام کرنے سنت ہیں واسطے اُنہاں دے والصدقات وَمَسْحِ الْیَتِیْمِ

Marfat.com

عَلٰی رَأْسِ الْیَتِیْمِ وَالْاِغْتِسَالِ وَالْاِصْلَاحِ وَتَوْسِیْعِ عَلَی الْعِیَالِ وَالْاِکْتِحَالِ روزہ نماز صدقہ یتیم کے سر پر ہاتھ پھیرنا غسل کرنا رحجامت بنوانا اور حسب توفیق اہل عیال پر فراخی کرنا۔ سرمہ پانا دعا کرنا اور استغفار وَالدُّعَاءِ وَالْاِسْتِغْفَارِ وَالْعِیَادَۃِ الْمَرِیْضِ کرنا اور بیمار پرسی کرنا۔

فصل چہارم

در فضائل روزہ داشتن در عاشورہ

قَالَ النَّبِیُّ مَنْ کَانَ صَامَ یَوْمَ عَاشُوْرَآءَ فَکَاَنَّمَا صَامَ الدَّھْرَ وَفَازَ صَوْمًا جَزِیْلًا۔ فرمایا رسول پاک نے جو شخص روزہ رکھے گا دن عاشورہ دسویں تاریخ کے اس کو دس ہزار حج اور عمرہ اور دس ہزار شہید اور تمام فرشتوں کا ثواب پائے گا حدیث ۱:- ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ جب رسول پاک مدینہ میں تشریف لائے تو دیکھا آپ نے تمام یہودی روزہ رکھتے ہیں آپ نے دریافت کیا کہ تم روز عاشورہ روزہ کیوں رکھتے ہو تو یہودیوں نے کہا کہ یہ دن ہمارے واسطے مبارک ہے کیونکہ اس دن حضرت موسیٰ علیہ السلام سمیت اپنی قوم کے دریائے نیل سے پار اترے اور فرعون سے نجات پائی اور فرعون اپنے لشکر سمیت اس میں غرق ہوا اس واسطے ہم اس دن کو مبارک سمجھ کر شکریہ کا روزہ رکھتے ہیں۔ فَقَالَ اِنِّیْ اَنَا اَحَقُّ وَاَوْلٰی بِمُوْسٰی مِنْکُمْ فَصَامَ رَسُوْلُ اللّٰہِ وَاَمَرَ بِصِیَامِہٖ اُمَّتِیْ۔ پس فرمایا آپ نے میں زیادہ حق دار ہوں تم سے ساتھ موسیٰ کے پس روزہ رکھا آپ نے اور حکم فرمایا امت کو روزہ رکھنے کا۔ فَقَالَ مَنْ صَامَ یَوْمَ عَاشُوْرَآءَ مِنَ الْمُحَرَّمِ اَعْطٰی ثَوَابَ عَشَرَۃِ اٰلَافِ حَجٍّ وَعُمْرَۃٍ۔ فرمایا پنجتن پاک نے جو شخص روزہ رکھے دن عاشورہ کے کی عزت جان کر دیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کو ثواب ہزار حج اور عمرہ اور شہید۔ وَاَفْضَلُ الصِّیَامِ بَعْدَ رَمَضَانَ شَھْرُ الْمُحَرَّمِ۔ ہزار شہید کا اور فرمایا کہ افضل دن کا روزہ بعد رمضان کے روزہ ماہ کے روزہ محرم شریف کا ہے ؎

ربیع اصحابؓ روایت کردا جدوں عاشورہ آوے — وچ مدینہ سرور عالم ہو کا سد پھرا دے
اجے دن روز عاشورہ آیا روزہ رکھو بھائی — بہت تعظیم کرد اس دن دی آکھے نبی الٰہی
خاص مد لوڑی روزہ رکھن کی مرد نسائیں — رڑکے بھی دودھ پین نہ ہرگز تنیوں آکھ سنائیں
ماہ محرم روزہ رکھن دسویں دن نوں بھائی — بانگ تے ہور آخر اس دی خبر نبیؐ فرمائی
چاہی ہزار اس در بہ اسنوں رب عطا فرماوے — بھی پامراد آسانی لنگھے روز حشر جد آوے
اک سوالی حضرت تائیں آن سوال الاوے — جو ایہ تن روزے رکھے کی کجھ اجر اللہ تیں پاوے
کہیا پیغمبر تن روزیاں بدلے رب تن شہر عطاوے — ہر اک شہر اندر رب مالک، تن تن محل بناوے
ہر اک محل اگے پھر تن تن صیغے تیار کرائے — ہر صیغے دے اگے نہر چلے ہک راوی خبر سنائے
ہر طرح دی نعمت ہوسی جو دل چاہے کھاوے — تخت سنہری اوپر حوراں امنت شمار نہ آوے
ہزار برس دی زندگی جتنا وچ اس نے پایا — جو کوئی ایہ تن روزے رکھے پاک نبیؐ فرمایا

حدیث ۲:- از ابوہریرہ قَالَ رَأَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ھٰذَا طَائِرٌ صَامَ یَوْمَ عَاشُوْرَآءَ حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ دیکھا نبی کریمؐ نے ایک پرندہ کو اوپر منبر کے اپنے کے بیٹھی ہوئی دن عاشورہ کے

Marfat.com

پس فرمایا کہ یہ چڑیا روزہ دار ہے۔ وَقَالَ قَیْسُ بْنُ عِبَادَةَ اِنْ کَانَ وَحْشِیْ تَصُوْمُ عَاشُوْرَآءَ اور قیس فرماتے تھے کہ جنگلی جانور روزہ رکھتے تھے دن عاشورہ کے۔

فائدہ :- فرمایا حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ہم یہود کے خلاف کریں گے۔ یعنی وہ صرف عاشورہ کے دن کا ایک روزہ رکھتے ہیں۔ اور ہم ایک دن زیادہ کریں گے۔ اور پھر آپ کو مہلت نہ ملی۔ اسواسطے ہمیں چاہیئے کہ نانویں اور دسویں یا دسویں اور گیارہویں دو روزے رکھیں۔ کیونکہ حضورؐ نے تاکید فرمائی تھی اور اس میں یہود کی مخالفت ہے۔

فصل پنجم

در فضائل صدقات و خیرات در عاشورہ۔ حدیث قدسی

قَالَ النَّبِیُّ مَنْ اَطْعَمَ جَائِعًا اَوْ اَسْقٰی شَرْبَةً اَوْ مِنْ مَآءٍ فِیْهِ الْیَوْمَ الْعَاشُوْرَةِ اَطْعَمَهٗ فرمایا نبی کریم نے جو کوئی کھانا کھلاوے یا پانی پلادے کسی بھوکے پیاسے کو دن عاشورہ کے کھلاوے گا اللہ تعالٰے اس کو اللہ تعالٰے مِنْ ثِمَارِ الْجَنَّةِ وَسَقٰهُ سَلْسَبِیْلًا ثُمَّ قَالَ فَکَاَنَّمَا لَمْ یَعْصِی اللّٰهَ تَعَالٰی طَرْفَةَ الْعَیْنِ۔ میوے اعلےٰ قسم کے جنت میں اور پلادے گا چشمہ ٹھنڈے واڑ سے شربت پس کل گناہ اس کے معاف کرے گا اللہ تعالےٰ آنکھ جھمکنے جتنی بدی نہ رہیگی۔

حدیث :- عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ النَّبِیُّ مَنْ فَطَّرَ مُؤْمِنًا لَیْلَةَ عَاشُوْرَةٍ فَکَاَنَّمَا اَفْطَرَ عِنْدَهٗ بِجَمِیْعِ الْاُمَّةِ مُحَمَّدٍ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو کوئی روزہ افطار کرائے کسی کو دن عاشورہ کے رات کے وقت گویا اس نے تمام امت محمدی کے روزے افطار کرائے۔

روز عاشورے بھکھے تائیں کھانا رج کھلاوے — تسے تائیں پانی دیوے اجر بڑا اوہ پاوے
جنت اندر میوے اس نوں رب کریم کھلاوے — اعلےٰ قسموں جنت پانی اوس پلایا جاوے
کل گناہ اس معاف ہوون تے ہووے فضل رحمانی — گویا اک اکھ جھمکن جتنی رہے نہ نافرمانی
ایہ انعام ملن جو روز عاشورے بھکھیاں دیسی کھانا — تے تسیاں تائیں پانی دیوے آکھے نبی ربانا
روز عاشورے روزے داراں روزہ کوئی کھلائے — سب اُمت دیاں روزیاں جتنا اجر اللہ تھیں پائے

فصل ششم

در فضائل نفل گذاردن در شب و روز عاشورہ

قَالَ النَّبِیُّ مَنْ صَلّٰی اَرْبَعَ رَکَعَةٍ یَوْمَ عَاشُوْرَآءَ یَقْرَءُ فِیْ کُلِّ رَکْعَةٍ فَاتِحَةَ الْکِتَابِ مَرَّةً وَخَمْسِیْنَ۔ فرمایا حضور پاک نے جو کوئی پڑھے دن عاشورہ کے چار نفل پس پڑھے ہر ایک رکعت میں الحمد ایک بار اور قل ہو اللہ مَرَّةً قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ غَفَرَ اللّٰهُ تَعَالٰی لَهٗ ذُنُوْبَهٗ خَمْسِیْنَ عَامٍ مَاضِیًا وَخَمْسِیْنَ عَامٍ مُسْتَقْبِلًا وَّبَنٰی اللّٰهُ پچاس بار بعد الحمد کے پس بخش دیتا ہے اللہ تعالےٰ گناہ اس کے پچاس برس کے اگلے اور پچاس برس کے پچھلے اور تیار کرتا تعالٰی لَهٗ فِی الْجَنَّةِ اَلْفًا

Marfat.com

قُصُورٍ مِنْ نُوْرٍ ط ہے اللہ تعالیٰ واسطے اس کے ہزار محل نور کے بیچ جنت کے ؎

حضرت پاک نبی فرمادے روز عاشورہ کوئی   اٹھ رکعتاں نفل گذارے رکھس رب ابروئی

ہر رکعت وچہ بعد الحمد دل پڑھن اخلاص بتایا   ہر رکعت وچہ پندراں واری پڑھنا افضل آیا

بعد سلاموں ست واری پڑھ ایس وظیفے مائیں   سبحان اللہ، استغفر اللہ، صلِّ علیٰ بتائیں

فصل ہفتم

در فضائل بیمار پرسی روزے عاشورہ

قَالَ النَّبِيُّ مَنْ عَادَ مَرِيْضًا يَوْمَ عَاشُوْرَةَ فَكَاَنَّمَا عَادَ اَوْلَادَ اٰدَمَ صَفِيَّهُ اللّٰهِ تَعَالٰی ۔ فرمایا رسول پاکؐ نے جو شخص پوچھے بیمار کو دن عاشورہ کے گویا اس نے تمام بنی آدم کی بیمار پرسی کی ۔

فائدہ :- حدیث شریف میں آیا ہے کہ فرمایا حضور پاک نے بیمار کو پوچھنا واجب ہے ۔ اگر نہ پوچھے گا گنہ گار ہوگا ۔ بہتر یہ ہے کہ اوّل دن پوچھنے جاوے ۔ اگر نہ ہو سکے تو جب موقعہ ملے پوچھنے جاوے ؎

بیمار چوں بشنوی فی الحال رو پرسیدنش   گرچہ مسافت درمیان باشد کرہی بیشتر

بیمار کو جب سنیں توں جلدی جا کر پوچھ !   اگرچہ کوہ قدرسے بھی زیادہ ہو سفر درمیان میں

چوں تو نہ پرسی زحمتی گوید خدا بے واسطہ   من زحمتی گشتہ زماں نہ پرسیدی خبر

— جب توں اے انسان دنیا میں کسی بیمار کو نہ پوچھے گا ، تو دن قیامت کے خدا اعلانیہ فرمائے گا کہ میں ایک وقت بیمار ہوا تو تونے میری خبر نہ پوچھی ۔

جو دنیا وچہ بیماراں تائیں پچھن مول نہ جاوے   رب روز قیامت اُسدے تائیں طعنہ مار سناوے

میں بیمار ہویا تیں میری وات نہ پچھی کائی   تاں بندہ عرض حضور سناوے توں سن پاک الٰہی

تو حیُّ قیُّوم ہمیشہ زندہ اتے سلامت آیا   توں کد بیمار ہویوں جو تینوں میں نہ پچھن آیا

کہے خدا فلانا مومن جیہی مرض ستایا !   جے اسنوں پچھدوں تاں مینوں پچھدوں ظاہر آکھ سنایا

جیں بیمار نوں پچھن گویا رب نوں پچھن جاندا   ہر ہر قدمے بدلہ دہ دہ نیکی رب تھیں پاندا

ابوہریرہؓ کرے روایت میں نہیں دلوں بنایا   لکھ حدیث دکھاواں تینوں جو میں کتابوں آیا

رُوِیَ عَنْ اَبُوْ هُرَيْرَةَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ يَقُوْلُ اللّٰهُ تَعَالٰی يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَا ابْنَ اٰدَمَ اِنِّیْ مَرِضْتُ ۔ روایت ہے ابوہریرہ سے فرمایا نبی کریمؐ نے کہ کہے گا اللہ تعالیٰ دن قیامت کے اے بیٹے آدم کے تحقیق بیمار ہوا فَلَمْ تَعُدْنِیْ قَالَ يَا رَبِّ كَيْفَ اَعُوْدُكَ وَاَنْتَ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ ۔ فَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی اَمَا عَلِمْتَ اِنَّ فُلَانَ عَبْدِیْ مَرِضَ ۔ میں پس نہ بیمار پرسی کی تونے میری ۔ کہے گا انسان اے رب میرے کس طرح بیمار پرسی کرتا میں تیری حالاں کہ تو ہے پرورش کرنے والا تمام جہان کا پس فرمائے گا اللہ تعالیٰ کیا تو نہیں جانتا کہ تحقیق فلاں میرا بندہ بیمار ہوا تھا ۔ اگر تو اُسے پوچھتا تو مجھے پوچھتا ۔

بیماراں تائیں پچھن جاناں واجب جان ضروری   جو بیماراں پچھن نائیں سو ہوون قصوری !

لہ کلمہ تمجید اور استغفار اور درود شریف پڑھے ۔

Marfat.com

بیار جو کچھن جادیں توں کجھ صدقہ دے اُستائیں بہت مجرب اسدے کو دن جے کر دعا کمائیں

فصل ہشتم

در فضائل غسل کردن در روز عاشورہ

قَالَ النَّبِیُّ مَنْ غَسَلَ فِیْہِ اَلْیَوْمَ الْعَاشُوْرَۃِ لَمْ یَمْرَضْ بِغَیْرِ الْمَرِیْضِ الْمَوْتِ وَلَمْ مَارَ کَسَلاً وَتَعْلِیْلاً

فرمایا نبی کریمؐ نے جو کوئی نہلائے دن عاشورہ کے نہیں بیار ہوگا سخت سوا بیاری موت کے اور نہ ہوگا وہ سخت عاجز اور سخت علیل ۔

جو روز عاشورے غسل کریسی پاک نبیؐ فرمادے اوہ سخت بیمار نہ ہوسی ہرگز مگراں موت جے آوے
یعنی بہتی سختی اُسس پر آوے نہ کدائیں سال تمامی اُسس دے کولوں ہو دن دُور بلائیں
بہت ثواب ہووے جو بندہ روز عاشورے نہاوے مومن سن کر عمل کرے اتے فاسق شک پاوے
ایہ سب مسائل پیر جیلانی غنیہ وچہ لیاوے جیہڑے مومن بھائیاں تائیں عاجز لکھ وکھاوے
جو کجھ پیر نے لکھیا سو کجھ منّوں نال ایمانے اس پیر جیہا ہور پیر نہ کوئی ہرگز وچ جہانے
اس بیرشرع دے کل طریقے وانگ بارود اڈائے اصحاباں دے دشمن نے اوہناں مل مل بھڑکے لائے
بدعتیاں بے دیناں تائیں گن گن اوہناں ستایا بہتر فرقے ناری ستے ہک ناجی کہیا
اوہ وڈی جماعت بھاری ہوسی بہتر فرقیاں نالوں جسنوں سمہ در ناجی آکھیا اس بن ہور نہ جالوں
مردم شماری اندر ویکھے جس نوں شک ایہائی کس مذہب تعداد زیادہ کل مذہباں تھیں آئی
دعوے دار اسلامیاں سندی کل تعداد گنیوے جو ظاہر مذہب غیر اوہ اسوچہ داخل مول نہ تھیوے

فصل نہم

در فضائل بر سر یتیم دست مالیدن در روز عاشورہ

قَالَ النَّبِیُّ مَنْ مَسَحَ بِیَدِہٖ عَلٰی رَأْسِ الْیَتِیْمِ فِیْہِ الْیَوْمَ الْعَاشُوْرَۃِ رَفَعَ اللّٰہُ تَعَالٰی لَہٗ بِکُلِّ شَعْرٍ عَلٰی رَأْسِہٖ دَرَجَاتٍ فِی الْجَنَّۃِ ۔ فرمایا رسول اللہ نے جو شخص ہاتھ پھیرے یتیم کے سر پر دن عاشورہ کے ہر ایک بال یتیم کے سر کے بدلے اللہ تعالیٰ بلند کرتا ہے درجے بیچ جنت کے واسطے اس کے

جو روز عاشورے سر ہتھ پھیرے اوپر یتیماں بھائی بدلے ہر ہر والے درجہ جنت اندر پائی
یعنی جتنے وال یتیم دے سر دے اوپر آئے اتنے درجے ملن جو نال یتیم پیار کمائے
جیوں کر شیخ فرید الدین عطار بزرگ لیایا شیخ عطار کتاب دے اندر واضح کر سمجھایا
خاطر اتیامی مرا در باب نیز تا ترا پیوستہ حق دارد عزیز

Marfat.com

دل یتیماں خوش کریندی تینوں طاقت آئی — تاں تیرے تائیں رب ہمیشہ دوسب لکھے بھائی
چوں شود گریاں تا گمباں — عرش حق را جنبش آید آں زماں
تاں پھر جدوں اچانک روئے کوئی یتیم نماناں — اُسدے رودن کولوں کنبے تھر تھر عرش ربانان
یعنی جس یتیم رووایا حکم الٰہی آوے — مارو ایسے ظالم تائیں ظاہر آکھ سناوے
چوں یتیمے را کسے گریاں کند — مالک اندر دوزخ بریاں کند
جو یتیم کسے دے اندر دنیا اندر مارے — مالک ملک اُس دوزخ اندر روز قیامت سٹے
مارے بھگے دکھ پہنچادے جو کوئی شخص یتیماں — روز قیامت دوزخ اندر سڑسی اوہ کمینہ
آنکہ خندا اندیتیمے خستہ را — باز یابد جنتے وابستہ را
روندے ہوئے یتیم دنیا ئیں جو کوئی شخص ہساوے — اٹھ دروازے جنت اسدے کارن سب کھلاوے
جس دروازیوں چاہے داخل ہوئے مرد ربانان — جیہڑا روندا پیا یتیم ہساوے درد رنجاناں
سب تھیں او گھر بہتر جس گھر پلے یتیم نماناں — اس گھر تھیں کوئی گھر نہیں بہتر آکھے نبیؐ ربانان
نال یتیم پیار کردتس ماپیو یاد نہ آوے — بہت پیار کر دنگ اسدے پاک نبیؐ فرماوے
نہ اپنے لڑکے منہ سر چھوتوں ہاسں یتیم نمانے — مت ماپیو یاد آون اسنائیں جاگن پیٹ پرانے
روز عاشورے نال یتیماں بہت پیار کماؤ — اس دن ہوئی یتیم اولاد امام حسینؑ بھراؤ
تعزیے تے تابوتاں دیکھیں ہرگز مول نہ جاؤ — نہ پیٹو پٹن والیاں دیکھو عمل حدیث کماؤ
جیں وچ رب رسولؐ نہ راضی اتے امام بھراؤ — اوہ کم ہرگز دیکھو ناہیں دوزخ توں بچ جاؤ

فصل دہم

درفضائل کحل یعنی سُرمہ کشیدن درخود در روز عاشورہ

قَالَ النَّبِیُّ مَنْ یَّکْتَحِلْ یَوْمَ الْعَاشُوْرَۃِ تَکْحِیْلًا لَا یُرْمَدُ بَصَرُہٗ ۔ فرمایا آقائے نامدار محمد الرسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم نے جو کوئی سُرمہ لگاتا ہے اپنی آنکھوں میں روز عاشورہ کے تمام سال تک اس کی آنکھ کو درد نہ ہوگا ۔

جو کوئی بندہ روز عاشورے سُرمہ اکھیں پاوے — سال آئندہ تائیں اسس دی اکھ نہ ہرگز آوے
یعنی دکھنی کوئی نہ دیکھے آکھے پیر جیلانیؒ — جو روز عاشورے سُرمہ پاوے کر کے ادب تمامی
مومن مسئلہ دینی سُن کر فوراً عمل کماوے — منافق دوں قبولے ناہیں بہتا جھگڑا پاوے
شکاں والیاں شک نہ مرسن روز قیامت تائیں — سانوں رکھ سلامت ربا ثابت قدم لیجاویں

فصل یازدہم

درفضائل فراخی کردن خانہ خود را روز عاشورہ

Marfat.com

قَالَ النَّبِیُّ مَنْ وَسَّعَ عَلٰی عِیَالِہٖ فِیْ یَوْمِ الْعَاشُوْرَۃِ وَسَّعَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ رِزْقَہٗ سَائِرَ السَّنَۃِ

فرمایا رسول اللہ نے جو کوئی آدمی حسب توفیق اپنی فراخی کرتا ہے۔ اپنے اہل عیال پر روز عاشورہ کے اللہ تعالےٰ سال تک اس کا رزق فراخ کرتا ہے ؎

ابراہیم محمد بیٹا نقل کتابوں لیایا سال پنجاہ تجربہ میرا اسدے اندر آیا
روز عاشورے جو گھر اندر کرے فراخی بھائی سال تمام نہ ہرگز گھر دیکھی دیکھے کائی
اپنی حسب توفیق فراخی جائز آئی نام موسوسہ کارن ہرگز خرچ تنگ نہ پائی

فصل دوازدہم

در فضائل توبہ کردن بروز عاشورہ و چند بدعات کی مذمت

فرمایا نبی کریم ؐ نے جو کوئی روز عاشورہ توبہ کرتا ہے اپنے گناہوں سے اللہ تعالےٰ اس کی توبہ فوراً قبول فرما لیتے ہیں بشرطیکہ خالص دل سے توبہ کرے۔ جیسا کہ ہر انبیاء علیہ السلام کو ہر مصیبت سے نجات ملی ہے دن عاشورہ کے گناہ سے توبہ کرے تو اس کو بلائے گناہ سے نجات ملتی ہے ؎

دس چیزاں دا حکم خداوند روز عاشورے کیتا جو کوئی کرسی درجہ لیسی روز قیامت ملیتا
نفل پڑھن تے روزہ رکھن سُرمہ پاون کرن دُعائیں ہور لڑیا بوہیا بخشن اپنے دینی بھائیاں تائیاں
نہاون دھوون اُس دن کرن فراخی اندر کھانے یتیماں نال پیار تے پچھن جو بیمار نہ جانے،
خیر خیرات صدقہ جتنا سکو کریو بھائی طالب علم درویشاں سندی خدمت کرنی آئی
بھی اپنیاں فوتیاں کارن صدقہ دیو کرو دعائیں دہ چیزاں دا حکم اُمت نوں کرے امت دا سائیں
اکثر اس دا اُلٹ کریندے جاہل لوک کمینے محرم دی نہ عزت کردے کردے کم بیدینے
نہ نفل پڑھن نہ روزے رکھن نہ منگن مول دعائیں نہ ذکر اذکار وظائف کردے پٹن گھٹ کمائیں
ہُن جوہیں بے ادبی کردیاں رتاں لے کر نام اماماں نکاح وِنجاون کافر ہوون گیا ایمان تماماں
کائی نہ بہندی تنظری آ دے مرن جے مال پیو بھائی ماتم حسن حسینؑ ولی دا وکاں گھینڈ بنائی
ہستن وڈرن یاد نہ کردا اپنے گھر وچہ کوئی! گھینڈ مخول بنی دے گھر وچ کافر عادت ہوئی
اپنے ماتم اتے جنازے بھی وچہ فاتحہ خوانی سوگ اماماں والی اوتھے کوئی نہ کرن نشانی
جس نوں ملک نورانی رُنے انبز خون وسایا تھر تھر عرش منور نوراں طبق زمین ہلایا
جنگل باراں پربت رُنے جن حیوان اُجاڑاں بیدینیاں نوں ہاسہ گاون ہستے کرن کُھکھاڑاں
کرن بے ادبی نام جو لیون ہیں لکھ سکدا ناہیں نہیں شفاعت ہندی اوتہاں سڑسن دوزخ بھائیں
بلک کپڑے سر نہ دھوون آکھن لدی میل اماماں ایسا شان جو کرن اونہاں دا کافر جان تماماں،
گلو چہ ہستی زور نابو تاں بدعت شرک حراماں ختم قرآن درود دعائیں کُل گیاں سب کاراں
بلک بکتیاں شوشیاں بھرن زنانیاں لڑکیاں کھیڈ بناون رسماں وڈ وڈیریاں کردیاں مردیاں پچھوتا دن

Marfat.com

اپنے خم دیوا دن حلوا گوشت کھیر پکا دن — خم اماماں دا جے ہووے دلیہ رحن کھوادن!
اپنے خم تے سلتے اُپر صرفہ کرن نہ گھر دا — اماماں کارن صرفہ کردے آکھن ایہو سردا
اپنے گُوماں کارن کوئی نہ دلیہ رن کھواوے — اماماں کارن دلیہ رھنن ہرگز شرم نہ آدے
دو جہان دے مالک جیہڑے تے سردار گھراناں — حسب توفیق اپنی ای چاہیے اونہاں چاکھاناں
لکھ وچ گر بھنیاں رناں کان مکاناں جادن — نال آرام پیا ئنوں جاکر پھیر عذاب اپنچادن
دین کرن جو مردے اُوپر کر تعریف الادن — دوہانوں مار قبر دچہ پوندی خبر بنی فرمادن
بجے مُژدہ منع گیا کر دیوں یا دل نہ رضائیں — جو پچھے دین کرے سو عاصی گناہ نہ نیت تائیں
تن دنوں زیادہ نہ ماتم کریو آکھے نبی کمالا — جو سال بسالی ماتم کردے بیدیناں وا چالا

غزل

شیطان ہے دل جو نور ایمان سے خالی ہے — دشمن ہے زبان جو ورد قرآن سے خالی ہے
کہتی ہے تواریخ باآواز بلند! — تم کچھ بھی نہیں اگر سلام سے خالی ہے
رہی آئین باقی نہ اسلام باقی — اسلام کا رہ گیا ہے اک نام باقی

فائدہ :- بعض لوگ عاشورہ کے دن روزہ رکھنا غسل کرنا نفل پڑھنا، ذکر اذکار کرنا، خیرات کرنا گھر میں فراخی کرنا وغیرہ پر طعن کرتے ہیں۔ کہ اس دن امام حسینؓ سخت تکلیف پاکر شہید ہوئے تھے۔ اس واسطے ہم مسلمانوں کو ایسا نہیں کرنا چاہیے۔ اس کا جواب یہ ہے کہ ہم مسلمان یہ تمام مذکورہ کام امام حسین کی شہادت سے نہیں کرتے بلکہ تمام انبیاء علیہم السلام کی سنت ہے جس کا ثبوت کتب سابقہ توریت، انجیل، زبور شریف میں بھی دن عاشورہ کی بزرگی پائی جاتی ہے اور خود قرآن پاک بھی شاہد ہے جیسا کہ اللہ تعالےٰ نے پارہ دس سورۃ توبہ میں ارشاد فرمایا ہے اِنَّ عِدَّةَ الشُّهُوْرِ عِنْدَ اللّٰهِ اثْنَا عَشَرَ شَهْرًا فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ يَوْمَ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ تحقیق نزدیک اللہ تعالےٰ کے گنتی مہینوں کی باراں مہینے ہیں بیچ کتاب اللہ کے۔ جس دن سے پیدا ہوئے زمین آسمان وَالْاَرْضَ اَرْبَعَةٌ حُرُمٌ۔ اور ان باراں سے چار مہینے بہت عزت والے ہیں۔ اور اُن میں پہلا مہینہ محرم شریف ہے۔ اور محرم کا دسواں دن بہت ہی بزرگ ہے کہ اس میں جمیع انبیاء علیہم السلام کو مصیبتوں سے خلاصی ملی۔ اور یہ دن چونکہ بڑا بزرگ تھا اس واسطے اللہ تعالےٰ نے امام حسینؓ کو بھی اس میں شامل کرکے درجہ شہادت کا عطا کرکے تکلیفات دنیا سے نجات بخشی کیونکہ فرمایا نبی کریم نے اَلدُّنْيَا سِجْنُ الْمُؤْمِنِيْنَ وَجَنَّةُ الْكَافِرِيْنَ۔ یعنی دنیا مومنوں کے لئے قید خانہ ہے۔ اور کافروں کے لئے باغ ہے۔ دوسری حدیث اَلْمَوْتُ تُحْفَةُ الْمُؤْمِنِيْنَ موت مومن کے لئے تحفہ ہے۔ الغرض امام حسینؓ کی شہادت کے سبب سے یہ مہینہ نحوست یعنی بدشگونی کا نہیں ہوسکتا۔ کیونکہ اس میں کل انبیاء کو بدعمی کے خوشی نصیب ہوئی۔ جس کا ذکر اوپر فصل دوم میں مفصل ہو چکا ہے۔

فائدہ :- پس جو لوگ سیاہ لباس پہنتے اور ماتم وغیرہ کرتے ہیں اور نفل نوافل ذکر اذکار روزہ وغیرہ کا خیر نہیں کرتے ہیں دراصل وہ تمام انبیاء علیہم السلام کی بیزبانی کرتے ہیں

مسئلہ :- بعض نادان سنی بھی عاشورہ کا روزہ نہیں رکھتے۔ اور ان کو شیطان نے خوب دھوکا دیا ہے۔ وہ کہہ دیتے ہیں کہ اس دن یزید کی ماں نے روزہ رکھا تھا۔ کیسی بے عقلی کی دلیل ہے۔ کہ یزید کی ماں دمشق میں اور امام حسینؓ کی شہادت کوفہ میں کربلا معلیٰ میں ہوئی۔ پھر اس کو کس طرح خبر ہوئی کہ آج امام حسینؓ کی شہادت کا دن ہے میں روزہ رکھ لوں۔ نہ تجاہل

کوئی تار اور نہ ریل تھی جس سے اس کو خبر ہو گئی - اس بات سے معلوم ہوتا ہے کہ یزید کی ماں کوئی ہوگی - جس کو ایک دن پہلے ہی معلوم ہو گیا کہ کل امام حسینؓ کی شہادت ہوگی - اور میرے بیٹے کو فتح ہوگی - اس نے رات کو روزہ رکھ لیا - ایسے عقیدہ باطلہ سے توبہ کرنی چاہیئے - اور دن عاشورہ کے مثل شیعہ کے ان تمام کاموں کو جو اوپر مذکور ہو چکے ہیں ترک کرنا چاہیئے - اور اس دن کو مثل تماشہ خلق شیعہ کے نہ بنانا چاہیئے - بلکہ روزہ نفل ذکر اذکار بیمار پرسی شفقت یتیم وغیرہ وغیرہ کار خیر کرنا چاہیئے - اللہ تعالیٰ ہم مسلمانوں کو بد اعمالیوں سے بچائے آمین ثم آمین -

جو کوئی پڑھ کر عمل کماوے اجر اللہ تھیں پاوے
جو کوئی ضد کماوے نہ شرماوے دوزخ جاوے
ایتھے منہ نہ دارو کوئی زور شرع دا ناہیں!
اوتھے خنداں کوں لبداں دوزخ دا اینگا ہیں
فضیلت روز عاشورے سندی ختم نہ ہووے کائی
سنت سنت بھائیاں کارن میں ایہ لکھ دکھائی
مجلس اول ختم ہوئی ہن کرم کیتا رب باری
مجلس دوم ہن شروع کراں میں نال اللہ دی یاری

مجلس دوم

در بیان تعریف اہلسنت والجماعت جو کہ جماعت ناجی ہے اور فرقہ ہائے ناری کا بیان

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ - بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط سُنَّۃَ اللّٰہِ فِی الَّذِیْنَ خَلَوْا مِنْ قَبْلُ ط وَکَانَ اَمْرُ اللّٰہِ قَدَرًا مَّقْدُوْرًا ط (پارہ بائیس سورۃ الاحزاب) ترجمہ :- طریقہ اللہ کا ہے اور ان لوگوں کا جو پہلے گزرے اور حکم اللہ تعالیٰ کا ہے اندازہ کیا ہوا - سُنَّۃَ مَنْ قَدْ اَرْسَلْنَا قَبْلَکَ مِنْ رُّسُلِنَا وَلَا تَجِدُ لِسُنَّتِنَا تَحْوِیْلًا - (پارہ پندرہ سورہ بنی اسرائیل)

ترجمہ :- سنت مقرر کرتا ان لوگوں کے لئے جنہیں بھیجا ہم نے پہلے تیرے رسولوں میں سے اور نہ پائے گا تو یا رسول خدا سنت اللہ میں تبدیلی -

فائدہ :- یاد رہے کہ یہ نام اہل سنت والجماعت تین کلموں سے مرکب ہے - اہل یعنی والا جیسا کہ اہل علم اہل عقل، علیٰ ہذا القیاس یعنی علم والا عقل والا - سنت کے معنے طریقہ جماعت کے معنی گروہ پس اہل سنت جماعت کے معنے ہوئے رسول خدا کے طریقہ والی جماعت جیسے کہ حضرت پیران پیر میاں محی الدینؒ اپنی کتاب غنیۃ الطالبین میں فرماتے ہیں وَالسُّنَّۃُ مَا سَنَّہٗ رَسُوْلُ اللّٰہِ وَالْجَمَاعَۃُ مَا اتَّفَقَ اَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰہِ - ترجمہ :- سنت رسول خدا کے طریقہ کا نام ہے - اور جماعت اس کو کہتے ہیں جس پر تمام اصحاب متفق ہوئے - حاصل کلام اہل سنت جماعت وہ جماعت جو قدم بقدم رسول خدا کے طریقہ پر چلے اور سنی بھی اسی جماعت کے لوگوں کو کہتے ہیں - ان کے بعد جو یائے معروف ہے وہ نسبت کی ہے - جیسا کہ جو کوئی مکہ مکرمہ کے رہنے والا ہو اس کو مکی جو مدینہ منورہ کا رہنے والا ہو اس کو مدنی جو لاہور کے رہنے والا ہو اس کو لاہوری کہتے ہیں علیٰ ہذا القیاس -

فائدہ :- بعض شیعہ سیدھے سادے مسلمانوں کو دھوکا دیتے ہیں کہ میاں سنی تو اس کو کہتے ہیں جو کوئی سن کے مسلمان ہو - تو سب سے پہلے کون سنی ہوئے - حاصل کلام سنت طریقہ اول تو خدا رحمٰن نے اپنا فرمایا ہے - بعد ازاں تمام انبیاء علیہ السلام کا جیسا کہ اول ذکر ہوا - سُنَّۃَ مَنْ قَدْ اَرْسَلْنَا قَبْلَکَ مِنْ رُّسُلِنَا وَلَا تَجِدُ لِسُنَّتِنَا تَحْوِیْلًا -

مسئلہ :- ترمذی شریف میں آتا ہے کہ ایک شخص نے حضرت محمد رسول اللہ سے سوال کیا کہ یا حضرت آپ کے جو اہتر فرقے

Marfat.com

ناری اور ایک فرقہ ناجیہ فرمایا ہے ۔ وہ فرقہ کون ہے آپ نے فرمایا مَا اَنَا عَلَیْہِ وَ اَصْحَابِیْ ، یعنی وہ ناجیہ فرقہ میں اور میرے اصحابؓ ہیں ۔

ہیں میرے اصحاب تمامی ناجی فرقہ آئے ۔۔۔ رہندے سارے وچ دوزخ سُن پاک نبی فرمائے
جیوں کر پیر جیلانی صاحب غنیہ اندر لیایا ۔۔۔ اَلْمُؤْمِنُ اَلتِّبَاعُ السُّنَّۃِ وَ الْجَمَاعَۃِ لیایا
یعنی ساریاں مومناں اوپر واجب جان ضروری ۔۔۔ پیروی اہل سُنّت دی کرنی جو ہے جماعت وڈی
فَالسُّنَّۃُ مَا سَنَّہٗ رَسُوْلُ اللّٰہِ فرمایا ۔۔۔ مَا اتَّفَقَ عَلَیْہِ اَصْحٰبِ رَسُوْلِ اللّٰہِ ہے لیایا
پس سُنّت ہے اوہ سُنّت جو خاص رسول الٰہی ۔۔۔ جس پر سب اصحاب نبیدے متفق ہوئے بھائی
فِی الْخِلَافَۃِ الْاَرْبَعَۃِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِیْنَ ۔۔۔ اَلْمَہْدِیِّیْنَ رَحْمَتُ اللّٰہِ عَلَیْہِ اَجْمَعِیْنَ
خلافت حق صدیق عمر عثمان علی چونہہ یاراں ۔۔۔ جو نیکوکار بزرگ تنہاں پر سُن رحمت باراں
سنّت اہل جماعت اوہ فرقہ جو منّے چونہہ یاراں ۔۔۔ چارے پیر امام بھی منّے جنّت لے گلزاراں
جس نوں جنتی نبی کہیا او فرقہ ایہو جانی ۔۔۔ باقی سارے دوزخ سُن مسئلہ حق پچھانی

جیسا کہ امام طحطاویؒ فرماتے ہیں مَنْ کَانَ خَارِجًا مِّنْ ھٰذِہِ الْمَذَاھِبِ الْاَرْبَعَۃِ فِیْ ذَالِکَ الزَّمَانِ فَھُوَ مِنْ اَھْلِ الْبِدْعَۃِ وَالنَّارِ۔ جو کوئی علیحدہ ہوا ان چار مذاہب سے بیچ اس زمانہ کے مثل خارجی رافضی، مرزائی چکڑالوی وغیرہ کے پس وہ بدعتی اور دوزخی ہے ۔ اور صحیح حدیث حضرت جابرؓ سے روایت ہے قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ اِتَّبِعُوْا السَّوَادَ الْاَعْظَمَ لَا یَجْتَمِعُ اُمَّتِیْ عَلَی الضَّلَالَۃِ فَمَنْ شَذَّ شُذَّ فِی النَّارِ ۔ فرمایا نبی کریم نے پیروی کرو تم بڑی جماعت کی اس واسطے کہ نہ متفق ہوگی اُمّت میری اوپر گمراہی کے جو اس بڑی جماعت سے نکلا پس نکلا طرف دوزخ کے یعنی جو سنت اہل جماعت کے خلاف وہ دوزخ میں جائے گا ۔ حدیث ابوہریرہؓ مَنْ فَارَقَ الْجَمَاعَۃَ شِبْرًا فَقَدْ خَلَعَ رِبْقَۃَ الْاِسْلَامِ مِنْ عُنُقِہٖ رواہ ترمذی احمد ابوداؤد ؛ فرمایا رسول پاکؐ نے جو کوئی جماعت سے ایک گٹھ کے قدر بھی دور ہوا تو اس نے رسّی اسلام کی اپنی گردن سے اتاری ۔ پس جو اہل سنّت جماعت میں مل کر رہے گا وہ گمراہ نہیں ہوگا ۔ اور ایسا ہی شیعہ کی کتاب جامع الاخبار باب دوم فصل چھبیویں میں یہ حدیث مرقوم ہے قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ مَاتَ عَلٰی حُبِّ اٰلِ مُحَمَّدٍ فَمَاتَ عَلَی السُّنَّۃِ وَالْجَمَاعَۃِ : ۔ فرمایا رسول اللہ نے جو کوئی آدمی فوت ہوا اوپر محبت اہل بیت رسول اللہ کے پس وہ فوت ہوا اوپر طریقہ سنت والجماعت کے ۔ الغرض کہ جتنے بزرگان دین اولیائے کرام ہوئے ہیں سب اہل سنت جماعت ہی ہوئے ہیں ۔ غیر ایک بھی اولیاء نہیں ہوا ۔

غزل

جتنے ہوئے اولیائے کرام ۔۔۔ سُنی ہوئے ہیں سنوں سب کا بیان
پیر پیران غوث الاعظمؒ ثقلان ۔۔۔ سُنی مذہب تھے جنکو جانے سب جہان
بابا فریدؒ شکر گنج پاک پتن کو جان ۔۔۔ سُنی مذہب تھے اور چشتی خاندان؛
سلطان باہو اور خواجہ قطب الدینؒ ۔۔۔ سُنی مذہب تھے یہ جانوں بالیقین
اجمیری معین الدینؒ چشتی دلپذیر ۔۔۔ خواجہ سلطان شہباز سید احمد کبیرا
یہ سارے سید تھے اور سیدوں کی اولاد ۔۔۔ سُنی مذہب رکھتے تھے سب شاد باد

گنج بخش فیضِ عالم مظہرِ نورِ خدا ناقصاں را پیرِ کامل کاملاں را راہنما
یہ بھی سُنی مذہب تھے اور تھے سُنیوں کے پیر غیر مذہب نہ تھے ان کو دلپذیر
ایسے ایسے اولیاء دُنیا میں گذرے بے شمار سُنی مذہب تھے وہ سارے اور تابع چار یار

مسئلہ :۔ فقہ اکبر میں بہتر فرقوں کی تقسیم اس طرح آئی ہے ۔ سُئِلَ اَبُوْ حَنِیْفَۃَ عَنِ السُّنَّۃِ وَالْجَمَاعَۃِ لَا نَصَبَ وَلَا رَفَضَ وَلَا جَبَرَ وَلَا قَدَرَ وَلَا ضَرَارَ وَلَا نَجَّارَۃَ وَلَا مُعْتَزِلَۃَ وَلَا تَشْبِیْعَۃَ وَلَا جَھْمِیَّۃِ ۔

ترجمہ :۔ ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے سوال کیا گیا کہ اہل سُنت والجماعۃ فرقہ کون ہے جن کو حضور پاکؐ نے ناجی یعنی بہشتی فرمایا ۔ ابو حنیفہؒ نے جواب دیا کہ نہ وہ خارجی ہیں (اور خارجی پندرہ فرقے ہیں) اور نہ وہ رافضی ہیں (اور رافضی بیس فرقے ہیں) اور نہ وہ جبریہ ہیں (اور یہ بارہ فرقے ہیں) اور نہ وہ معتزلہ ہیں (اور یہ چھ فرقے ہیں) اور نہ وہ جہمیہ ہیں اور نہ ضراریہ ہیں اور نہ کلابیہ اور نہ نجاریہ ہیں (اور یہ سات فرقہ ہیں ۔ اور اہل سنت والجماعت ایک فرقہ ہے جو ان بہتر فرقوں سے برگزیدہ ہیں ۔

قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ اِنَّ بَنِیْ اِسْرَآئِیْلَ تَفَرَّقَتْ ثِنْتَیْنِ وَسَبْعِیْنَ وَتَفْتَرِقُ اُمَّتِیْ عَلٰی ثَلٰثٍ وَسَبْعِیْنَ کُلُّھُمْ فِی النَّارِ اِلَّا مِلَّۃً وَّاحِدَۃً ۔ فرمایا نبی کریمؐ نے کہ تحقیق بنی اسرائیل کی قوم ہوگی بہتر فرقے اور میری اُمت تہتر فرقے ہوں گے ۔ ہر ایک جائے گا دوزخ میں مگر ایک فرقہ ہوگا جو جنت میں جائے گا قَالُوْا مَنْ ھِیَ رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ مَا اَنَا عَلَیْہِ وَاَصْحَابِیْ ۔ لوگوں نے پوچھا رسول اللہ کون ہے وہ فرقہ ناجیہ اور کیا ہے نشانی اس کی ۔ فرمایا آپؐ نے میں اور میرے سب اصحاب ہیں ثُمَّ قَالَ اَصْحَابِیْ کَالنُّجُوْمِ بِاَیِّھِمْ اقْتَدَیْتُمْ اِھْتَدَیْتُمْ ۔ پھر فرمایا آپؐ نے میرے اصحابؓ مثل تاروں کے ہیں ۔ جس کی پیروی کرو گے ہدایت پاؤ گے ۔

مسئلہ :۔ یاد رہے کہ سوائے ایک فرقہ اہل سُنت کے کوئی بھی فرقہ ایسا نہیں کہ جو تمام صحابہؓ کبار کو عادل اور حق مانتا ہو

مسئلہ :۔ اس طرح بھی لکھتے ہیں کہ جب حضور پرنور نے تہتر فرقوں کا ذکر فرمایا تو اصحابہؓ کرام نے عرض کیا کہ یارسول اللہ ان کی پہچان کس طرح ہوگی ۔ تو آپؐ نے فرمایا کہ وہ بڑی جماعت ہوگی جیسا کہ صحیح حدیث میں آیا ہے قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ اِتَّبِعُوا السَّوَادَ الْاَعْظَمَ لَا یَجْتَمِعُ اُمَّتِیْ عَلَی الضَّلَالَۃِ فَمَنْ شَذَّ شُذَّ فِی النَّارِ ۔ فرمایا رسول اللہ نے کہ نہ اتفاق کرے گی اُمت میری اوپر گمراہی کے پس جو شخص جدا ہوا اُس بڑی جماعت سے وہی دوزخی ہے ۔ اور یہ حدیث بھی اس حدیث کی تائید کرتی ہے کہ فرمایا آپ نے یَدُ اللّٰہِ مَعَ الْجَمَاعَۃِ کہ اللہ تعالیٰ کا ہاتھ بڑی جماعت کے سر پر ہے ۔ الغرض یہ سب کو معلوم ہے کہ جتنے بھی فرقے دعوے دار اسلام کے ہیں سب سے بڑی جماعت اہلسنت کی ہے جس کو آپؐ نے ناجی فرمایا ہے ۔ اور یہی ایک فرقہ ہے جو حضور کی شان میں بھی کمی نہیں کرتے اور تمام اصحابؓ اور اہل بیتؓ اور اولیاء کرام اور امام طریقت اور امام شریعت اور دیگر سب بزرگان دین کو حق مانتا ہے ۔ اور یہی فرقہ راہ مستقیم پر ہے ؎

عرب ملک ہور شام ولایت روم تے فارس جانی بھی خراسان تے کابل نالے یمن ولایت مانی
بھی جاوا ملک تے ہند تے سندھ جو دعویدار اسلامی سب مِلیں وِدھ جماعت سنت اہل جماعت گرامی
ساریاں ملکاں اندر مذہب سُنی بہت پیارا تے مذہب قلیل بہتر فرقیوں ملکاں وچ یارا
جویں بکراں وچوں ورلا ہووے کالا بلد اِکارا ایویں وِرلے وِرلے فرقے سُنیاں بہت پسارا
ہر ہر ملکیں شہریں پنڈیں سُنی مذہب جانی تے ہور مذاہب والے جیہڑے دعویدار اسلامی
دو شہراں نوں رب غیر مذاہب کتھے بچایا باجھوں سُنیاں کوئی نہ اوتھے ملیں نال یقینے

Marfat.com

یعنی مکہ اتے مدینہ دو نوں شہر نگینے !!
باجھوں سنیاں کوئی نہ وسے مینوں نال یقینے
وقت دجال بھی اونہاں نوں رب فقیاں کنوں بچاوے
پہرے دار فرشتے اندر دوڑن دجال نہ پاوے
ایہو ڈہ ہے دین دا جتھے ہوئے رسول سہارے
حسن حسین بھی اوتھے جمے گھر فاطمہؓ علیؓ پیارے
کی مدنی سارے سنی جانے عالم سارا
جتھے چار مصلے قائم ہے دیاں دا منہ کالا !

جیسا کہ مولوی نور محمد صاحب شہباز رسالہ میں لکھتے ہیں :-

گھاڑ شریعت جو نہ ٹنگسالیں کمان چو نہاندی ہکا
کوئی "شافی" احمد حنبل" مالک" دُر پر وتا
جو چو نہ ٹنگسالیں جھوٹا ہو اس سچا کون بناوے
اُتھے جاوے لے جاوے لکھیا آن وکھاوے
سُنت اہل جماعت مذہب ہند وکرن ثنائیں
جیونکر بابا نانک لکھے ہیں تد آکھ سنائیں
چار کتاباں چار مصلے چار ہے یار رسولؐ!
جو کوئی یارا ندا منکر ہووے سو کافر مجہول

یعنی توریت شریف انجیلؑ زبورؑ قرآن مجید صدیقؓ عمرؓ عثمانؓ علیؓ ابو حنیفہؒ شافعیؒ مالکؒ امام احمد حنبلؒ - اور پارہ سورۃ آل عمران میں ارشاد ہوتا ہے۔ وَلَا تَكُونُوا كَالَّذِينَ تَفَرَّقُوا وَاخْتَلَفُوا مِنْ بَعْدِ مَا جَاءَهُمُ الْبَيِّنٰتُ وَأُولٰئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ عَظِيمٌ - اور نہ ہو تم مثل لوگوں کے جو فرقہ فرقہ ہو گئے اور اختلاف کیا انہوں نے پیچھے اس کے کہ آئیں پاس ان کے دلیلیں اور واسطے ان کے عذاب ہے بڑا ۔

اسمٰعیل فقیر منگے نت رب تھیں ایہ دعائیں
غیر مذاہب کولوں یارب کر کے فضل بچائیں

مجلس سوم

(یہ مجلس چھ فصلوں پر مشتمل ہے)

فصل اول در تعریف اہلبیتؓ

اہل بیت کے لغتی معنے گھر کے لوگ اور اطلاق اہل بیت کا کئی معنوں پر ہے - بیت بھی تین ہیں - اول بیت نسبی بیت سکنی - بیت ولادتی - اہل بیت نسبی وہ ہیں جن پر زکوٰۃ یعنی حرام ہے۔ اور وہ اولاد بنی ہاشم ہے - یعنی آل عباسؓ آل علیؓ آل جعفر طیارؓ - آل عقیلؓ - اہلبیت سکنی میں ازواج مطہرات تمام داخل ہیں - اور اہلبیت ولادتی میں تمام اولاد آپؐ کی داخل ہے - جو لوگ ۔ واج مطہراتؓ کو اہل بیت سے شمار نہیں کرتے وہ قرآن کریم و حدیث شریف کے برخلاف کرتے ہیں - چنانچہ پارہ بائیسؔ سورۃ احزاب میں ارشاد ہوتا ہے -

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ وَقَرْنَ فِيْ بُيُوْتِكُنَّ وَلَا تَبَرَّجْنَ تَبَرُّجَ الْجَاهِلِيَّةِ الْاُوْلٰى وَاَقِمْنَ الصَّلٰوةَ وَاٰتِيْنَ الزَّكٰوةَ وَاَطِعْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ ۭ اِنَّمَا يُرِيْدُ اللّٰهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيْرًا ۝ الخ

ترجمہ :- اور ٹھہری رہو گھروں اپنوں کے اور نہ دکھاتی پھرو اپنا بناؤ جاہلیت پہلی کا - اور قائم کرو نماز کو اور ادا کرو زکوٰۃ کو اور پیروی کرو اے اہلبیت اللہ تعالےٰ کی اور اس کے رسولؐ کی - سوائے اس کے نہیں چاہتا ہے اللہ تعالےٰ

کہ پاک کرے تم کو پاک صاف کرنا اور مقرر کرے تم سے پلیدی اے گھروالو۔ اور یاد کرو جو کچھ پڑھا جاتا ہے بیچ گھروں تمہارے کے آیات الہٰی سے اور حکمت کی باتیں۔ اے میرے گھر والو تحقیق اللہ تعالےٰ مہربان خبردار ہے۔

فائدہ:- اس آیت کے اول و آخر کی طرز روش سے صاف ظاہر ہے کہ حضور کے ازواج مطہرات اہل بیت میں داخل ہیں۔ جیسا کہ سعدؓ ابن جبیرؓ نے حضرت ابن عباسؓ سے مشکوٰۃ شریف میں روایت کی ہے حَیْثُ قَالَ فِیْهِ دَلِیْلٌ عَلٰی اِنَّ نِسَآءَ النَّبِیِّ مِنْ اَھْلِ بَیْتِہٖ لِاَنَّہٗ مَسْبُوْقٌ بِقَوْلِہٖ یَا نِسَآءَ النَّبِیِّ لَسْتُنَّ مِنْ نِسَآءٍ مَخْلُوْقٍ۔ فرمایا ابن عباس نے بیچ اس کے دلیل ہے بیویاں رسول اللہؐ کی شامل ہونے اہلبیت میں نص صریح سے اسواسطے کہ تحقیق پہلے گذرا ہے قول اللہ تعالےٰ کا کہ اے بیبیو نبی کی نہیں ہو تم مثل عام عورتوں کے۔ اس سے ملا ہوا ہے۔

مسئلہ:- شیعہ لوگ اس جگہ لوگوں کو دھوکا دینے کے لئے اس آیت کا اول اور اخیر چھوڑ دیتے ہیں۔ اور درمیان پڑھ کر مطلب حاصل کر لیتے ہیں۔ اِنَّمَا یُرِیْدُ اللّٰہُ لِیُذْھِبَ عَنْکُمُ الرِّجْسَ اَھْلَ الْبَیْتِ وَیُطَھِّرَکُمْ تَطْهِیْرًا۔ سوائے اس کے نہیں کہ چاہتا اللہ تعالےٰ یہ کہ دور کرے تم سے پلیدی اے اہل بیت پاک کرے تم کو پاک کرنا۔ یعنی نبی کریمؐ کی بیبیوں کو اہل بیت سے نکال دیتے ہیں۔ اور بعض شیعہ یہ بھی کہدیتے ہیں کہ آپ کی بیویاں اہل بیت میں شامل نہیں مگر سنیوں نے اس کو بدل کر ان میں شامل کر لیا ہے۔

حاصل کلام اگر کوئی شخص ایسا عقیدہ رکھتا ہے کہ قرآن کریم تغیر و تبدل ہو سکتا ہے۔ تو وہ خود کافر ہے۔ کیونکہ اللہ تعالےٰ کا ارشاد ہے اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّکْرَ وَاِنَّا لَہٗ لَحٰفِظُوْنَ۔ تحقیق ہم ہی نے اتارا قرآن اور البتہ ہم ہیں نگہبانی کرنے والے اس کے۔

فصل دوم

در فضیلت خدیجۃ الکبریٰؓ

اہل بیت نبویؐ سے خدیجۃ الکبریٰؓ افضل واشرف ہیں۔ جیسا کہ مشکوٰۃ شریف میں حضرت علی سے روایت ہے قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ یَقُوْلُ خَیْرُ نِسَآئِھَا مَرْیَمُ بِنْتُ عِمْرَانَ وَخَیْرُ نِسَآئِھَا خَدِیْجَۃُ بِنْتُ خُوَیْلِدٍ کہا حضور پاک نے بہتر تمام عورتوں کی حضرت مریم بیٹی عمران کی ہے اور بہتر عورتوں کی خدیجہ بیٹی خویلد کی ہے اس امت میں سے۔

مسئلہ:- حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ جن دنوں میں حضور پرُ نور حرا میں واسطے عبادت کے تشریف رکھتے تھے تو حضرت خدیجۃ الکبریٰؓ آپ کے واسطے کھانا پانی لے جایا کرتی تھیں۔ اس موقعہ پر اللہ تعالےٰ نے بذریعہ جبرائیلؑ حضرت خدیجہ پر سلام بھیجا اور خوشخبری جنت کی فرمائی۔ اَتَا جِبْرَئِیْلُ النَّبِیَّ فَقَالَ ھٰذِہٖ خَدِیْجَۃُ فَاقْرَأْ عَلَیْھَا السَّلَامَ مِنْ رَّبِّھَا وَمِنِّیْ۔ کہا ابوہریرہؓ نے کہ آئے جبرئیل اور کہا کہ یہ خدیجۃ الکبریٰؓ ہیں یا حضرت ان کو سلام کہو اپنے رب کی طرف سے اور میری طرف سے اور خوشخبری دو ان کو جنت کی جو کہ بنا خالص موتی سے ہے ؎

فضل بزرگی شان خدیجہ رب نبی فرمائے ایہ عاجز بندہ صفت تہاڈی کی کہہ آکھ سناوے
سب عورت مرداں وچوں اول ایمان لیائی ہستیں پہلے نال نبی ایمان نہ آیا کائی

Marfat.com

بھی پہلی بیوی پاک نبی دی ایہو جانوں بھائی — بھی کل اولاد نبیؐ دی اس دے شکموں باہر آئی
طیبؓ طاہرؓ تے عبداللہؓ قاسمؓ تن فرزند نگینے — بھی ام کلثومؓ رقیہؓ زینبؓ فاطمہؓ صاحب دینے
ایہ سارے صاجزادیاں زادے اولاد رسول الٰہی — خدیجہ بطنوں پیدا ہوئی دے قرآن گواہی

پارہ بائیس ۲۲ سورۃ احزاب یاایھا النبی قل لازواجک وبنٰتک ونساء المؤمنین یدنین علیھن من جلابیبھن

اے نبی فرمادو اپنی کل ازواج مستورات کو اور تمام مومنوں عورتوں کو کہ نیچے کرلیں چادریں اپنی -

مسئلہ :- نبی کریم کے لڑکے تو تینوں شیر خوار ہی انتقال کر گئے مگر لڑکیاں بالغ بلکہ شادی شدہ ہو کر فوت ہوئیں مثلاً بڑی لڑکی آپ کی زینبؓ ابو عاصم بن ربیع کے ساتھ نکاح کی گئی تھی - اور دوسری لڑکی رقیہؓ بی بی اول ابولہب کے لڑکے عتبہ کے ساتھ نکاح کی گئی مگر اس نے طلاق دے دی تو حضرت عثمانؓ کے ساتھ نکاح کیا گیا - اور تیسری لڑکی آپؐ کی ام کلثومؓ یہ بھی اول ابولہب کے دوسرے لڑکے عتیبہ کے ساتھ نکاح کی گئی تھی۔ مگر جب اس نے بھی طلاق دے دی تو اس کا نکاح بھی رقیہ بی بی کی فوتیدگی کے بعد حضرت عثمان سے ہی کیا گیا - اور چوتھی لڑکی آپ کی حضرت فاطمہؓ ہیں جو حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے حرم محترم ہیں -

مسئلہ :- یاد رہے کہ زینبؓ ام کلثومؓ رقیہؓ۔ فاطمہؓ یہ چاروں سگی بہنیں ہیں اور خدیجۃ الکبریٰ کے بطن سے پیدا ہوئی ہیں - اور وہ تینوں آپ کی موجودگی میں فوت ہو چکی تھیں - اور بی بی فاطمہ حضور پاک کی وفات کے چھ ماہ بعد فوت ہوئی ہیں۔ اسواسطے آپ حضرت فاطمہ کو اپنی اکلوتی بیٹی فرماتے تھے - مگر یہ یاد رہے کہ حضرت فاطمہؓ سب سے افضل اور اشرف ہیں اور ان کی اولاد بھی سب سے افضل ہے۔ جیسا کہ اولاد یعقوبؑ سے یوسفؑ افضل ہیں - اور حضور کی باقی لڑکیوں اور لڑکوں کی مزاریں اب تک مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کے قبرستان جنت البقیہ اور معلی میں موجود ہیں - اور حاجی لوگ زیارت کرتے ہیں - اب جو لوگ اولاد رسولؐ سوا حضرت فاطمہ کے سب کے انکاری ہیں۔ وہ منکر قرآن و حدیث ہیں اور مثل اس بیوقوف کی ہیں جو سورج کو دیکھ کر بھی کہے کہ ابھی رات ہے - اور اس سے بڑھ کر کون ظالم ہے جو آپ کی نسل کو آپ سے منقطع کرے - یعنی سوائے حضرت فاطمہؓ کے اور دیگروں سے انکار کرے ۔

نبیؐ وفاتوں اول سب اولاد نے رحلت پائی — بعد نبیتوں چھ ماہ فاطمہ دنیا چھوڑ سدھائی
ام کلثوم رقیہ زینبؓ ناوں فاطمہ افضل جانی — جویں یعقوب نبیؑ دے گھر وچ یوسفؑ ماہ کنعانی
کل اولاد یعقوب دی ناوں افضل یوسف جاتی — کل اولاد محمدؐ وچوں تاں کوئی فاطمہ ثانی
حضرت عائشہ کرے روایت کل مومناں دی مائی — نال خدیجہؓ بہت کردے نبیؐ الٰہی !!
کردے یاد خدیجہؓ بہتا وقت مصیبت شادی — دو ہیں وقتیں دوست جانی آون یاد شتابی
بکرا ذبح جے کردے حضرت پاک رسولؐ الٰہی — بہتے ٹکڑے کردے حضرت عائشہؓ دے گواہی
جس جس نال محبت آہی سی خدیجہؓ مائی — ہر اک دے گھر گوشت بھیجن نال محبت بھائی
عائشہ کرے روایت اندر حرم رسولؐ الٰہی ! — مثل خدیجہؓ کوئی نہ عورت لائق صفتاں آہی
بہتے روزے رکھدی نفلاں اندر رات لنگھاوے — بھی صدقہ بہت کرے نہ خالی کوئی سوال جاوے
بھی اوہ عالمہ فاضلہ دانشمند سیانی آہی — دولت مند امیر گھرانہ نسب قریش خویلد بھائی
اُہدے ناوں پاک نبیؐ نے فائدہ بہت اٹھایا — پیش نبوہ بعد نبوہ وچہ حدیثاں آیا
کافریں دی تکلیفوں جے کدی نبیؐ اللہ گھر آون — جاں خدیجہؓ دے تسلی غم حضرت دور ہو جاون

چالی سال جاں عمر خدیجہؓ حضرت نبیؐ نکاحی — تن سالاں ہجرتوں اول مکے اندر فوت ہوئی
پہلا خاوند ابو ہالہ تمیمی اس دا ساہی — چھبیؔ سال نکاح نبیؐ وچ اس نے عمر لنگھائی
پندراں سال نبوتوں اول دہ سال بعد گذائے — پچونجہ سال جو عمر خدیجہؓ دنیا چھوڑ سدھارے
ساریاں حرماں ناوں اول لیسے رحلت پائی — جنت المعلے مکے اندر دفن کرائی

فصل سوم

در فضائل عائشہ صدیقہؓ

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۔ اَلنَّبِیُّ اَوْلٰی بِالْمُؤْمِنِیْنَ مِنْ اَنْفُسِہِمْ وَ اَزْوَاجُہٗ اُمَّہٰتُہُمْ (پارہ ۲۱) محمد الرسول اللہ بہت ہی مہربان اور شفقت کرنے والے ہیں ساتھ مومنوں کے اور اور بیبیاں اس کی مائیں ہیں تمام اُمّت کی ۔

فائدہ :۔ جس طرح اپنی سگی ماں کی حرمت وتعظیم کرنی ہم پر فرض ہے ۔ اسی طرح تمام ازواج مطہرات حضرت محمد الرسول اللہ کی حرمت اور تعظیم بھی ہم پر فرض ہے پس جو کوئی شخص کسی حرم محترم حضرت کی پر طعن کرے وہ کافر بیدین ہے ؎

جیویں ادب اداب ماداں داکرنا لازم مسلماناں — حرمت حرم محمد فرض ہے اوپر اہل ایماناں!
ادب تعظیم ضروری جانوں بیویاں حضرت سندا — جو حضرت عائشہؓ نوں منداجانے جان حرامی گندا
پاک نبی فرمایا یک دن جنت خاتونؓ تائیں — بیٹوں جو شے پیاری مینوں پیاری ہے یا ناہیں
فاطمہؓ آکھیا جو تُساں پیاری اوہ شے مینوں پیاری — تاں نبیؐ کہیا سنگ عائشہؓ بی بی بہت کریں دلداری
اوہ بہت پیارا حرم نبیؐ دا بعد خدیجہ آیا — تاں کرے عداوت نہ کوئی اس دے گر حرامی جایا
اے حرامی حرم نبی سنگ وَیر نہ مول کمائیں — حرم نبی دی حرمت واجب ہر اک مومن تائیں
مومنہ خلاصہ افضل کل ناؤں اس نوں جانی — حرم نبیؐ کل مومناں ماواں مسئلہ حق پچھانی

مسئلہ :۔ محمد الرسول اللہ کے تمام ازواج کے بعد خدیجۃ الکبریٰ کے حضرت عائشہ صدیقہؓ کا شان ومرتبہ ہے ۔ جیساکہ ابی سلمہؓ سے روایت ہے اِنَّ عَائِشَۃَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ یَا عَائِشَۃُ ھٰذَا جِبْرِیْلُ یُقْرِئُکِ السَّلَامَ قُلْتُ عَلَیْہِ السَّلَامُ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ قَالَتْ وَھُوَ یَرٰی مَالَا اَرٰی (مشکوٰۃ) تحقیق کہا عائشہ صدیقہ نے کہ سنا میں نے کہ فرمایا رسول اللہ نے اے عائشہؓ یہ جبرئیل ہیں سلام کہتے ہیں تجھ کو کہا میں نے وعلیہ السلام ورحمۃ اللہ اور کہا عائشہؓ نے جبرئیل امین مجھ کو دیکھتے تھے اور میں ان کو دیکھتی تھی وَ عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی قَالَ مَا اُشْکِلَ عَلَیْنَا اَصْحَابَ رَسُوْلِ اللّٰہِ حَدِیْثٌ فَسَئَلْنَا عَائِشَۃَ اِلَّا وَجَدْنَا عِنْدَھَا مِنْہُ عِلْمًا (ترمذی) روایت ہے ابو موسیٰ سے کہا اس نے جب کبھی شبہ پڑا ہم اصحابان رسول اللہ کو حدیث میں تو ہم پوچھ لیتے حضرت عائشہؓ سے تو وہ ہمارا شبہ دور کر دیتیں حضرت عائشہؓ کا حافظہ بڑا قوی تھا اور وہ بڑی مجتہد تھیں حدیث کی اپنے زمانے میں ۔ اور ابن طلحہؓ سے روایت ہے کہا اس نے نہیں کوئی دیکھا میں نے زیادہ فصاحت وبلاغت میں حضرت عائشہؓ بنت صدیق اکبرؓ سے اپنے زمانہ میں ؎

بڑی تعریف صدیقہ عائشہ وچہ حدیثاں آئی — اوہ بہت پیاری پاک نبیؐ نوں بعد خدیجہؓ آہی

جو حوراں وچ نکاح لیایا نبی اللہ تعالیٰ
کر کے ہجرت نال نبی دے وچ مدینے آئی
جدوں منافقاں عائشہ اوپر تہمت بُری لگائی
بارے اٹھارویں سورت نور اللہ نے ظاہر بھائی
تے اتنی پاکی عائشہ والی رب حکم نبی نوں کیتا
وچ عائشہ دے لحاظ نبی نوں وحی آیا کئی واری
تے عائشہ دے گھر جبرائیل پیغام نبی نوں لیاوے
بھی عائشہ بی بی حافظہ عالمہ اس تھیں علم آیا
وچ حدیثاں شبہ ہووے جے مطلب جان نہ تھیوے
بھی نبی وفات پائی گھر عائشہ جانے عالم سارا
جو عائشہؓ تائیں بُرا منافق بولن بول ادارے
گئے وچ شوال مہینے نکاح عائشہ سنگ کیتا
اول ہجرت تھیں تن سالاں وچ مدینے آیا
ہجری سن ستونجا اندر وفات صدیقہؓ پائی
جنازہ پڑھ کے ابو ہریرہؓ وچ بقیع دفنائی
یاراں حرم نبی دے آہے کل مومناں دیاں مائیں داں
خدیجہؓ بنت خویلد آہی عائشہؓ بنت صدیقؓ
حفصہؓ بنت عمر ام سلمہؓ بنت امیہ زینبؓ بنت جحش جویریہؓ بنت حارث ام حبیبہؓ بنت ابو سفیان نامی
ایہ یاراں حرم نبی دے سہائے اہل البیت ایہ سارے

ساریاں بیوہ عائشہؓ باجھوں عائشہ اک کنواری
ہجرت تھیں بھی دو ورھے اُس نوں دتا پاک الٰہی
پندراں آیتاں بھیجیاں اللہ کارن ایس صفائی
وچہ رکوع پہلے دوجے کیتی رب صفائی
جنہاں تہمت بُری لگائی عائشہؓ اوپر میا
ہور کسے لحاظ نہ آیا کیڈ اللہ نوں پیاری
ہے بہت فضیلت عائشہ سندی وچ شمار نہ آوے
بڑے بڑے اصحاب محمد مسئلے پچھن بھائی
تاں عائشہؓ شبہ نکالے سب دا وچ حدیث پڑھیوے
آخر قبر بھی گھر عائشہ دے ایڈا منصب بھارا
کافر ہوون بے ادبی کارن دوزخ جاون سارے
دسویں سال نبوت پچھے سُن تُوں میرے میتا
اٹھاراں سال جاں عمر صدیقہ روح نبی قبضایا
منگلوار ستاراں ماہ رمضانوں جانی بھائی
ہور بھی حرم نبی دے آہے دیکھ حدیثاں بھائی
نام جنہاں دے تیرے تائیں ہن لکھ دکھاواں
سب تھیں افضل اشرف دوویں حضرت پاک رفیق
میمونہؓ بنت حارث تے صفیہؓ بنت حیی ریحانہؓ زینبؓ بنت زید خزیمہ بھائی
جو حرماں اہل البیت نہ جانن گُم تنہاں دے ماتھے

دربیان منافقوں کا بہتان باندھنا حضرت عائشہ پر

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ. بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ. اِنَّ الَّذِيْنَ جَآءُوْا بِالْاِفْكِ عُصْبَةٌ مِّنْكُمْ لَا تَحْسَبُوْهُ شَرًّا لَّكُمْ بَلْ هُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ. لِكُلِّ امْرِئٍ مِّنْهُمْ مَّا اكْتَسَبَ مِنَ الْاِثْمِ وَالَّذِيْ تَوَلّٰى كِبْرَهٗ مِنْهُمْ لَهٗ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ۞ تحقیق جو لوگ لائے ہیں بہتان باندھ کر ایک جماعت ہیں تم میں سے نہ گمان کرو اس کو کہ برا ہے تمہارے حق میں بلکہ وہ بہتر ہے واسطے تمہارے۔ واسطے ہر آدمی کے پہنچتا ہے جتنا اٹھایا اُس نے بوجھ یعنی کمایا گناہ اس کو بڑی مار ہے۔

مسئلہ:- مختصر قصہ یوں ہے کہ جنگ بنی مصطلق سے فوج نبی کریمؐ کی واپس آرہی تھی اور ایک مقام پر آپ کی فوج نے رات کے وقت ڈیرا کیا۔ حضرت عائشہ صدیقہؓ واسطے قضائے حاجت باہر گئے ہوئے تھے اور نقارہ وغیرہ نہ تھا کہ بجاتے۔ صرف حضرتؐ کے حکم سے قافلہ نے کوچ کر دیا۔ اور حضرت عائشہ کا کجاوا دو اصحابوں نے اونٹ پر رکھ دیا۔ اور ان کو معلوم نہ ہوا کہ آپؓ کجاوا میں نہیں ہیں کیونکہ کجاوا پردہ دار تھا۔ اور آپؓ جسم کے بالکل

Marfat.com

ہلکے تھے۔ بسبب کم کھانے اور امانت داری اور دیانت داری کے حضرت صفوانؓ بن معطل اس کام پر مقرر تھے کہ مقام پڑاؤ پر جو چیز کسی کی گر پڑے بعد کوچ کے دیکھ بھال کرتے آیا کریں۔ جب حضرت عائشہ صدیقہ فراغت حاجت سے آئے تو آکر اپنی جگہ پر بیٹھ گئے کہ میری تلاش پر کوئی آوے گا۔ جب صفوانؓ نے عائشہؓ کو دیکھا تو کہا اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ ۔ اونٹ کو بٹھا کر آپ کو اسوار ہونے کا اشارہ کیا۔ تو حضرت عائشہ سوار ہو گئیں تو صفوانؓ نے اونٹ کی مہار پکڑ لی اور آگے آگے چلا۔ بارہ بجے دن کے فوج میں آپہنچے۔ عبداللہ بن ابی اور اس کے ساتھی منافقوں نے بہتان باندھنا شروع کیا جو درپردہ مسلمانوں کی بہتری کے دشمن تھے۔ بعض مسلمانوں نے بھی ان کی ہاں کے ساتھ ہاں ملانی شروع کی۔ خدا تعالیٰ کی طرف سے اول فرقہ کی طرف کیلئے سخت عذاب کا حکم آیا جو لاابالی مسلمان تھے جیسا کہ ارشاد ہوا لَوْلَآ اِذْ سَمِعْتُمُوْهُ ظَنَّ الْمُؤْمِنُوْنَ وَالْمُؤْمِنٰتُ بِاَنْفُسِهِمْ خَیْرًا وَّقَالُوْا هٰذَآ اِفْكٌ مُّبِیْنٌ ۔ کیوں نہیں جب تم نے سنا تھا خیال کیا ہوتا ایمان والے مردوں نے اور عورتوں نے اپنے لوگوں پر بھلا خیال۔ اور کہا ہوتا کہ یہ ظاہر طوفان ہے۔ غرض کم ایک ما برابر حضرت سنتے رہے اور رنجیدہ رہے جب حضرت عائشہ کو خبر ہوئی کہ بہتان آپ پر لگایا گیا ہے تو وہ تین دن تک روتے رہے اور کھانا پینا بھی چھوڑ دیا۔ اور اسی غم سے بیمار ہو گئیں۔ حضرت محمد رسول خدا نے حضرت عمرؓ فاروق سے اس بات کی بابت مشورہ پوچھا کہ اس معاملہ میں کیا کیا جائے۔ تو فاروقؓ نے کہا کہ یا حضرت منافق جھوٹے ہیں۔ اگر آپ حکم فرمادیں تو ان کو مدینہ منورہ سے نکال دیا جائے۔ پھر حضرت عثمانؓ اور عبدالرحمٰنؓ بن عوفؓ نے بھی یہی رائے پیش کی۔ تب اللہ تبارک وتعالیٰ کی طرف سے حضرت عائشہؓ کی پاکدامنی کا حکم نازل ہوا۔ اور جن جن لوگوں نے اس بہتان کی بنیاد اٹھائی تھی۔ انہوں نے اللہ تعالیٰ کے سامنے اپنے آپ کو بڑا بھاری گنہگار ثابت کیا۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ لَوْلَا جَآءُوْ عَلَیْهِ بِاَرْبَعَةِ شُهَدَآءَ ۚ فَاِذْ لَمْ یَاْتُوْا بِالشُّهَدَآءِ فَاُولٰٓئِكَ عِنْدَ اللّٰهِ هُمُ الْكٰذِبُوْنَ ۔ وَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَیْكُمْ وَرَحْمَتُهٗ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ لَمَسَّكُمْ فِیْ مَآ اَفَضْتُمْ فِیْهِ عَذَابٌ عَظِیْمٌ ۔ کیوں نہ لائے وہ اس بات پر چار گواہ پس جب نہ لائے چار گواہ تو وہ لوگ وہی ہیں نزدیک اللہ تعالیٰ کے جھوٹے اگر نہ ہوتا فضل اللہ تعالیٰ کا اوپر تمہارے اور رحمت اس کی بیچ دنیا اور آخرت کے البتہ پڑتی تم پر اس چرچا کرنے سے کوئی آفت بڑی۔

فائدہ :۔ جس طرح حضرت موسیٰؑ کو قارون نے تہمت لگائی تھی تو وہ غرق زمین ہو گیا تھا۔ اسی طرح یہ لوگ بھی جنہوں نے تہمت لگائی حضرت عائشہؓ کو لائق عذاب تھے۔ مگر حضرت محمد الرسول اللہ کے طفیل عذاب سے بچ گئے۔ جس پر ایک شاعر فرماتے ہیں ؎

ل۔ لکھیا دیکھ تفسیر اندر جویں خبر کتاب فرماوندی اے — جدوں قہر دی نظر خدا کردا اگوں شرم رفیقے وتوں آوندی اے
نہیں تے سب مخلوق ہو غرق جاندی جویں خلق اعمال کماوندی اے — ستار بخش چل اوسے قدم پیڑیے جیندی گور آرام بنیاوندی اے

اِذْ تَلَقَّوْنَهٗ بِاَلْسِنَتِكُمْ وَتَقُوْلُوْنَ بِاَفْوَاهِكُمْ مَّا لَیْسَ لَكُمْ بِهٖ عِلْمٌ وَّتَحْسَبُوْنَهٗ هَیِّنًا ۖ وَّهُوَ عِنْدَ اللّٰهِ عَظِیْمٌ ۔

ترجمہ۔ جب تم تہمت لینے لگے اس کو اپنی زبانوں پر اور کہنے لگے مونہوں اپنوں سے جس چیز کی تم کو خبر نہیں اور سمجھے تم اس کو معمولی بات اور وہ نزدیک اللہ تعالیٰ کے بہت بڑی بات ہے۔ یعنی ایک پیغمبر کی بیوی پر تہمت زنا کی باندھنی۔ وَلَوْلَآ اِذْ سَمِعْتُمُوْهُ قُلْتُمْ مَّا یَكُوْنُ لَنَآ اَنْ نَّتَكَلَّمَ بِهٰذَا ۖ سُبْحٰنَكَ هٰذَا بُهْتَانٌ عَظِیْمٌ ۔ یَعِظُكُمُ اللّٰهُ اَنْ تَعُوْدُوْا لِمِثْلِهٖۤ اَبَدًا اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِیْنَ ۔ وَیُبَیِّنُ اللّٰهُ لَكُمُ الْاٰیٰتِ ۚ وَاللّٰهُ عَلِیْمٌ حَكِیْمٌ ۔

ترجمہ :۔ اور کیوں نہ جب تم نے سنا تم نے اس بات کو کہا تم نے کہ نہیں لائق ہم کو کہ کلام کریں ہم اس میں یعنی اپنی زبان

Marfat.com

پر لا دیں۔ اللہ تو پاک ہے اور یہ بہتان ہے بڑا۔ یعنی حضرت عائشہؓ پر یہ بہتان ہے۔ اور سمجھاتا ہے تم کو اللہ کہ ایسا بہتان پھر کسی پر نہ باندھنا اگر ہو تم ایمان والے۔ اور بیان کرتا ہے اللہ تعالےٰ نشانیاں اپنی اور اللہ جاننے والا حکمت والا ہے۔

فائدہ:۔ اس بہتان کے معاملہ میں پانچ قسم کے لوگ تھے ایک تو خوشیاں کر کر ایک دوسرے کو کہتے تھے اور دوسرے اس بات کو مجلس میں چھیڑ کر آپ چُپ چاپ سُنا کرتے۔ اور بعض تامل میں چپ رہتے۔ اور بعضے افسوس کرتے اور بعضے صاف جھٹلا دیتے کہ یہ بات جھوٹ ہے مثلاً عمر فاروقؓ عثمان غنیؓ وغیرہ اور تو سب پر تھوڑا بہت الزام آیا مگر بڑا بوجھ عبد اللہ بن ابی پر تھا۔ جو منافقوں کا سردار تھا۔ اَلْخَبِیْثٰتُ لِلْخَبِیْثِیْنَ وَالْخَبِیْثُوْنَ لِلْخَبِیْثٰتِ ۚ پلید عورتیں پلید مردوں کے واسطے ہیں۔ اور پلید مرد پلید عورتوں کے واسطے وَالطَّیِّبٰتُ لِلطَّیِّبِیْنَ وَالطَّیِّبُوْنَ لِلطَّیِّبٰتِ ۚ اور پاک عورتیں ہیں پاک مردوں کے واسطے اور پاک مرد ہیں پاک عورتوں کے واسطے۔ الغرض جب لوگوں نے حضرت عائشہؓ پر بہتان باندھا، تو آنحضرتؐ نے حضرت عائشہؓ سے فرمایا کہ تمہارے حق میں کچھ لوگ کہتے ہیں اگر تمہارے پاس اس بہتان کے جھٹلانے کی کوئی دلیل دلیل ہو تو تم بھی اپنا عذر بیان کرو۔ حضرت عائشہ نے جواب دیا کہ میں سچی ہوں اس واسطے مجھے یقین ہے کہ اللہ تعالےٰ میری صفائی کے واسطے کوئی حکم آسمان سے نازل فرمائے گا۔ چنانچہ اللہ تعالےٰ نے شروع قصہ سے یہاں تک بیندرہاں آیتیں نازل فرمائیں۔ تمام علمائے اہل اسلام نے متفق ہو کر یہ بات کہی ہے کہ اتنی صفائی کے بعد بھی جو شخص حضرت عائشہ پر بُرا ظن رکھے اس کے کافر ہونے میں کوئی شک نہیں ہے

مسئلہ:۔ حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا کہ پیغمبر کی بیوی بدکار نہیں ہو سکتی۔ کیونکہ اللہ تعالےٰ ان کے ناموس کی نگہبانی کرتا ہے:۔ اُولٰٓئِکَ مُبَرَّءُوْنَ مِمَّا یَقُوْلُوْنَ ؕ لَہُمْ مَّغْفِرَۃٌ وَّ رِزْقٌ کَرِیْمٌ۔

ایہہ محب لوگ بیزار انہاں تھیں تہمت کنوں جو کہندے	ہے انہاں کارن بخشش روزی نیک بہشت وچ لیندے
عائشہ پاک گناہوں اللہ وچ قرآن بتادن	اوہ کافر بیدینے جیہڑے اسنوں بُرا سنادن
پندراں آیتاں حق عائشہؓ رب وچ قرآن بیایا	پر بیدیناں کتیاں کارن اجے یقین نہ آیا

فصل چہارم

در فضائل حضرت فاطمہ زہرا جنت خاتون رضی اللہ تعالےٰ عنہا

حضرت فاطمہؓ اہلبیت میں سب سے افضل و اکرم ہیں۔ جیسا کہ حضرت عائشہؓ ام المومنین فرماتے ہیں کہ میں نے نہیں دیکھا کسی کو زیادہ صادق فاطمہؓ سے مگر والد اس کے محمد رسول اللہ کو۔ چنانچہ ان کی تعریف اللہ تعالےٰ نے سورۃ الدہر پارہ انتی میں یوں فرمائی ہے۔

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ یُوْفُوْنَ بِالنَّذْرِ وَ یَخَافُوْنَ یَوْمًا کَانَ شَرُّہٗ مُسْتَطِیْرًا ۔ وَ یُطْعِمُوْنَ الطَّعَامَ عَلٰی حُبِّہٖ مِسْکِیْنًا وَّ یَتِیْمًا وَّ اَسِیْرًا ۔

ترجمہ:۔ پوری کرتے ہیں نذر کو اور ڈرتے ہیں اس دن سے کہ ہے برائی اُس کی پھیل جانے والی اور کھلاتے ہیں کھانا اوپر محبت اُس کی کے مسکینوں اور یتیموں اور قیدیوں کو

فائدہ:۔ شان نزول اس آیت کا مفسرین یوں فرماتے ہیں کہ ایک دن حضرت محمد الرسول اللہ حضرت فاطمہؓ کے

Marfat.com

گھر تشریف لائے تو دیکھا کہ حضرت حسنؓ حسینؓ بیمار ہیں۔ تو فرمایا آپ نے اے میرے اہلبیت تم دونوں صاحب
نذر مانو کہ یہ ہمارے صاحبزادے تندرست ہونگے تو ہم دونوں تین تین دن روزے رکھیں گے۔ تو ان دونوں نے ویسا
کیا۔ جب ابنینؓ تندرست ہوگئے تو انہوں نے روزے رکھنے شروع کردیئے۔ نقل کرتے ہیں کہ آپ صاحبوںؓ نے تین
سیر جَو کا آٹا قرض لیا۔ پہلے دن جب روزہ افطاری کا وقت قریب آیا تو حضرت فاطمہ نے ایک ثلث کی روٹیاں پکا
رکھیں۔ تو ایک مسکین نے آکر دروازے پر آواز دی کہ اہل بیت میں کئی روزے سے بھوکا ہوں برائے خدا مجھے کچھ کھانا
اللہ تعالٰے آپ کو جنت میں بہتر کھانے عطا کرے گا۔ تو وہ طعام جو پکا ہوا تھا اس کو دے دیا۔ اور آپ صاحبوں
بھوکے رات گذاری۔ اور صبح پھر روزہ رکھ لیا۔ جب وقت افطاری کا قریب ہوا تو حضرت فاطمہ زہرا نے دوسرا ثلث
پکا کر تیار کیا تو ایک یتیم نے آکر صدا کی کہ اے اہل بیت میں یتیم بھوکا ہوں مجھے کھانا دو۔ وہ کھانا جو تیار کیا تھا تما
اس کو دے دیا اور آپ پھر بھوکے رات گذاری اور صبح کو پھر روزہ رکھ لیا۔ جب وقت افطاری کا آیا تو حضرت فاطمہ
نے تیسرا ثلث پکا کر تیار کیا تو ایک قیدی نے آکر دروازہ پر ندا دی۔ کہ اہلبیت نبوت میں بہت دن سے بھوکا قیدی ہو
کچھ طعام سبیل اللہ مجھے عنایت کردو۔ تو وہ کھانا تمام اس کو دے دیا۔ تو صبح کے وقت یہ خوشخبری اللہ تبارک وتعا
نے بذریعہ وحی اہل بیت کے لئے فرمائی یُوفُونَ الخ

مسئلہ ۱۔ روایت کرتے ہیں کہ حضرت فاطمہ واقعہ سال فیل سے پینتیس۳۵ سال بعد اور نبوۃ سے پانچ سال پہلے پیدا[ل]
ہوئے۔ روضۃ الواعظین میں ہے کہ جب حضرت خدیجۃ الکبرٰیؓ کے شکم مبارک میں حضرت فاطمہؓ تشریف لائے تو حضر
پر نور فرمایا کہ اے خدیجہ خبردار تیرے پیٹ میں لڑکی ہے بنام فاطمہؓ کہ نسل اس کی پاک و پاکیزہ ہوگی۔ پس جب وقت ول
کا قریب آیا تو کسی کو قریش کی عورتوں کی طرف بھیجا جو کہ اس کو قرابت میں نزدیک تھیں کہ میرے پاس آؤ تو انہوں نے جواب
دیا کہ تم نے ہماری مرضی کے خلاف نکاح کیا ہے ابوطالب کے یتیم بھتیجے کے ساتھ۔ اور امیری چھوڑ کر فقیری اختیار کی ہ
اس واسطے ہم تیرے پاس نہیں آئیں۔ تو یہ بات سن کر خدیجہؓ نہایت ہی غمناک ہوئی تو اچانک چار عورتیں خوبصورت
بمشابہ بنی ہاشم کی عورتوں کے اُن کے لباس وغیرہ میں آپ کے پاس آئیں۔ تو حضرت خدیجہ نے ان سے پوچھا کہ تم کون ہو
اور کہاں سے آئی ہو۔ انہوں نے جواب دیا کہ ہم کو اللہ تعالٰے نے بہشت سے بھیجا ہے تیری خدمت کے لئے۔ میں سارہ
خاتون ابراہیمؑ کی بیوی ہوں۔ اور دوسری مریم والدہ عیسٰےؑ کی ہے اور تیسری ام کلثوم بہن موسیٰ علیہ السلام کی ہے۔ اور
چوتھی آسیہ خاتون بیوی فرعون کی ہے پس ایک اُن میں سے آگے دوسری پیچھے اور ایک دائیں اور دوسری بائیں طرف
بیٹھ گئیں۔ تو حضرت فاطمہ مطہرہ سیدۃ النساء پیدا ہوئے اور ایسا ایک شعلہ نور کا آپ کے چہرہ مبارک پر سے ظاہر ہوا
کہ زمین آسمان بھر گئے۔ بیت فارسی ؎

بر آسماں ہلالے از تو تافت	بوستان نبوۃ گلے تو شگفت
ترجمہ۔ اوپر آسمان کے ایک نور روشن ہوا	باغ نبوت سے ایک پھول کھلا
بہت پیاری پاک نبی نوں فاطمہؓ زہرا آئی !	اوس جیہا کے نال پیار نہ کرے رسول الٰہی
پاک رسول اللہ جد کدھرے کردے سفر لمیرا	حضرت فاطمہ مل کر جاندے کرن پیار بھلیرا
بھی جد سفروں آون اوّل فاطمہ دے گھر جاندے	اُمدے ملنے باجھوں اپنے گھر وچہ قدم نہ پاندے
ایہ بہت پیاری پاک نبی نوں سب اولادوں آئی	بیونگر ترمذی راہوں حضرت عائشہ دے گواہی

ل اور بعض کہتے ہیں کہ بعد نبوۃ کے پیدا ہوئے۔ اس لئے اُن کا مرتبہ سب اولاد سے بڑا ہے کہ اوّل نبوۃ پیدا ہوئے ہیں۔

Marfat.com

عَنْ جُمَيْعِ ابْنِ عُمَيْرٍ قَالَ دَخَلْتُ مَعَ عَمَّتِي عَلَى عَائِشَةَ فَسَأَلْتُ اَیُّ النَّاسِ كَانَ اَحَبَّ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ قَالَتْ
اطمتہ فَقِيْلَ مِنَ الرِّجَالِ قَالَتْ زَوْجُهَا -

حضرت عمرؓ سے روایت ہے کہ میں اپنی پھوپھی کے ساتھ داخل ہوا حضرت عائشہ صدیقہ ام المومنین پر اور میں نے رض کی اے ام المومنینؓ کون شخص تھا بہت پیارا تمام لوگوں سے رسول مقبولؐ کو تو فرمایا آپ نے حضرت فاطمہؓ تو میں نے پھر عرض کی کہ مردوں میں سے فرمایا خاوند اس کا یعنی حضرت علی کرم اللہ وجہٗ - واقعی از روئے قرابت اس سے یارا کوئی نہیں

مسئلہ :- اس جگہ حضرت عائشہؓ کا قول دیکھنا چاہیئے - الغرض سب اولاد سے چھوٹی اور بہت پیاری حضورؐ پاک ں فاطمہؓ ہی ہے

بھی ہک ہور موافق اسدے راوی ذکر لیایا — ہکدن سب اصحاباںؓ تائیں حضرت نے فرمایا
عورتاں وچوں بہتر عورت دسو کیہڑی آئی — تے مرداں وچوں بہتر مرد جو دسو مینوں بھائی
اسدا کسے اصحابی تائیں جواب نہ ہرگز آیا — تاں حضرت علیؓ نے فاطمہ تائیں قصہ آن سنایا
فاطمہ آکھیا عورتوں وچوں بہتر عورت سائیں — جو طرف بیگانے مرد نہ دیکھے آخر مرداں تائیں
تے مرداں وچوں مرد بھی حضرت بہتر اوہا آیا — جو طرف بیگانی زن نہ دیکھے حضرت فاطمہؓ نے فرمایا
تاں فوراً آکر مجلس اندر حیدر عرض سنائی — نبیؐ کہیا توں کتھوں پڑھیوں مینوں دسیں بھائی
تاں علیؓ کہیا ایہ مسئلہ مینوں فاطمہ تے سمجھایا — نبیؐ کہیا اوہ بے شک ٹکڑا جگر میرے دا آیا!
جو کوئی فاطمہ نوں رنج کرداتیوں رنج پہنچاوے — تے مینوں رنج پہنچاون والا کدی نہ جنت جاوے
جو آل نبیؐ دا دشمن سویو دشمن جان رسولی — اوہ بیشک دوزخ بالن بنیاں کیتی جس فضولی
آل نبیؐ دے دشمناں دا کوئی عذر قبول نہ آیا — بے عذر نے سارے دوزخ جاسن جنہاں ظلم کمایا
بھی ابن خاویہ وچہ کتاب اپنی دے ہور بیان لیایا — آدم حوا نوں رب عالم جنت وچہ وسایا
تاں آدم حوا جنت اندر دا فرعزت پائی — خادم سب ملائک ہوئے نوری ناری بھائی
آدم ہکدن حوا تائیں خوشیوں آکھ سنایا — بہتر ساری خلقت ناہیں تینوں رب بنایا
تاں فوراً جبرائیل فرشتہ رب دی طرفوں آیا — اعلےٰ جنت طرفے ویکھو وحی تے آکھ سنایا
جاں حضرت آدم اعلےٰ جنت طرفے نظر اٹھائی — ہک لڑکی جنت اندر سندر سوہنی شکل دکھیائی
اسدے نوروں گویا جنت ساری روشن آئی — آدم پچھدا جبرائیلا مینوں دسیں بھائی
ایہ کس دی لڑکی حوراں وچوں جیہدی شکل نرالی — ساری جنت دی زیبائش ایہ ہک لڑکی آئی
جبرائیل کہیا ایہ فاطمہ پاک محمد جائی — ہے سردار ایہ سب نساداں اندر آئی بھائی
حضرت آدم آکھیا سر پر تاج کیہا ہے دہریا — جبرائیل کہیا ایہ خاوند اسدا حیدر قوت بھریا
آدم آکھن دو دُر کنی جھمکن ہگے نورانی! — کہیا فرشتے بیٹے اسدے حسنؓ حسینؓ جو نامی
آدم آکھیا جبرائیلا مینوں دسی جائیں — رب پہلوں میتوں پیدا کیتا یا انہاندے تائیں
جبرائیل کہیا اے آدم سن توں میتھوں بیبا! — چار ہزار سال اول تیتھوں رب اینہاں پیدا کیتا

مسئلہ :- حافظ ابو العباس سے روایت کہ ایک دن حضرت علیؓ نے رسولؐ خدا سے عرض کیا کہ یا حضرت فاطمہؓ

کا نام فاطمہؓ کیوں رکھا گیا ہے۔ آپ نے فرمایا اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے اس کی اولاد کو دوزخ سے آزاد کر دیا ہے پس حضرت فاطمہؓ کی اولاد سے ایسا کام ہی نہ ہوگا جو باعث غضب ہوے

سید ہو جو سید نہ کم کر دا سید اوسنوں مول نہ جان میاں ‌ ‌ رات دن جو منڈے کم کرے اوہنوں شل کنان پچھان میاں

یعنی جو سردار ہو سردار کام نہ کرے اس کو سردار نہ جان۔ اور جو شخص رات دن برے کاموں میں گذارے مثلاً بے نماز بے روزہ بے زکوٰۃ چوری جوا بیاج۔ بھنگ۔ افیون۔ چرس۔ چنڈو۔ شراب خور داہڑی مون چونپٹ مزدتاش وغیرہ میں عمر تمام کرے وہ اولاد فاطمہ سے نہیں ہے۔

مسئلہ:۔ ابو جانۃؓ سے روایت ہے کہ مجھ کو حضور پاکؐ نے علیؓ کے کسی کام کے لئے بھیجا۔ جب میں گھر میں داخل ہوا تو دیکھا کہ گھر میں کوئی آدمی نہیں ہے اور چکی چل رہی ہے۔ میں نے آکر حضور پاکؐ سے متعجب ہو کر پوچھا تو آپؐ نے فرمایا اے ابو دجانہ کیا تو نہیں جانتا کہ آل محمدؐ کے لئے فرشتے مددگار ہیں جیسا کہ ایک شاعر لکھتا ہے ؎

فاطمہ کے ساتھ چکی پیستے تھے جبرائیلؑ ‌ ‌ ایسی حضرت فاطمہؓ پیاری خدا کی تھی جلیل

فصل پنجم

در نکاح حضرت فاطمہ زہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا و چند فضائل آں

حدیث:۔ ابو ہریرہؓ سے روایت ہے قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ اَلنِّکَاحُ سُنَّتِیْ وَمَنْ رَغِبَ عَنْ سُنَّتِیْ فَلَیْسَ مِنِّیْ فرمایا رسول اللہ نے نکاح کرنا میری سنت ہے جو کوئی میری سنت کا انکار کرے گا وہ میری امت سے نہیں۔

فائدہ:۔ نکاح حضرت فاطمہؓ کا دوم ہجری ماہ رجب شریف میں ہوا تھا جس کا ذکر یوں ہے کہ بہت سے اصحابؓ نے درخواستیں نکاح فاطمہ کے واسطے لی تھیں۔ تو فرمایا رسول اللہ نے کہ میں نکاح فاطمہ کے واسطے وحی خدا کا منتظر ہوں۔ آپ کے لئے میرا پروردگار حکم فرمائے گا۔ اس کے ساتھ حضرت فاطمہ کا نکاح کیا جائے گا ؎

جبرائیل خدا دی طرفوں جب پیغام لیایا ‌ ‌ فاطمہؓ کرو نکاح علیؓ سنگ جو اللہ نے فرمایا
انسؓ کے پھر پاک نبی بلوائی حکم سنایا ‌ ‌ مہاجر تے انصار تمامی سد لیا فرمایا
مہاجراں وچ ہوو صدیق عمر عثمان طلحہ زبیر اکابر ‌ ‌ انصار وچ سعد سعید عبادہ ابو ایوب معاذ ہو در
انصار مہاجر سب کوئی مل کر پاس محمد آیا ‌ ‌ پھر اوہ کارن تساں بلایا پاک نبیؐ فرمایا
فاطمہؓ کرو نکاح علیؓ سنگ وحی خداوں آیا ‌ ‌ تاں اٹھ مجلس اندر حضرت علیؓ نوں جب بلایا
چار سو مثقال نقرہ حضرت مہر ٹھہرایا ‌ ‌ حضرت علی قبول کیتا جو حکم نبیؐ فرمایا
پھر خطبہ پڑھیا پاک محمد چھوہارا ں مینہ برسایا ‌ ‌ بعد نکاح چھوہارے ونڈن تاہیں سنت آیا

مسئلہ:۔ بعد نکاح کے حضرت رسول پاک نے ہر دو صاحبوں کے حق میں دعائے خیر فرمائی۔ اور بعد کو فرمایا اے فاطمہ گھر کا کام کرنا تیرا کام ہے۔ مثلاً چرخہ کاتنا چکی پیسنا اور کپڑا سینا اور گھر کی صفائی کرنا اور روٹی ہانڈی وغیرہ پکانا۔ اور پھر حضرت علیؓ کو فرمایا اے علیؓ باہر کا کام کرنا تیرا کام ہے مثلاً کھیتی باڑی کا کام اور مال مویشی کو چارہ

Marfat.com

اسوم شادی

پانی دینا، اور لکڑی وغیرہ باہر سے لانا، اور سودا سود بازار سے لاکر دینا وغیرہ مسئلہ ۔۔ مائیں بٹھانا ۔ تیل چڑھانا ۔ گانا باندھنا ۔ گادن نکالنا ۔ مہنج کو عورتوں کا لانا اور باندھنا اور چھجی چھتی کا لاگ مانگنا ۔ اور بائیں ہاتھ سے سرمہ پانا ۔ اور سالیوں کا منہ میں لقمہ دینا اور منہ کھلانا و راسوئی پڑا سوہاگ منجانا ۔ دلہن کو ڈولی میں پانا و دولہا کو سوتی سہرے باندھنا ڈھول باجے گاجے بجانا ۔ آتش بازی چھوڑنا وغیرہ وغیرہ تمام رسومات کفریہ ہیں ۔ ان کے کرنے والے اور کرانے والے اور خوش ہونے والے سب گنہگار ہیں ۔ حضرت فاطمہؓ زہرا اور حضرت علیؓ کے نکاح پر ان تمام رسومات سے ایک رسم بھی نہیں کی گئی تھی ۔ صرف بعد نکاح کے چھوہارے بانٹ کر حضرت فاطمہؓ کو ام سلمہ کے ساتھ حضرت علیؓ کرم اللہ وجہہ کے گھر بھیج دیا گیا ۔ اور بعد نکاح کے دوسرے تیسرے دن ولیمہ کیا گیا تھا جو سنت موکدہ ہے جس کو اب لوگوں نے ترک کر دیا ہے ۔ اور ہزار ہا بے جا خرچ کرتے ہیں ۔

ذکر داج حضرت فاطمہؓ زہرا

غزل

جد دیا ہی فاطمہؓ حضرت رسولؐ — داج دیتاں کیا نبی نے کیتا قبول
ایک چکی تے مصلےؐ پاک تھا — ایک کوزہ دوسرا مسواک تھا
ایک چادر شانزدہ پیوند تھی ! — سسی پورانی فاطمہؓ دل بند کی
دو کرتے دو سلواراں دو دوپٹے دو بند چاندیوں آئے — دو گھڑے تے ہک مشکیزہ دو پیالے رادی لیائے
دو نہالیاں کھندروں آیاں برگ کھجوروں بھریاں — جو حضرت فاطمہ کارن بنیاں عمدہ لایاں تنیاں
چار سرہانے دو اٹوں بھرے تے دو چھل کھجوروں — ایہ کجھ داج نبی نے دتا اپنی خاص حضوروں

ذکر

ایک منافق کا حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو اس داج پر طعن کرنا یعنی ایک منافق نے داج حضرت فاطمہ کا دیکھ کر یا تھا کہ حضرت علی کو ملامت کرنے لگا کہ تم کیسے بہادر اور جوان آدمی ہو کر زمانے کے بہادر اور پہلوان آپ کی دہشت سے کانپتے ہیں ۔ بسبب ایسی بہادری کے تم نے ایک ایسے شخص کی لڑکی کے نکاح کی درخواست کی کہ جس کے گھر اگر رات کو ہوتا ہے تو دن کو نہیں ہوتا ۔ اور دن کو ہوتا ہے تو رات کو نہیں ہوتا ۔ اگر تو میری لڑکی کے ساتھ نکاح کرتا تو میں اتنا داج دیتا کہ میرے گھر سے لے کر تیرے گھر تک اونٹوں کی قطاریں مال متاع سونا چاندی ، اور کپڑے وغیرہ کی ہوتیں حضرت علی نے فرمایا کہ ہماری نظر مال و متاع دنیا پر نہیں ہے کہ چند روز کے بعد تباہ ہونے والا ہے ہماری نظر رضامندی خدا اور رسول پر ہے جو دونوں جہان کے واسطے کافی و وافی ہے ۔ چنانچہ شیخ عطار رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ؎

مال دنیا خاکساراں را دہند — عاقبت پرہیزگاراں را دہند
دنیا کا مال اللہ تعالےٰ کمینوں کو دیتا ہے — اور عاقبت کی نعمت نیکوں کو دیتا ہے
از خدا نابود و جستن غنیٰ ! ! — بیت مومن را غنی رنج و عنا
خدا تعالےٰ سے دنیا کا مال نہیں مانگنا چاہیے — اس لئے کہ مومن کو باعث رنج ہے
مال دنیا بے حد و دت آورده گیر — عاقبت در گور حسرت برده گیر

Marfat.com

مال اسباب دنیا کا بے اوڑک ہاتھ میں نہ لا - اوڑک قبر کو پچھتاتا ہوا جائے گا تو

حاصل کلام جب حضرت علیؓ حضرت رسول پاک کی رضا پر راضی ہوئے تو ہاتف سے آواز آئی اے علیؓ تم آسمان کی طرف نظر اٹھا کر دیکھ تاکہ تجھ کو قدرت خدا عزوجل اور داج فاطمہ بنت رسول کا نظر آوے۔ جب حضرت علیؓ نے سر مبارک اٹھایا اور دیکھا تو تمام پردے دور کیے گئے - اور زمین سے لے کر سات آسمان اور عرش ہیٹھے تک اونٹوں کی قطاریں لعل جواہر سونا چاندی ریشمی کپڑے اور خوبصورت غلام اور لونڈیاں سے بھری ہوئی نظر آئیں جو کہ داج حضرت فاطمہ کا تیار کیا گیا تھا ۔

غیبوں ہک فرشتے حضرت علیؓ آواز سنایا
ایہ سب داج ہے فاطمہ بنت محمدؐ سندا آیا

تاں خوش دل ہو کر حیدر چایئں چایئں گھر ول آیا
حضرت فاطمہ تایں چاہے قصہ سب سنایا

ہو بہ طعن منافق کیتا علی حیدر دے تائیں
جو کجھ ہیسی رب دیکھایا عرش ہیٹھے تائیں

آکھیا حضرت فاطمہ توں دس یا میں تدھ سنائیں
جو کجھ تینوں نظری آیا عرش ہیٹھے تائیں

فاطمہ کہیا جو طعن کیتا تدھ منافق ہک بدیئے
تاں داج میرا توں دیکھ لیا خود اکھیں نال یقینے

خاطر ساڈی زمین آسماناں دو جہاناں رب اوپایا
لَوْلَاکَ لَمَا خَلَقْتُ الْاَفْلَاکَ جو ہے آیا

جے کر تینوں نہ پیدا کردا کر دا شے نہ کائی
یا محمدؐ ہر شے تیری خاطر اساں بنائی

فائدہ :- جب حضرت فاطمہ کا نکاح ہوا تو آپ کی عمر شریف اٹھاراں برس کی تھی اور حضرت علیؓ کی بائی برس تھی۔ نو برس سے لے کر اٹھاراں برس تک حد ہے بالغ ہونے کی - یعنی لڑکیاں نو سال کی جوان ہو جاتی ہیں بعض باراں چوداں آخر اٹھاراں برس تک کوئی تلیل جاتی ہے - اور فرمایا بزرگان دین نے کہ لڑکی بالغ بٹھاتی بڑا گناہ ہے

نظم

آکھن جس گھر ہووے لڑکی عمروں بالغ کنواری
ہر جیں قتل کرے ہک بندہ حیض ہوس جد جاری

ایڈا سخت گناہ کبیرا رہیاں بٹھادن والا
بے دیناں عقل نہ آوے پیا آچھا چالا

مسئلہ :- معارج میں آیا ہے کہ ایک دن سرور عالم حضرت فاطمہ کے گھر تشریف لائے - اور فرمایا اے بیٹی کیا حال ہے - حضرت فاطمہؓ نے عرض کیا ابا جان آج میں معہ اپنی اولاد کے تین دن سے بھوکی ہوں - بلکہ تین دن سے اناج کی خوشبو نہیں پائی - تو سرور عالم نے دست مبارک اٹھا کر دعا کرنی شروع کی اَللّٰهُمَّ اَنْزِلْ رِزْقًا عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ اَهْلِ بَيْتِهٖ كَمَا اَنْزَلْتَ عَلٰى مَرْيَمَ بِنْتِ عِمْرَانَ ۔ اے اللہ تبارک و تعالیٰ رزق عنایت فرما اوپر محمدؐ اور اس کے اہل بیت کو جس طرح رزق عنایت فرمایا اوپر مریمؑ بیٹی عمران کی کو - بعدہ فرمایا اے بیٹی اندر جا کر دیکھ حضرت فاطمہ جب اندر گئے تو دیکھا کہ ایک پیالہ جواہر سے نقش و نگار کیا ہوا ہے اور اس میں نان اور گوشت بھنا ہوا ہے - اور خوشبو آ رہی ہے - حضرت فاطمہ نے وہ پیالہ اٹھا کر حضرت محمد الرسول اللہ کے آگے رکھ دیا فرمایا آپ نے کُلُوْا بِسْمِ اللّٰهِ وَ مُحَمَّدٍ - یعنی کھاؤ تم ساتھ نام اللہ اور محمدؐ کے - پس کھایا اس پیالہ سے حضرت محمدؐ اور حضرت فاطمہؓ اور حضرت علیؓ اور حضرت حسنؓ اور حسینؓ نے سیر ہو کر - بلکہ ایک روایت میں ہے کہ کھایا اس پیالہ سے نان اور گوشت اہل بیت نے سات دن اور پھر بھی وہ پیالہ پُر تھا اور وہ نان اور گوشت کم نہیں ہوتا تھا - مگر ایک دن حضرت امام حسنؓ ایک گوشت کا ٹکڑا پکڑ کر گھر سے باہر گئے تو ایک یہودی عورت نے پوچھا اے اہل بیت یہ گوشت تم نے کہاں سے

Marfat.com

لیا ہے۔ تو حضرت امام حسنؓ نے تمام قصہ اُس کے آگے بیان کر دیا۔ تو اس عورت نے وہ گوشت کا ٹکڑا مانگا۔ تب امام نے گوشت کا وہ ٹکڑا اس عورت کو دے دیا۔ کیونکہ آپ بڑے سخی تھے۔ جب اس عورت کو گوشت دیا تو وہ پیالہ سمیت گوشت و نان کے گھر سے غائب ہوگیا۔ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ اگر تم اس گوشت و نان کو ظاہر نہ کرتے تو تم کو اے اہل بیت تمام زندگی کے لئے کافی تھا۔

ذکر فضائل حضرت فاطمہ

قالت كنا ازواج النبي عنده فاقبلت فاطمة ما تخفى مشيتها من مشية رسول الله فرمایا حضرت عائشہؓ نے کہ تھے ہم سب حرم پاس رسول اللہ کے پس آئی فاطمہؓ قریب وفات رسول اللہ کے اور نہیں چھپتی تھی چال اور روش فاطمہ کی چال اور روش رسول خدا سے یعنی جس طرح حضور کی چال اور روش تھی ویسے ہی فاطمہ کی چال اور روش تھی۔ شکل شباہت ذکر اذکار صبر و تحمل دینی دنیاوی معاملات میں فلما رآها قال مرحبا بابنتي ثم اجلسها عن يمينه ثم سارها فبكت بكاء شديدا۔ پس جب دیکھا رسول اللہ نے حضرت فاطمہؓ کو تو فرمایا جیو آیاں اے بیٹی میری فراخی و کشادگی ہو واسطے تیرے پس بٹھایا فاطمہ کو دائیں طرف اپنی پھر چپکی کی سی بات کی اس کے کان میں پس روئی حضرت فاطمہ رونا سخت فلما رأى حزنها سارها الثانية فاذا هي تضحك پھر جب دیکھا آنحضرتؐ نے فاطمہؓ کو بہت غم ناک ہے تو چپکی سی دوسری بات اس کے کان میں کہی۔ پس جب سُنی بات فاطمہؓ نے اسی وقت ہنسنے لگی یعنی خوش ہوگئی فلما قام رسول الله سألتها عما سارك قالت ما كنت لافشي على رسول الله سره۔ پس جب اٹھے حضرتؐ واسطے نماز وضو کے مجلس سے تو کہا حضرت عائشہؓ نے اے فاطمہؓ کیا بات تھی جو آپ کو پوشیدہ رسولؐ نے بتائی تھی تو فرمایا حضرت فاطمہؓ نے کہ نہیں ہوں میں ایسی چیز کو ظاہر کرنے والی جس کو رسول خدا نے چھپایا ہے۔ فلما توفي قلت عزمت عليك بما لي عليك من الحق لما اخبرتيني۔ پس جب وفات پائی رسول خدا نے تو کہا حضرت عائشہؓ نے کہ قسم دیتی ہوں میں تجھ کو اے فاطمہؓ ساتھ اس چیز کے کہ حق ہے میرا اوپر تیرے وہ حق ماں در یا محبت نہیں پوچھتی میں مگر وہ بات جو کہی تھی رسول پاکؐ نے اس دن تجھکو چپکے قالت اما الآن فنعم اما حين سارني الاول فانه اخبرني ان جبرائيل كان۔ کہا حضرت فاطمہ نے اب رسول خدا جہان فانی سے گئے اے پس وقت چپکی سی بات کہی اول مرتبہ پس تحقیق آنحضرتؐ نے خبر دی مجھ کو کہ آتے تھے جبرئیل يعارضني القرآن كل سنة مرة وانه عارضني به العام مرتين ولا ارى الاجل الا قد اقترب دور کرنے قرآن مجید کا ہر سال ایک بار رمضان شریف میں اور اس سال دو بار دور کیا ہے نہیں دیکھتا میں موت اپنی کو مگر بہت قریب فاتقي الله واصبري فاني نعم السلف انا لك فبكيت۔ پس پرہیزگاری کر اے فاطمہؓ جہاں تک ہو سکے اور صبر کر مصیبتوں اور آفتوں اور بلاؤں پر خصوصاً میری مفارقت پر۔ پس تحقیق میں اچھا پیشوا ہوں واسطے تیرے پس یہ سُن کر میں روئی فلما رأى جزعي سارني الثانية قال يا فاطمة الا ترضين ان تكوني سيدة نساء اهل الجنة اتبعه فضحكت (از مشکوٰۃ شریف) پس جب دیکھا آنحضرتؐ نے بے صبری میری تو چپکے سے کہا مجھ کو اے فاطمہؓ کیا تو راضی نہیں کہ تو سردار ہوگی جنت میں تمام عورتوں کی اور تمام اہل بیت سے اوّل تو مجھ کو ملے گی پس ہنسی میں خوشخبری سن کر۔

~

بہت فضیلت فاطمہؓ زہرا دے حساب نہ آ دے ۔۔۔ جگر میرے دا ٹکڑا آکھسوں پاک نبی فرما دے

نکل گیا بہت ساری حضرت فاطمہ دالی بھائی — وانگ رسول اللہ سب آہی وچہ حدیث گواہی
اٹھن بیٹھن آون جاون کھاون پیون نالے — ذکرا ذکار عبادت چلن چال رسولؐ کمالے
جویں طریقہ پاک محمد وچہ سخاوت آیا — فاطمۃ زہرا دا بھی ایویں رتی فرق نہ پایا
صبر تحمل وانگ نبیدے فاطمہ زہری ساہی — ایسے کارن پاک نبیؐ نوں بہت پیاری آہی
امام مالک نوں کسے سوالی آن سوال سنایا — فاطمۃؓ بہتر یاہاں اس دی مالک ایہ فرمایا
گوشت پاک نبیؐ توں بہتر گوشت ہور نہ کائی — فاطمۃؓ بنت رسولؐ خدیجہ بنت خویلد آئی
جو کجھ شرف فضیلت ہیسی فاطمہ زہرا تائیں — ہور کسے دے تائیں ہرگز ایہ فضیلت نائیں

جیسا کہ حدیث شریف میں آیا ہے :۔ وَعَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ فَاطِمَةُ بَضْعَةٌ مِّنِّیْ فَمَنْ اَبْغَضَہَا اَبْغَضَنِیْ۔ حضرت مسور بن مخرمہؓ سے روایت ہے کہ تحقیق فرمایا رسول اللہ نے کہ فاطمہ میرے گوشت کا ٹکڑا ہے۔ پس جو کوئی غصہ میں ڈالتا ہے فاطمہؓ کو وہ غصہ میں ڈالتا ہے مجھ کو۔ اور کیا خوب کہا امام مالک نے وَلَا اُفَضِّلُ اَحَدًا عَلٰی بَضْعَةِ رَسُوْلِ اللّٰہِ نہیں میں بہتر جانتا کسی گوشت کو گوشت رسول اللہ سے یعنی حضرت فاطمہؓ سے۔ پس جس نے حضرت فاطمہ کو برا جانا وہ کافر بیدین ہے۔ اور اسی طرح کئی حدیثیں آئی ہیں۔ جیسا کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے روایت کی ہے کہ فرمایا رسول پاکؐ نے دوست رکھنا قریش کا نشانی ہے ایمان کا اور دشمن ہونا قریش کا نشانی ہے کفر کی جیسا کہ مشکوٰۃ شریف میں ہے

مسئلہ ۔ صواعق میں ابوایوب سے روایت ہے قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ یُنَادِیْ تَحْتَ الْعَرْشِ یَا اَہْلَ الْجَمْعِ نَکِّسُوْا رُءُوْسَکُمْ وَغُضُّوْا اَبْصَارَکُمْ حَتّٰی تَمُرَّ فَاطِمَةُ بِنْتُ مُحَمَّدٍ عَلَی الصِّرَاطِ فَتَمُرُّ سَبْعِیْنَ اَلْفَ جَارِیَةٍ مِّنَ الْحُوْرِ الْعِیْنِ کَمَرِّ الْبَرْقِ

فرمایا رسول پاکؐ نے ایک فرشتہ تلے عرش کے منادی کرے گا کہ اے محشر کے لوگو تمام سر نیچے کرو اور آنکھیں بند کرو تاکہ گذر جائے حضرت فاطمہؓ بیٹی محمد الرسول اللہ کی پلصراط سے۔ جب تمام لوگ اپنی آنکھیں بند کریں گے اور سر نیچے تو گذرے گی حضرت فاطمہؓ پلصراط سے ساتھ ہزار غلاموں اور حوروں کے مثل گذرنے بجلی کے ۔

اک فرشتہ روز قیامت عرشاں تلے پکارے — اے لوکو سر نیویں کر دو لے اکھیں میٹو سارے
فاطمہ بنت محمد سب ہوسی اول پل پر چڑھسی — ستر ہزاراں خدمت گاراں سبھے کیتے کھڑسی
سب تھیں اول جنت خاتون جنت اندر جاوے — جنت اندر اس تھیں اول کوئی نہ قدم ٹکاوے
لید نبی دے سب تھیں بہتر حضرت فاطمہ جانی — بھی اولاد اونہاں تھیں بہتر حسنؓ حسینؓ پچھانی

فصل ششم

در وفات حضرت فاطمہؓ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی کُلُّ نَفْسٍ ذَائِقَةُ الْمَوْتِ۔ فرمایا اللہ تعالےٰ نے ہر جاندار چیز چکھنے والی ہے لذت موت کی بخاری شریف میں ہے کہ وفات پائی حضرت فاطمہ نے منگلوار تیراں ۱۰ رمضان کو اور

له یعنی اولادوں سے ۔

Marfat.com

گیارہ سنہ ہجری چھ ماہ بعد وفات رسول پاک سے اور تمام عمر حضرت فاطمہؓ کی اٹھائیس سال ہوئی اور غسل دیا ان کو حضرت علیؓ نے اسواسطے کہ آپ نے وصیت فرمائی تھی کہ مجھ کو کوئی نہ غسلا دے سوائے علی کرم اللہ وجہہ کے کیونکہ آپ اجنبی عورتوں سے بھی پردہ کرتی تھیں۔ اور دفن کی گئیں جنت البقیعہ میں اور جنازہ بھی آپ کا خود حضرت علیؓ نے پڑھایا۔ اور آپ کے بطن مبارک سے پیدا ہوئیں چھ اولادیں۔ تین لڑکے یعنی امام حسنؓ۔ امام حسینؓ۔ امام محسنؓ اور تین لڑکیاں یعنی ام کلثومؓ۔ رقیہؓ۔ زینبؓ اور آپ کی وفات کا واقعہ اس طرح ہے۔ کہ حضرت فاطمہ کو بعد وفات والد بزرگوار کوئی دنیا دی تکلیف نہیں ہوئی۔ سوائے فراق والد بزرگوار کے۔ ایک دن حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے دیکھا کہ حضرت فاطمہؓ تین کام کر رہی ہیں۔ قدرے آٹا خمیر کیا ہوا ہے کہ روٹی پکا دیں۔ اور کچھ گاچنی ترکی ہوئی ہے کہ صاحبزادوں کے سر مبارک دھوویں اور کچھ صابن بھی ابال رہے ہیں کہ کپڑے صاف کریں۔ حضرت علی نے یہ کام دیکھ کر حیران ہو کر پوچھا کہ مخدومہ دو جہان میں نے اتنی عمر میں آپ کو دنیا کے دو کام ایک وقت میں کرتے ہوئے کبھی نہیں دیکھا۔ آج کیا سبب ہے کہ آپ تین کام کر رہی ہیں۔ یہ بات سنتے ہی حضرت فاطمہ کے آنسو مبارک جاری ہو گئے۔ اور عرض کیا اے میرے سر کے تاج آج رات میں نے اپنے والد بزرگوار سرور کائنات کو دیکھا کہ آپ میرے سر پر کھڑے دیکھ رہے ہیں جیسا کہ کوئی کسی کی انتظاری کرتا ہے۔ میں نے فریاد کی اے ابا جان آپ اتنی مدت کہاں رہے کہ میرا دل آپ کی جدائی میں جل رہا ہے اور تن کباب ہو رہا ہے۔ تو آپ نے فرمایا اے میری پیاری بیٹی میں تیرا انتظار کر رہا ہوں کہ فراق میرا بھی حد سے گذر رہا ہے۔ تو میں نے عرض کی یا حضرت میں بھی اس بات کی خواہش مند ہوں کہ آپ کی ملاقات کروں تا کہ میری جدائی کے فراق کی آگ سرد ہو تو فرمایا سرور کائنات نے اے میری بیٹی کل رات کو تو میرے پاس ہوگی۔ پس روٹی اسواسطے پکاتی ہوں کہ کل رات کو آپ میری مصیبت میں ہوں گے اور صاحبزادوں کے کپڑے اس واسطے دھوتی ہوں کہ میں نہیں جانتی بعد وفات میری کے میرے فرزندوں کے کوئی کپڑے دھووے اور میں چاہتی ہوں کہ اپنے بچوں کے سر مبارک دھوؤں اور کنگھی کروں میں نہیں جانتی کہ میرے بعد کوئی میرے بچوں کے سر دھووے اور ان کے بدن مبارک سے میل اتارے۔ بیشک حضرت فاطمہ نے سچ فرمایا ہے۔ کیونکہ یہ بات کئی دفعہ تجربہ میں آچکی ہے کہ والدین کے بعد یتیم بچوں کا بہت ہی ابتر حالت ہوتی ہے۔

دنیا وچہ خدا دی رحمت برکت نال بھراواں
سایہ رحمت باپ پیارے ماواں ٹھنڈیاں چھاواں

ماواں باجھ یتیم بچارے رہندے حال نمانے
تے ماواں والے ہسدے کھیڈن لاڈ کرن من بھانے

کون کراوے لاڈ یتیماں نہیں جنہاں دیاں ماواں
کیہڑا میل اتارے نہیں جنہاں دیاں ماواں

کپڑے میلے بدن آلودہ میرے یتیم نمانڑاں
ہتھاں والے ٹکڑے اونہاں کھوہ کھاوے نے کاواں

ماواں والے جو کجھ منگن سو کجھ ملدا جاوے
کھڑا یتیم نمانا ہو کر منہ دے دل تکاوے

ایسے کارن پاک نبیؐ نے واضح کر سمجھایا
کول یتیم نہ اپنے بچے لاڈ کرو فرمایا

سب گھراں تھیں بہتر عزت والا اوہ گھر آیا
جس گھر پلے یتیم نمانا حضرت نے فرمایا

روندے جدوں یتیم خداں ہلے عرش الہٰی!
بہت پیار کر دسنگے اوہناں آکھن نبیؐ خدائی

فاطمہؓ آکھیا میرے بچے ہن ہوون یتیم نمانے
کی کجھ ہوسی نال انہاں دے اللہ بہتر جانے

فائدہ :۔ جب یہ بات جدائی والی حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے حضرت فاطمہؓ سے سنی تو نہایت غمگین ہوئے۔ اور کہا اے فاطمہؓ تیرے باپ کی جدائی والا داغ میرے دل سے ابھی نہیں مٹا کہ تو نے ایک اور داغ میرے دل پر داغ دیا۔ حضرت فاطمہؓ نے کہا اے علی کرم اللہ وجہہ صبر کرو اس جدائی میں جس طرح صبر کیا تو نے جدائی رسول اللہ میں۔ اور پھر امامین کی طرف دیکھ کر آنسو بھر آئیں کہ اے فرزند و دلبندو تمہارے بدن کی میل کون اتارے گا۔ اور تمہارے کپڑوں کی میل کون نکالے گا۔ تو

Marfat.com

تو حضرت امام حسنؓ حسینؓ اپنی والدہ کی بات سن کر رونے لگے۔ بعدہٗ آپ نے فرمایا اے فرزند و دل بند عنقریب میں جنت البقیع میں جانے والی ہوں جو قبرستان ہے تم میرے لئے دعا کرنا اور میرے ملنے کو یعنی زیارت کو آیا کرنا۔ پس تھوڑی دیر کے بعد صاحبزادے باہر چلے گئے اور حضرت فاطمہؓ بستر پر بیٹھ گئے اور حضرت علی کرم اللہ وجہہٗ کو کہا کہ میرے پاس بیٹھ جاؤ وقت بہت قریب ہے۔ حضرت علیؓ نے کہا کہ یہ بات جدائی کی سنتے ہی میرے بدن میں طاقت نہیں رہی۔ پھر حضرت علیؓ بیٹھ گئے اور آپ کو گود میں لیا مگر آپ کی جان بہت ہی گھٹتی جا رہی تھی۔ پس حضرت فاطمہؓ نے کہا ماشاء اللہ آپ کی زبان سے کوئی کلام ایسی نہیں نکلی جو میرے رنج کا باعث ہو۔ دوسری وصیت یہ ہے کہ میرے بعد میرے فرزندوں کے ساتھ نہایت ہی مہربانی اور شفقت اور محبت کرنا۔ اگر کوئی گستاخی بھی کریں تو خفا نہ ہونا تیسری وصیت یہ ہے کہ مجھ کو رات کے وقت دفنانا ہوگا تاکہ غیر محرم میرے جنازے کو بھی نہ دیکھے۔ کیونکہ میں نے اپنی تمام زندگی کسی غیر محرم کو نہیں دیکھا۔ اور چوتھی وصیت یہ ہے کہ بعد میرے میری زیارت کو کبھی کبھی آیا کرنا۔ تب حضرت علی کرم اللہ وجہہٗ نے کہا کہ میں نے ان چار وصیتوں کو قبول کیا۔ اب میری بھی تین وصیتیں سنو۔ اول جو میں نے تیرے حق ادا کرنے میں کوتاہی کی معاف کرنا۔ دوسرا جب اپنے والد بزرگوارؐ کے پاس جاؤ میرا سلام کہنا۔ تیسرا کوئی شکایت میری جنابؐ کے سامنے نہ کرنا۔

ہک دجے نوں کرن وصیتاں، علی تے فاطمہ دونویں — تاں حجرے وچ آواز رودن دی باہروں آئی ادونویں
حضرت علی کہیا کیوں روندے صاحبزادیو بھائی — بوہا کھولو کراں زیارت آخر واری مائی!
جھب دے بوہا کھولیا حضرتؓ دیر نہ لائی کائی — حسنؓ حسینؓ جاں اندر آئے کردے مائی مائی
حضرت فاطمہؓ دوہاں صاحبزادیاں گلے لگایا — نے آکھیا میں صدقے واری کیوں رودن تسانوں آیا
عرض کریندے دونویں صاحب خواب جو سانوں آیا — روضے نانے پاک دے اندر ایہ کجھ اساں دسایا
ابراہیم خلیل کہیا یتیم ایہ فاطمہؓ جائے — حضرت اسمٰعیلؑ کہیا شفیع قیامت آئے
حبیب محمد مصطفےٰ ساڈے تائیں ایہ فرمائے — ایہ دو ٹکڑے جگر میرے دے میری بیٹی جائے
اساں سلام جا کہنا اپنے نانے صاحبؐ تائیں — بڑی محبت دیو چہ آئے ملدے چائیں چائیں
بعد ملن تھیں سرور عالم حکم اساں فرما دے — جس نے ماں اپنی نوں ملنا دوڑ شتابی جا دے
ابراہیمؑ تے اسمٰعیلؑ بھی کل رسول الہی — استقبالی ماں تساڈی کارن آئے بھائی
حضرت فاطمہؓ دوہاں صاحبزادیاں دے دلاسا — كُلُّ نَفْسٍ ذَائِقَةُ الْمَوْتِ آخر تیری دا سا
یعنی جو کجھ پیدا ہویا سب کجھ ہوسی فانی — بکوت اک دائم رہسی واحد ذات ربانی!

روایت ہے حضرت فاطمہؓ نے حضرت علیؓ کو کہا کہ تم دونوں صاحبزادیوں کو کہو کہ پھر اپنے نانا پاکؐ کے روضہ اقدس پر چلے جائیں۔ جب دونوں صاحبزادے چلے گئے تو آپ نے ام سلمہؓ کو فرمایا کہ میرے لئے پانی گرم کر تا کہ میں غسل کروں تب حضرت ام سلمہؓ نے پانی گرم کیا تو حضرت فاطمہؓ نے غسل کیا اور فرمایا میرے کپڑے لاؤ۔ کپڑے پہن کر فرمایا کہ میرا بستر درست کرو۔ بعدہٗ آپ تکیہ لگا کر دائیں پہلو پر قبلہ رخ دراز ہو گئے۔ اور اسماءؓ بنت عمیس کو بلا کر فرمایا اے اسماءؓ ایک دن جبرائیل علیہ السلام میرے والد بزرگوار کے پاس بوقت مرض الموت کچھ کافور بہشتی واسطے خوشبو کے لائے تھے تو آپ نے ایک حصہ تو لے لیا اور ایک حصہ یعنی نصف مجھ کو دے دیا تھا۔ وہ کافور میں نے فلاں جگہ رکھا ہوا ہے۔ اس کو دو حصے کر کے ایک حصہ مجھ کو دے دو اور دوسرا حضرت علیؓ کے لئے رکھ دو۔ پس اسماءؓ نے ایسا ہی کیا۔ بعدہٗ فرمایا اے اسماءؓ باہر چلی جا اور مجھے اکیلی چھوڑ دے تاکہ میں اپنے رب تعالیٰ کے ساتھ التجا کروں پس اسماءؓ تھوڑی دیر کے لئے باہر چلی گئی۔ اور انتظاری

Marfat.com

کی تو آواز رونے کی گھر سے باہر سنی ۔ کہ حضرت فاطمہؓ مناجات خدا تعالےٰ سے کر رہے ہیں کہ اے خداوندا میری مصیبت پر حضرت علیؓ اور حسن حسینؓ اور زینبؓ رقیہؓ ام کلثومؓ کو صبر عنایت کر ۔ اور میرے باپ کی امت کو بخشدے اور سب پر رحمت نازل فرما ۔ اور گناہ بخشدے جب حضرت فاطمہؓ نے آنکھیں کھولیں تو اسماء سرہانے کھڑی ہے فرمایا اے اسماءؓ کیا میں نے نہیں کہا تھا کہ مجھے ایک زمانہ اکیلی چھوڑ دے ابھی باہر جا اور ایک گھڑی کے بعد مجھے آواز دے اگر میں آواز نہ دوں تو جان کہ میں اپنے پروردگار کے ساتھ مشغول ہوں ۔ یعنی میرا روح اس جہان فانی سے رحلت کر گیا ہے ۔ پس ایک گھڑی کے اسماءؓ نے آواز دی یا قُرَّۃَ الْعَین رسول اللہ تو کوئی جواب نہ آیا ۔ پھر کہا یا سَیِّدَۃَ النِّسَاء تب بھی کوئی جواب نہ آیا تو پھر کہا یا بنت المصطفےٰ احمد مجتبےٰ پھر بھی کوئی جواب نہ آیا ۔ تو گھر کے اندر آئی اور رخ مبارک سے کپڑا اتار کر دیکھا تو حضرت فاطمہؓ اس جہان فانی سے انتقال فرما گئی ہیں ۔ اور حسن حسینؓ بھی باہر سے تشریف لے آئے اور فرمایا کہ اے اسماء ہماری والدہ کا کیا حال ہے عرض کیا کہ اس جہان فانی سے جہان جاودانی کی طرف کوچ کر گئی ہیں ۔ یہ بات سن کر حضرت امامین روتے ہوئے مسجد کی طرف آئے ۔ اس وقت حضرت علیؓ ساتھ تمام اصحاب کبار کے بیٹھے ہوئے تھے ۔ امامین کو روتے ہوئے دیکھ کر فرمایا ۔ اے صاحبزادو کیوں روتے ہو تو امامین نے عرض کی کہ ہماری والدہ صاحبہ اس جہان سے رحلت فرما گئی ہیں ۔ تو حضرت علی نے فرمایا اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ اور فرمایا اَلْمَوْتُ لَابُدَّ مِنْہُ عَلٰی کُلِّ حَالٍ ۔ ہر ایک چیز موت کے منہ میں آنے والی ہے ۔ یعنی موت ایک ایسی چیز ہے کہ اس سے کسی کو بھی نجات نہیں خواہ نیک ہو خواہ بد ہو ۔ خواہ امیر ہو یا فقیر خواہ بڑا ہو یا چھوٹا ۔ خواہ عورت ہو یا مرد جیسا کہ اللہ تعالےٰ نے فرمایا کُلُّ نَفْسٍ ذَائِقَۃُ الْمَوْتِ ۔ یعنی ہر جاندار چیز موت کا شکار ہے ۔ اور فرمایا اے دلبندو سوائے صبر کے مصیبت میں کوئی چارہ نہیں ۔ فرمایا نبی کریمؐ نے اَلصَّبْرُ مِفْتَاحُ الْفَرَجِ ۔ یعنی صبر کرنا کنجی خلاصی کی ہے ۔ جیسا کہ بلبل شیراز رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ۔

صبوری بود کار پیغمبراں — نہ پیچید زیں روئے دیں پروراں
صبر مصیبت اُپر کرنا کم پیغمبراں یارا — صبر کنوں نہ پھیرن ناہیں جنہاں دین پیارا
صبوری کشاید در کام جان — کہ جز صابری نیست مفتاح آں
کرنا صبر مراداں والیاں ساریاں باہر لیاوے — بے صبرا کدی مراد نہ پاوے ایویں اوتر جاوے
صبوری کنی گر ترا دین بود — کہ تعجیل کار شیطیں بود
صبر مصیبت اندر کرتوں جیکر دین پیارا — جو بے صبری کردا جانی سو شیطان نکارا

الغرض فرمایا حضرت علیؓ نے میرے فرزندو دلبندو ۔ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ اِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی اِذَا اَحَبَّ قَوْمًا ابْتَلَاہُمُ اللّٰہُ تَعَالٰی فِیْ مُصِیْبَتِ الْکُبْرٰی وَمَنْ رَضِیَ فَلَہُ الرِّضَا وَمَنْ سَخِطَ فَلَہُ السَّخَطُ ۔ (از ترمذی ابن ماجہ) ۔ فرمایا رسول پاک نے کہ تحقیق اللہ تعالےٰ دوست رکھتا ہے کسی قوم کو تو ڈالتا ہے اس پر بڑی مصیبت ۔ پس جو مصیبت پر صبر کرے اور راضی ہووے تو اللہ تعالےٰ بھی اس پر راضی ہوتا ہے ۔ اور جو مصیبت کے وقت بے صبری کرے یعنی واویلا کرے اور منہ سر سینہ پیٹے اس پر خدا سخت ناراض ہوتا ہے بلکہ ابوداؤد میں ہے عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ اَنَّہٗ لَعَنَ النَّائِحَۃَ وَالْمُسْتَمِعَۃَ ۔ یعنی لعنت کی ہے رسول خدا نے جو کوئی رونے کرے یا منہ سر سینہ پیٹے یا ان کو خوشی سے دیکھے یا سنے ۔

اور دوسری حدیث میں ہے فرمایا آپ نے اَوَّلُ مَنِ النَّعْیُ مِنَ الشَّیْطَانِ ۔ یعنی سب سے اوّل رونا کرنا اور پیٹنا شیطان نے کیا ہے ۔ اب یہ کام تا قیامت جو کوئی کرے گا وہ شیطان کی پیرو بنے گا ۔ حاصل کلام حضرت علیؓ نے خود بھی صبر کیا اور اپنے اہل بیت کو بھی صبر کرنے کی رغبت دی اور اِنَّ اللّٰہَ مَعَ الصّٰبِرِیْنَ ۔ تحقیق اللہ تعالےٰ صبر کرنیوالوں

Marfat.com

کا درست ہے) کے مصداق ہوئے۔

جو وقت مصیبت منہ عمر سینہ پڈے مرد زنانی ۔۔۔ اوہ سارے دشمن ربدے ڈولا ریا سنگ شیطانی
جیہڑے پٹدیاں تائیں خوش ہو دیکھن ربدے مارے ۔۔۔ اوہ بھی سنگی جان اونہاندے سارے قہر لتاڑے
حضرت علیؓ تے حسنؓ حسینؓ نہ ہرگز پٹے بھائی ۔۔۔ حضرت فاطمہ جنت خاتون رحلت جد فرمائی
صبر مصیبت اُپر کیتا جیوں رب نبیؐ فرمایا! ۔۔۔ صبرے باجھ نہ چارہ کوئی دِچہ مصیبت آیا

مجلس چہارم

(یہ مجلس آٹھ فصلوں میں منقسم ہے)

فصل اوّل

دربیان تولد امام حسنؓ و کنیت و لقب

(کنیت وہ نام جو والدین کی طرف سے ہو اور لقب وہ نام جس سے تعریف ظاہر ہو :)

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اِنَّمَا یُرِیْدُ اللّٰہُ لِیُذْھِبَ عَنْکُمُ الرِّجْسَ اَھْلَ الْبَیْتِ وَیُطَھِّرَکُمْ تَطْھِیْرًا ۔

ترجمہ۔ سوائے اس کے نہیں کہ چاہتا ہے اللہ تعالےٰ یہ کہ دور جاوے تم سے پلیدی کہاے اہل بیت رسول اللہ کے اور پاک کرے تم کو پاک کرنا۔

اس آیت سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ جو شخص سید ہوگا وہ ممنوع کام سے پرہیز کرے گا۔ کیونکہ اللہ تعالےٰ کا فیصلہ ہے۔ اور جو سید ہو کر پھر برے کام کرے گا، مثلاً بے نماز، بے روزہ، بے زکوٰۃ۔ زانی، چور، شراب خور، جھوٹے بازا داہڑی مون شطرنج۔ زد چوپٹ کا کھلاڑی ہوگا۔ تو وہ مثل کنعان بن نوحؑ کا ہوگا۔ چنانچہ شیخ سعدی علیہ الرحمۃ کا قول ہے

پسر نوحؑ با بداں بنشست بدشد ۔۔۔ خاندان نبوتش گم شد

(لڑکا نوح علیہ السلام کا ساتھ بروں کے بیٹھ کر برا ہوا بسبب گناہوں کے خاندان مقبولیت اس کا گم ہوا۔

کنیت امام حسنؓ کی ابو محمد ہے (یعنی محمد کا) اور لقب آپ کا مجتبیٰ اور سید و سبط اکبر ہے مسئلہ سر الشہادتین میں ہے کہ آپ کی ولادت بروز جمعرات بوقت صبح پندرہ شعبان المعظم ہوئی۔ اور جبریل علیہ السلام اللہ تعالےٰ کی طرف سے یہ نام یعنی حسنؓ ریشمی کپڑے پر لکھا ہوا لائے۔ اور بہشتی ناموں سے یہ پہلا نام ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دائیں کان میں اذان اور بائیں کان میں تکبیر کہی۔ اور ساتویں دن آپ کا عقیقہ ہوا۔

فصل دوم

در فضائل امام حسن

براء بن عازب سے روایت ہے قَالَ رَأَیْتُ النَّبِیَّ الحسن بن علی علیٰ عاتِقِهٖ یَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اُحِبُّهٗ فَاَحِبَّهٗ (از مشکوٰۃ) براء بن عازب کے کہا کہ دیکھا میں نے رسول خدا کو اس حال میں کہ امام حسنؓ کو کندھے پر اٹھایا ہوا ہے اور فرمارہے ہیں ۔ یا اللہ تحقیق دوست رکھتا ہوں اس کو اور تو بھی دوست رکھ اس کو

فائدہ :- جس کو دوست رکھا رسولؐ خدا نے واجب ہے مسلمانوں پر کہ دوست رکھیں اُس کو عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ حَامِلَ الْحَسَنِ ابن علی علیٰ عاتِقِهٖ فَقَالَ رَجُلٌ نِعْمَ الْمَرْکَبُ رَکِبْتَ یَا غُلَامُ فَقَالَ النَّبِیُّ وَنِعْمَ الرَّاکِبُ (از ترمذی) روایت ہے حضرت ابن عباسؓ سے کہ تھے رسول اللہ اٹھانے والے حسنؓ بن علیؓ کو اوپر کندھے مبارک اپنے کے پس کہا ایک شخص نے کہ اچھی سواری ہے تیری اے لڑکے تو فرمایا آپ نے کہ سوار بھی اچھا ہے ۔ یعنی سواری بھی اچھی اور سوار بھی اچھا ۔ اس میں کمال فضیلت ہے اس واسطے آپ نے لقب رکھا امام حسنؓ کا سید ؎

سید سوہنا خُلق وانگ ہووے علم حلم دے وچ بھرپور جانی
اُپر شرع محمدی ہے قائم سخی ہتھ دا کرے نہ من بھانی

پنجوقت نمازنوں قائم رکھے حب جمعہ جماعت دی نت جانی
ذکر رب دے وچ مشغول دائم رکھے مسجد اندی خوب نگہبانی

چوپٹ نرد شطرنج نہ تاش کھیڈے پڑھن وچ قرآن سلطان ثانی
موہنی شکل تے داڑھی نہ مُول منّے آل نبیؐ دی اوہ بیشک مانی

اوہ دکھ مصیبتاں صبر کردا وانگ حسنؓ حسینؓ شہزادیاں دے
منہ سر سینہ نہ اوہ مول پٹے وانگ کافراں بے بنیادیاں دے

آل پاک محمدؐ دی جان سوئی جنہاں وچ ایہ خصلتاں آئیاں نی
جنہاں نوں چہ ایہ صفت نہ مول کوئی دعویٰ اوس دا اینگ سودائیاں نی

امام حسنؓ حسینؓ نے صبر کیتا وچ دکھ مصیبتاں بھاریاں دے
امتحان اندر دونویں پاس ہوئے ملے سرٹیفکیٹ سرداریاں دے

اَلْحَسَنُ وَالْحُسَیْنُ شَبَابُ اَهْلِ الْجَنَّةِ وچ حدیث دے آئیا اے
وچ جنتاں ہیں سردار دونویں ویکھو نبیؐ نے آپ فرمائیا اے

پھرن پٹدے وانگ کفار جیہڑے نام حسنؓ حسینؓ چتار دینی
ایسا حسنؓ حسینؓ نہ مول کیتا بلکہ پٹنوں منع پکار دے نی

لَیْسَ مِنَّا مَنْ ضَرَبَ الْخُدُوْدَ وَشَقَّ الْجُیُوْبَ ایہ حکم بھی سرکار دی
میری امتوں مول نہ جان اسنوں جیہڑا پٹن تے کپڑے پاڑ دی

حسن بیث :- ابوبکر سے روایت ہے کہ ایک دن رسول خدا نماز پڑھاتے تھے ہم کو اور امام حسنؓ آئے اس حالت میں کہ آپ چھوٹے بچے تھے جب حضرت محمد الرسول اللہ سجدے میں جاتے تو امام حسنؓ آپ کی گردن مبارک پر چڑھ بیٹھتے تو سجدہ سے سر مبارک نہ اٹھاتے جب تک خود امام حسنؓ نہ اترتے

ایہ محبت پاک خداوں آکھن سر ورتائیں
فاطمہؓ دے فرزند نہ رودن سجدیوں نہ سر چائیں

اصحابہ کرام نے عرض کیا یارسول اللہ آپ جس قدر اس لڑکے کے ساتھ محبت کرتے ہیں ہم نے کبھی نہیں دیکھا کہ کسی اور کے ساتھ بھی آپ اس قدر محبت کریں ۔ آپؐ نے فرمایا کہ یہ دنیا میں میرا پھول ہے ۔ اور بلاشبہ یہ میرا بیٹا سید ہے اور امید ہے کہ اس کے سبب اللہ تعالے دو جماعت مسلمان میں صلح کرے گا (یعنی لشکر حضرت علیؓ اور لشکر امیر معاویہؓ کے درمیان)

مسئلہ :- امیر معاویہؓ سے روایت ہے کہ آنحضرتؐ امام حسنؓ کا ہونٹ چوستے تھے اور فرماتے تھے کہ نہیں

Marfat.com

عذاب کرے گا اللہ تعالےٰ اس ہونٹ کو جس کو چوسا ہے محمدؐ رسول اللہ نے

مسئلہ :۔ شواہد النبوۃ میں لکھا ہے کہ ایک دن حضرت امام حسنؓ ابن زبیرؓ کے ساتھ ہم سفر تھے۔ راستہ میں مقام کیا کہ ایک کھجور کے نیچے آپ کا بستر تھا۔ اور دوسری کھجور جو سوکھی کھڑی تھی۔ ابن زبیر نے کہا کیا ہی اچھا ہوتا کہ یہ کھجور بھی سبز ہوتی۔ تو امام حسنؓ نے فرمایا کہ تیرا دل چاہتا ہے کہ یہ سبز ہو جائے اور چھوہارے لگیں اور ہم کھائیں تو ابن زبیر نے عرض کیا کہ ہاں یا حضرت امام صاحب نے ہاتھ اٹھا کر ہونٹوں میں کچھ پڑھا۔ اسی وقت وہ کھجور ہری ہوگئی اور اُسے تازہ چھوہارے لگے۔ حضرت زبیرؓ نے توڑ کر کھائے۔ ایک شتربان نے دیکھ کر کہا۔ کہ یہ جادو ہے۔ امام حسنؓ نے فرمایا یہ جادو نہیں یہ رسول خدا کے بیٹے کی کرامت ہے۔

مسئلہ :۔ سوائے عورت جعدہ کے آپ جس عورت سے نکاح کرتے تھے وہ آپ پر عاشق ہو جاتی تھی حدیث ابوہریرہ سے روایت ہے کہ قَالَ خَرَجْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ مِنَ النَّھَارِ حَتّٰی جَآءَ فَاطِمَۃَ کہا ابوہریرہؓ نے کہ نکلا میں ساتھ رسول خدا کے کچھ دن کھڑے یہاں تک کہ آئے رسول خداؐ فاطمہؓ کے گھر اور فرمایا کہاں ہیں بیٹے میرے اور آپؐ ان کو ڈھونڈتے تھے پس تھوڑی دیر لگی کہ آئے دونوں دوڑتے ہوئے جیسا کہ عادت ہوتی ہے بچوں کی اور گلے لگ گئے رسول خدا کے دونوں صاحبزادے اور ملے۔ اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ گلے لگ کر ملنا اور بچوں کے ساتھ محبت کرنا سنت ہے۔ حدیث شریف میں آتا ہے کہ جب حضرت امام حسنؓ پیدا ہوئے تو خداوند تعالےٰ نے حضرت جبریلؑ واسطے مبارکباد دینے حضرت محمدؐ کے پاس بھیجا تو جب چوتھے آسمان پر آیا تو دیکھا کہ ایک فرشتہ فطرس نام جس کے پر بازو سب جل گئے تھے ٹکے بوٹکے پڑا ہے اس سے اس کا حال دریافت کیا اس نے کہا مجھے ایک گھڑی اللہ تعالےٰ کی عبادت سے غفلت ہوئی ہے اس لئے غضب الٰہی سے میری یہ حالت ہوئی ہے۔ اور آپ کہاں تشریف لے چلے ہو تو جبرائیل نے کہا کہ حضرت محمدؐ کے پاس چلا ہوں، برائے مبارک بادی امام حسنؓ کے اس فرشتہ نے عرض کی کہ آپ کا بڑا احسان مجھ پر ہوگا کہ اگر مجھ کو بھی آنحضرتؐ کے پاس لے چلو تو بہر لاچار کا وسیلہ نبیؐ ہوتا ہے شاید میری بھی خطا معاف ہو جائے بطفیل حضرت محمدؐ کے۔ چنانچہ جبریل امین اس کو آنحضرت کے پاس اٹھا کر لے آئے۔ اور بعد مبارک بادی امام حسنؓ کے اس فرشتہ کی سفارش کی تو حضرت رسول خدا نے فرمایا۔ اس کا جسم امام حسن کے جسم کے ساتھ ملاؤ انشاء اللہ تعالےٰ اچھا ہو جائے گا۔ تو چنانچہ ایسا ہی کیا۔ تو اس فطرس فرشتہ کے پر بازو تمام تر و تازہ ہوگئے بطفیل امام حسنؓ کے جسم مبارک لگانے کے

غزل

واہ سبحان اللہ کیا مبارک جسم تھا — جس سے ملتی ہر بیماری سے شفا
جو آل محمد کا دشمن ہوا کار روسیاہ — دُنیا و آخر میں نہ ہو اسکی نبھا
یارب اس غلام کو بایار و آشنا — پیر دکن با آل محمد مصطفےٰ

فصل سوم

در حلم امام حسنؓ

بزازی نے روایت کی ہے کہ حلم یعنی حوصلہ آپ کا اس قدر تھا کہ جب آپ تمام زمین کے ٹہلتے ہوئے تو ایکبار

Marfat.com

آپ نماز پڑھ رہے تھے - اور ایک شخص آکر آپکے اُوپر چڑھ بیٹھا - اور خنجر آپکے بدن مبارک میں چبھو دیا - جب آپ نماز سے نماز سے فارغ ہوئے تو منبر پر چڑھ کر خطبہ پڑھا اور فرمایا اے عراق والو اللہ تعالےٰ سے ڈرو - کہ ہم تمہارے بادشاہ ہیں : اور مہمان ہیں - اور ہم اہل بیت ہیں کہ اللہ تعالےٰ نے ہمارے حق میں آیت نازل فرمائی ہے اِنَّمَا یُرِیْدُ اللّٰہُ لِیُذْھِبَ عَنْکُمُ الرِّجْسَ اَھْلَ الْبَیْتِ وَیُطَھِّرَکُمْ تَطْھِیْرًا ۔

جب امام صاحب نے خطبہ پڑھا تو حاضرین مجلس روتے تھے اور کہتے تھے امام صاحب جو فرما رہے ہیں سچ ہے

اہل بیت جو نام سدا ون مسجد قدم نہ پاون
بلکہ میت اجارن کارن ساری قوت لاون

اماماں دی جنب نال میتاں ایہ جب داڑھیاں کردے
محب نہیں ایہ اہل بیت دے جو مسجد قدم نہ دھردے

نال میت پیار کرن ایہ مومناں خاص نشانی
جس نال میت محبت ناہیں اوہ ٹولا شیطانی

میں سند قرآن لیا داں اسدی سنتوں مومن بھائی
دسویں وچ سیپارے آیا اللہ دے گواہی !

نوٹ :- اگر اس کو کسی نے دیکھنا ہو تو مجلس چہ خصائل پنجتن پاک میں دیکھو -

مسئلہ :- حضرت امام حسنؓ بہت ہی بردبار تھے - لکھتے ہیں کہ ایک دن مروان آپ کو بے ادبانہ الفاظ سے پکارتا تھا اور حضرت علی کی بھی بدگوئی کرتا تھا - مگر آپ خاموش تھے - بسبب بردباری کے ذرہ نہ اس سے بدلہ لے سکتے تھے - مگر جب وقت کوئی کام شریعت کے خلاف ہوتا دیکھتے تو فوراً روکتے - جیسا کہ ایک دن مروان نے اپنا ناک دائیں ہاتھ سے صاف کیا تو امام حسنؓ نے فرمایا - اے مروان افسوس ہے تیری عقل پر کہ اللہ تعالےٰ نے پاکیوں کیواسطے یعنی منہ دھونے اور کھانے کیواسطے دایاں ہاتھ اور پلید چیزوں یعنی استنجا کرنے اور ناک صاف کرنے کے واسطے بایاں ہاتھ بنایا ہے - اور تو دائیں ہاتھ سے ناک صاف کرتا ہے -

فصل چہارم

در بیان زہد وسخاوت امام حسنؓ

ابو نعیم کتاب اپنی وچہ ایہ بیان لیایا
حضرت شاہ امام حسنؓ نے اتنا زہد کمایا

بیت اللہ حج پیدل ٹر کر کیتا پنجی واری
اگے پچھے کوتل گھوڑے جلدی خوب اسواری

رہدے گھوڑوں کر اسواری جاواں میں شرماواں
اسقیں اگے زہد انہاں دا ہور بیان سناواں

امام حسنؓ دو واری اپنا جگا مہر کرایا
یعنی گھر دا مال تمامی رب دے نام وٹایا

ترن واری ادھا مال جو دتا گھر دا راہ ربانے
جو اک جتی پیریں تے اک پیروں اُتو ترانے

صواعق اندر لکھیا اک سائل پاس حسنؓ دے آیا
آکھیں حضرت میں قرضائی آن سلام سنایا !

امام صاحب نے آکھیا کتنا قرضہ تیرا بھائی
تن ہزار روپیہ ادس سوالی عرض سنائی !

فوراً حکم غلام نوں کیتا جلدی گھر دل جائیں
تن ہزار روپیہ لیا کر جھولی اسدی پائیں

ہور بیان سناواں تینوں سن توں میرے بھائی
امام حسنؓ دی ساری خصلت نانے دائی صاہی

اک اعرابی شاہزادے نوں گالی دیندا آیا
امام کہیا توں بھکھا ہوویں تاہیں شور مچایا !

پھر بھی اوہ اعرابی گالی دینوں مڑیا ناہیں !!
ناں فوراً کہیا غلام اپنے نوں جلدی گھر دل جائیں

Marfat.com

یک توڑا دہ سو درماں کہیا لیاوے اس دے تائیں
تے آکھیا بیٹھوں دیر جو ہوئی معاف کریں توں سائیں

پھر اوہ اعرابی امام صاحب دے قدماں اُپر جھڑیا
آکھے میں ازماون کارن ہے ایہہ حیلہ کریا

میں سُنیا جو نانے والا حلم حسن دا بھائی
توں بیشک ہیں فرزند نبیؐ دا فرق نہیں لک رائی

ابو محمد کنیت تیری آپ نبیؐ فرمائی
تا ہیں حلم تے حوصلہ تیرا وانگ نبیدے بھائی

کی کی صفت امام حسنؓ دی اسماعیل سنائی
لقب جنہاں دا سید دھریا آپ رسول الٰہی

لکھتے ہیں کہ امام حسنؓ اتنے حلیم الطبع اور سخی تھے کہ ایک وقت میں ایک ہی آدمی کو لاکھ لاکھ دینار بخش دیتے تھے اور ایک دینار اڑھائی روپیہ انگریزی کا ہوتا ہے۔

فصل پنجم

دربیان خلافت امام حسنؓ وصلح کردن باامیر معاویہؓ

عَنْ اَبِی بَکْرَۃَ قَالَ رَءَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ عَلَی الْمِنْبَرِ وَالْحَسَنُ ابْنُ عَلِیٍّ اِلٰی جَنْبِہٖ وَھُوَ یُقْبِلُ عَلَی النَّاسِ مَرَّۃً وَّعَلَیْہِ اُخْرٰی وَیَقُوْلُ اِنَّ ابْنِیْ ھٰذَا سَیِّدٌ وَّلَعَلَّ اَنْ یُّصْلِحَ بَیْنَ فِئَتَیْنِ عَظِیْمَتَیْنِ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ رواہ بخاری۔ کہا ابی بکرؓ نے دیکھا میں نے رسولؐ خدا کو اوپر منبر شریف کے اور امام حسنؓ آپ کے دائیں طرف تھے۔ اور حال یہ تھا کہ کبھی آپ متوجہ ہوتے آدمیوں کی طرف وعظ و نصیحت کے لئے اور کبھی امام حسنؓ کی طرف متوجہ ہوتے از روئے شفقت اور محبت اور فرماتے یہ بیٹا میرا سید ہے۔ امید ہے کہ اللہ تعالےٰ صلح کرا دے بسبب اس کے درمیان دو جماعتوں بڑی مسلمانوں کی میں۔

فائدہ:۔ یہ پیشین گوئی فرمائی آپ نے یعنی ایک جماعت امام حسنؓ کی اور دوسری جماعت امیر معاویہؓ کی۔ اور اس حدیث سے ثابت ہے کہ دونوں فریق ملت اسلام پر تھے۔ ایک فریق مصیب تھا یعنی ثواب کو پہنچنے والا مراد امام حسن اور دوسرا فرقہ مخطی تھا یعنی جس سے سوا ارادہ کے خطا ہو جائے۔ مراد امیر معاویہؓ اور سنت اہل جماعت کے نزدیک صلح کرنی امام حسنؓ کی امیر معاویہؓ کے ساتھ دلیل ہے حق ہونے خلافت امیر معاویہؓ کی۔

مسئلہ:۔ جب حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے انیسویں ماہ رمضان ۴۰ھ ہجری کو شہادت پائی تو امیر المومنین حضرت حسنؓ خلافت کی مسند پر بیٹھے۔ اور چالیس ہزار سے زیادہ آدمیوں نے آپ سے بیعت کی۔ اور چھ ماہ تک خلافت پر رونق افروز ہوئے۔ بعد مطابق فرمان نبویؐ کے یعنی فرمایا آپ نے اَلْخِلَافَۃُ مِنْ بَعْدِیْ ثَلَاثُوْنَ سَنَۃً۔ یعنی خلافت میرے بعد تیس برس تک رہیگی۔ تیس سال پورے ہونے میں چھ ماہ باقی جو امام حسنؓ نے پورے کر دیئے اور سرور کائنات کے تیس کے بعد خلافت نہ ہوگی بلکہ بادشاہت ہوگی۔ اسی واسطے امام حسنؓ نے خلافت کو امیر معاویہ کے سپرد کر دیا۔ جیسا کہ آگے اس کے حدیث ترمذی میں مکمل ذکر آتا ہے۔ عَنْ سَفِیْنَۃَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِیَّ یَقُوْلُ اَلْخِلَافَۃُ ثَلَاثُوْنَ سَنَۃً ثُمَّ یَکُوْنُ مُلْکًا ثُمَّ یَقُوْلُ سَفِیْنَۃُ اَمْسِکْ خِلَافَۃَ اَبِیْ بَکْرٍ سَنَتَیْنِ وَخِلَافَۃَ عُمَرَ عَشْرَۃً سَنَۃً وَّعُثْمَانَ اَلثِّنْتَیْ وَعَشْرَۃً وَخِلَافَۃَ عَلِیٍّ سِتَّۃً وَّخِلَافَۃَ حَسَنِ ابْنِ عَلِیٍّ سِتَّۃَ شُھُرٍ۔

ابو سفینہؓ سے روایت ہے کہ میں نے سنا فرماتے تھے رسول اکرمؐ کہ خلافت میرے بعد رہیگی تیس سال اور بعد بادشاہت ہو جائے گی۔ پھر کہا سفینہؓ نے سن خلافت پسندیدہ اللہ و رسول جو موافق سنت اور طریقہ حق کے ہو یا کامل خلافت تیس سال

تک رہیگی پھر بادشاہت ہو جائے گی ۔خلیفہ ابو بکرؓ دو سال چار ماہ ۔خلافت عمرؓ دس سال چھ ماہ ۔خلافت عثمانؓ گیارہ سال تک اور خلافت علیؓ چھ سال تک اور خلافت امام حسنؓ چھ ماہ تک ہوئی ۔پس تمام ہوئی خلافت کاملہ ۔اور بعد میں تخت خلافت پر جو ہوگا بادشاہ ہوگا ۔مگر مجازی طور پر اُسے بھی خلیفہ بولا جائے گا خواہ وہ عدل کرے یا ظلم کرے ۔مگر جو بادشاہ ظالم ہوگا وہ خلیفہ کہلانے کا حقدار نہیں ہوگا ۔مگر اس کو بھی خلیفہ ہی کہا جائے گا ۔اور جو عادل بادشاہ ہوگا وہ خلیفہ کہلانے کا حقدار ہوگا جیسے امیر معاویہ یا عبدالعزیز وغیرہ ۔

صلح کرنا امیر معاویہؓ کا ساتھ امام حسنؓ

صحیح بخاری میں خواجہ حسنؒ بصری رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ امام حسنؓ نے اپنی فوجیں پہاڑ پر سے لے کر امیر معاویہؓ کے مقابلے کے لئے گئے ۔تو عمرو بن عاصؓ نے کہا جو لشکر معاویہؓ میں سے تھا کہ جو فوجیں میں دیکھ رہا ہوں ۔نہیں ملیں گی جب تک اپنے برابر والوں کو قتل نہ کر لیں گی ۔امیر معاویہؓ نے کہا ۔اے عمروؓ اگر مارا ہم نے انکو یا انہوں نے ہم کو تو پھر مسلمانوں کے مال اور عورتوں کی کون حفاظت کریگا ۔غرض امیر معاویہؓ نے دو شخص صلح کرنے کے واسطے مقرر کئے ۔ایک بنی اُمیّہ سے عبدالرحمنؓ بن سمرہ ۔اور دوسرا بنی ہاشم سے عبداللہؓ بن عاص کو حکم دیا کہ تم دونوں جا کر امام حسنؓ کو صلح کی رغبت دو ۔جب وہ دونوں امام صاحب کی خدمت میں حاضر ہوئے اور صلح کرنے کی مصلحت اور رغبت دی تو امام صاحبؓ نے فرمایا کہ ہم بنی امیّہ سے متنفع ہوتے ہیں ۔یعنی فائدہ مند ہوتے ہیں ۔گو بنو امیہ حرص دنیا میں غرق ہیں ۔اس واسطے ہم صلح کو منظور کرتے ہیں ۔الغرض جب صلح کی مصلحت ٹھہری تو امام حسنؓ نے سوائے عہد زبانی کے صلحنامہ بھی لکھ دیا ۔جیسا کہ صواعق میں ہے ۔نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۔ حسنؓ بن علیؓ نے امیر معاویہؓ بن سفیان سے صلح کر لی ہے اور سپرد کر دی ہے خلافت اپنی واسطے اُس کے بشرطیکہ موافق رہے کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ اور اوپر طریقہ خلفائے راشدینؓ کے یعنی جس چیز پر ان چار خلیفہ سابقہ نے عمل کیا ہے اُس پر عمل کرے ۔اور لوگ اللہ تعالےٰ کی زمین میں جہاں چاہیں رہیں اور غیر ملک میں واسطے تجارت وغیرہ کے جائیں ۔یا غیر ملک سے آئیں کوئی نہ روکے اور نہ کوئی کسی کو تکلیف دے ۔ہر طرح امن میں رہیں ۔علیٰ ہذا القیاس اسی طرح کی اور بھی چند شرطوں سے اقرار کرانے کے بعد ملک اور سلطنت امیر معاویہؓ کے سپرد کر دی ۔اور خود بھی امام حسنؓ نے امیر معاویہؓ کی بیعت اختیار کی اور حضرت محمدؐ الرسول اللہ کی پیشگوئی یا معجزہ ظاہر ہوا اِنَّ ابْنِیْ ھٰذَا سَیِّدٌ لَعَلَّ اللّٰہَ اَنْ یُّصْلِحَ بِہٖ بَیْنَ فِئَتَیْنِ عَظِیْمَتَیْنِ ۔ یعنی حضرت نبی کریم نے امام حسنؓ کی طرف اشارہ کر کے فرمایا تھا کہ یہ بیٹا میرا سید ہے ۔اُمید ہے کہ اللہ تعالےٰ بسبب اس کے دو جماعتوں بڑی مسلمانوں میں صلح کرا دے مسئلہ :۔ یہ مصلحت صلح سنہ ۴۱ھ ہجری ماہ ربیع الاوّل میں واقع ہوئی ۔اور امام حسنؓ نے فرمایا کہ یہ صلح میں نے امیر معاویہؓ سے ڈر کر نہیں کی بلکہ میں نے مسلمانوں کے خون کو بچایا ہے ۔اور فرمایا کہ تمام عرب کی کھوپریاں میرے ہاتھ میں ہیں جس سے چاہوں لڑوں اور جس کو چاہوں چھوڑ دوں ۔مگر میں نے مسلمانوں کی گردنیں اور خون بچانے کے لئے برائے خدا چھوڑ دیا ۔امیر معاویہؓ نے امام حسنؓ کے لئے ایکہزار پانچسو دینار سالانہ مقرر کیا ۔اور بہت سی امداد امیر معاویہؓ سے آپ کو ملتی تھی ۔اور بعد تمام عمر آپ مدینہ منوّرہ ہی میں رہے یہاں تک کہ وفات بھی آپ کی مدینہ ہی میں ہوئی ۔

فائدہ :۔ اس صلح کے بعد غیر تحسین دنیا نے آپ کو طعن بھی دیا کہ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا عَارَ الْمُؤْمِنِیْنَ یعنی سلام ہو تم پر اے امام مومنوں کو عار دینے والے آپ نے جواب فرمایا ۔ اَلْعَارُ خَیْرٌ مِّنَ النَّارِ یعنی عار بہتر ہے نار سے کہ اس لڑائی کے سبب کئی مسلمان تکلیف اٹھاتے دنیا اور آخرت میں ۔

Marfat.com

ایہ صلح امام حسنؓ دی معجزہ پاک نبیؐ دا جانی
پر بیدیناں نوں چڑھن مروڑے جاں ایہ سنن کہانی
ایہ ہے بیٹا میرا سید آکھیا خود پیغمبرؐ
دو بڑی جماعتاں صلح کرا ئے اُمت میری اندر
حق خلافت معاویہ دیوچہ ہرگز شک نہ جانی
جو کیتی بیعت امام حسنؓ نے معاویہؓ بن سفیانی
بیعت امام صاحب دی ثابت کرے خلافت عالی
مخالف اسدے سرسڑ مرے دین ایمانوں خالی
معاویہؓ ہے اصحاب نبی دا شک اس اندر ناہیں
ہادی مہدی نبیؐ کہیا اُس دشمناں مگر نہ جائیں
حضرت حسنؓ معاویہؓ دے سنگ جو کجھ ہویاں لڑائیاں
ساڈوں کرنی چپ ہے بہتر وانگ یوسف دے بھائیاں
اہل سلف دا مذہب ایہی جو کرتی چپ ایہائی
نہ وانگ بیدیناں بدظن ہویو کدے پر بھائی

فصل ششم

دربیان شہادت امام حسنؓ

روضۃ الاصفیاء میں آپ کی شہادت کا واقعہ یوں ہے۔ کہ آپ کی زوجہ جعدہ بنت کندی کو یزید لعین نے بہکایا کہ اگر تم امام حسنؓ کو زہر دے کر شہید کردگی تو میں تم کو اپنے نکاح میں لے آؤں گا۔ چنانچہ اس نے ایسا ہی کیا۔ اور آپ کو اس سبب سے اسہال کبدی شروع ہو گئے۔ اور اس قدر نوبت پہنچی کہ آپ کا جگر ٹکڑے ٹکڑے ہو کر دستوں کے ساتھ باہر آتا تھا بعض نے لکھا ہے کہ آپ کا جگر اسی ٹکڑے ہو کر باہر آیا۔ عمر بن اسحاق نے کہا کہ میں امام صاحب کی بیمار پرسی کے واسطے آیا تو آپ نے فرمایا کہ میرا جگر کٹ کٹ کر آتا ہے اور مجھے کئی بار زہر دیا گیا مگر ایسا سخت کبھی نہیں دیا گیا۔ اور حضرت امام حسینؓ آپ کے سرہانے بیٹھے پوچھ رہے ہیں کہ آپ کو زہر کس نے دیا ہے۔ آپ نے فرمایا کہ میرا جس پر گمان ہے اگر وہ سچا ہے تو میں نہیں چاہتا کہ کسی پر بہتان لگاؤں۔ اور اگر وہ جھوٹا ہے تو اس سے بدلہ لینے کے لئے اللہ تعالےٰ قادر ہے اور میں نہیں چاہتا کہ میرے بدلے کوئی مارا جائے۔ اور ایک روایت میں ہے کہ حضرت امام حسینؓ نے آپ سے دریافت کیا کہ آپ کو کس نے زہر دیا ہے تو آپ نے فرمایا کہ ہم اہلبیت ہیں ہمارا طریقہ نہیں۔ کہ ہم کسی اہل اسلام پر بدظن ہوں واہ سبحان اللہ کیا امام حسنؓ کی بردباری تھی۔

واہ سبحان اللہ کیا صفتاں آل نبیؐ دیاں جانی
نہ ہوون بدظن اوپر کسیدے جس دعوے اسلامی
ہن اہل البیت محب ہمادن یاراں پراں سناون
کافر کہندے اوہناں تائیں خود کافر ہو جاون!
مومن نوں جو کافر آکھے جے اوہ کافر ناہیں!
تاں کافر ہووے آکھن والا لیسی سخت سزائیں
صدیقؓ عمرؓ عثمانؓ مومن سب مومناں بہت پیارے
جو اوہناں مومن جانن ناہیں کافر جانوں سارے

ذکر وصیت امام حسنؓ

آپ چالیس دن تک بیمار رہے جب آخری وقت آیا تو حضرت امام حسینؓ کو بلا کر وصیت فرمائی کہ اہل کوفہ کے شیعہ آپ کو خلافت کے لئے ابھاریں گے اور پھر دشمنوں میں پھنسا کر چھوڑ دیں گے بس آپ کو اے حسینؓ واضح کرتا ہوں کہ خبردار ہرگز ہرگز ان کا فریب نہ کھانا۔ اور پھر پچھتانے سے کوئی فائدہ نہ ہوگا۔ اور نہ ہی کوئی بچاؤ کی صورت ہوگی کیونکہ آگے بھی اہل کوفہ کے

Marfat.com

شیعہ نے ہمارے والد بزرگوار حضرت علی کرم اللہ وجہٗ کو دھوکہ دے کر شہید کیا تھا۔ یہ لوگ ظاہر حال مومن محب اہلبیت کا دعویٰ کرتے ہیں اور دراصل دشمن اہل بیتؓ کے ہیں۔

اور دوسری وصیت یہ ہے کہ میری وفات پر صبر اور استقلال سے کام لینا۔ یعنی منہ سر سینہ نہ پیٹنا۔ صبر ہر حال میں بہتر ہے۔ اور بے صبروں کے حق میں حضور پاکؐ نے سخت وعید فرمائی ہے عَنْ عَبْدُ اللّٰہِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ لَیْسَ مِنَّا مَنْ ضَرَبَ الْخُدُوْدَ وَشَقَّ الْجُیُوْبَ وَدَعٰی بِدَعْوَۃِ الْجَاھِلِیَّۃِ۔ عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے فرمایا رسولؐ اللہ نے جو کوئی منہ سر سینہ پیٹے اور مثل جاہلوں کے واویلا کرے۔ وین کرے میری اُمت سے نہیں۔

تیسری وصیت یہ ہے کہ میں نے عائشہ صدیقہ ام المومنینؓ سے اپنے دفن کے لئے جگہ طلب کی ہے اور انہوں نے قبول کرلیا ہے مگر میرے گمان میں ہے کہ تجھے وہاں دفن کرنے سے کوئی روکے گا تو لڑنا مت۔ اور میں نہیں چاہتا کہ میری طرف سے کوئی دل ناراض ہو، پھر مجھ کو جنت البقیع میں دفن کر دینا۔

چوتھی وصیت میری یہ ہے کہ تمام اہل بیت کو بلاؤ۔ جب سارے حاضر ہوگئے تو فرمایا کہ اے اہل بیتؓ تقویٰ اور پرہیزگاری کو اختیار کرنا۔ اور اللہ اور اس کے رسولؐ کے حکم پر کمربستہ رہنا۔ اور پانچوں وقت کی نماز کو پورے طور پر ادا کرنا۔ اور اپنی ہمشیرہ ام کلثومؓ کو فرمایا کہ میرے بیٹے قاسم کو حاضر کرو۔ جب حضرت قاسمؓ حاضر آیا تو اس کا ہاتھ پکڑ کر حضرت امام حسینؓ کو پکڑا دیا اور فرمایا کہ اس پر محبت اور شفقت مثل باپ کی کرنا۔ اور اپنی فلاں لڑکی کے ساتھ اس کا نکاح کر دینا۔ پس ۵۰ھ ہجری ۵ ماہ ربیع الاول بروز ہفتہ پہر رات گزری آپ کا وصال ہوا۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ اور محمد بن حنفیہؓ اور عباسؓ بن علیؓ نے آپ کو غسل دیا۔ اور سعیدؓ بن معسیب نے جو حاکم مدینہ منورہ تھا۔ آپ کا جنازہ پڑھا۔ اور وصیت کے مطابق حضرت عائشہ سے جگہ طلب کی۔ حضرت عائشہؓ نے جگہ دیدی اور فرمایا نِعْمَ حَبَّا ذِکْرِ اُمَّتِہٖ یعنی اچھی یادگار ہے۔ اُمت محمدؐ کا امام حسن فاطمۃؓ اَعْلَمُ۔ جب یہ بات مروان نے سُنی تو کہا کہ یہاں پر میں نے حضرت عثمانؓ کو نہیں دفن ہونے دیا۔ اب امام حسنؓ کو اس جگہ دفن کیا چاہتے ہیں۔ تو میں اس جگہ دفن نہیں کرنے دوں گا۔ جب یہ بات امام حسینؓ نے سُنی تو جنگ کے لئے تیار ہوگئے۔ اور ہتھیار پہن لئے۔ اور ابو ہریرہؓ نے سنا تو فرمایا کہ یہ سراسر ظلم ہے کہ امام حسنؓ تو بیٹے تھے رسولؐ اللہ کے اگر بیٹا باپ کے پاس دفن کیا جائے تو کیا ہے۔ اتنے میں کسی نے امام حسینؓ کو عرض کیا کہ حضور آپ کے بھائی تو آپ کو وصیت فرما گئے ہیں کہ اگر لڑائی جھگڑا ہو تو مجھے جنت البقیع میں دفن کر دینا۔ غرض وہاں سے لاکر آپ کو جنت البقیع میں آپ کی اماں فاطمہ علیہا السلام کی قبر کے قریب دفن کیا گیا اور حضرت ابن عباسؓ بن عبدالمطلب کی قبر بھی نزدیک ہی ہے۔

فصل ہفتم

دربیان اولاد امام حسنؓ

حافظ بزازیؒ نے اپنی تاریخ میں لکھا ہے کہ جناب امام حسنؓ کے پندرہ فرزند تھے۔ حسنؓ مثنیٰ۔ زید۔ عمر حسینؓ۔ عبداللہ۔ عبیداللہ۔ عبدالرحمن۔ محمد۔ اسمٰعیل۔ حمزہ۔ ابوبکر۔ یعقوبؓ۔ جعفرؓ۔ طلحہؓ۔ قاسم۔ اور پانچ دختریں تھیں۔ ام حسن۔ زینب۔ ام عبداللہ سلمہ۔ فاطمہ۔

مشکوٰۃ الاسماء الرجال مشکوٰۃ شریف میں لکھا ہے کہ حضرت حسن مثنیٰ اور حضرت زید بن حسنؓ کی اولاد باقی رہی

ہے - اور کسی صاحبزادے کی اولاد باقی نہیں رہی - اور عبداللہ بن حسنؓ ستو برس تک زندہ رہے - مگر لاولد گئے - اور صاحبزادیاں
ہیں ایک صاحبزادی فاطمہؓ بن حسنؓ بن علی کی اولاد باقی رہی ہے - اُس کے دو بیٹے تھے - یعنی مثلثؓ اور ابراہیم اور جعفر اور داؤ
ام ولد یعنی آپ کی لونڈی سے پیدا ہوئے - وَاللّٰہُ اَعْلَمُ۔

فصل ہشتم

در فضائل ابابین قرۃ عینین امام حسن حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہم

یعنی وہ حدیثیں جن سے دونوں صاحبزادوں کا شان ظاہر ہوتا ہے - حدیث حذیفہ از ترمذی :- قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ اِنَّ ھٰذَا مَلَکٌ لَمْ یَنْزِلِ الْاَرْضَ قَطُّ قَبْلَ ھٰذِہِ اللَّیْلَۃِ اِسْتَاْذَنَ رَبَّہٗ اَنْ یُّسَلِّمَ عَلَیَّ وَیُبَشِّرَنِیْ بِاَنَّ فَاطِمَۃَ سَیِّدَۃُ نِسَآءِ اَھْلِ الْجَنَّۃِ وَاَنَّ الْحَسَنَ وَالْحُسَیْنَ سَیِّدَا شَبَابِ اَھْلِ الْجَنَّۃِ :-

ترجمہ :- ابو حذیفہؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ نے کہ تحقیق یہ ایک فرشتہ ہے نہیں اترا زمین پر پہلے اس سے کبھی اور اب اجازت لے کر آیا ہے رب اپنے سے آج کی رات اس واسطے کہ سلام کرے مجھ کو اور خوشخبری دے مجھ کو اس بات کی کہ فاطمہؓ زہرا سردار ہیں جنت میں تمام عورتوں کی - اور تحقیق حسنؓ اور حسینؓ سردار ہیں جنت میں تمام جوانوں کے -

فائدہ :- اس میں اشارہ ہے بڑا ہونے مرتبہ امام حسنؓ حسینؓ کا -

عَنْ عَلِیٍّ قَالَ الْحَسَنُ اَشْبَہُ رَسُوْلِ اللّٰہِ مَا بَیْنَ الصَّدْرِ اِلَی الرَّاْسِ وَالْحُسَیْنُ اَشْبَہُ النَّبِیِّ مَا کَانَ اَسْفَلَ مِنْ ذٰلِکَ - از ترمذی

ترجمہ - اور حضرت علی سے روایت ہے کہ امام حسنؓ سر مبارک سے لے کر سینہ تک مشابہ تھے رسول اللہ کے - اور امام حسینؓ سینہ سے لے کر پاؤں تک مشابہ تھے رسول اللہ کے -

فائدہ :- حضورؐ پاک محمدؐ الرسول اللہ کا وجود مبارک دونوں شہزادوں پر تقسیم کیا ہوا تھا - ؎

حسن حسینؓ دوویں شہزادے مثل نبیؐ دے جانی
یعنی صورت سیرت خصلت نانے وانگ کچھانی
لذ نبیؐ فرزند علیؓ دے حسنؓ حسینؓ پیارے
پیر حقانی تے لاثانی اندر عالم سارے
اُوپر دوہاندے رب دی طرفوں رحمت نظر کردی
ختم کیتا رب اُپر دوہاندے حسن جمال محمدؐ دی
پشت مبارک چہرہ سینہ حضرت حسنؓ دلی دا
صورت جلوہ نور برابر جیویں جمال نبی دا
ڈاہڈا سوہنا بدن مبارک وانگ رسول الہٰی
رنگ مبارک نانے والا فرق تفاوت ناہی
بیٹھا حضرت حسنؓ جے ہوسے نظروں حلم تھیوے
جیویں محمدؐ سرور عالم عین جہان دسیوے
ناف مبارک داناں پنیاں زانوں پیر تمامی
وانگ رسول حسینؓ دلی نوں بخشے رب گرامی
نال ایمان ڈٹھا جس مومن حسنؓ حسینؓ دلی نوں!
حق ثواب زیارت جیوں کر ڈیکھیا پاک نبیؐ نوں
جویں نبیؐ دی مجلس پاکر تھیندا پاک گناہوں
مجلس حسنؓ حسینؓ دلی نوں ایسا فضل الہٰوں!
خوش کیتا جس شخص دوہاں نوں خوشی رسولؐ کرایا
اُس پر مولا بے شک راضی جنت اجر سوایا
جو بے ادب دوہاندا ہوسی سو بے ادب نبیؐ دا
جو بے ادب نبیؐ دا ہوسی دشمن رب جلی دا

جس تکلیف اونہانوں دتی سو تکلیف نبیؐ نوں — اوہ تکلیف تمام اصحاباں فاطمہؓ لتے علیؓ نوں!
سخن بے ادب ذرا جس کیتا اوس ایمان نہ کوئی — کافر بھی توبہ باجھوں کتے نہ ملسی ڈھوئی
ذکر امام حسینؓ حسن دا ہیں کیا حال سناواں — قسم خدا دی ختم نہ ہووے کدی حساب پاواں
اٹھن بیٹھن آون جاون بولن چلن والی — جاگن سوون کھاون پہنن عادت سرورؐ عالی
ذکر عبادت ورد وظیفہ وانگ نبی دے پڑھلے — بھی نفل نوافل شغل تلاوت سستی سول نہ کر دے
دوہاں ظاہر باطن خصلت نانے والی آہی — صبر مصیبتاں اوپر کیتے دشمن جنہیں دی آئی
ہن بعضے بن محبت انہاندے کردے نے دل آہیاں — داہڑی چٹ تے سرپر بودا رکھن رانگ عیدائیاں
مچھاں سکھاں، وانگوں رکھن ٹھوڈی وانگ کراڑاں — منہ تھیں اہل البیت سدادن شرم نہیں بریاراں
ذکر اذکار تلاوت، نفلاں حب نہ رکھن کائی! — پٹن اوپر زور پایا واہ وا کرن کمائی
حسن حسینؓ علی تھیں پچھے واہ دا پوریاں پائیاں — چھڈ مسیتاں ول لئے واڑے کیتیاں بود لائیاں
جس دل حب نماز جماعت مسجد موں نہ آئی — اوہ آل نبیؐ دی سول نہ جانی دعوی کوڑ سودائی
بن محبت زبانی جیہڑے سول نماز نہ پڑھدے — دشمن آل نبیؐ دے سوئی ایویں پٹ پٹ مردے
جے کر صرف محبت پٹن اندر پائی جاوے — تاں کنجر چوہڑے بہتے پٹن دیکھو ہیں دل آوے
میں قسم خدا نہیں جوٹھ کہیا سب اکھیں ڈٹھے حالے — وچہ محرم چوہڑیاں کنجراں پاون کرتے کالے
ماتم کردیاں وچہ محرم نال محب اماماں — ماہ محرم اندر دیکھیاں کردیاں ایہ افسانہ
واہ وا آل نبیؐ دی بن کر سوہنا سنگ رلایا — پر آکھن والے تائیں اُلٹا دشمن دوں بنایا
بس میاں ایہ آل نہ ہرگز بھی بات سنائیے — چوہڑے کنجر سنگیاں نوں کیوں سید اسیں بنائیے

عَنْ ابن عمر ان رسول اللّٰہ قَالَ اِنَّ الْحَسَنَ وَالْحُسَیْنَ ھُمَا رِیْحَانَایَ مِنَ الدُّنْیَا (از ترمذی)

ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ نے کہ تحقیق حسنؓ اور حسینؓ دونوں پھول ہیں میرے دنیا میں۔ اور آپ ان کو پھولوں کی طرح سونگھتے تھے۔ وَعَنْ اَنَسٍ سُئِلَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ اَیُّ اَھْلِ بَیْتِکَ اَحَبُّ اِلَیْکَ قَالَ الْحَسَنُ وَالْحُسَیْنُ ۔

ترجمہ۔ روایت ہے انسؓ سے کہ پوچھے گئے رسول اللہ کہ کون سب سے زیادہ پیارا ہے آپ کو اہل بیت سے فرمایا۔ آپ نے امام حسنؓ حسینؓ زیادہ پیارے ہیں

وَکَانَ یَقُوْلُ لِفَاطِمَۃَ اُدْعِیْ لِیْ (از ترمذی) ترجمہ۔ اور فرماتے تھے واسطے فاطمہؓ کے بلا واسطے میرے دونوں بیٹے میرے پس سونگھتے تھے آنحضرتؐ ان کو اس لئے کہ وہ ان کے پھول تھے اور وَیَضُمُّھُمَا اِلَیْہِ گلے لگاتے ان کو طرف اپنے۔ حدیث زید بن ارقم سے اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ لِعَلِیٍّ وَّفَاطِمَۃَ وَالْحَسَنِ وَالْحُسَیْنِ اَنَا حَرْبٌ لِّمَنْ حَارَبَھُمْ وَسِلْمٌ لِّمَنْ سَالَمَھُمْ۔ (از ترمذی)

ترجمہ۔ زید بن ارقم سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ نے کہ تحقیق میں لڑنے والا ہوں اس سے جو لڑے ساتھ علیؓ و فاطمہؓ و حسنؓ و حسینؓ کے اور صلح کرنے والا ہوں اس سے جو صلح کرے ان سب سے۔

علی تے فاطمہ حسن حسینؓ نوں جو کوئی پیارا جانے — اوہ بیشک پیارا پاک نبی نوں مسلم سچ پچھانے
جو کوئی حال اوہناں دے ہوائی نہ عداوت چاوے — اوہ دشمن پاک نبیؐ دا بانا مردیاں پچھتاوے

علیؓ تے فاطمہؓ حسنؓ حسینؓ دا جو کوئی سنگ بناوے — اوہ سنگی میرا جنت اندر پاک نبیؐ فرماوے
ہکے درجے جنت اندر نال میرے اوہ وڑسی — جو کوئی اہل بیت میرے سنگ پیار محبت کرسی

فائدہ :- جسطرح قرآن کریم کی نگہبانی ہم مسلمانوں پر فرض ہے اسی طرح آل نبیؐ کی عبادت کرنا بھی ضروری امر ہے جیسا کہ جابر سے روایت ہے

قَالَ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ فِیْ حَجَّتِهٖ يَوْمَ عَرَفَةَ وَهُوَ عَلٰی نَاقَتِهِ الْقَصْوَاءِ يَخْطُبُ فَسَمِعْتُهٗ يَقُوْلُ اَيُّهَا النَّاسُ اِنِّیْ تَرَكْتُ فِيْكُمْ مَّا اِنْ اَخَذْتُمْ بِهٖ لَنْ تَضِلُّوْا كِتَابَ اللّٰهِ وَعِتْرَتِیْ۔

ترجمہ :- کہا جابر نے کہ دیکھا میں نے رسول اللہ کو کہ حجۃ الوداع میں روز عرفہ یعنی دن حج کے اس حالت میں کہ آپ سوار تھے اپنی ڈاچی قصوہ پر۔ اور خطبہ پڑھتے تھے۔ پس سنا میں نے کہ فرماتے تھے اے لوگو میں نے چھوڑی ہیں بیچ تمہارے دو چیزیں اگر پکڑ رکھو گے۔ اور عمل کرو گے اس پر تو ہرگز گمراہ نہیں ہوگے۔ یعنی چھوڑا میں نے قرآن کریم اور عترت اپنی یعنی اہل بیت۔

تمسک نال قرآن پچھانی عمل قرآن کماون — جو کچھ حکم احکام قرآنی سب بجا لیاون
ساتھ محبت پڑھن پڑھاون نالے عمل کماون — نال قرآن تمسک ایہو جو سرور فرماون!
بھی آل میری نوں محکم پکڑ دچلو چال اونہاندی — ذکر اذکار عبادت اندر کریو ریس تنہاں دی
بھی کرو محبت نال اونہاندے ولدیاں نال رضائیں — ظاہر باطن ادب تنہاندا فرض تساڈے تائیں
علم تے حلم سخاوت کرنی اونہاں وانگ دکھائیں — صبر تحمل وانگ اماماں کرنا وچ بلائیں
منہ سر سینہ پٹن ناہیں حکم نبی سرور دا — اوہ ہے آل نبی دا دشمن جو ہے ایہ کم کردا
غرض کہ پاک نبی فرمایا امت اپنی تائیں — قرآن تے آل میری نوں پکڑو محکم چھوڑ دناہیں
تاں تسیں گمراہی کولوں بچ کر جنت جاہو — جے آل میری سنگ پیار کردے تے عمل قرآن کماؤ
پڑھو درود اونہاندے اتّے ہرگز بھلو ناہیں — تلاوت کرو قرآن ہمیشہ تو دبہشتیں جائیں

فائدہ :- بعض لوگ بظاہر دعویٰ محب ہونے اہل بیت کا کرتے ہیں۔ اور قرآن کریم پر عمل کرنا تو درکنار تلاوت قرآن کریم بھی بہت ہی کم کرتے ہیں۔ اور اگر کوئی کرے گا بھی تو عموماً غلط پڑھتے ہیں۔ اور حافظ تو ان میں قطعاً ہوتا ہی نہیں۔ حدیث :- ابو سعید سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ نے اس پر اللہ تعالےٰ کا غضب ہو جو میری آل کو ستائے۔ اور جو کوئی چاہتا ہے کہ میری اولاد اور رزق میں برکت وہ میری آل کے ساتھ اچھا سلوک کرے ورنہ تباہ اور دن قیامت کے اپنی قبر سے روسیاہ اٹھے گا۔ عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ اَنَّهٗ قَالَ وَهُوَ اٰخِذٌ بِبَابِ الْكَعْبَةِ سَمِعْتُ النَّبِیَّ يَقُوْلُ اَنَا اَنَّ مَثَلَ اَهْلِ بَيْتِیْ فِيْكُمْ مَثَلُ السَّفِيْنَةِ نُوْحٍ مَنْ رَكِبَهَا نَجَا وَمَنْ تَخَلَّفَ عَنْهَا هَلَكَ۔

ترجمہ رواہ احمد۔ ابوذر غفاری سے روایت ہے کہ دیکھا میں نے رسول اللہ کو پکڑے ہوئے دروازہ بیت اللہ کا اور سنا میں نے فرماتے تھے اے لوگو خبردار ہو تمہارے بیچ میری آل کا ہونا مثل کشتی نوح علیہ السلام کے ہے جو کوئی اس پر سوار ہوا اس نے نجات پائی اور جو کوئی اس پر سوار نہ ہوا وہ ہلاک ہوا۔ اگرچہ خرچ کرے مال درمرتبہ اپنا تمام۔

فائدہ :- پس اہل بیتؓ کی محبت کرنی ضروری ہے اور ساتھ ہی محبت کرنی اصحابہ کرام سے بھی ضروری ہے۔ جو شخص محبت کرے اہل بیت کی اور نہ کرے محبت صحابہ کرام کی وہ شخص جھوٹا ہے جیسا کہ فرمایا رسول اللہ۔ حدیث مشکوٰۃ شریف ابن عدی۔ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ يَدَّعُوْنَ فِیْ اٰخِرِ الزَّمَانِ يَنْتَحِلُوْنَ حُبَّ اَهْلِ بَيْتِیْ يَلْبِسُوْنَ كَذَالِكَ دَايَةً

Marfat.com

ذَالِكَ اِنَّهُمْ يَسُبُّوْنَ اَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ -

ترجمہ :- روایت ہے ابن عدی سے کہ فرمایا رسول اللہ نے بعد میرے ایک قوم ہوگی جو دعوے کرے گی اہل بیت کی محبت کا - اور نہ ہوں گے وہ محب اہل بیت کرنشانی ان کی یہ ہوگی کہ تحقیق برا کہیں گے ابابکر صدیقؓ اور عمر فاروقؓ کو -

اس حدیث کے مطابق ایک اور حدیث عقیل بن ابی طالب کی بھی ہے - کہ فرمایا رسول اللہ نے کہ آوے گی ایک قوم قریب ہی بعد میرے جو برا کہے گی میرے اصحابوں کو خاص کر ابابکر صدیقؓ اور عمر فاروقؓ کو پس نہ جاؤ بیچ مجلس ان کی کے - اور نہ ساتھ اُن کے کھاؤ پیو - اور نہ ان کو نکاح دو - اور نہ ان سے لو - اور نہ جنازہ پڑھو ان کا

مسئلہ :- فرمایا آپ نے اَصْحَابِيْ كَالنُّجُوْمِ مَنِ اقْتَدٰى بِشَيْءٍ مِنْهُ هْتَدٰى -

ترجمہ :- یعنی مثال میرے اصحابوں کی مانند ستاروں کے ہے جس نے پیروی کی ستاروں کی - اس نے راہ پائی - الغرض کشتی کا سیدھا چلنا بیچ سمندر کے سوا ستاروں کے نہیں ہوسکتا پس جو کشتی پر سوار ہوا یعنی اہل بیت سے محبت تو کی - مگر ستاروں کے ذریعہ اُس کو سیدھا نہیں کیا - یعنی اصحابہ کرام کی محبت نہیں کی وہ بیچ سمندر کے ہی غرق ہوگا - کیونکہ بغیر نگہبانی ستاروں کے کشتی کا کنارے لگنا محال ہے - از مشکوٰۃ -

مسئلہ :- القول المقبول فی حب آل رسولؐ میں لکھا ہے کہ فرمایا رسول اللہ نے جو شخص میری اہل بیتؓ اور انصار مہاجر خصوصاً ابابکر صدیقؓ اور عمر فاروقؓ کا حق نہیں جانتا - وہ تین باتوں سے خالی نہیں ہے - یا تو وہ ولدالزنا ہے - یا منافق ہے یا ولدالحیض ہے -

جو کوئی پیارا جانے آل اصحاب محمد تائیں   اس ٹکٹ جہاز محمدی ملسی نہیں ناں ملسی ناہیں
جو خارجی ہو کر آل نبیؐ سنگ ویر عداوت چائے   یا رافضیاں لے ٹرے دانگوں اصحاباں برا سنائے
ٹکٹ جہاز محمدی او نہاں ہرگز ملنا ناہیں   وچے غوطے کھا کھا مرسن توبہ باجھ بلائیں!
اج ملدا ٹکٹ جہاز محمدی لے و ٹکٹاں بھائی   بھلکے دفتر بند ہو جاسن ٹکٹ نہ ملسی کائی
آل اصحاب محبت ٹکٹ جہاز محمدی جانی   باجھ انہاں دے ٹکٹ نہ ملدا مسئلہ حق لکھیانی
کر توبہ بُرے عقیدے کولوں من نصیحت میری   کیوں توں منہ مر سینہ بعقیں عقل گئی کتھ تیری
کیوں جھوٹھے سٹھے کھادن پچھے دین ایمان ونجایا   کرلے توبہ کرے توبہ ہے اج ویلا آیا!
چارے یار نبیؐ دے منیں کریں نہ مول کوتاہی   صدیقؓ عمرؓ - عثمان غنیؓ تے حیدر شیر الٰہی
بھی ذکر امام حسینؓ حسنؓ دا میں کی کہاں زبانی   گود اٹھا کر ملک جہانوں لے جاون آسمانی
گوشے جگر نبیؐ دے پیارے خوش فرزند علی دے   ہکدن دونویں دوڑے آئے کارن حب نبیؐ دے
منبر اوتوں سرور عالم جدوں ڈٹھیاں کیتا سی   خطبہ چھوڑ شتاب اونہاں نوں گود وچہ لیا سی
ہکدن سجدے اندر آہے پاک حبیبؐ غفاری!   دونویں صاحبزادے آکر بیٹھے اسواری!
سجدے اندر رب دی طرفوں آیا حکم ندا ہیں   فاطمہؓ دے فرزند نہ ٹردن سجدیوں نہ سر چائیں

نال محبت مرشد ربانے جا یا پاک نبیؐ نوں!
نال پیار نبیؐ نے جا یا عشق حسینؓ دلی نوں!

Marfat.com

مجلس پنجم

دربیان محبت و ادب و تعظیم کرنا ساتھ اہل بیت کے

ابا بکر صدیقؓ اور عمر فاروقؓ اور عثمان غنیؓ اور امیر معاویہؓ اور ابو حنیفہؒ اور امام مالکؒ شافعی۔ احمد حنبل کا بلکہ تمام ہاشمیوں کے ساتھ کیا کیا سلوک ان صاحبوں نے کئے ہیں۔ سچ کا بول بالا جھوٹے کا منہ کالا۔ الغرض جو فرمایا آپؐ نے وقت کے یَا اَیُّھَا النَّاسُ اِنِّیْ تَرَکْتُ فِیْکُمْ مَا اِنْ اَخَذْتُمْ بِهٖ لَنْ تَضِلُّوْا کِتَابَ اللّٰهِ وَعِتْرَتِیْ۔ یعنی اے لوگو! میں تمہارے درمیان دو چیزیں چھوڑنے والا ہوں یعنی قرآن مجید اور اہل بیت اپنی۔ اگر تم لوگ ان کو مضبوط پکڑوگے تو گمراہ نہ ہوگے۔ اب دیکھنا چاہیے کہ صحابہ کرامؓ و دیگر بزرگان دین نے اس حدیث پر عمل کیا یا ہے۔ قرآن مجید کی جو کچھ عزت اور حفاظت اصحابہ کرام و دیگر بزرگان دین نے کی ہے وہ تو روز روشن کی طرح روشن ہے۔ اور اب اہل بیت کے ساتھ جو کچھ محبت و سلوک اصحابہ کرام اور بزرگان دین نے کیا۔ ناظرین کو مفصل طور پر دلائل عقلی و نقلی لکھ کر دکھایا جائے گا۔ اس لئے کہ بعض دشمنانِ دین جاہل سنیوں کو گمراہ کرنے کے واسطے کہہ دیتے ہیں کہ ابا بکر صدیقؓ و عمر فاروقؓ و عثمان غنیؓ و امیر معاویہؓ و ابو حنیفہؒ وغیرہ اہل بیت کے دشمن تھے نَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ ذَالِکَ:۔

ذکر ابا بکر صدیقؓ کا ادب و تعظیم و سلوک محبت کرنا آل محمدؐ کے ساتھ

عَنْ عُقْبَةَ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ صَلّٰی اَبَا بَکْرِ الْعَصْرَ ثُمَّ خَرَجَ یَمْشِیْ وَمَعَهٗ عَلِیٌّ فَرَاٰی الْحَسَنَ یَلْعَبُ مَعَ الصِّبْیَانِ فَحَمَلَهٗ عَلٰی عَاتِقِهٖ قَالَ یَا بِاَبِیْ شَبِیْهٌ بِالنَّبِیِّ لَیْسَ شَبِیْهًا بِعَلِیٍّ وَعَلِیٌّ یَضْحَکُ۔ (رواہ ترمذی)

ترجمہ:۔ عقبہ بن حارث سے روایت ہے کہ نماز پڑھائی ابا بکر صدیقؓ نے اپنی خلافت کے پھر نکلے اس حال میں کہ چلنے والے تھے اور آپ کے ساتھ حضرت علیؓ بھی تھے۔ پس دیکھا ابا بکر صدیقؓ نے کہ لڑکوں کے ساتھ امام حسنؓ کھیل رہے ہیں۔ پس اٹھایا ابا بکر صدیقؓ نے امام حسنؓ کو اوپر کندھے اپنے کے از روئے خوشی اور فرماتے تھے قربان جاؤں میں۔ اور ماں باپ میرے یہ لڑکا مشابہ ہے ساتھ رسولِ خدا کے اور نہیں مشابہ ساتھ علیؓ کے اور حضرت علی از روئے خوشی ہنستے تھے۔

آپس وچہ محبت آہی علیؓ صدیقؓ پیارے — جو دشمن بکھ وچے دے جانن سوئی قہر نتارے
اوہ ظاہر باطن اندر بکھ وچے دے دوست جانی — ظاہر دوست باطن دشمن (کمیر) ٹول شیطانی
اوہ بکھ وچے سنگ پڑھسن نمازاں جیوں جاتاں بھائی — عیداں تے بقر عیداں رل کر پڑھدے نال صفائی
جنازہ حضرت ابا بکرؓ دا حضرت علیؓ پڑھایا — تے غسل کفن بھی حیدرؓ کیتا وچہ کتاباں آیا
(اوہ) صدیقؓ محبت الوہیا کیوں کر سکے بھائی — جیہڑے دشمن جانن اوہناں اُوپر قہر الہٰی!!
(اوہ) نبی سنگ پیار صدیقؓ دا بیوی فرزند پائے — دشمن سب صدیق اکبر دے جاون قہروں مارے

حکایت:۔ ایک دفعہ حضرت علیؓ حضور پاکؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو مجلس بھری ہوئی تھی اور جگہ تنگ تھی تو حضور پاکؐ نے اصحابہ کرام کی طرف دیکھا کہ کون حضرت علی کو جگہ دیتا ہے تو صدیق اکبر جو ہمیشہ نبی کریم کے قریب بیٹھتے اپنی جگہ

Marfat.com

سے ہٹ گئے۔ اور حضرت علیؓ اس جگہ درمیان میں آ کر بیٹھ گئے۔ تو آنحضرتؐ کے چہرہ انور پر خوشی کے انوار ظاہر ہوئے۔ اور فرمایا اے ابابکرؓ بیشک بزرگ بزرگوں کی قدر کرتے ہیں۔

قدر زر زرگر بداند قدر جوہر جوہری

قدر سونے سنیارا جانے ہور نہ جانے کائی ۔۔۔ تے موتیاں قدر جواہری جانے کی جانن قدر سودائی
علیؓ دا قدر صدیق جانے جس قدر نبیؐ دا جاتا ۔۔۔ صدیق دا شان علیؓ نوں معلم جس شان رسول پچھاتا
علیؓ دا قدر صدیق جانے جس قدر نبیؐ دا پایا ۔۔۔ تے قدر صدیق علیؓ نوں معلم ہوری قدر نہ آیا

مسئلہ :۔ حضرت صدیق اکبرؓ ہمیشہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے چہرہ مبارک کی طرف دیکھتے رہتے تھے۔ کسی نے اس کا سبب پوچھا۔ آپ نے فرمایا کہ میں نے سُنا ہے کہ فرماتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حضرت علیؓ کے چہرہ کی طرف دیکھنا عبادت ہے۔

صدیقؓ کہے میوں قسم خدا دی سُنتوں میریا یارا ۔۔۔ رشتے اپنے ناوں میوں رشتہ نبیؐ پیارا
اپنے پُتراں ناوں میوں حسنؓ حسینؓ پیارے ۔۔۔ علیؓ عقیل تے جعفر بھائیاں ناوں وَدھ پیارے
ابو طالب عباس تے حمزہ باپ دی مثل پچھاناں ۔۔۔ اپنے ساکاں ناوں ساک نبیؐ دے چنگے جاناں

مسئلہ :۔ قیسؓ بن حازم سے روایت ہے کہ ایک دن حضرت صدیقؓ حضرت علیؓ کے چہرہ مبارک کی طرف دیکھ کر ہنس پڑے۔ تو حضرت علیؓ نے ہنسنے کا سبب پوچھا عرض کی کہ میں نے سُنا ہے۔ آنحضرت نے فرمایا کہ پلصراط سے کوئی نہ گزرے گا مگر جس کو حضرت علی راہداری کا پاس دے گا۔ تو حضرت علی نے ہنس کر جواب دیا کہ قسم ہے خدا کی میں نے بھی آنحضرت سے سُنا ہے کہ فرمایا آپ نے اے علیؓ تو راہداری کا پاس نہ دیگا۔ مگر جس کے دل میں محبت صدیق اکبرؓ کی ہوگی ؎

علیؓ کہیا میں راہداری لکھدسیاں اسے تائیں ۔۔۔ جسدل صدق صدیق محبت دلدیاں نال صفائیں
جس دل صدق صدیق نہیں راہداری ملسی ناہیں ۔۔۔ ابوبکرؓ دے دشمن اُس دن رودن مارن ڈھائیں
حیدرؓ جاؤ بھائی صدق صدیق سیاؤ ۔۔۔ بن حُب صدیق پاس نہ ملنا ایویں سخن لکھیا ؤ
بھائیو مسلمانوں ہے اج ویلا سنبھل جاؤ ۔۔۔ علیؓ صدیقؓ پاس نہ فرق پچھانو تا راہداری پاؤ!
نہیں تاں پلصراط اتوں کے گذرن دینا ناہیں ۔۔۔ جسدل حب صدیق نہ ہوسی سڑسی دوزخ بھائیں
چھڈ وضد تے مومن بن جاؤ گروہ اپنا بھاناں ۔۔۔ بن حُب صدیقوں مومن ناہیں آکھے نبی ربانان
جد تک حب نہ چونہہ یاراں دی دلد یوچ سماوے ۔۔۔ تد تک اوہ منافق بندہ مومن کہیا نہ جاوے

حدیث :۔ عَنْ عَبْدِ اللّٰہ کَمَا قَالَ النَّبِیُّ اَلْحُبُّ عَنِ الصِّدِّیْقِ وَالْعُمَرُ وَلْعُثْمَانِ وَعَلِیْ بِنْ طَالِبُ اٰیَتُ الْاِیْمَانِ وَبُغْضُ عَلَیْھِمْ اٰیَتُ النِّفَاقِ ۔ از مشکوٰۃ شریف ۔ جیسا کہ فرمایا نبی کریم نے محبت کرنی صدیق و عمر و عثمان و علی کی نشانی ہے ایمان کی۔ اور اُن سب سے دشمنی رکھنی ظاہر یا باطن نشانی ہے نفاق کی۔ یعنی ان سب کی محبت مومن بنا دیتی ہے اور ان کی دشمنی منافق بنا دیتی ہے۔

ذکر حضرت عمر فاروق کا محبت و سلوک کرنا ساتھ اہل بیتؓ کے

سچ کا بول بالا۔ جھوٹے کا منہ کالا۔ یَا اَیُّھَا النَّاسُ اِنِّیْ تَرَکْتُ فِیْکُمْ مَا اِنْ اَخَذْتُمْ بِہٖ لَنْ تَضِلُّوْا کِتَابَ اللّٰہِ

وَعِتْرَتِیْ پر حضرت عمر فاروق نے کیسا عمل کیا ہے۔

ذکر فتح مدائن و ایوان کسریٰ

جب سعدؓ بن ابی وقاص نے مدائن کو فتح کیا بیچ خلافت عمر فاروقؓ کے اور مال غنیمت مسلمانوں پر تقسیم کیا اور جو سباط یعنی تخت گاہ کسریٰ کا تھا وہ بہت ہی قیمت دار تھا۔ اس میں تمام تاریں سونے کی تھیں جس سے وہ بنا ہوا تھا اور ارد گرد اُس کے تمام جواہرات لگے ہوئے تھے۔ اس کو سباط زینت یا سباط مسرت کہتے تھے۔ جب اُس کے تقسیم کرنے کا ارادہ کیا تو اس کی قیمت کسی کی سمجھ میں نہ آئی تو وہ سباط بھی خمس کے ساتھ ہی حضرت عمر فاروقؓ کو مدینہ منورہ بھیج دیا۔

فائدہ:۔ خمس کہتے ہیں جو کہ پانچواں حصہ مال غنیمت سے بادشاہ اہل اسلام لیتے ہیں۔ اور پھر بادشاہ اپنی مرضی سے اہل اسلام پر خرچ کرتے ہیں۔ الغرض ایک لڑکی جو کسریٰ بادشاہ کی بیٹی تھی جس کا ذکر اسطرح واقدی نے بیان کیا ہے کہ فتح مدائن کے بعد ہاشم بن عتبہ کی جو گورنر تھا فوج اسلامی کا ایک قوم اہل فارس سے ملاقات ہوئی کہ انہوں نے خوب ہتھیار پہنے ہوئے تھے۔ اور ایک محل یعنی ڈولی اُن کے ہمراہ تھی۔ جس میں ایک خوبصورت عورت تھی۔ اور وہ تمام لوگ اس عورت کے غلام تھے۔ اور اس کی محافظت کرتے تھے۔ اور وہ محل بڑا بیش قیمت خوبصورت بنا ہوا تھا۔ اُس پر سرپوش سنہری رنگا رنگ کے زنگین تھے۔ اور تانا بانا سب اس کا سنہری تھا۔ اور بیل بوٹے سب اس کے سنہری تھے۔ اور جڑاؤ جواہرات کے جڑے ہوئے تھے۔ اور اس محل کو فوج اسلامی نے ان فارسیوں سے جنگ کر کے لے لیا۔ اور اس محل کی اتنی قیمت تھی جتنی کل مال غنیمت کی۔ بلکہ تمام مال سے بھی زیادہ۔ الغرض اس محل کو معہ لڑکی جو اس میں تھی اور سباط جو تخت تھا بادشاہ کا، کو خمس کے ساتھ ہی حضرت عمر فاروق کی خدمت میں مدینہ منورہ بھیج دیا۔ جب وہ خمس اور سباط اور محل اور لڑکی جو بیٹی تھی بادشاہ کسریٰ کی اور پڑپوتری تھی نوشیرواں کی، حضرت عمر کے پاس پہنچے۔ تو آپ نے مال خمس کو تو اہل اسلام حاضر و غائب پر جس طرح تقسیم کرنے کا حق تھا تقسیم کیا۔ مگر مسند کسریٰ کو تقسیم کرنے کی بابت تمام اصحاب کو جمع کر کے مشورہ کیا۔ تو تمام اصحاب نے یک زبان ہو کر کہا کہ آپ کی رائے بلند تر اور سب سے بہتر ہے تو حضرت عمر فاروقؓ نے اس تخت کو ٹکڑے ٹکڑے کر کے مدینہ منورہ کے باشندگان کو تقسیم کر دیا۔ اور ہر ایک ٹکڑا اس کا چوبیس چوبیس ہزار دینار کو فروخت ہوا۔ تو بعد اس کے حضرت عمر فاروقؓ نے منبر شریف پر کھڑے ہو کر تمام مسلمانوں کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا۔ کہ جس شخص نے اسلام پر احسان یعنی اسلام کی خدمت کی ہے وہ حاضر ہو کر اپنا احسان بیان کرے۔ تو سب سے پہلے عبد الرحمٰن بن ابو بکر صدیقؓ اٹھ کر کھڑے ہو گئے اور بیان کیا کہ اے امیر المومنین میں اس شخص کا لڑکا ہوں۔

نظم

میں اُسدا لڑکا جس نے سرور موڈھیاں اُپر چایا ۔۔۔ ثور جبل وچہ نال نبی دے سوہنا ساتھ بنایا
جنھیں اوّل ہجرت کر کے نال نبیؐ دے آیا ۔۔۔ سارا مال خزانہ اپنا رب دے راہ لٹایا
ساہمنے حضرت نال کفاراں کیتا سی جنگ بھارا ۔۔۔ جو خدمت اسلام کیتی اُس جانے عالم سارا

جیسا کہ فرمایا اللہ تعالےٰ نے پارہ ستائیس سورۃ حدید میں لَا یَسْتَوِیْ مِنْکُمْ مَنْ اَنْفَقَ مِنْ قَبْلِ الْفَتْحِ وَقَاتَلَ۔ یعنی کوئی برابری نہیں کر سکتا تم میں سے اس شخص کی جس نے خرچ کیا مال پہلے فتح مکہ کے اور جنگ کیا بیچ راہ اللہ کے۔ پس حضرت عمر فاروقؓ نے فرمایا کہ اے لڑکے جو کچھ تو نے کہا سچ کہا۔ کہ جس کو خاص و عام لوگ جانتے ہیں۔ اور اس کو ایک خلعت اور ایک ہزار درہم عطا کئے۔ اس کے بعد حضرت عثمان کھڑے ہو کر بیان کرنے لگے کہ میں وہ شخص ہوں جس نے بوقت

Marfat.com

سخت تنگی کے سامانِ جنگ تیار کیا (یعنی ایکہزار اُونٹ بمعہ سازوسامان) اور میں وہ شخص ہوں جس نے بیرِ رُومہ کو تمام مسلمانوں کے لئے وقف کیا ہے۔

فائدہ :۔ بیر رومہ ایک کھوہ ہے مدینہ منورہ میں۔ جب مدینہ منورہ میں مسلمان آئے تو پانی کی بڑی سخت تنگی تھی تو حضرت عثمانؓ نے یہودیوں سے بہت سی قیمت دے کر خرید کیا اور مسلمانوں کے واسطے وقف عام کر دیا جواب تک موجود ہے۔ حاجی لوگ اس کی زیارت کرتے ہیں۔ اور میں وہ شخص ہوں جس نے قرآن مجید کو جمع کیا اور سارا قرآن مجید دو رکعت میں ختم کیا۔ اور میں وہ شخص ہوں جس نے حضرت محمد الرسول اللہ کی دو لڑکیوں کے ساتھ نکاح کیا (ام کلثوم رقیہ) اور میں وہ شخص ہوں جس نے دو قبلہ کی طرف نماز پڑھی۔ اور وہ شخص ہوں جس سے فرشتے بھی شرم کرتے ہیں۔ بعدہ فرمایا حضرت عمر فاروقؓ نے اے عثمانؓ تم نے سچ کہا ہے اور ایکہزار دینار اُن کو دیا ثُمَّ نَظَرَ اِلَى الْاَخَوَيْنِ الزَّاهِدَيْنِ وَالتَّقِيَّيْنِ سَيِّدَيْ شَبَابِ اَهْلِ الْجَنَّةِ۔ پھر نظر پڑی حضرت عمر فاروقؓ کی اوپر دونوں صاحبزادوں صاحب تقویٰ پر گویا کہ وہ دونوں شاخیں ہیں سرسبز دونوں سردار ہیں اہل جنت کے اور پھول ہیں محمد الرسول اللہ کے یعنی امام حسن حسینؓ۔ اور کہا حضرت عمر فاروق نے واسطے دونوں صاحبوں کے کہ تم نواسے ہو رسول خداؐ کے اور باپ تمہارا سیف اللہ یعنی تلوار ہے اللہ کی اور تمہارے گھر میں اترا ہے قرآن مجید جو رحمت ہے واسطے تمام جہان کے اور جبرئیلؑ تمہارے گھر کا خادم ہے اور تمہارے نانا صاحب رحمۃ اللعالمین سید المرسلین اور رؤف المومنین ہیں۔ بلکہ جو کچھ بھی منصب ہم کو ملا ہے وہ سب تمہاری ہی طفیل ملا ہے۔ غرض کہ حضرت عمر فاروقؓ بہت سے اوصاف بیان کرنے کے بعد بہت ہی رو دیئے اور مخاطب ہو کر عرض کیا۔

جو کجھ عزت حرمت مینوں بخشش ہوئی سرکاروں سبھ تساڈا صدقہ حضرت ملی تساڈی پاروں
جو لبا سو لبیا مینوں دان تساڈے گھر دا ہر حالت وچہ سمجھو مینوں اپنا گولا بردا!

تم سب سے زیادہ حقدار ہو کہ اپنا احسان اسلام پر جتلاؤ۔ اور بیس بیس ہزار درہم دونوں صاحبزادوں کو عطا کئے۔ تو حضرت علی نے کھڑے ہو کر کہا۔ اے عمرؓ جَزَاكَ اللّٰهُ خَيْرًا ۔ یعنی اے عمرؓ اللہ تم کو جزائے خیر عطا فرماوے کہ مثل تمہارے کون ہے جو اہلبیتؓ کی صفت ثنا تعریف کرے۔ اور طرح طرح کے عطیات انعامات عطا کرے اُس کے بعد پھر حضرت عمر فاروق نے فرمایا۔ کہ جس کسی نے اسلام پر احسان کئے ہیں۔ بیان کرے۔ یہ بات سُن کر عبد اللہ بن عمرؓ یعنی آپ کا لڑکا کھڑا ہوا اور کہنے لگا۔ کہ میں اس شخص کا لڑکا ہوں جس کے حق میں محمد الرسول اللہ نے فرمایا ہے لَوْ كَانَ بَعْدِيْ نَبِيٌّ لَكَانَ عُمَرُ اگر میرے بعد کوئی نبی ہونا ہوتا تو حضرت عمرؓ ہوتے۔ اور میں اس شخص کا لڑکا ہوں جس کے حق میں فرمایا حضور پاکؐ نے اَشَدُّهُمْ فِيْ اَمْرِ اللّٰهِ عُمَرُ ۔ یعنی حکم اللہ تعالےٰ کا جاری کرنے میں حضرت عمرؓ بہت سخت اور دلیر ہیں۔ اور میں اس شخص کا لڑکا ہوں جس کے سایہ سے شیطان بھاگ جاتے ہیں۔ اور میں اس شخص کا لڑکا ہوں کہ جس کے حق میں اللہ تعالےٰ نے پارہ دس سورہ انعام میں ارشاد فرمایا ہے يَا اَيُّهَا النَّبِيُّ حَسْبُكَ اللّٰهُ وَمَنِ اتَّبَعَكَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ۔ اے محمدؐ کافی ہے تجھ کو اللہ تعالےٰ اور جو تیرے تابعدار ہیں مومن۔ میں اس شخص کا لڑکا ہوں جس نے قیصر کسریٰ کے محلوں میں کلمہ طیب پڑھایا۔ حاصل کلام بہت سی خوبیاں بیان کیں۔ جو کہ آپ میں تھیں۔ مگر جب یہ باتیں حضرت عمر فاروق نے اپنے بیٹے سے سُنیں تو جواب دیا کہ اے بیٹے میرے وہ شخص بڑا بد بخت ہے جو اپنی تعریف سُن کر خوش ہووے۔ اور نیک بخت وہ ہے جو کار خیر کرے۔ اس کے بعد حضرت عمر فاروقؓ نے یہ آیت پڑھی۔ مَنْ عَمِلَ صَالِحًا فَلِنَفْسِهٖ یعنی جو کوئی نیک کام کرے پس وہ ...... ذات اس کے ہے۔ اُس کے بعد حضرت عمر فاروقؓ نے اپنے بیٹے عبد اللہ کو ایک ہزار درہم دیا۔ تو عبد اللہ نے عرض کیا کہ یا حضرت سبب کیا ہے۔ آپ نے امامین حضرت حسنؓ حسینؓ کو بیس بیس ہزار درم دیا ہے اور مجھے ایک ہزار یعنی انیس ہزار کم دیتے ہو۔ حالانکہ

Marfat.com

میں فوجی آدمی ہوں۔ اور شاہ روم کو میں نے شکست دی ہے۔ اور اسلام کی خدمت میں نے خود کی ہے۔ تب حضرت فاروق نے فرمایا۔ ؎

ایہ گل سن کر بیٹھے تائیں عمرؓ ولی فرمایا ۔۔۔ شان اونہاندے نال برابر تیرا شان نہ آیا
جانے نہ توں باپ انہاندا حیدرؓ شیر الٰہی ۔۔۔ حضرت پاک رسول اللہ دا چاچے جایا بھائی
حضرت فاطمہؓ ماں اونہاندی بیٹی جو سرور دی ۔۔۔ نانی پاک خدیجہؓ کبریٰ بیوی پیغمبر دی
خود حضرت سردار محمدؐ نانا پاک انہاندا ۔۔۔ کیوں نہ تیتھوں ودھ انہانوں حصہ دتا جاندا
ناں کوئی تیرا ساک تے نہ توں آپ انہاندے جیہا ۔۔۔ ناں پھر تیرا باپ پیایا باپ انہاندے جیہا
لے آنوں بھی ونڈ انہاندے اپنا باپ تے مائی ۔۔۔ تینوں بھی پھر نال انہاندے حصہ ملسی بھائی
ایہ گل سن کر گل تہ کیتی بیٹھے عمرؓ ولی دے ۔۔۔ راضی ہو کر وہ سے درماں بیاں نال خوشی دے

راوی لکھتا ہے کہ جب حضرت عمر فاروقؓ ان باتوں سے فارغ ہوئے تو بیٹی کسریٰ بادشاہ کی کو سامنے لانے کا حکم فرمایا چنانچہ جب وہ لڑکی سامنے آئی تو آپ نے اس کے تمام زیورات وغیرہ اسباب اتارنے کا حکم فرمایا۔ کیونکہ اس شہزادی کا لباس پوشاک زیورات وغیرہ لاکھوں کروڑوں روپوں کا مال تھا۔ اور اس پوشاک زیورات اتارنے کی وجہ یہ تھی کہ یہ بھی مال غنیمت کی طرح مسلمانوں پر تقسیم کئے جائیں۔ الغرض کہ جب ایک شخص اس شہزادی کے لباس زیورات اتارنے کے لئے آگے بڑھا تو شہزادی نے زور سے اس کے سینہ پر دھپڑ مارا۔ کہ وہ الٹا گر پڑا۔ اور یہ دیکھ کر حضرت عمر فاروق کو بڑا غصہ آیا۔ اور لوگوں نے اس شہزادی کو مارنے کے واسطے چابک کھڑے کئے۔ اور منتظر حکم خلیفہ کے تھے اور وہ شاہزادی زور زور روتی تھی۔ تو یہ بات دیکھ کر حضرت علیؓ نے فرمایا کہ اے امیر المومنین متقلاً یعنی غصہ نہ کر۔ کیونکہ میں نے رسول خدا سے سنا ہے کہ آپ فرماتے تھے اِرْحَمُوا عَزِيزَ قَوْمٍ ذَلَّ اَوْ غَنِيَّ قَوْمٍ اِفْتَقَرَ۔ یعنی اگر کوئی رئیس یا سردار قوم جب ذلیل و خوار ہو جائے۔ یا غنی کسی قوم کا غریب و محتاج ہو جائے تو ان پر رحم کرو۔ یہ حدیث سن کر حضرت عمر فاروق کا غصہ سرد ہو گیا۔ اور اس لڑکی کی طرف دیکھا تو وہ حاضرین مجلس کی طرف دیکھ رہی ہے جیسا کہ واقدی نے بیان کیا ہے

ثُمَّ نَظَرَ عُمَرُ مُحَدِّقٌ بِالنَّظَرِ اِلَى الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ

یعنی جب دیکھا حضرت عمر فاروقؓ نے وہ بادشاہزادی ٹکٹکی لگا کر امام حسینؓ کی طرف دیکھ رہی ہے اور امام حسینؓ اس کی طرف دیکھ رہے ہیں۔ تو فرمایا حضرت عمرؓ نے کہ سنا میں نے رسول خدا فرماتے تھے

اِتَّقُوا فِرَاسَةَ الْمُؤْمِنِ فَاِنَّهٗ يَنْظُرُ بِنُوْرِ اللّٰهِ تَعَالٰى

ترجمہ: کہ ڈرو فراست مومن کی سے یعنی وہ مشاہدہ کرتا ہے ہر ایک چیز کا کہ تحقیق وہ دیکھتا ہے نور خدا سے

الغرض یہ بات دیکھ کر حضرت عمر فاروقؓ نے وہ شاہزادی بمعہ پوشاک زیورات اور اسباب اور خدام کے حضرت امام حسینؓ کو بخش دی۔ اور اس شہزادی کا نام شہر بانو تھا اور وہ نوشیرواں بادشاہ کی پڑپوتی تھی جس کے شکم مبارک سے حضرت زین العابدینؓ پیدا ہوئے۔ جس سے تمام اولاد حسینی پیدا ہوئی حضرت زین العابدین کے سوا حضرت امام حسینؓ کی اولاد میں سے کوئی زندہ نہ رہا۔ بعد واقعہ کربلا کے۔

الغرض حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے بہت سا شکریہ ادا کرنے کے بعد حاضرین مجلس کے سامنے کھڑے ہو کر یہ حدیث ارشاد فرمایا کہ سچ فرمایا سرور کائنات محمد الرسول اللہ نے اَنْتَ سُرُوْرُ اَصْحَابِ الْاَكْمَلِ الْجَنَّةِ۔ یعنی حضرت عمرؓ چراغ ہیں اہل جنت کے۔ تو حضرت عمر فاروقؓ نے عرض کی کہ یا علی کرم اللہ وجہہ یہ جو خوشخبری فرمائی ہے آپ نے مجھے لکھ دو تو حضرت

Marfat.com

علی نے فرمایا کہ کاغذ لاؤ میں لکھ دیتا ہوں ۔ جس کا مضمون یہ ہے ۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ۔ ھٰذَا مَا ضَمِنَ عَلِیُّ بۡنُ اَبِیۡ طَالِبٍ لِعُمَرِ الۡخَطَّابِ عَنۡ جِبۡرَائِیۡلَ وَ عَنِ اللّٰہِ تَعَالٰی ۔

ترجمہ :(شروع اللہ کے نام سے جو بخشنے والا مہربان ہے ۔ یہ ضمانت نامہ علیؓ بن ابی طالب کی طرف سے واسطے عمر بن خطاب کے رسول خدا اور جبریل اور اللہ تعالےٰ کی طرف سے ہے کہ تحقیق عمرؓ بن خطاب چراغ ہیں اہل جنت کے)
اور حضرت عمر فاروق نے وصیت کی کہ جب میں فوت ہو جاؤں تو یہ ضمانت نامہ میرے کفن میں رکھ دینا کہ اس کو میں اللہ تعالےٰ کے سامنے لے جاؤں گا ۔ اور دشمنان دین کی آرزوئیں خاک میں ملاؤں گا ۔ جو کہتے ہیں حضرت علیؓ و عمرؓ کا آپس میں بیر تھا ۔ اور یہ تمام قصہ حضرت واقدی مؤرخ نے تاریخ واقدی میں صفحہ ۱۰۸ میں لکھا ہے ۔ اور یہ ضمانت نامہ اَلْقَوْلُ الْمَقْبُوْلُ فِیْ حُبِّ اٰلِ الرَّسُوْلِ میں لکھا ہے

مسئلہ :- حضرت عمر فاروق نے اپنی خلافت میں ایک ہزار چھتیس (۱۰۳۶) شہر فتح کئے ہیں ۔ اور چار ہزار مسجد جامع تعمیر کرائی ہے ۔ اور چار ہزار بت خانہ کفار توڑ کر نیست و نابود کیا ہے ۔ اور بند و بست زمین کا سب سے پہلے آپ نے ہی شروع کیا ہے ۔ الغرض اتنی بڑی زبردست حکومت تھی مگر آپ ہمیشہ سنت نبوی اور سادگی اور کسر نفسی اور محبت اہل بیت میں اس قدر غریق تھے جس کا اندازہ کرنا انسان کی طاقت سے باہر ہے ۔

مسئلہ :- القول المقبول میں لکھا ہے کہ ایک دفعہ حضرت عمر نے کسی مقدمہ میں حضرت علی کو دو شخصوں پر حاکم یعنی ثالث مقرر کیا ۔ جب ان میں سے ایک نے رنجیدگی ظاہر کی ۔ تو آپ نے فرمایا افسوس تو نہیں جانتا کہ یہ کون ہیں ۔ یہ تیرا بھی مولا ہے اور ہر مومن کا مولا ہے ۔ جو شخص اس کا دوست نہیں وہ مومن نہیں ہے کَمَا قَالَ النَّبِیُّ مَنْ کُنْتُ مَوْلَاہُ فَعَلِیٌّ مَوْلَاہُ فرمایا نبی کریم ؐ نے میں جس کا دوست ہوں علیؓ بھی اس کا دوست ہے ۔ اور جو علی کا دوست نہیں وہ مومن ہی نہیں ۔ ٥

جس دل حُب نہ حیدرؓ والی دل خالی جان ایمانوں — دشمن علیؓ خدا دا دشمن آکھیا نبیؐ زبانوں
پر حُب نہ صرف زبانی حضرت حیدر پائی جاوے — حُب علیؓ جو شرع محمدی اُپر عمل کماوے
بے نماز تے داہڑی منڈا چوہنیاں تاش کھڈاری — کوئیں محب علی دا بنسی کر کے عمل کفاری
دار قطنی والا کرے روایت سنتوں مینوں بھائی — اکدن فاطمہ تائیں حضرت عمرؓ نے عرض سنائی
سب تھیں افضل پیارا تیرا باپ رسول الٰہی — بعد انہاندے تیتھوں بہتر ہور نہیں ہے کائی
پر دشمن آکھن حضرت فاطمہؓ تائیں عمرؓ ستایا — گھر اسدا اسی ساڑن کارن بالن جمع کرایا
اتنا ماریا فاطمہؓ تائیں ماروں حمل گرایا — امام محسن اس مارسبتوں شکموں باہر آیا
ایہ سارا جھوٹ طوفان انہانے فرقے عمرؓ لگایا — ہتک علی تے فاطمہ کیتی جسدا انت نہ آیا
جاہلاندے گمراہ کرن نوں ایہ گل دوں بنائی — اتنا عمرؓ پیار کریندے جسدی حد نہ کائی
علی ہے شیر خدا سب شیراں اُپر غالب آوے — حیدر رہہ مندیاں زہرا ہتھ لگائے

مسئلہ :- روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر فاروقؓ نے ... رکے تو لوگوں نے کہا کہ پہلے اپنے خاندان

Marfat.com

سے شروع کرو - تو آپ نے فرمایا کہ نہیں پہلے رسول خدا کے خاندان سے شروع کروں گا - پھر آپ نے اپنے خاندان کو پندرہ[۱۵] خاندان ہاشمی کے پیچھے رکھا یعنی سب سے اوّل حضرت علی کرم اللہ وجہٗ پھر امام حسنؓ کو پھر امام حسینؓ کو پھر حضرت عباسؓ کو علیٰ ہذا القیاس اسی طرح پندرہ خاندان ہاشمی کے بعد پھر اپنے خاندان کو شروع کیا ۔

عمرؓ زمانے قحط پیا ہک داری ذکر لیا دن — بھکھ پیاسوں آدمی تے ہور ڈنگر مر مر جادن
منگن لوگ دعائیں ملکر بارش کارن سارے — سکوں دوھیری گرمی ہوئے دُھپ کلیجہ ساڑے
کئی دیہاڑے گذرے ایویں بارش مول نہ آئی — عمرؓ کہیا اسیں بیا داں گے اس کل دیہاڑے بھائی
دعا جنہاں دی رد نہ کرسی حضرت ذات الٰہی! — صبح سویرے ابن عباسؓ نوں جاکر عرض سنائی
چلو حضرت دعا فرماؤ خلقت قحط ستائی — آدمی ڈنگر تنگ تمامی حالت بہت تباہی
تاں اس ویلے ابن عباس نے حضرت علیؓ بلائے — حسنؓ حسینؓ بھی نال لئے پھر جنگل طرف سدھائے
حسنؓ حسینؓ علی سب اگے پچھے ہاشمی سارے — بارش منگن کارن چلے ربدے خاص پیارے
تے آکھیا ساڈے باجھوں ہرگز ہور نہ کوئی آوے — ابن عباس پھر ہتھ اُٹھا کے ربنوں عرض سنادے
اَنَا اِبنُ مُستَسقِی[۱] تن واری عرض سنائی — اوسے ویلے فضل کرم دی رحمت بارش آئی

حضرت جابرؓ سے روایت ہے، کہ اسی وقت بارش نازل ہوئی اور سب بھیگ کر گھر آئے ۔

(۱) :- یہ اشارہ ہے عبد المطلبؓ کی طرف کہ انہوں نے اپنی ساری عمر میں پانچ دفعہ بارش مانگی ہے اور قبول ہوئی ہے :-

مسئلہ :- حضرت عمر فاروقؓ نے ایک دفعہ حضرت زبیر کو کہا کہ چلو حضرت حسنؓ کی عیادت کریں - تو اُن سے کچھ دیر ہوئی - تو حضرت عمر فاروق نے فرمایا کہ کیا آپ کو معلوم نہیں کہ عیادت یعنی بیمار پُرسی بنی ہاشم کی مسلمانوں پر فرض عین ہے ۔

مسئلہ :- حضرت عمر فاروقؓ اور عثمان غنی جب حضرت ابن عباس اور حضرت علی کو دیکھتے" تو سواری چھوڑ کر پیدل ہو جاتے جب تک وہ نظر سے غائب نہ ہو جاتے، گھوڑے پر سوار نہ ہوتے - نقل از قول المقبول فی حب آل رسول

صدیق عمر عثمان غنی سب اہل البیت پیارے — وانگ غلاماں خدمت اندر حاضر ہوون سارے
توں کیوں آکھیں دشمنی اونہاں آپس اندر آئی — اوہ سارے ہکدوجے سنگ پیارے جیونکر سکے بھائی
اوہ آپس اندر پیارے سارے جیوں ہک موتیوں لڑیاں — توں کیوں نال اونہاں شے لادیں وانگ خرانے اڑیاں
ہو جا تابعدار اصحاباں اڑیاں مول نہ لادیں! — اینہاں اڑیاں تھیں جھگڑیاں وچ حسن رود جدائیں
اوہ جھگڑیاں جہتیں جڑیاں کوئی نہ آن کھلاوے — جنہاں تائیں حیدر سائیں آپ چلان کراوے
جنہاں تائیں حیدر سائیں آپ چلان کرائی — اپیل کدی منظور نہ ہوسی سنتوں مومن بھائی!

بے اج ویلا کرے توبہ وقت ویہاندا جاندا
وقت ویہانے پچھوتا دن ماریا عقل جنہاندا

(۱) له میں بیٹا ہوں پانی مانگنے والے کا پانی مانگنے آیا ہوں ۔

ذکر امیر معاویہ کا اہل بیت کے ساتھ سلوک و محبت و ہمدردی کرنا

مسئلہ:- انیس الواعظین میں لکھا ہے کہ ایک بار امیر معاویہ حضرت محمد الرسول اللہ کے ساتھ رکاب پکڑے جا رہا تھا۔ تو حضرت رسول خدا نے فرمایا۔ اے معاویہ مجھ سے دور ہو جا۔ تیری پیٹھ سے مجھے خون کی بو آتی ہے۔ تو امیر معاویہ سنکر رونے لگا۔ اور عرض کی یا حضرت میں قربان جاؤں میرا جگر اس وقت پانی پانی ہو گیا ہے۔ مجھ کو اس بات کی اصل کیفیت بیان فرمائیے۔ رسول خدا نے فرمایا کہ تیری پشت سے ایک لڑکا پیدا ہوگا جو میری آل کا دشمن اور قاتل ہوگا۔ تو امیر معاویہ نے رد کر کہا کہ میں اپنی بیوی کو تین طلاقیں دے دیتا ہوں۔ چنانچہ ایسا ہی کیا۔ یعنی اپنی عورت کو طلاق دے دی۔ بعدہٗ امیر معاویہ کو ایسی بیماری لگی کہ تمام حکماء نے کہا کہ تو بچ نہیں سکتا جب تک تو کسی عورت سے مباشرت نہ کرے گا تو امیر معاویہ نے اپنی ایک لونڈی سے مباشرت کی جس سے یزید پیدا ہوا۔

جو تقدیر دن ہونا ہووے ہو کر رہندا بھائی
کسنوں طاقت جو دم مارے وچ تقدیر الٰہی

نیکاں بداں عداوت بھائی مڈھ قدیموں آئی
شیطاں اول حضرت آدمؑ نال عداوت چائی

پھر ہابیل قابیل جے جو آدم بیٹے آہے
قتل ہابیل قابیل کیتا سر ظلموں بھار اٹھائے

روز قیامت تائیں جاری رہسی ایویں بھائی
نیکاں بداں دی آپس اندر دیر عداوت آئی

تاریخ خلفا میں لکھا ہے کہ امیر معاویہ نے اپنی خلافت کے زمانہ میں ایک لاکھ دینار سالانہ امام حسنؓ اور امام حسینؓ کے لئے وظیفہ مقرر کیا ہوا تھا۔

مسئلہ:- وصیت کی امیر معاویہؓ نے اپنے بیٹے یزید کو بوقت قریب الموت کے کہ اے یزید ان چند اصحابوں کا بہت ہی لحاظ رکھنا۔ اور ادب آداب کے ساتھ پیش آتا ہوگا۔ ایک عبدالرحمٰن بن ابو بکر صدیقؓ اور عبداللہ بن عمرؓ اور ابن مسعودؓ اور فرزند حضرت علی یعنی حسنؓ حسینؓ کی خدمت اچھی طرح بجا لائیں اور ان کے خلافت کے مدعی ہونے سے خوف نہ کرنا۔ اور ان کو آرام سے عبادت الٰہی کرنے دینا۔ کیونکہ ان کو خلافت سے کوئی غرض نہیں۔ اور جب مدینہ منورہ میں جانا تو بہت سا روپیہ اور تحائف مال وغیرہ کثرت سے ان کی خدمت میں نذرانہ لے جانا۔ اور ان کی رکاب پکڑ کر سواری کے ساتھ دوڑنا۔ کیونکہ میں نے ان کا بہت بڑا مرتبہ دیکھا ہے کہ وہ دونوں صاحبزادے رسول خدا کے دوش مبارک پر سوار ہوتے سنے۔ اے یزید حضور پاک حضرت فاطمہ کے گھر آئے اور دیکھا۔

رو رو نیر چلاوے فاطمہ پاک نبی جد آیا
پچھیا دس لے بیٹی میری تینوں کس روایا

آکھیا حسن حسین ورہا تنوں کتنا دقت دیہایا
باہر کھیڈن گئے تے ہوسی مجھ پیاس ستایا

ہوئی بے چین طبیعت میری سردار الٰہی
تاں ڈھونڈن کارن نبی گیا سنگ ابوبکر ہمراہی

میل برابر بھالن کارن شہروں باہر آئے
تاں ویکھیں اک چھیڑو ن پیا ایجڑ مال چرائے

معاویہؓ کہے میں چھیڑو کولوں پچھیا سیں یزیدا
ہیں کدھرے صاحبزادے ڈٹھے سانوں دس مریدا

اس آکھیا ادھر گئے دو لڑکے سندر شکل نورانی
تاں ویکھیا درخت تلے نے ستے اتے چادر تانی

نے جبرائیل نے بیٹھا پکھا پیا ہلاوے
صاحبزادیاں اپر وانگ غلاماں صدقے جاوے

امام حسن نوں پاک نبی نے گودی وچہ اُٹھایا — ابو بکرا امام حسینؓ نوں موہڈیاں اُپر چایا
غرض معاویہ کرے وصیت یزید پلید دیتا ئیں — اے لڑکے نہ حسنؓ حسینؓ نوں ہرگز رنج پہنچائیں
ایہ بہت پیارے پاک نبیؐ نوں صاحب منصب عالی — جو اونہاں نال عداوت رکھے جان ایمانوں خالی
کیتی بہت وصیت معاویہؓ کسر نہ چھوڑی کائی — اے پر اس بدبخت کمینے سگوں عداوت چائی
اسد یوں یہ امیر معاویہ طعن نہ کوئی آیا — جیویں نوح نبیؑ پر طعن نہ کوئی جو کنعان کمایا

فائدہ :- اور حضرت علی کرم اللہ وجہٗ اور امیر معاویہؓ کے درمیان جو جنگ و جدال ہوئے ہیں وہ بڑا طول طویل قصہ ہے۔ اور پیچ در پیچ باتیں ہیں۔ انشاء اللہ آگے چل کر اس کا بھی ذکر کیا جائے گا۔ مگر خلاصہ یہ ہے کہ ہر دو فریقین کو بُرا نہیں کہنا چاہیئے۔ خموشی ہی بہتر ہے۔ اور حضرت علی کرم اللہ وجہٗ اس آیت کے تحت میں لکھتے ہیں جو پارہ ۱۴ سورہ حجر میں ہے۔ وَنَزَعْنَا مَا فِي صُدُورِهِم مِّنْ غِلٍّ إِخْوَانًا عَلَىٰ سُرُرٍ مُّتَقَابِلِينَ ۝ اور دور کر دیں گے ہم جو کچھ بھی سینوں اُن کے بیں تھا۔ کینہ حسد۔ عداوت وغیرہ اور بھائی ہو جائیں گے ایک دوسرے اوپر تختوں کے آمنے سامنے

فائدہ :- حضرت علیؓ نے فرمایا کہ ہم جنگ جمل سے پہلے اس آیت کو ماسوا اپنے غیر مومنوں کے حق میں جانتے تھے۔ جب ہمارا اور امیر معاویہؓ اور طلحہؓ زبیرؓ و عائشہؓ ام المومنین کا آپس میں تنازعہ پڑا تو ہم نے جان لیا کہ یہ آیت شریف ہمارے ہی حق میں نازل ہوئی ہے کہ دن قیامت کے اللہ تعالےٰ ہمارے درمیان صلح کرا دیں گے اور غصہ اور کینہ وغیرہ تمام دور فرما کر ایک دوسرے کے بھائی بنا دیں گے۔ اور دشمنوں کی آرزوئیں خاک میں ملا دیں گے۔

معاویہؓ طلحہؓ زبیرؓ تے عائشہؓ لڑے جو نال عؓلی دے — جنہاں قتل کیتا عثمانؓ اوہ سبھن لشکر وچہ علی دے
اوہ چاہے آکھن اینہاں سبھناں تائیں قتل کچھوے — علیؓ کہے بن ثابت کیتے کیہیں جماعت مریوے
سبھناں عمل شریعت اُتے اپنی طرفوں کیتا — ساڈوں اس قصے دے اندر واجب ہے چپ بیتا
روز قیامت اونہاں اندر اللہ صلح کریسی — غصے کینے چلدے اونہاں اللہ پاک دھویسی

ذکر تعظیم و سلوک و محبت و امداد کرنا اہل بیتؓ کے ساتھ ابو حنیفہؒ کا

القول المعقول فی حب آل رسول میں ہے کہ حضرت ابو حنیفہ اُن سادات کی جو ظالموں کے ظلم سے پوشیدہ تھے بڑی امداد کرتے تھے۔ اور اپنے شاگردوں کو بھی اُن کی خدمت کیواسطے اُبھارتے رہتے تھے۔ ایک دفعہ ایک ستیہ کی مخفی طور پر دو لاکھ درموں سے امداد کی۔

ذکر امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کا اہل بیت کے ساتھ محبت کرنا

اسی کتاب میں لکھا ہے کہ ایک دفعہ جعفر عباسی نے امام مالک کو اتنا مارا کہ غش کھا کر گر پڑے جب ہوش آئی تو عرض کی کہ میں نے آپ کو معاف کیا۔ لوگوں نے سبب معافی کا پوچھا تو امام مالکؒ نے فرمایا کہ میں نے نہیں چاہتا کہ میرے بدلے دن قیامت کے اہلبیت کو تکلیف ہو۔ اور جب منصور خلیفہ مدینہ منورہ کا ہوا تو امام مالک کو کہا

Marfat.com

کہ اب تو اپنا قصاص جعفرؒ عباسی سے لے لے۔ تو امام مالکؒ نے کہا کہ میں تو جب کوڑا میرے بدن پر لگتا تھا تب ہی معاف کر دیتا تھا۔ بسبب قرابت رسول خدا کے

ذکر امام شافعی رحمتہ اللہ کا اہلبیتؓ کے ساتھ سلوک و محبت

اسی کتاب القول المقبول میں ہے کہ حضرت امام شافعیؒ اس قدر سادات کے ساتھ محبت کرتے تھے کہ لوگ گمان کرتے تھے کہ شاید یہ رافضی ہو گئے ہیں۔ تو ان کے جواب میں آپنے فرمایا۔

لَوْ کَانَ رِفْضًا حُبُّ اٰلِ مُحَمَّدٍ ۔۔۔ فَلْیَشْھَدُ الثَّقَلَانِ اِنِّیْ رَافِضِیْ
پس جے کر ہے رفض محبت آل محمد آئی ۔۔۔ دو جہان گواہ رہو میں ٹھیک ہاں رافض بھائی
رافضی خاص اصحاب ثلاثہ تائیں بُرا منا دن ۔۔۔ کرن تبرّہ بازی اونہاں ہرگز نہ شرما دن
شافعی آکھیا میں اصحاباں دوست دلوں بجاؤں ۔۔۔ پر آل نبیؐ سنگ پیار آمیرا جو باہر حد حسابوں
رفض گر ہست حب آل رسولؐ ۔۔۔ یا لَوْلَا بخاندان بتولؓ
رفض جے کر ہے حب آل رسول ۔۔۔ یا دوستی با فرزندان بتولؓ
گر گو باشش آدمی د پری! ۔۔۔ کہ شدم من زغیرا قضو بری
کدی کدائیں ہووے بھائی آدمی مثل پری دے ۔۔۔ پر میں بیزار انہانوں رافضیاتوں جنہاں دے بُرعقیدے
بتول لقب ہے حضرت فاطمہ زہرا سندا آیا ۔۔۔ یعنی تارک دُنیا جانی حرص کنوں دل چایا
پر ہے افسوس انہاں اُپر جنہاں بتول حریص ٹھہرایا ۔۔۔ باغ فدک دے معاملے اندر طول طراز الایا
آکھن زہرا سر ننگا کر وچہ کچہری آئی ۔۔۔ لوکو فدک دیواؤ میتوں آکھیا لفظ دوہائی
باغ فدک دے معاملے اندر بہت کرن بکواساں ۔۔۔ زہرہ بتول حریص ٹھہرائی ہے اونہاں بدذاتاں
اٰلِ نَبِیٌّ ذُرِیْعَتِیْ وَھُمْ اِلَیْہِ وَسِیْلَتِیْ ۔۔۔ اَرْجُوْبِھِمْ اُعْطٰی غَدًا بِیَدِ الْیَمِیْنِ صَحِیْفَتِیْ
نبی دی آل ذریعہ میرا وسیلہ ہور تماماں! ۔۔۔ ہے اُمید جو سجے ہتھ وچہ ملسی عملاں ناماں
الٰہی بحق بنی فاطمہ ۔۔۔ کہ بر قول ایماں کنی خاتمہ
اگر دعوتم رد کنی ور قبول ۔۔۔ من و دست دامان آل رسول
آل نبیؐ دی حب طفیل میں کراں امیداں جائی ۔۔۔ عزت حشمت ہووے میری وچہ دربار الٰہی
عملاں اپنیاں اُپر میتوں مُول امید نہ کائی ۔۔۔ مگر محبت آل نبیؐ دی ہیں دل آس لیائی
بھی احمد حنبلؒ وانگ اونہاں دے تابعداراں ماں ۔۔۔ یعنی اہل البیت بنی دا خادم وانگ غلاماں
کوئی شافعی مالک احمد حنبل کس تو ں جائی ۔۔۔ کہن دُرود جو آل نہ پڑھدا اوس نماز نہ کائی
دُعا اندر جد آل نبیؐ پر نہ دُرود پہنچا دے ۔۔۔ کوئی دعا منظور نہ ہووے ایویں مغز کھپا دے
سنت اہل جماعت ساری متفق اسپر ہوئی ۔۔۔ آل نبیؐ دا دشمن کافر اس وچہ شک نہ کوئی
آل اصحاب اہل حد تک تابعدار نہ ہووے ۔۔۔ اوہ کدے نہ مومن ہووے بھاویں پٹ پٹ جھاٹا کھووے

Marfat.com

منہ سر سینہ پٹن ناں جے ہے حب آل رسولی
تاں کنجر چوہڑے بہتا پٹن جہے ٹولی فضولی

آل نبی دی ایہ محبت ہرگز جانوں ناہیں
جیہڑے چوہڑے کنجر کرُدے رباساں بچائیں

وچہ محرم کنجر پاندا ماتم انت نہ آوے
ایویں چوہڑیاں ماتم کردیاں ویکھے جیں دل جاوے

ایہ محبت آل نبی دی ہرگز جانوں ناہیں!
محبت آل محمدؐ سندی ہیں ہُن لکھ دکھائیں

اوّل محبت آل نبی کی یہ ہے کہ اُن پر درود شریف بکثرت پڑھے اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَسَ
دوم ۔صبر۔ توکل علم ۔حلم ۔سخاوت شجاعت ذکراذکار نفل نوافل صوم صلوٰۃ حج زکوٰۃ خیر خیرات صدقہ صد
تلاوت قرآن کریم روش لباس مثل اُن کے رکھے ۔ الغرض تمام احکام الٰہی بجا لانا محبت اہل بیت رسول ا
کی ہے ۔ اور یہ محبت نہیں کہ ماہ محرم میں چند دن سینہ کوبی کرنا وغیرہ ۔

مجلس ششم

در فضائل پنجتن پاک و مومنین و علامات مشرکین و منافقین متعلق آل

فائدہ :۔ خصائل پنجتن پاک و مومنین کے بے شمار ہیں ۔ گر چند خصائل مختصر طور پر بیاں لکھے جاتے ہیں ۔ تاکہ معلو
جائے کہ جو لوگ آجکل دعویٰ محبت پنجتن پاک کا کرتے ہیں اگر ان میں خصائل پنجتن پاک و مومنین کے ہوں تو وہ اپنے د
میں سچے ہیں ۔ ورنہ مثل مشہور ہے کہ زنگی کا نام کافور ۔

مسئلہ :۔ اوّل تو دیکھو کہ پنجتن پاک کو مسجدوں اور نمازوں کیساتھ کیساتھ پیار تھا ۔ اور جس کو مسجد اور نماز جا
کیساتھ پیار نہیں اس کو اللہ تعالےٰ اور پنجتن پاک کافر فرماتے ہیں ۔ جیسے پارہ دس سورۃ توبہ میں ارشاد ہے مَا کَا
لِلْمُشْرِکِیْنَ اَنْ یَّعْمُرُوْا مَسٰجِدَ اللّٰہِ شٰھِدِیْنَ عَلٰٓی اَنْفُسِھِمْ بِالْکُفْرِ اُولٰٓئِکَ حَبِطَتْ اَعْمَالُھُ
وَفِی النَّارِ ھُمْ خٰلِدُوْنَ ۝

ترجمہ :۔ نہیں ہے لائق واسطے مشرکوں کے یہ کہ آباد کریں مسجدیں اللہ کی گواہی دینے والے ہیں اوپر جانوں اپ
کے ساتھ کفر کے وہ لوگ ضائع ہوئے نیک اعمال اُن کے اور وہ بیچ آگ کے ہمیشہ رہیں گے ۔ دوسری جگہ ارشاد ہو
ہے اِنَّمَا یَعْمُرُ مَسٰجِدَ اللّٰہِ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ وَاَقَامَ الصَّلٰوۃَ وَاٰتَی الزَّکٰوۃَ وَلَمْ یَخْشَ
اِلَّا اللّٰہَ ۔ اُولٰٓئِکَ اَنْ یَّکُوْنُوْا مِنَ الْمُھْتَدِیْنَ ۝

ترجمہ :۔ سوا اس کے نہیں کہ آباد کرتے ہیں مسجدیں اللہ کی جو ایمان لائے ساتھ اللہ کے اور دن آخرت کے اور قا
کرتے ہیں نماز کو یعنی ہمیشہ کے لئے ہیں ۔ اور دیتے ہیں زکوٰۃ اور نہیں ڈرتے وہ کسی سے سوا اللہ کے یعنی تقیہ نہیں کر
یہ لوگ ہیں راہ پانے والوں سے

فائدہ :۔ اللہ تعالےٰ نے فرمایا ہے جن میں یہ چھ خصلتیں ہیں وہ راہ پانے والوں سے ہیں ورنہ نہیں

Marfat.com

ں مسجدوں کو آباد کرنا دوسرا اللہ تعالٰے کے ساتھ ایمان لانا۔ تیسرا آخرت کو ماننا۔ چوتھا نماز کو ہمیشہ پڑھنا۔ واں مال کی زکوٰۃ دینا۔ چھیواں خاص اللہ تعالٰے سے ڈرنا۔ تقیہ نہ کرنا۔

حدیث :۔ ابوہریرہ سے روایت ہے اَحَبُّ الْبِلَادِ اِلَی اللّٰہِ تعالٰے مَسٰجِدُھَا۔ فرمایا پنجتن پاک نے تمام گاؤں آبادی سے اللہ تعالٰے دوست رکھتا ہے اس گاؤں کی مسجد کو۔ اور فرمایا پنجتن پاک نے اے ابوسعید جس کو دیکھو تم مسجد نگہبانی کرتا ہے فَاشْہَدُوْا لَہٗ بِالْاِیْمَانِ۔ پس گواہی دو تم کہ وہ مومن ہے جیسا کہ فرمایا اللہ تعالٰے نے کہا اللہ تعالٰے اِنَّمَا یَعْمُرُ مَسٰجِدَ اللّٰہِ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ۔ سوا اس کے نہیں کہ مسجد اللہ کی وہ آباد کرتا ہے جو ایمان والا ہوتا ہے اللہ تعالٰے اور آخرت پر۔

پنجتن پاک کہن جو مسجد طرفے ٹر کے آوے ہر ہر قدمے دہ دہ نیکی اجر اللہ تنیں پاوے
دہ دہ بدیاں دُور ہوون دہ درجے ہون بلندی مسجد وچہ نماز گذارے ڈاہڈا عمل پسندی
نہ مسجد باجھ نمازاں پڑھدے پنجتن پاک غفاری مگراں سفر بیماری اندر ہووے امر لاچاری
اوہ پنجتن کیوں محب بنن جو حب مسیت نہ کردے جو سن کر بانگاں مسجد اندر قدم نہ ہرگز دھردے

پنجتن پاک فرماتے ہیں۔ مَنْ خَمَسَ خَمْسَ اَوْقَاتٍ فِی الْجَمَاعَۃِ اَعْطَا اللّٰہُ تعالٰے اَجْرَ اَلْفِ شَہِیْدٍ۔ کہ جو کوئی پانچ نمازوں کو پانچ وقت ساتھ جماعت کے پڑھے گا تو عطا کرتا ہے اللہ تعالٰے اس کو ثواب ہزار شہید کا۔

مومن جو پنجوقت نمازاں نال جماعت پڑھدا ہزار شہیداں اجر ملے اس روز قیامت فردا
ساتھ جماعت نماز جو مسجد اندر جا کر پڑھسی اس امر نوں پچھے خوف نہ کوئی جنت موجاں کرسی
جو کوئی سن کر بانگ آوازہ مسجد طرف نہ آوے اوہ پاک منافق جانی خود سرور فرماوے

مَا تَرَکَ الْجَمَاعَۃَ اِلَّا مُنَافِقٌ۔ نہیں چھوڑتا نماز جماعت کو جان بوجھ کر مگر منافق۔

جو جان جماعت نماز نہ پڑھدے پنجتن پاک بتاون اوہ پاک منافق پک منافق مومن کہے نہ جاون
نال جماعت نماز گذارن مومناں خاص نشانی جو چھڈ جماعتاں پڑھن اکلے جانوں ٹول شیطانی
پنجتن پاک کہن جو نال یہود سلام الاؤ! پر ساڈی امت دے یہوداں نہ سلام بلاؤ
تاں اسو قت اک شخص اصحابی عرض حضور سنادے کون یہود تساڈی امت سانوں سمجھ نہ آوے
نبی کہیا جس بانگ سنی پھر مسجد طرف نہ آیا اوہ یہودی امت میری واضح کر سمجھایا
میں لکھ حدیث دکھیا واں تینوں دلدا شک ونجاواں جیونکر پنجتن پاک کہن نہ دل تقیں کجھ بناواں

قَالَ النَّبِیُّ سَلِّمُوْا عَلَی الْیَہُوْدِ وَالنَّصَارٰی وَلَا تُسَلِّمُوْا عَلٰی یَہُوْدِ اُمَّتِیْ قَالَ سُئِلَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ مَا یَہُوْدُ اُمَّتِکَ قَالَ مَنْ یَّسْمَعُ الْاَذَانَ وَلَمْ یَحْضُرِ الْجَمَاعَۃَ

ترجمہ :۔ فرمایا نبی کریم نے میرے اصحابو تو یہودوں اور عیسائیوں کو سلام کیا کرو۔ مگر میری امت کے یہودیوں کو سلام نہ کیا کرو۔ تو ایک اصحابی نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ آپ کی امت کے یہودی کرانی کون ہیں تو فرمایا آپ نے جو بانگ سن کر مسجد میں جماعت کے واسطے نہ آدیں۔

Marfat.com

پنجتن پاک محبت نال مسیت ہمیشہ آہی — اَلْمَسْجِدُ بَیْتُ کُلِّ مُؤْمِنِ التَّقِیِّ پاک حدیث آئی

یعنی مسجد مومناں داتے متقیاں گھر آیا ! — توں کیوں محب اماماں جسنے مسجد قدم نہ پایا

مومناں نال مسیت محبت گھر توں زیادہ آئی — توں کویں محب اماماں جس نے مسجد جھات نہ پائی

جس نال مسیت پیار نہیں اوہ مومن موہنوں سداوے — جیوں کر کالا کتا ہو کر موتی نام سداوے

مسئلہ :- حدیث پنجتن پاک فرماتے ہیں کہ مومن کا دل مسجد میں ایسا آرام پکڑتا ہے جیسا مچھلی پانی میں اور منافق کا دل مسجد میں ایسا بے آرام ہوتا ہے جیسا کہ مچھلی بغیر پانی کے بے آرام ہوتی ہے

پنجتن پاک نے مومناں ساریاں ایہو طریقہ جانی — پنجوقت نماز جماعت پڑھنی مسجد وچہ پچھانی

مومن دا کم مسجد اندر کرن آبادی بھٹا وا — جو کرے آباد نہ مسجد اوہ منافق سمجھ بھرادا

پنجتن وقت نمازاں پنجے کردے خوب ادائی — جو ہک نماز نہ پڑھدا اُسنوں کافر آکھن بھائی

مَنْ تَرَكَ الصَّلٰوةَ مُتَعَمِّدًا فَقَدْ كَفَرَ ۔ جو کوئی دیدہ دانستہ ایک نماز کو چھوڑ دے وہ کافر ہے یعنی قضا ہونے پر افسوس نہ کرے ایک سوئی نقصان ہونے جتنا بھی ۔ اور قضا بھی نہ دے وہ کافر ہے۔

حضرت علی نوں خاص محبت نال مسیتاں آہی — وچہ نماز شہید ہوئے سُن رادی خبر سنائی

محب اماماں بنیوں حب نماز مسیت نہ کائی — اپنے موہنوں مومن بنیوں دعویٰ کوڑ ہوائی

مسئلہ :- جو شخص کبھی نماز پڑھتا ہے اور کبھی نماز نہیں پڑھتا اس کو اللہ تعالےٰ اور پنجتن پاک منافق فرماتے ہیں جو کافر سے بھی ابتر ہے جیسا کہ پارہ پنج سورہ لنساؔء میں ارشاد ہوتا ہے وَاِذَا قَامُوْٓا اِلَى الصَّلٰوةِ قَامُوْا كُسَالٰى يُرَآءُوْنَ النَّاسَ وَلَا يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ اِلَّا قَلِيْلًا ۝ مُّذَبْذَبِيْنَ بَيْنَ ذٰلِكَ لَآ اِلٰى هٰٓؤُلَآءِ

ترجمہ - اور منافق لوگ جب کھڑے ہوتے ہیں نماز کے لئے ہارے دل سے لوگوں کے دکھلانے کے لئے اور نہیں نہیں یاد کرتے اللہ کو مگر کبھی کبھی اور دھوکے ہیں ہیں درمیان اس کے اور نہ وہ کافر ہیں ۔ اور نہ وہ مومن ہیں اور جگہ منافق اودیہ دوزخ ہے - یعنی کافر سے بھی ان کو زیادہ سخت عذاب ہے ۔

ان المنفقین اِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ فِي الدَّرْكِ الْاَسْفَلِ مِنَ النَّارِ ۚ وَلَنْ تَجِدَ لَهُمْ نَصِيْرًا ۔ منافق لوگ بیچ درکہ نیچے کے ہوں گے آگ میں اور ہرگز نہ پائیں گے کوئی مددگار

بعضے کدی نمازاں پڑھدے تے کدے پڑھدے ناہیں — اوہ جان منافق بیشک بین دوزخ وچہ سزائیں

کافراں نالوں بھی ودھ جان عذاب منافق تائیں — تھلے دوزخ اندر جاسن بے نماز بلائیں

جو پنجتن پاک محب ہیں تے نماز کدی نہ آداوے — او جان منافق بھاویں سید مغل پٹھان سداوے

پنجتن پاک محباں والی ایہ نشانی آئی !! — پنجے وقت نمازاں اندر مسجد کرن ادائی!

امام حسینؑ نے بین شہادت وچہ نمازے پائی — کربلا وچہ مصیبت ویلے نماز نہ بھلائی

ہُن جو پڑھن محب حسینیؑ حب نماز نہ کردے — بیشک جھوٹے بیشک جھوٹے جان شیطانی بردے

مسئلہ :- پنجتن پاک سب کے سب حافظ قرآن تھے ۔ اور قرآن کا حفظ کرنا ثواب عظیم ہے جیسا کہ فرمایا عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَرَأَ الْقُرْاٰنَ فَاسْتَظْهَرَهٗ اَيْ حَفِظَهٗ فَحَلَّلَ حَلَالَهٗ

Marfat.com

وَحَرَّمَ اِمَهٗ اَدْخَلَ اللّٰہُ تَعَالٰی فِی الْجَنَّةِ وَشَفَّعَهٗ فِیْ عَشَرَةٍ مِّنْ اَھْلِ بَیْتِہٖ کُلُّھُمْ قَدْ وَجَبَتْ عَلَیْھِمُ النَّارُ

ترجمہ ۔ حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ نے کہ جو کوئی پڑھے قرآن اور یاد کرے اس کو اور حلال جانے اس کے کو اور حرام جانے حرام اُس کے کو داخل کرے گا اللہ تعالیٰ اس کو بیچ جنت کے اور شفاعت کرے گا اپنے قبیلے کے دس آدمیوں کی جن پر دوزخ واجب ہوگا ۔

حفظ قرآن جو کردا مومن اسدا باپ تے مائی ۔۔۔ رلسی تاج جڑا د سر پر سورجوں ودھ روشنائی

بہت فضیلتاں حافظاں تائیں پنجتنؓ پاک جتاون ۔۔۔ دنیا وچہ بھی روز قیامت نبیاں دا سنگ پاون

تے حافظ ہون خود شان جو ملسی وچہ بیان نہ آسے ۔۔۔ شان بیان قرآن نہ ہتیوے پر شرطا جو عمل کماوے

حضرت علی تے حسنؓ حسینؓ تے فاطمہ حافظ آہی ۔۔۔ جو پنجتن پاک نہ حافظ جانے مارے قہر الہی !

ہن بنن محب جو پنجتن دے اوہ حافظ ہوندے ناہیں ۔۔۔ توں مول محب نہ جانی اونہاں پنجتن پاک کداہیں

ایہ بھی معجزہ پنجتن پاک دا ظاہر پیا دسیوے ۔۔۔ جو اصحاباں دشمن اس نوں یاد قرآن نہ ہیوے

یعنی ادب اصحاباں نتیں ایہ یاد قرآن ہے تھیندا ۔۔۔ بے ادب اصحاب نہ حافظ ہووے ظاہر پیا دسیندا

فائدہ :۔ اب جو محبت پنجتن پاک کا دعوے کرتے ہیں اُن میں سے کوئی بھی حافظ قرآن نہیں ہوتا ۔ اگر ان سے دریافت کیا جائے تو وہ کہتے ہیں کہ ہمارا حافظ فلاں جگہ رہتا ہے اسی طرح ٹال مٹال کر دیتے ہیں ۔ مگر حافظ نہیں ملتا ۔ اس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ وہ فرقہ محب اہل بیت کہلانے کا حقدار نہیں ہے بلکہ ہم سنت اہل جماعت کی جماعت ہے جو محب اہلبیت ہیں جس سے ہزاروں حافظ ہوئے اور ہزاروں اب بھی خدا کے فضل سے موجود ہیں ۔ اور وہ اس واسطے حافظ نہیں ہو سکتے ، قرآن مجید پاک ہے اور پاک جگہ میں رہتا ہے ۔ اور وہ بسبب گالی دینے اصحابہ کرام کے پلید اور مشرک ہیں ۔ اس واسطے پلید جگہ میں نہیں رہ سکتا ۔ جیسا کہ دار قطنی میں ہے :۔

عَنْ اَبِیْ طَالِبٍ عَنِ النَّبِیِّ قَالَ سَیَاْتِیْ مِنْ بَعْدِ قَوْمٌ یُّقَالُ لَھُمُ الرَّافِضَةُ فَاِنْ اَدْرَکْتَھُمْ فَاقْتُلُوْھُمْ فَاِنَّھُمْ مُشْرِکُوْنَ قَالَ قُلْتُ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ مَا عَلَامَةٌ قَالَ اِنَّھُمْ یَسُبُّوْنَ لَھُمْ اَبَابَکْرٍ وَعُمَرَ وَمَنْ سَبَّ اَصْحَابِیْ فَلَعْنَةُ اللّٰہِ وَالْمَلٰٓئِکَةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِیْنَ وَسَبُّ اَبِیْ بَکْرٍ وَعُمَرَ اِیْمَانٌ وَبُغْضُھُمَا کُفْرٌ ۔

ترجمہ :۔ حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول خدا نے کہ قریب ہی بعد میرے ایک قوم آئے گی کہ کہا جائے گا ان کو رافضی پس اگر پاؤ اُن کو اے علیؓ پس قتل کرو اُن کو پس تحقیق وہ مشرک ہیں ۔ کہا حضرت علیؓ نے یا رسول اللہ کیا ہوگی نشانی ان کی مشرک ہونے کی جو بظاہر دعوے محبت کریں گے اور در حقیقت وہ مشرک ہوں گے ۔ تو فرمایا رسول خداؐ نے اے علیؓ کرم اللہ وجہٗ وہ گالیں دیں گے ابابکر صدیقؓ اور عمر فاروق کو ۔ اور فرمایا جو کوئی میرے کسی اصحاب کو گالی دیوے وہ کافر ہے ۔ اور محبت ابابکر صدیقؓ اور عمرؓ فاروق کی نشانی ہے ایمان کی ۔ اور برا جاننا ان کا نشانی ہے بے ایمانی کی پس یہی سبب ہے کہ جو گمراہ گروہ دشمن اصحاب ثلاثہؓ کا ہوگا ان میں ایک بھی حافظ نہیں ہو سکتا کیونکہ ادب اصحاب کا ادب قرآن کریم کا ہے ۔ اور بے ادبی اصحابؓ کی بے ادبی قرآن کریم کی ہے ۔ جیسا کہ فرمایا رسول خدا نے کَمَا قَالَ النَّبِیُّ مَنْ تَرَکَ الْاَدَبَ فَوَقَعَ فِیْ دَرَجَاتٍ ۔ پس جو کوئی طریقہ ادب کا چھوڑ دیتا ہے باب درجات سے محروم سے محروم رہ جاتا ہے مثل شیطان کے ۔ باد بیٔ باقی تاجر رگے شرائی ۔ کہ بزرگی نتیجہ ہے ادب کا جیسا کہ مولانا روم صاحب فرماتے ہیں مثنوی شریف ۔

از خدا جوئیم توفیق ادب ۔۔۔ بے ادب محروم ماند از لطف رب

Marfat.com

ترجمہ ۔ خداوند سے طلب کرتا ہوں میں توفیق ادب کی ۔ اس لئے کہ بے ادب خدا کی رحمت سے محروم رہتا ہے ۔

بے ادباں وچہ ناحافظ کوئی دیکھا کسیں ازمایا ۔۔۔ لیاؤ حافظ کوئی دیکھا ڈجے ہیں جھوٹ الایا

مشرق مغرب پورب پچھم تائیں بھلے جا دن ۔۔۔ جنہاندے وچہ یک نہ حافظ مومن کویں سدا دن

ادب قرآن تے ادب اصحاباں ظاہر پیا دسیوے ۔۔۔ بے ادب قرآن اصحاباں کدے نہ حافظ تھیوے

اٹھ نشان جو مومناں والے پاک اللہ فرمائے ۔۔۔ پارے اٹھارویں سورۃ مومنوں دے اندر آئے

جنہاندے وچہ سب نشانیاں ظاہر پایاں جادن ۔۔۔ اوہ بیشک مومن بیشک مومن اعلے درجے پادن

تے جنہاندے وچہ یک نشانی مول نہ پائی جاوے ۔۔۔ جیوں کر کالا کتا ہوکر موتی نام دھراوے

ہُن میں تنیوں لکھ دیکھاواں مومناں خاص نشانی ۔۔۔ اٹھارہویں پارے والی آیت سنتوں میرے جانی

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ ۔ قَدۡ اَفۡلَحَ الۡمُؤۡمِنُوۡنَ ۝ الَّذِيۡنَ هُمۡ فِىۡ صَلَاتِهِمۡ خَاشِعُوۡنَ •

ترجمہ :۔ تحقیق خلاصی یا نجات حاصل کی ان لوگوں نے جو بیچ نماز اپنی کے عاجزی کرنیوالے ہیں (یعنی اپنے ہاتھوں کو سینہ یا ناف کے نیچے باندھ کر عاجز ہوکر اپنے مولا حقیقی کے آگے کھڑے ہوکر نماز پڑھتے ہیں) ۔ جیسا کہ وائل بن حجر نے ابن بنیرہ سے روایت کی ہے قَالَ رَاَيۡتُ النَّبِيَّ وَضَعَ يَمِيۡنَهٗ عَلٰى شِمَالِهٖ تَحۡتَ السُّرَّةِ ۝

ترجمہ ۔ کہتے ہیں کہ دیکھا میں نے رسول خدا کو نماز پڑھتے تھے اور رکھا تھا آپ نے ہاتھ اپنا دایاں اوپر بائیں کے تلے ناف کے ۔ وَالَّذِيۡنَ هُمۡ عَنِ اللَّغۡوِ مُعۡرِضُوۡنَ ترجمہ :۔ دوسری نشانی مومنوں کی یہ ہے کہ بیہودہ باتوں سے کنارہ کرتے ہیں) یعنی چوپٹ نرد تاش وغیرہ نہ خود کھیلتے ہیں اور نہ کھیلنے والوں کو خوش ہوکر دیکھتے ہیں ۔ بلکہ کتب فریقین سے ثابت ہے کہ چوپٹ ۔ نرد ۔ تاش کی کھیل کو خوش ہوکر دیکھنا بھی ایسا ہے جیسا کہ اپنی ماں کی شرمگاہ کو دیکھنا ہے اور تاش کے پتے اور نرد ان کی گوٹیاں وغیرہ کو ہاتھ میں پکڑنا ایسا ہے جیسا کہ خنزیر کے گوشت کو پکڑنا یا اس کے خون میں ہاتھ ڈبوڑنا ہے ۔ نظم فارسی با ترجمہ :۔

در نرد یا شطرنج کس دستے بیازی مے کند ۔۔۔ در لحم خوکاں خون شاں گوئی کند او دست است

جو کوئی نرد چوپٹ تاش میں ہاتھ مارتا ہے ۔۔۔ گویا کہ وہ گوشت سور یا خون سور میں ہاتھ ڈبوڑتا ہے

در نرد یا شطرنج چوں بیند کسے نظر کند ۔۔۔ در شرم گاہے مادراں آنکس کند گوئی نظر

جو کوئی شخص چوپٹ نرد تاش کو دیکھتا ہے ۔۔۔ گویا اپنی ماں کی شرمگاہ کو دیکھتا ہے !

حضرت خدا بر مومناں سی صد نظر روزے کند ۔۔۔ شطرنج بازاں زیں نظر محروم شاں بیشک شمر

اللہ تعالیٰ تین ہزار نظر رحمت ہر روز مومنوں پر کرتا ہے ۔۔۔ گر چوپٹ تاش کھیلنے والے اس سے محروم رہتے ہیں

نقل تحفہ نصائح و تفسیر عمدۃ البیان قَالَ النَّبِيُّ مَنۡ لَعِبَ بِالنَّرۡدِ وَشِطۡرَنۡجِ فَكَاَنَّمَا اَنۡغَمَسَ يَدَهٗ فِىۡ لَحۡمِ الۡخِنۡزِيۡرِ ۔ فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی کھیلے چوپٹ تاش نرد وغیرہ سے وہ سور کے گوشت یا خون سے ہاتھ ڈبوڑتا ہے ۔

جو بات بیہودہ دیکھن سنن تے کروں باز نہ آوے ۔۔۔ چوپٹ تاش تے نرد کھنڈار ڈاہڈی فوں کتر ڈے

آتش بازی واجیاں اندر ضائع مال دنجاوے ۔۔۔ کنجر پوستیاں بھنگیاں بیلی نیڑہ ورآ دے !

ایہ سارے کم بیہودہ کرکے مومن چھیر سداوے ۔۔۔ دعوے اس دا جھوٹا یارو من وچہ نہ آوے

وَالَّذِيۡنَ هُمۡ لِفُرُوۡجِهِمۡ حَافِظُوۡنَ ۝ اور چوتھی نشانی مومن کی یہ ہے کہ وہ اپنی شرمگاہوں کی پورے طور

Marfat.com

پرحفاظت کرتے ہیں۔ یعنی زنا بدکاری کے قریب نہیں جاتے۔ اِلَّا عَلٰٓی اَزْوَاجِهِمْ اَوْ مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُمْ فَاِنَّهُمْ غَيْرُ مَلُوْمِيْنَ ۝ ترجمہ۔ مگر اوپر عورتوں اپنی کے یا جو مالک ہوئے ہاتھ ان کے یعنی لونڈی پس یہ لوگ نہیں ملامت کئے گئے فَمَنِ ابْتَغٰى وَرَآءَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْعٰدُوْنَ ۝ ترجمہ پس جو کوئی سوائے اس کے طلب کرے یعنی متعہ کرے پس وہ لوگ ہیں حد سے گذرنے والے۔ اگر اس کو زیادہ دیکھنا ہو تو مذمت متعہ میں دیکھو۔ وَالَّذِيْنَ هُمْ لِاَمٰنٰتِهِمْ وَعَهْدِهِمْ رٰعُوْنَ ۝ ترجمہ۔ اور مومن وہ ہیں جو امانتوں اور اقرار اپنوں کو پورا کرتے ہیں۔ وَالَّذِيْنَ هُمْ عَلٰى صَلَوٰتِهِمْ يُحَافِظُوْنَ ۝ ترجمہ۔ اور مومن وہ ہیں جو اوپر نماز اپنی کے خبردار ہیں یعنی اپنی نماز پورے طور پر پڑھتے ہیں۔ جیسا کہ سورۃ المعارج میں اللہ تعالٰے فرماتے ہیں۔ اَلَّذِيْنَ هُمْ عَلٰى صَلَاتِهِمْ دَآئِمُوْنَ ۝ اور مومن وہ ہیں جو نماز اپنی کو ہمیشہ وقت پر پڑھتے ہیں۔ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْوٰرِثُوْنَ ۝ الَّذِيْنَ يَرِثُوْنَ الْفِرْدَوْسَ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ۝ ترجمہ۔ یہی لوگ ہیں وارث ہونے والے فردوس یعنی باغ کے وہ بیچ اُس کے ہمیشہ رہیں گے۔ حاصل کلام جس شخص میں یہ آٹھ صفتیں ہوں وہ بیشک مومن ہے اور مومن کہلانے کا حقدار ہے ورنہ برعکس اس کے اور سورۃ البقرہ میں مومن کی صفت یوں ہے يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اسْتَعِيْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوةِ ۝ اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصّٰبِرِيْنَ ۝ ترجمہ۔ اے مومنو یاری چاہو تم ساتھ صبر اور نماز کے تحقیق اللہ تعالٰے ان مومنوں کا یاری دینے والا مددگار ہے۔

فائدہ:۔ جو شخص وقت مصیبت کے صبر کرتے اور نماز پڑھتے ہیں اُن کا خدا مددگار ہے۔ اور جو لوگ وقت مصیبت کے منہ سر سینہ پیٹتے ہیں۔ اور بے صبری کرتے اور نماز کو ترک کرتے ہیں خدا اُن کا دشمن ہے اور سورۃ المعارج میں اللہ تعالٰے کا ارشاد ہے فَاصْبِرْ صَبْرًا جَمِيْلًا ۝ ترجمہ۔ کہ یا رسول اللہ ایسا صبر کر جو بے شکایت ہو یعنی جیسا صبر حضرت ایوبؑ یا یعقوبؑ یا یوسفؑ نے وقت مصیبت کے کیا تھا۔ اور یہ بھی ایک مومنوں کی بڑی بھاری صفت ہے کہ اپنی داڑھی کو نہ مونڈتے اور نہ کترواتے ہیں۔ داڑھی کا مونڈانا اور مشت سے چھوٹی کو کترانا ایک برابر ہے جیسا کہ پنجتن پاک نے فرمایا مَنْ قَطَعَ اللِّحْيَةَ مِنْ قَبْلِ الْقَبْضَةِ تَسْوَدُّ وَجْهُهٗ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَمْ يَنَلْ شَفَاعَتِیْ۔ ترجمہ۔ جو کوئی کترائے داڑھی اپنی آگے مشت بھر سے سیاہ کالی ہوگی شکل اُس کی میدان قیامت میں اور نہ شفاعت کروں گا میں اس کی۔

اور دوسری حدیث پنجتن پاک نے فرمایا کہ ساتویں آسمان والے فرشتوں کی یہ تسبیح ہے سُبْحَانَ مَنْ زَيَّنَ الرِّجَالَ بِاللُّحٰى وَالنِّسَآءَ بِالذَّوَائِبِ ترجمہ:۔ پاک بابرکات ہے اللہ تعالٰے جس نے زینت دی یعنی سوہنا بنایا مردوں کو ساتھ بالوں داڑھیوں کے اور عورتوں کو ساتھ بالوں سر کے سے۔

الغرض جیسی سرمنڈی عورت ہر ایک کے نزدیک بہت بری ہے خواہ وہ کیسی ہی خوبصورت ہو۔ اور زیورات قیمتی سے آراستہ ہو اور ذات گوت سے بھی اعلیٰ ہو۔ ایسے ہی داڑھی منڈا آدمی خواہ کیسا ہی خوبصورت یا ذات گوت میں افضل ہو مگر بسبب داڑھی منڈانے کے اللہ تعالٰے اور اس کے فرشتوں اور نبیوں کے نزدیک بہت ہی برا ہے کیونکہ داڑھی منڈانے والا ایک لاکھ کئی ہزار پیغمبروں اور اماموں اور بزرگان دین کے خلاف کرتا ہے یعنی لعنت کرتا ہے۔ زیادہ دیکھنا ہو تو مذمت داڑھی منانے میں دیکھو۔

Marfat.com

مجلس ہفتم

دربیان فضائل شہادت و غسل و جنازہ و تکبیرات

اور نماز جنازہ کس کس پر پڑھنی جائز ہے اور کس پر ناجائز ہے اس کے متعلق سورۃ آل عمران پارہ چہارم میں ارشاد ہوتا ہے وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ قُتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتًا ترجمہ :- اور نہ گمان کرو تم جو صدق دل سے اللہ کی راہ میں شہید ہوئے اُن کو مُردے ، یعنی اللہ تعالٰے کو مُردہ کہنا شہید کا بُرا معلوم ہوتا ہے ۔ جب پارہ دوم سورۃ البقرہ میں ارشاد ہوتا ہے ۔

وَلَا تَقُوْلُوْا لِمَنْ يُّقْتَلُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتٌ ۭ بَلْ اَحْيَاۗءٌ وَّلٰكِنْ لَّا تَشْعُرُوْنَ ترجمہ :- اور مت کہو جو اللہ تعالٰے کی راہ میں شہید ہوئے اُن کو مُردے ۔ بلکہ وہ زندہ ہیں ۔ اور تم نہیں جانتے ، یعنی ان کی زندگی کی کیفیت نہیں سمجھ سکتے ۔

فائدہ :- ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ فرمایا رسول اللہ نے جو تمہارے بھائی جنگوں میں شہید ہوئے ہیں ان کو اللہ تعالٰے نے سبز پرندوں کی شکل بنا کر جنت میں طوبیٰ درخت کی ٹہنیوں پر جگہ دی ہے اور وہ جنت کی نہروں میں سے پانی پیتے ہیں اور میوے کھاتے ہیں ۔ اور سونے کے شمعدان جو پایہ عرش میں لٹکے ہوئے ہیں ان پر وہ آرام کرتے ہیں اور وہی ہے جگہ خواب گاہ ان کی ۔

آنکہ تراشناخت جانرا چہ کند ۔ فرزند و عیال و خانماں را چہ کند
جس نے تینوں جاتا اوہ کیوں کردا جان پیاری ۔ مال اولاد اسباب گھرے اوہ صدقے سو سو واری
شہید ان تائیں نہ مُردے آکھو ظاہر حکم سنایا ۔ نہ مریاں وانگو پٹو رو رو دین کرد فرمایا
بلکہ اوہ نزدیک اللہ دے زندے میوے کھاون ۔ تسیں کیوں اونہاں تائیں پٹو رب صاحب فرماون

كَمَا قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى بَلْ اَحْيَاۗءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُوْنَ ترجمہ - جیسا کہ فرمایا اللہ تعالٰے بلکہ شہید نزدیک اپنے پروردگار کے زندہ ہیں ۔ اور میوے کھاتے ہیں ۔ الغرض جو لوگ شہیدوں پر ماتم وغیرہ کرتے ہیں وہ اس آیت کے منکر ہیں ۔ کیونکہ ماتم تو مُردہ پر ہوتا ہے اور زندوں پر ماتم نہیں ہو سکتا ۔ مولانا رومؒ فرماتے ہیں

گفت پیغمبر خنک آنرا کہ او ۔ شد ز دنیا ماند از و فعل نکو
کہا نبی کریم نے خوش اور لائق ہے وہ ۔ جو گیا دنیا سے اور باقی رہا اس سے نیک کام
مرد محسن مرد لیک احسانش نمرد ۔ نزد یزداں دین و احسانش نخورد
نیک آدمی فوت ہو جاتا ہے اور نیکی اسکی فوت نہیں ہوتی ۔ نزدیک اللہ تعالٰے کے نیکی اسکی ضائع نہیں ہوتی
وائے آنکہ مرد و عصیانش نہ مرد ۔ تا نہ پنداری بمرگ او جان برد
ہائے افسوس وہ جو مر گیا اور گناہ اس کے نہ مرے ۔ اسکو تو گمان کر کہ جان سلامت لے گیا ہے
دل زندہ ہرگز نہ گردد ہلاک ۔ دل مُردہ تن گز بسیار زندہ چہ باک

دل جس کا ذکر الہٰی سے زندہ ہے وہ ہرگز فوت نہیں ہوتا ۔ اور جس کا دل مردہ ہے اگر اس کا تن بھی فوت ہو جائے تو کیا خوف ہے

مسئلہ :۔ جب حضرت جابرؓ انصاری کا باپ شہید ہوا تو اُس نے بارگاہ ایزدی میں درخواست کی کہ یا اللہ مجھے پھر دنیا میں بھیج ۔ تاکہ میں پھر شربت شہادت کا پیوں اور دوستوں یاروں کو بھی اس نعمت سے آگاہ کردوں تاکہ وہ بھی شہادت کی طرف رغبت کریں ۔ بارگاہ عالی سے ندا آئی کہ حکم ازلی اسی طرح جاری ہو چکا ہے کہ جو اس جگہ ہمارے پاس آیا پھر وہ دُنیا کی طرف نہ جائے گا ۔ ہاں تمہارے حال کی خبر دی جاتی ہے بَلْ اَحْيَآءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُوْنَ ترجمہ :۔ جو اللہ تعالیٰ کی راہ پر شہید ہوئے وہ نزدیک پروردگار کے زندہ ہیں اور میوے کھاتے ہیں فَرِحِيْنَ بِمَآ اٰتٰهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ وَيَسْتَبْشِرُوْنَ بِالَّذِيْنَ لَمْ يَلْحَقُوْا بِهِمْ مِّنْ خَلْفِهِمْ خوش ہیں وہ ساتھ اس چیز کے کہ دی ہے ان کو اللہ تعالیٰ نے فضل اپنے سے اور خوش ہوتے ہیں ساتھ خوشخبری کے جو ابھی نہیں ملے اُن کو پیچھے سے اور وہ اُمید رکھتے ہیں کہ جنت میں پہنچیں گے یعنی شہادت کی آرزو رکھتے ہیں ۔ جیسے کہ ہمارے بھائی شہید ہو کر اللہ تعالیٰ کے نزدیک عالی منصب کو پہنچے ہیں ۔ ہم بھی شہادت پاکر اس منزل کو حاصل کریں گے اَلَّا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ۝ نہیں خوف اُن کو اس چیز کا جو پیش اُن کے آئے گی ۔ اور نہ وہ غمگین ہوں گے ۔

شان نزول آیت کریمہ کا یہ ہے کہ جب خویش واقربا شہیدوں کے کوئی دنیا کی نعمت کھاتے تو خیال کرتے کہ افسوس ہم خوش اور ناز و نعمت میں ہیں اور باپ یا بیٹے یا بھائی وغیرہ ہمارے جو شہید ہو چکے ہیں ان انعامات یا نعمتوں سے محروم ہیں تو یہ آیت شریف نازل ہوئی وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ قُتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتًا ۭ بَلْ اَحْيَآءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُوْنَ ۝

ترجمہ ۔ اور نہ گمان کرو جو شہید ہوئے رستے اللہ کے ہیں مُردے بلکہ وہ زندہ ہیں نزدیک رب اپنے کے کھاتے ہیں میوے ۔ فَرِحِيْنَ بِمَآ اٰتٰهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ ۔ ترجمہ ۔ خوش ہیں ساتھ اس چیز کے جو عنایت کی ہے اللہ نے فضل اپنے سے ۔

مسئلہ :۔ اصلی شہید وہ ہے جو مارا جائے اہل کفار سے بیچ لڑائی حمایت اسلام کی ہے ۔ اور زخم ہونے کے بعد اسی وقت فوت ہو جائے مثل شہدائے اُحد و کربلا کے یعنی وصیت وغیرہ کوئی بات کرنی نہ پائے ۔ اقسام شہادت کے بہت ہیں ۔ مگر اصلی شہادت یہی ہے ۔ اور سوا اصلی شہادت کے سب کو غسل دیا جائے گا ۔

ارواح شہیداں جنت میوے ون پونے کھاون ۔۔۔ پیون شربت شہد بہشتاں پھر کرن نت جاون
جنس پکھیرو صورت سوہنی بن کر سیر کریندے ۔۔۔ تلے عرش دے راتیں آ کر اپر قندیلاں بہندے
آکھے رب شہیداں تائیں جو چاہو سو منگو ۔۔۔ جو کجھ منگسو ہیں تساں ویلیاں منگو مول نہ سنگو
اوہ سجدے پے عرض کریندے رب رحیم کریماں ۔۔۔ جو کتنیں سُنے نہ اکھیں ڈٹھے دتیاں تدھ نعمیاں
حکم ہووے کجھ ہور بھی منگو آکھن یا رب سائیں ۔۔۔ اساں راہ تیرے وچ مرن چنگیرا دنیا پھیر بھجائیں
چھڑ را دتیرے وچہ اپنے مرئیے دیئے جان پیاری ۔۔۔ حکم ہووے ایہ بات نہ منگو دنیا پھیر نہ واری
چھ انعام شہیداں [illegible] قبر عذاب نہ ہووے ۔۔۔ پہلے قطرے نال ہووے سب گناہ رب دھووے
بھی ستر ستر حور [illegible] جنت اندر پاون ! ۔۔۔ ستر ستر شخص گناہیں بھائے رب کولوں بخشاون

فائدہ :۔ ان چھ [illegible] ہوں کے سوا اور بھی چھ انعام شہیدوں کو ملتے ہیں ۔ اوّل ہر سال ان کو شہادت کا ثواب ملتا ہے ۔ دوم ان کا [illegible] جسم مثل انبیاء علیہم السلام کے مٹی نہیں کھاتی ۔ سوم ان کا خون پاک ہوتا ہے اگر ان

Marfat.com

کا خون کسی بدن یا کپڑے کو لگ جائے تو وہ بدن یا کپڑا بغیر دھوئے پاک ہے۔ چہارم اُن کو غسل دینے کی ضرور نہیں، وہ پاک ہیں۔ پنجم وہ مثل زندوں کی ہیں۔ اور کلام کرنے والے کی سُنتے ہیں۔ ششم وہ مثل زندو جنت کے میوے کھاتے ہیں۔

ذکر غسل میت

فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے میت کو غسل دینا زندوں پر واجب یا فرض کفایہ ہے۔ اور بو غسل میت کا سر پہاڑ اور پاؤں دکن کی طرف کرنے چاہئیں۔ جس طرح میت کو دفن کیا جاتا ہے۔ اور بعض میت کا سر مشرق اور پاؤں مغرب یعنی قبلہ رُخ کرتے ہیں۔ اس میں سخت بے ادبی پائی جاتی ہے

مسئلہ :۔ فتاوی عالمگیری اور درالمختار اور قاضی خان وغیرہ کتب میں لکھا ہے کہ سر میت بوقت کرنا مشرق کو اور پاؤں قبلہ رخ کرنا دینیات سے نہیں بلکہ مکروہ ہے۔ سنت طریقہ یہ ہے کہ سر میت قطب اور پیر دکھن کرنا افضل ہے۔

ذکر فضیلت نماز جنازہ

جنازہ کی نماز فرض کفایہ ہے۔ اگر بعض لوگ پڑھ لیں تو سب کی طرف سے فرضیت ادا ہو گئی۔ اور اگر کسی کا ج پڑھے بغیر دفن کیا جائے تو سب گاؤں والے گنہگار ہوں گے اور دلیل فرضیت نماز جنازہ کی یہ ہے کہ اللہ تعا پارہ گیارہ سورۃ توبہ کے درمیان ارشاد فرماتا ہے وَصَلِّ عَلَيْهِمْ إِنَّ صَلٰوتَكَ سَكَنٌ لَّهُمْ ۔ اور نماز جنا یا رسول اللہ اوپر اُن کے تحقیق نماز تیری تسلی بخش ہے واسطے ان کے۔ اور دلیل فرض کفایہ نماز جنازہ کی یہ ہے کہ ا جنازہ پر حضرت رسول اللہ نے اصحابؓ کو حکم دیا کہ اس پر نماز جنازہ پڑھو۔ اور آپ نے خود اس پر نماز جن نہ پڑھی۔

مسئلہ :۔ نماز جنازہ پڑھی جاتی ہے ہر ایک نیک و بد چھوٹے و بڑے پر جیسا کہ سنن بیہقی میں عبداللہ سے ہے۔ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلُّوْا عَلٰى كُلِّ بَرٍّ وَّفَاجِرٍ وَّعَلٰى كُلِّ صَغِيْرٍ وَّكَبِيْرٍ ترجمہ:۔ فرمایا آپ نماز جنازہ پڑھو تم ہر نیک و بد اور چھوٹے بڑے پر یہاں تک کہ شکم مادر سے تولد ہو کر ایک سانس بھی لیوے یا حرکت کرے یا آواز کرے اور پھر مرجائے تو اس پر نماز جنازہ پڑھنی فرض کفایہ ہے۔ جیسا کہ ابی سلمہؓ سے روا ہے لَقَدْ صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ عَلَى ابْنَيْ بَيْضَاءَ رواہ مسلم بخاری۔ البتہ تحقیق نماز جنازہ کی پڑھی رسول خدا اوپر دو لڑکوں بانوں کے جو بیضاءؓ اصحابی کے تھے۔

مسئلہ :۔ حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے صاحبزادے طیب طاہر۔ عبداللہ۔ قا ابراہیم علیہم السلام پر خود نماز جنازہ پڑھی ہے۔

جے زندہ بچہ باہر آوے پھر اوہ مرجاوے — غسل کفن اس فرض جنازہ جیہڑا نام ٹکاوے
جے کر ساہ لوے یا رووے یا کجھ کرے آوازہ — گواہی مادر دائی آکھن کردی فرض جنازہ
جے کر زندہ معلم ہووے مردہ باہر آوے — غسل نہیں نہ فرض [illegible] اُسدے اُپر آوے

مسئلہ :۔ کسی عورت کا آدھا طفل باہر آکر مرگیا تو اس کا دفن و غسل جنازہ بھی [illegible] کفایہ ہے۔

Marfat.com

فائدہ :- یہ یاد رہے کہ نماز جنازہ کی بہت فضیلت اور بزرگی والی ہے کیونکہ تمام انبیاء علیہم السلام کا جنازہ پڑھا گیا۔ اور پیغمبر گناہ سے پاک ہوتے ہیں۔ سوائے کتب اہل سنت جماعت کے شیعہ کی معتبر کتاب اصول کافی صفحہ دو سو چھہتر پر لکھا ہے۔ وَعَنْ اَبِیْ جَعْفَرٍ صَلَّتْ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ وَالْمَلَائِکَۃُ وَالْمُهَاجِرِیْنَ وَالْاَنْصَارِیْنَ فَوْجًا فَوْجًا

ترجمہ :- حضرت جعفرؓ سے روایت ہے کہ نماز جنازہ کی پڑھی گئی اوپر رسول اللہ کے تین دن تک۔ پہلے نماز جنازہ پڑھی فرشتوں پھر تمام مہاجرین ابابکر صدیقؓ عمر فاروقؓ عثمانؓ وغیرہ نے پھر تمام انصار یعنی مدینہ کے رہنے والوں نے پھر تمام گردونواحی مسلمانوں نے۔ اور یہ بھی یاد رہے کہ نبیؐ کے بعد شہید کا مرتبہ ہے کہ نماز جنازہ ان پر بھی پڑھی جاتی ہے۔ کیونکہ حضورؐ پاک نے احد کے شہیدوں پر پڑھی ہے۔ اگر اس مسئلہ کو زیادہ دیکھنا ہو تو صحیح بخاری شرح وقایہ باب شہداء میں دیکھو۔

مسئلہ۔ اگر کوئی مرد یا عورت یا لڑکی لڑکا بغیر جنازہ کے دفن کر دیا جائے تو تین تک کہ جب تک اس کا بدن نہ گلے، جنازہ اس کی قبر پر پڑھ لینا چاہیے۔ حاصل کلام جو لڑکا لڑکی اپنی ماں کے پیٹ سے مردہ تولد ہو یا کافر یا منافق ہو تو اس کا جنازہ نہیں پڑھنا چاہیے۔ سورۃ توبہ پارہ دسویں میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَلَا تُصَلِّ عَلٰی اَحَدٍ مِّنْهُمْ مَّاتَ اَبَدًا وَّلَا تَقُمْ عَلٰی قَبْرِهٖ اِنَّهُمْ كَفَرُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَمَاتُوْا وَهُمْ فٰسِقُوْنَ۔ ترجمہ۔ اور نہ نماز جنازہ پڑھ اوپر ان کے جو مر جائیں ان میں سے کبھی تحقیق انہوں نے کفر کیا ساتھ اللہ تعالیٰ کے اور وہ بد اعتقاد ہیں۔

مسئلہ :- جو کوئی اپنے والدین کے قصاص میں مارا جائے یا خودکشی کرے اس کا جنازہ بھی منع ہے

بعضے نامی مسلم مومن اپنے موہنوں سناون — جو ہڑیاں وانگ نہ پڑھن جنازہ ایویں دفن کرادن
نماز جنازہ طفل نابالغ نبیؐ نے آپ پڑھائی — کیہڑا جو فرزند نبیؐ توں انتقال آیا بھائی
جو نہ پڑھن نماز جنازہ اُپر نابالغ جانیں — مومن بنن خلاف شریعت چلن چال شیطانی
سدھے راہوں آپ بھلے ہور لوکاں بہت بھلایا — جو رہے مُٹھے کھان پچھے کیہاں دین ایمان ونجایا
ہور مسیب روایت کردا راوی ذکر سنایا — جنازہ ابو ہریرہ پڑھیا طفل نابالغ آیا

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَلٰی صَبِیٍّ لَمْ یَعْمَلْ خَطِیْئَةً قَطُّ۔ از مشکوٰۃ۔ حضرت ابوہریرہ نے نماز جنازہ پڑھی ایک نابالغ بچے پر جو بے گناہ تھا۔

ذکر تکبیرات نماز جنازہ

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِیَّ كَانَ یُكَبِّرُ عَلٰی اَهْلِ بَدْرٍ سَبْعَ تَكْبِیْرَاتٍ ترجمہ۔ روایت ہے ابن عباس سے کہ تحقیق رسول مقبول نے کہی تھیں تکبیریں اوپر شہداء بدر کے سات بار

وَبَنِیْ هَاشِمٍ خَمْسَ تَكْبِیْرَاتٍ ثُمَّ كَانَ اٰخِرُ صَلٰوتِهٖ اَرْبَعَ تَكْبِیْرَاتٍ اِلٰی اَنْ خَرَجَ مِنَ الدُّنْیَا۔

ترجمہ۔ اور اوپر بنی ہاشم کے پانچ بار اور پھر تھی آخر نماز جنازہ آپ کی چار تکبیریں یہاں تک کہ آپ نے اس جہان فانی سے انتقال فرمایا۔

فائدہ :- جن حدیثوں میں سات یا پانچ یا زیادہ تکبیروں کا ذکر آیا ہے وہ سب حدیثیں منسوخ ہیں۔ اور تمام امت کا اس پر اجماع ہے کہ نماز جنازہ میں چار تکبیریں کہنی چاہئیں۔ چنانچہ زید بن ارقمؓ نے روایت ہے یُكَبِّرُ عَلٰی جَنَائِزِنَا اَرْبَعَ تَكْبِیْرَاتٍ۔ یعنی رسول اللہ چار تکبیریں فرماتے تھے اوپر نماز جنازہ ہماری کے۔ الغرض چار سے زیادہ نہ کہنی چاہییں۔ از نقل

بخاری، مسلم، ترمذی، ابن ماجہ، نسائی ۔

مسئلہ :- جنازہ پڑھنے کا سُنت طریقہ یہ ہے کہ سب سے اوّل نیت کرے یعنی نیت کی میں نے نماز جنازہ کی چار تکبیر نماز جنازہ فرض کفایہ ثناء واسطے اللہ تعالیٰ کے درود واسطے نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے اور دعا واسطے حاضر میت کے منہ طرف کعبہ شریف کے (مقتدی ہو تو کہے پیچھے اس امام کے) اَللّٰہُ اَکْبَرُ دونوں ہاتھ کانوں تک لے جا کر زیر ناف باندھے اور پڑھے سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالٰى جَدُّكَ وَجَلَّ ثَنَاؤُكَ وَلَا اِلٰهَ غَيْرُكَ ۔ پھر اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہہ کر پڑھے ۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ ۔ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ ۔ پھر تیسری تکبیر یعنی اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہہ کر پڑھے اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِحَيِّنَا وَمَيِّتِنَا وَشَاهِدِنَا وَغَائِبِنَا وَصَغِيْرِنَا وَكَبِيْرِنَا وَذَكَرِنَا وَاُنْثَانَا ۔ اَللّٰهُمَّ مَنْ اَحْيَيْتَهٗ مِنَّا فَاَحْيِهٖ عَلَى الْاِسْلَامِ وَمَنْ تَوَفَّيْتَهٗ مِنَّا فَتَوَفَّهٗ عَلَى الْاِيْمَانِ ۔ اگر نابالغ لڑکا ہو تو پڑھے اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ لَنَا فَرَطًا وَّاجْعَلْهُ لَنَا اَجْرًا وَّذُخْرًا وَّاجْعَلْهُ لَنَا شَافِعًا وَّمُشَفَّعًا ۔ اگر میت لڑکی ہو تو پڑھے اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهَا لَنَا فَرَطًا وَّاجْعَلْهَا لَنَا اَجْرًا وَّذُخْرًا وَّاجْعَلْهَا لَنَا شَافِعَةً وَّمُشَفَّعَةً ۔ اور پھر چوتھی تکبیر اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہہ کر دائیں بائیں اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ کہہ کر فارغ ہو جاوے ۔

فائدہ :- یہی ترکیب نماز جنازہ کی حدیث شریف سے ثابت ہے اور جو دعائیں لکھی گئی ہیں خود حضور پر نور نے پڑھی ہیں ۔ اور تمام اُمت مرحومہ کو پڑھنے کا حکم دیا ہے ۔ اور اس پر تمام اُمت کا اجماع ہے سوائے فرقہ شیعہ کے ۔

مسئلہ :- جس طرح ہر نیک و بد پر نماز جنازہ پڑھنی جائز ہے سوائے کافر و مُرتد کے اسی طرح نماز جماعت بھی ہر نیک و بد کے پیچھے جائز ہے جیسا کہ بیہقی نے حدیث بیان کی ہے وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلُّوْا خَلْفَ كُلِّ بَرٍّ وَّفَاجِرٍ ۔

ترجمہ :- حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ نے کہ نماز جنازہ پڑھو اوپر ہر نیک و بد کے اور نماز جماعت پڑھو پیچھے ہر نیک و بد کے

حدیث دوم از بیہقی عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ قَالَ صَلُّوْا عَلٰى كُلِّ بَرٍّ وَّفَاجِرٍ ترجمہ :- ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نماز جنازہ پڑھو تم اوپر ہر نیک و بد کے ۔ حدیث از طبرانی اِبْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلُّوْا عَلٰى مَنْ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ۔ ترجمہ :- ابن عمر سے روایت ہے کہ فرمایا حضرت محمد رسول اللہ نے کہ نماز جنازہ پڑھو تم اوپر ہر ایک جو پڑھے کلمہ طیب ۔

فائدہ :- فاسق و فاجر کے پیچھے نماز پڑھنا منع ہے ۔ مگر امام نسفیؒ نے لکھا ہے کہ منع سے مراد کراہت ہے مگر جب اس کا فسق اور بدعت حد سے زیادہ یعنی کفر تک پہنچ جائے تو نماز پڑھنا اتفاقاً ناجائز ہے ۔ الغرض جو شخص کُھل کھلا رسول کفر کا عامل ہو یعنی گناہ علانیہ کرے اس کے پیچھے نماز پڑھنا منع ہے ۔

مجلس ہشتم

یہ تین فصلوں پر مشتمل ہے

Marfat.com

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اِنَّمَا یُرِیْدُ اللّٰہُ لِیُذْہِبَ عَنْکُمُ الرِّجْسَ اَہْلَ الْبَیْتِ وَیُطَہِّرَکُمْ تَطْہِیْرًا ؕ

ترجمہ:۔ (سوائے اس کے نہیں کہ چاہتا ہے اللہ تعالیٰ یہ کہ دور کرے پلیدی تم سے اور پاک کرے تم کو اے اہل بیت پاک کرنا ہر گناہ کی بات سے)۔ امام حسینؓ کے فضائل تو بیان ہو چکے ہیں مگر مختصر چند مسائل اب بھی لکھے جاتے ہیں۔

فصل اوّل

امام حسینؓ کی پیدائش وکنیت ولقب

کنیت امام حسینؓ کی عبداللہ ہے اور لقب شہید وسبط صغریٰ وسید ہے۔ اور آپ کی پیدائش مدینہ منورہ میں پانچ شعبان ۴ھ ہجری بروز سوموار ہوئی۔ اور آپ چھ ماہ میں پیدا ہوئے۔ کوئی لڑکا چھ ماہ کا زندہ نہیں رہا۔ مگر امام حسینؓ اور حضرت عیسیٰؑ۔ بعد تولد ہونے امام حسینؓ کے حضرت محمد الرسول اللہ حضرت فاطمہ کے گھر تشریف لائے۔ اور اسماء بنت عمیسؓ کو فرمایا کہ لاؤ میرے فرزند کو۔ پس وہ ایک سفید کپڑے میں لپیٹ کر لے آئی تو آنحضرت نے دائیں کان میں اذان اور بائیں کان میں تکبیر فرمائی۔ اور فرمایا اے علیؓ اس کا نام کیا رکھا ہے۔ عرض کی یا حضرت مجھے کیا مجال ہے کہ میں آپ کی اجازت کے سوا کوئی کام شروع کروں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں بھی اس کا نام اللہ تعالیٰ کے سپرد کرتا ہوں۔ چنانچہ جبرائیلؑ نازل ہوئے اور بعد سلام پروردگار کے عرض کی کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ علی کرم اللہ وجہہ آپ کے بھائی مثل ہارونؑ کے ہیں۔ اور ہارون کا ایک لڑکا تھا جس کا نام بشیر تھا۔ اور آپ بھی اس کا نام بشیر رکھیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے جبریل علیہ السلام یہ نام عبرانی ہے۔ اور ہم عربی ہیں۔ جو تمام زبانوں سے بہتر زبان ہے ہم کس طرح اپنے بیٹے کا نام غیر عربی زبان میں رکھیں۔ تو جبرائیل امین نے عرض کی کہ یا حضرت بشیر کو عربی زبان میں حُسینؓ کہتے ہیں۔ پس آپ کا نام حسین رکھا گیا اور بعد سات دن کے آپ کے عقیقہ کیا گیا اور ام فضل بنت حارث حضرت عباسؓ بن عبدالمطلب کی بیوی نے آپ کو دودھ پلایا۔ اس سبب سے عبداللہ بن عباسؓ آپ کے دودھ شریک بھائی ہیں۔ اور حضرت امام حسینؓ ناف سے لے کر پاؤں تک حضرت محمد الرسول اللہ کے مشابہ تھے حدیث شریف میں وارد ہے وَالْحُسَیْنُ اَشْبَہُ النَّبِیِّ مَا کَانَ اَسْفَلَ مِنْ ذٰلِکَ یعنی امام حسینؓ کا مبارک سینہ سے لے کر پاؤں تک حضرت محمدؐ کے مشابہ تھے۔ اور آپ خوبصورت وسیرت خوش جمال تھے۔ کہ اندھیری رات میں آپ کی پیشانی چودھویں رات کے چاند کی طرح چمکتی تھی۔ جہاں بیٹھے ہوتے معلوم ہو جاتے تھے

وَعَنْ یَعْلَی بْنِ مُرَّۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ حُسَیْنٌ مِّنِّیْ وَاَنَا مِنْ حُسَیْنٍ اَحَبَّ اللّٰہُ مَنْ اَحَبَّ حُسَیْنًا حُسَیْنٌ سِبْطٌ مِّنَ الْاَسْبَاطِ۔

ترمذی روایت ہے یعلیٰ بن مرہؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ نے حسینؓ مجھ سے ہے اور میں حسینؓ سے ہوں۔ دوست رکھتا ہے اللہ تعالیٰ اس کو جو دوست رکھتا ہے حسینؓ کو۔ اور سبط اسباط یعنی اولاد اس کی بہت ہوگی اور سبط کے معنی فرزند کا فرزند ہے۔ اور سبط صغریٰ سے مراد چھوٹا فرزند ہے۔

فائدہ:۔ کہا ملا قاری نے گویا آنحضرتؐ نے نور نبوۃ سے معلوم کر لیا تھا کہ بعد میرے آوے گی ایک قوم جو شہید

Marfat.com

کرے گی ان کو۔ اس واسطے فرمایا کہ دوست حسینؓ کا میرا دوست ہے۔ اور دشمن حسینؓ کا میرا دشمن ہے

مسئلہ :۔ شواہد نبوۃ میں لکھا ہے کہ ایک روز رسول خداؐ نے امام حسینؓ کو دائیں زانو اور اپنے بیٹے ابراہیمؓ کو بائیں زانو پر بٹھایا ہوا تھا۔ اور اس حال میں جبرئیلؑ آئے اور عرض کی کہ یا رسول اللہ آپ کے پاس اللہ تعالیٰ ان دونوں صاحبزادوں کو نہیں رہنے دے گا۔ ان میں سے ایک رہنے دے گا۔ جس کو آپ چاہیں رکھ لیں۔ تو حضورؐ نے فرمایا کہ اگر حسینؓ نہ رہا تو میرا اور علیؓ اور فاطمہؓ کا دل غمگین ہوگا۔ اگر میرا بیٹا ابراہیمؓ نہ رہا تو میری جان پر صدمہ گذریگا پس میں نہیں چاہتا کہ حضرت علیؓ اور حضرت فاطمۃؓ زہرا کو رنج پہنچے۔ بعدہٗ تین دن کے بعد حضرت ابراہیم انتقال فرما گئے۔ اس وقت آپ کے شاہزادے کی عمر ڈیڑھ سال کی تھی۔ الغرض آپ نے اس کو غسل کفن دے کر جنازہ کر کے جنت البقیع میں دفن کر دیا۔ پھر اس کے بعد ایک دن امام حسین آپ کے پاس آئے تو آپ نے فرمایا اَهْلاً وَّ مَرْحَبًا بِمَا فَدَيْتُهٗ يَا بِنِي جیو آیاں جیو آیاں جو ساتھ اس کے قربان کیا میں نے بیٹے اپنے کو۔ اور امام حسینؓ کو گلے لگایا اور سینہ سے لگا لیا۔

مسئلہ :۔ کشف المحجوب میں ہے کہ ایک دن حضرت عمر فاروقؓ رسول مقبولؐ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے تو دیکھا کہ حضرت امام حسینؓ حضور پر نور کی پشت مبارک پر اسوار ہیں۔ اور حضورؐ زانو کے بل چلتے ہیں۔ اور ایک رسی بطور لگام حضور نے اپنے دہن مبارک میں لی ہوئی ہے۔ اور رسی کا دوسرا سرا حضرت امام حسینؓ نے پکڑا ہوا ہے اور ہانکتے ہیں۔ تو حضرت عمر فاروق نے عرض کی کہ اسواری کیا اچھی ہے۔ تو حضورؐ نے فرمایا اسوار بھی اچھا ہے۔

فصل دوم

در ذکر سخاوت حضرت حسینؓ

کشف المحجوب میں لکھا ہے کہ ایک شخص امام حسینؓ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اور عرض کی کہ میں بہت ہی محتاج ہوں اور عیال دار ہوں اور قرضائی بھی ہوں۔ امام صاحب نے فرمایا کہ بیٹھ جاؤ۔ اتنے میں پانچ توڑے دیناروں کے امیر معاویہؓ کی طرف سے آئے تو حضرت امام صاحب نے وہ پانچوں توڑے اس سوالی کو دے دیئے۔ اور فرمایا کہ تجھے انتظار میں تکلیف تو ہوئی ہوگی معاف کرنا۔

مسئلہ :۔ بہت سی کتابوں میں آیا ہے کہ امام حسینؓ نے ایک ہزار غلام اپنے ہاتھوں سے کما کر خرید کر کے آزاد کیا تھا۔

فصل سوم

در ذکر عبادت و حلم امام حسینؓ در نظم

فصل خطاب کتاب دے اندر راوی ذکر لیایا — مہمان نوازی کارن حضر[illegible] کھانا خوب پکایا
خادم تائیں آکھیا جلدی سالن گرم لیا ئیں — خدمت کر مہماناں [illegible]ہی جلدی دیر نہ لائیں
خادم گوشت گرم پیالہ بھر کر جلد لیایا — سر پر امام حسینؓ اتنے [illegible]یا پیالہ ٹٹ سدھایا

Marfat.com

پوشاک ویرانہ تے سر جلیا حضرت خفگی آئی — ادب سکھاون کارن حضرت طرف غلام ڈٹھائی

وَالْكَاظِمِينَ الْغَيْظَ پڑھ کر عرض غلام سنائی — امام کہیا میں غصے اپنے کارن رو کیا بھائی

پھیر غلام نے وَالْعَافِينَ عَنِ النَّاسِ پڑھیا جائیں — یعنی بندیاں ریدیاں صفت جو کروے معاف خطائیں

کہیا امام معاف کیتا میں تواں نہ بدلہ کائی! — وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِينَ پڑھ آیت غلام سنائی

اللہ صاحب دوست رکھے احسان کنندیاں تائیں — جو غصے اپنے روکن لوکاں کرن معاف خطائیں

آزاد کیتا میں تیرے تائیں امام حسینؓ بتایا — اس تھیں ودھ نہ تطر میری وچہ نیک عمل کوئی آیا

حسن جمال حسینؓ ولی دا سوہنا یوسف پیارا — وانگ یعقوب محبت اندر پاک رسولؐ سوہارا

مکھ چھپاون پردہ پاون چمکن خوشش رخساراں — نال نصیب زیارت ہووے خوشیں قریبیاں یاراں

جیویں رسول خدا دے تائیں اپنی امت پیاری — تویں پیار حسینؓ شاہزادے کارن امت ساری

حسینؓ نے چالی سالاں اندر نہ ہک نماز قضائی — ہُن بعضے بن محب حسینیؔ پڑھن نماز نہ کائی

فائدہ :۔ حضرت امام حسینؓ اس قدر عبادت کرتے تھے کہ بسبب رات کے جاگنے کے آپ کا رنگ مبارک زرد ہوگیا تھا۔ اور آنکھیں رونے کے سبب سے بے رونق ہوگئی تھیں۔ اور پیشانی مبارک پر کثرت سجود سے محراب پڑ گئے تھے اور نماز میں زیادہ قیام کے سبب پاؤں پر ورم ہوگیا تھا۔ اور ہر ماہ میں آپ اتنے روزے رکھتے تھے جن کو ایام بیض کہتے ہیں۔ یعنی ہر ماہ کی تیرھویں۔ چودھویں، پندرھویں روزے رکھتے تھے۔ جیسا کہ حضرت آدم نے روزے رکھے۔ اور ماہ محرم الحرام میں پہلی تاریخ سے لے کر دسویں تک روزے رکھتے۔ اور کثرت سے نفل پڑھتے تھے۔ اور خاص دن عاشورہ کے وہ کام کرتے جو دس کام سنت ہیں جن کا ذکر مجلس اوّل فصل دوم میں ہو چکا ہے۔

ہن جو بنن محب حسینیؔ سُن توں میرے بھائی — نفل نوافل روزیاں سندا نام نہ لیندا کائی

دہ دن ماہ محرم سندے پٹن وچہ گذارن ! — جیہڑے کم یزید نے کیتے اونویں نقل اُتارن

جویں یزیدیاں حکماں اوپر ٹنگے سر اماماں — اونویں علم نکال ویکھاون ایہ بھی لوکاں عاماں

چنانچہ تذکرۃ الطہرین میں جو اہل شیعہ کی معتبر کتاب ہے صفحہ دوسو میں لکھا ہے کہ جب دمشق میں یزید کی فوج امامین کے سر مبارک لائے تو وہ تمام علموں پر کھڑے کئے ہوئے تھے۔ حاصل کلام کہ علم کا نکالنا فعل یزیدی ہے

فائدہ :۔ لباس سیاہ پہننا ماہ محرم میں اور ماتم کرنا بھی سنت یزیدی ہے جیسا کہ تذکرۃ الطہرین میں صفحہ ۲۰۳ دو سو تین سے لے کر صفحہ ۲۰۵ دو سو پانچ تک ہندہ یزید کی بیوی سے روایت ہے۔ کہ ہندہ نے کہا ہے کہ جب سر مبارک امام حسینؓ ہمارے گھر میں رکھا گیا تو میں نے خواب میں دیکھا کہ دروازہ جنت کا کھلا ہے اور تمام اقرباء امام حسینؓ کی ملاقات کو آئے ہیں اور ہر ایک نے اپنا اپنا نام جتایا کہ اے حسین میں تیرا چچا ہوں اور کسی نے کہا کہ میں تیرا بھائی ہوں۔ علی ھذا القیاس۔ امام مظلوم کے سر مبارک سے نور کے شعلے نکل کر آسمان کی طرف چڑھتے تھے۔ اور جب میں خواب سے بیدار ہوئی تو مجھے خوف آیا تو میں نے جلدی سے یزید کو تلاش کیا تو وہ اپنے بستر پر نہیں تھا۔ جب میں نے آگے دیکھا تو ایک اندھیری کوٹھڑی میں ماتم کر رہا ہے۔ اور کہتا ہے کہ ہائے ہائے میں نے کیا کیا۔ مجھے حسینؓ سے کیا کام تھا۔ جب میں نے اپنا خواب ظاہر کیا تو یزید نے صبح سویرے سب اہلبیت کو بلایا اور کہا کہ جو کچھ ہونا تھا ہوگیا۔ اب تمہاری کیا خواہش ہے۔ اور جو کچھ کہو گے اب میں اس پر عمل کروں گا۔ تب اہل بیت نے کہا کہ اب ہماری یہ خواہش ہے کہ ہم جی بھر کر امام حسینؓ پر ماتم کریں تو یزید نے کہا قَالَ فَعَلُوْا مَا بَدَا لَكُمْ یعنی جو کچھ تمہارا جی چاہے کرو۔ اب تم کو ہر طرح سے امداد ملے گی۔ چنانچہ

یزید نے بہت سے مکان خالی کرا دیئے اور تمام شہر دمشق میں حکم دیا کہ سیاہ لباس پہن کر سات دن تک خوب ماتم کرو۔ تو سب نے سات دن سیاہ لباس پہن کر خوب ماتم کیا۔ اور آٹھویں دن اہل بیت کو مدینہ منورہ کی طرف روانہ کیا حاصل کلام ان تین کاموں کی بناء پہلے سب سے یزید ہی نے شروع کی ہے۔ مثلاً علم نکالنا اور سیاہ لباس پہننا اور ماتم کرنا اگر ان کاموں کے کرنے میں ثواب ہے تو مبارک ہو یزید کو جس نے اس کار خیر کی بنیاد رکھی ہے۔ اور یہ تینوں کام سنت یزید کی ہے۔ اس واسطے تمام اہل سنت والجماعت کو ان کاموں سے نفرت ہے کہ یزید کی سنت کو یزید کے دوست ہی ادا کریں اور تمام مسلمانوں کو اللہ عزوجل اپنے فضل وکرم سے ان فعلوں سے بچائے آمین ثم آمین۔

مجلس نہم

(اور یہ مجلس چو فصلوں اور چند حکایات عجائبات پر مشتمل ہے)

فصل اول

دربیان پیشین گوئیاں آنحضرت در حق امام حسینؓ

پیشین گوئی اول۔ ۔ وَعَنْ اُمِّ الْفَضْلِ بِنْتِ الْحَارِثِ اِنَّهَا عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ رَأَيْتُ حُلْمًا مُنْكَرًا لَيْلَةً قَالَ وَمَا هُوَ قَالَتْ اِنَّهٗ شَدِيْدٌ قَالَ وَمَا هُوَ قَالَتْ رَأَيْتُ كَاَنَّ قِطْعَةً مِنْ جَسَدِكَ قُطِعَتْ وَوُضِعَتْ فِيْ حِجْرِيْ۔

ترجمہ: ام فضلؓ سے روایت ہے کہ داخل ہوئی وہ اوپر رسول خدا کے اور عرض کی اس نے کہ یارسول اللہ کہ تحقیق دیکھا ہے میں نے ایک خواب بہت بڑا۔ آج رات فرمایا رسول اللہ نے کیا ہے وہ خواب اس نے عرض کی یارسول اللہ تحقیق وہ سخت تر ہے یعنی دیکھا میں نے گویا ایک ٹکڑا ہے جسم مبارک آپ کے سے گرا ہے بیچ گود میری کے

فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ رَأَيْتِ خَيْرًا تَلِدُ فَاطِمَةُ اِنْشَآءَ اللّٰهُ غُلَامًا يَكُوْنُ فِيْ حِجْرِكِ فَوَلَدَتْ فَاطِمَةُ الْحُسَيْنَ وَكَانَ فِيْ حِجْرِيْ۔

ترجمہ: پس فرمایا آپ نے دیکھا ہے تو نے اے ام فضل بہتر چیز کو یعنی پیدا ہوگا فاطمہ کے گھر ایک لڑکا وہ ہوگا بیچ گود تیری کے۔ انشاءاللہ تعالےٰ۔ پس پیدا ہوئے حسینؓ اور تھا بیچ گود میری کے كَمَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَدَخَلْتُ يَوْمًا عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ فَوَضَعْتُهٗ فِيْ حِجْرِهٖ ثُمَّ كَانَتْ مِنِّي الْتِفَاتَةٌ فَاِذَا عَيْنَا رَسُوْلِ اللّٰهِ تُهْرِيْقَانِ الدُّمُوْعَ قَالَتْ فَقُلْتُ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ بِاَبِيْ اَنْتَ وَاُمِّيْ مَالَكَ قَالَ اَتَانِيْ جِبْرَائِيْلُ فَاَخْبَرَنِيْ اَنَّ اُمَّتِيْ سَيَقْتُلُ ابْنِيْ هٰذَا فَقُلْتُ هٰذَا قَالَ نَعَمْ وَاَتَانِيْ بِتُرْبَةٍ مِنْ تُرْبَتِهٖ حَمْرَاءَ۔

ترجمہ جیسا کہ کہا تھا رسول خدا نے پس داخل ہوئی میں اوسی دن اوپر رسول خدا کے پس رکھا میں نے حسینؓ بیٹے فاطمہؓ کو بیچ گود میری کے۔ اور پھر التفات کرنے تھے یعنی کبھی میری طرف دیکھتے تھے اور کبھی حسینؓ کی طرف دیکھتے تھے۔ اور آپ کی آنکھوں سے آنسو جاری تھیں۔ پس عرض کیا ام فضل نے یارسول اللہ میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں کیا ہوا آپ کو

Marfat.com

کہ آپ روتے ہیں۔ فرمایا خبر دی مجھکو جبرائیلؑ نے کہ تحقیق بہت قریب ہے کہ شہید کرے گی اُمت تیری اس بیٹے تیرے کو پس عرض کی میں نے اس لڑکے کو، فرمایا ہاں۔ اور فرمایا کہ لایا ہے میرے پاس جبرائیل علیہ السلام ایک مٹھ مٹی سُرخ کی یعنی اس جگہ کی جس جگہ امام حسین شہید ہوگا

فائدہ:- اس حدیث سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ حضرت محمد الرسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو اللہ تبارک وتعالیٰ نے تمام واقعات کربلا معلّیٰ سے واقف کر دیا تھا یعنی جو کچھ مصیبتیں امام حسینؓ کے پیش آنے والی تھیں بلکہ جس وقت اور روز اور جگہ پر امام حسین نے جام شہادت پینا تھا اور جس شخص کے ہاتھ سے پینا تھا یعنی قاتل امام حسینؓ کا سب کچھ حضور پاکؐ کو معلوم تھا بسبب اتنی واقفیت ہونے کے پھر آپ نے جزع فزع بیصبری نہیں کی سوائے آنسو جاری ہونے کے۔ اور یہی حالات تمام حضرت علیؓ اور حضرت فاطمہؓ کو بھی معلوم تھے۔ مگر ہر ایک صاحب نے اس مصیبت پر صبر کیا اور وَاللّٰہُ یُحِبُّ الصّٰبِرِیْنَ کے مصداق بنے۔ یعنی اور اللہ صبر کرنیوالوں کا دوست ہے۔ اور ہر ایک کو صبر کرنے کی تلقین کرتے رہے اور مصیبت پر منہ سر سینہ پیٹنے سے منع کرتے رہے۔ جیساکہ فرمایا لیس منّا حَلَقَ وَسَلَقَ وَخَرَقَ۔ یعنی میری اُمت سے وہ شخص جو وقت مصیبت کے اپنا گلا نوچے اور وَین کرے یعنی خلاف شریعت الفاظ اپنے منہ سے کہے اور اپنا کپڑا پھاڑے اور منہ سر سینہ پیٹے۔

پیشین گوئی (۲)

ام سلمہؓ سے روایت ہے کہ حضورؐ پر نور مجھ کو ایک مٹھی خاک کی دی۔ اور فرمایا کہ جب یہ مٹی سُرخ ہو جائے گی تب امام حسینؓ شہید کئے جائیں گے۔ کہا ام سلمہؓ نے کہ وہ مٹی میں نے ایک شیشی میں بند کر کے رکھ لی۔ اور روز مرہ میں اس مٹی کو دیکھتی تھی۔ ایک دن میں نے اس شیشی کو دیکھا تو وہ مثل خون کے ہوگئی تھی۔ تو میں نے لوگوں سے دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ اسی دن امام حسین کو شہادت ملی۔ نقل از احمد حنبل"

نظم

پیشین گوئی (۳)

عید دیہاڑے سبھناں لڑکیاں عجب پوشاکاں لائیاں
حسن حسینؓ بھی نانے اگے عرضاں بول سنائیاں

یا حضرت اج ساریاں لڑکیاں نویں لباس بنائے
ساڈے پاٹے تے پرانے میلے کپڑے آئے

تاں فوراً جبرائیل فرشتہ کیتا رب روانہ
حسن حسین شاہزادیاں تائیں دیہہ لباس شہانہ

دو کُرتے رب عرشوں بھیجے زرد تے سُرخ چھپانی
آکھیا کرد لپسند جو چاہو جبرائیلؑ زبانی

زرد پسند حسن نے کیتا سُرخ حسین لیائے
تاں خوشی دے چائیں چائیں دوہاں کرتے پائے

حضرت فاطمہؓ حیدر دونوں راضی راضی تھیون
شاہزادیاں پوشاکاں پایاں شالا جم جم جیون

تاں فوراً جبریل دی نے اوہوں عرض سنائی
یا حضرت اک زہرے اک قتل شہادت پائی

حضرت حسنؓ شہادت زہروں پاوے سبط کبیرا
امام حسینؓ شہادت قتلوں پاوے سبط صغیرا

کربلا اندر جاناں کٹھیاں ہون کسیدن واللہ
چار چوفیرا دشمناں گھیریا وچہ حسینؓ اکلا

تیراں بارش دشمن بابڑ وانگوں کرسن جانی
جسم حسینؓ ولی دا تیروں چھاننی وانگ چھپانی

تاں حضرت علی تے [illegible] تائیں سدنبی بلانے
شہید شہزادے دونویں ہوسن اندر کسے زمانے

عرض سنائی علیؓ تے فاطمہؓ اوہوں حال تمانے
کون زمانہ ہوسی جداں ایہہ ہون شہید نمانے

فرمایا اُس دن نہ [illegible] ساں نہ تسیں مردانے
تاں صبر جمیل کمایا سبھناں سُن کر حکم ربانے

Marfat.com

نہ منہ سر سینہ پٹیا کسے نہ ہرگز ماتم کیتا — حضرت علیؓ تے فاطمہؓ سن کر صبر پیالہ پیتا
جتنا درد علیؓ تے فاطمہؓ نوں حسن حسینوںؓ بھائی — اتنا درد نہ ہور کسے نوں جانے سب لوکائی
جد حضرت علیؓ تے فاطمہؓ سن کر صبر پیالے پیتے — نہ منہ سر سینہ پٹیا تے نہ وین سیاپے کیتے
اوہ کیہڑا دردی درداں والا جمیا اج چنگیرا — جیہنوں حضرت علی تے فاطمہ نالوں درد ودھیرا
ایہہ سب فریبی ٹولا نال فریباں خلق پھٹائی — منہ سر سینہ پٹن کھادن حلوے گوشت بھائی
اس جھوٹھے مٹھے کھادن بدلے لوکاں دین ونجایا — قسم خدا دی جھوٹھ نہیں میں اکھیں دیکھ ازمایا

پیشین گوئی (۴)

ابو نعیم یحیٰی حضرمی روایت کرتے ہیں اَنَّاہُ سَفَرَ مَعَ عَلِیٍّ اِلٰی صِفِّیْنَ فَلَمَّا حَاذَا نِیْنَوٰی فَاوَاَصْبِرًا اَبَا عَبْدُ اللّٰہِ ۔

ترجمہ ۔ کہ تحقیق سفر کیا ہم نے ساتھ علی کرم اللہ وجہہ کے طرف جنگ صفین کے پس جب ہم برابر آئے شہر نینوی کے تو حضرت علی نے اپنے آپ کو فرمایا صبر کر اے باپ حسینؓ کے تو یحیٰی نے عرض کی یا حضرت آپ کیا فرما رہے ہیں، تو حضرت علیؓ نے کہا مجھے حضرت رسول مقبول نے فرمایا تھا کہ حضرت حسینؓ اس نہر فرات کے کنارے شہادت پائیں گے اب وہ جگہ دیکھ کر مجھے وہ واقعہ یاد آیا ۔

نظم

پیشین گوئی ۔ ۵ ۔

میرے دل بے صبری کیتی جد اوہ ڈٹھیاں جائیں — پھر میں کیا اے باپ حسینؓ دے صبر جمیل کمائیں
ابو نعیمؒ کہیا اک ساتوں صالح مرد بتائے — قبر حسین دی جگہ اوپر اسیں نال علیؓ دے آئے
شاہ علیؓ فرمایا ایتھے بہسن اٹھ انہاندے — ایہو جاگہ جتھے ہوسن تنبو اپنے لاندے
ایس جگہ پر آل نبیؐ دی خون ہوون گے جاری — چند جیہے جناب تہاڈے ہوسن خون غباری
آل رسول اللہ دی اُپر ظلم اجیہا ہوسی — زمین اسمان اونہاندے غم تھیں لوہو ہنجو روسی

فصل دوم

دربیان عداوت یزید پلید با امام حسین در سہ وجہ است

وجہ اول ۔ جو درمیان بنی ہاشم و بنی اُمیہ واقعہ ہوئی، اس کا مختصر قصہ اس طرح ہے کہ عبد المناف کے چار لڑکے تھے جن میں سے دو جوڑے تھے یعنی ہاشم اور عبد الشمس اور دونوں صاحبزادوں کی پیشانی جڑی ہوئی تھی ہر چند جدا کرنے کی کوشش کی گئی مگر جدا نہ ہو سکی آخر تلوار سے چیر کر دونوں صاحبزادوں کی پیشانی جدا کی گئی۔ جب یہ بات دانشمند عقلمند دانا عرب میں گئی یعنی سنی تو داناؤں نے کہا کہ بہتر تھا کہ ہر دو صاحبزادوں کی پیشانیاں بغیر تلوار کے کسی اور چیز سے جدا کر دی جاتیں ۔ کیونکہ یہ بدشگون ہے ۔ اب اس کا یہ اثر نا بہتر ہوگی کہ ہاشم اور عبد الشمس کی اولاد میں ہمیشہ تا قیامت عداوت رہے گی اور ان ہر دو فریق کے درمیان تلوار ہی فیصلہ کرے گی ۔ چنانچہ اس طرح واقعات بنی ہاشم اور بنی عبد الشمس یا امیہ میں اول اسلام اور بعد اسلام کے گذرتے چلے آئے ہیں جو کہ اظہر من الشمس ہیں ۔ یعنی حضرت علیؓ کرم اللہ وجہہ اور امیر معاویہ

Marfat.com

کے درمیان میں بھی یہی واقعہ ظہور میں آیا اور بعد اس کے یزید پلید اور امام حسینؓ کے درمیان میں یہی واقعہ ظہور ہوا۔ اگر مفصل دیکھنا ہو تو خلافت بنی امیہ وخلافت عباسیہ میں دیکھو لکھتے ہیں کہ جب خلافت بنی اُمیّہ کا دوران ختم اور خلافت بنی عباسیہ کا دوران شروع ہوا تو عباسیوں نے بنی اُمیّہ کی قبروں کو کھود کر ان کی ہڈیوں کو قبروں سے نکال کر آتش میں جلانا شروع کیا۔ بسبب عداوت بنی امیہ کے۔

وجہ دوم عداوت یزید

عبداللہ بن زبیرؓ ایک خوبصورت عورت رکھتا تھا۔ جب اس کی خبر یزید کو پہنچی تو یزید اس پر عاشق ہوگیا۔ اور کسی مکر و فریب سے عبداللہ بن زبیرؓ سے طلاق دلوا دی۔ اور بعد اس کے ملک شام سے موسیٰ اشعری کو اپنا وکیل کر کے اس مطلقہ عورت کی طرف نکاح کی درخواست کرنے کے واسطے بھیجا۔ راستے میں موسیٰ اشعریؓ سے عبداللہ بن عمرؓ کی ملاقات کی۔ تو عبداللہ نے موسیٰ اشعری سے حال دریافت کیا تو موسیٰ اشعری نے کہا کہ میں یزید کی وکالت کو مطلقہ ابن زبیر کے پاس جا رہا ہوں۔ تو عبداللہ نے کہا کہ اگر وہ مطلقہ یزید کو پسند نہ کرے تو میری طرف سے درخواست نکاح کر دینا۔ اس کے بعد راستے میں حضرت امام حسینؓ سے ملاقات ہوئی تو آپ نے فرمایا اے موسیٰ اشعری کہاں جا رہے ہو۔ تو اس نے تمام ماجرا اپنے سفر کا بیان کیا تو امام حسین نے فرمایا کہ اے موسیٰ اشعری اگر وہ مطلقہ عورت ان دونوں کو پسند نہ کرے تو میری طرف سے درخواست نکاح کر دینا۔

القصہ جب وہ وکیل اس عورت مطلقہ کے پاس پہنچا تو کنایہ طور پر کچھ گفت گو شروع کی تب اس مطلقہ عورت نے کہا کہ کنایہ چھوڑ دو۔ صاف طور پر جو کہنا ہے کہو۔ تب موسیٰ اشعری نے کہا کہ چار آدمی تیرے نکاح کے خواہش مند ہیں جس کو چاہو قبول کر دو۔ اس عورت نے کہا وہ چار کون کون ہیں۔ اس نے کہا اوّل تو میں ہوں۔ دوسرا یزید بن امیر معاویہ ہے۔ تیسر عبداللہ بن عمرؓ ہے اور چوتھا امام حسینؓ بن علیؓ ہے۔ اس عورت نے کہا کہ میں جوان ہوں اور ابن زبیرؓ نے مجھے طلاق دے دی ہے اور میں اکیلا رہنا پسند نہیں کرتی میں خاوند کی تلاش میں ہوں اور خواہش بھی ضرور رکھتی ہوں۔ مگر تو اے موسیٰ اشعری بوڑھا آدمی ہے اور میں چونکہ جوان ہوں اس واسطے تیری میری مناسبت نہیں ہو سکتی تو اس طمع سے باز آ۔ اور میں تم کو اپنا صلاح گیر بناتی ہوں۔ موسیٰ اشعری نے کہا کہ میں تو اپنے ارادہ سے باز آگیا ہوں۔ اب فرماؤ جو کچھ میرے خیال میں آیا عرض کر دوں گا اس عورت نے کہا اے موسیٰ اشعری ان تینوں آدمیوں میں سے تیرے خیال میں میرے لئے کون سا آدمی بہتر ہے۔ موسیٰ نے کہا ہر ایک کا مفصل حال اور اوصاف بیان کر دیتا ہوں جس کو تو اپنے نکاح کے لائق سمجھے گی اس سے اپنا نکاح کر لینا۔ اگر تم بادشاہی اور مرتبہ اور عیش وعشرت اور لذت دنیا چاہتی ہو تو یزید کو اختیار کرو۔ اور اگر جوان آدمی اور زاہد اور خوبصورت متقی مرد چاہتی ہو تو عبداللہ بن عمرؓ کو اختیار کرو۔ اگر دنیا میں سوہنا خلق اور پرہیزگاری اور پاکیزگی اور آخرت کی نجات ہر قسم کے عذاب سے اور درجات جنت اور ہم نشینی زہرا فاطمہؓ اور اہلبیت رضوان میں شامل ہونا چاہتی ہو تو امام حسینؓ کے ساتھ نکاح کر لو تو اس عورت مطلقہ ابن زبیرؓ نے چند عرصہ فکر کرنے کے بعد کہا کہ مال دنیا فانی ہونے والا ہے۔ اور جو اللہ تعالےٰ نے مجھے دیا ہے میری تمام عمر کے واسطے کافی ہے۔ اور جوانی اور خوبصورتی بھی بھوک یا بیماری کے آنے سے دور ہو جاتی ہے مگر خدمت اہل بیت کی موجب دولت جاودانی و نیک بختی دنیا و آخرت کی ہے۔ اے موسیٰ اشعری میں نے اپنے نکاح کے لئے حضرت امام حسینؓ کو پسند کر لیا ہے۔ بیت

آں بندہ ... خدمت او اختیار کرد اورا خدا او دو جہاں بختیار کرد

Marfat.com

وہ آدمی کے جو خدمت اس کی کو پسند کرے ۔ اس کو اللہ تعالےٰ دو جہان میں صاحب نصیب کرے

پس جب یہ خبر نکاح مطلقہ ابن زبیر کی یزید پلید کو ملک شام میں پہنچی تو امام حسین کا دشمن ہو گیا ۔ اور عداوت بڑھ گئی ۔ اور کہنے لگے کہ میں نے چند مکر و فریب کر کے ابن زبیر سے طلاق دلوائی تھی اور یہ کوشش میری اپنے واسطے تھی اور اب امام حسینؓ نے اس کے ساتھ کیوں نکاح کر لیا ۔ پس یزید پلید نے اب امام حسینؓ کی ہلاکت کے واسطے کمر باندھ لی تاکہ ابن زبیر کی مطلقہ عورت کے ساتھ پھر نکاح کرے ۔ اور یہی سبب تھا امام حسینؓ کو میدان کربلا میں پیاسہ شہید کرنے کا

تیسری وجہ عداوت یزید کی :۔

اور یہ بات یاد رہے کہ ابتدا سے لے کر فاسقوں بدکاروں، فاجروں کی عداوت نیکو کاروں ۔ مخلص ۔ پرہیزگاروں کے ساتھ چلی آئی ہے ۔ مثلاً قابیل کی عداوت ہابیل کے ساتھ اور فرعون قارون کی عداوت موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ اور ابو جہل کی عداوت تھی حضرت محمد الرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ۔ الغرض قیامت تک یہی حال رہے گا کہ بدکار لوگ نیک لوگوں کے دشمن ہیں ۔ یہی مثال تھی یزید اور امام حسینؓ کی ۔ کیونکہ یزید تارک جماعت شراب خور اور داہڑی مون اور چوپٹ شطرنج نرد وغیرہ کا کھڈاری اور خلاف شریعت چلنے والا تھا ۔ اور امام حسین چونکہ پورے پابند شریعت متقیؓ ۔ پرہیزگار اور قانون محمدی پر چلنے والے تھے ۔ اس واسطے یزید کی بیعت سے آپ نے انکار کیا اور اللہ تعالےٰ کی رضامندی کے واسطے کربلا معلیٰ میں شہید ہوئے ۔ ؎

جو اہلبیت محبت دعوئی صرف زبانی کرے — چوپٹ تاش کھڈاری جمعہ جماعت نماز نہ پڑھدے
اہہ جان یزیدی ٹولا سارے دعوئی کوڑ سودائیاں — مچھاں وانگ بہوداں سر پر بودے وانگ عیسائیاں
شہترے شاہی وانگو ساریاں داہڑیاں رگڑ منایاں — بھنگی چرسی ہور شرابی رل گھوٹن سردائیاں
دعوئی اہل البیت محبت کم یزیدی سارے — اے مومن بھائیو اونہاں کولوں رہنا سدا کنارے
دنیا اندر جو کسے دے نال محبت پاوے — روز قیامت نال اسیدے اسنوں رب اٹھاوے
مَنْ تَشَبَّهَ بِقَوْمٍ فَهُوَ مِنْهُمْ حضرت نے فرمایا — جو کسے ریس کریسی اس سنگ جاسی حشر اٹھایا
دعوئی اہل البیت محبت مسجد قدم نہ پاون — اوہ جان یزیدی ٹولا بھادیں سید خیل سدا دن

فائدہ :۔ حاصل کلام امام حسینؓ نے یزید کی بیعت اس واسطے نہیں کی تھی کہ وہ فاسق فاجر تھا جیسا کہ سر شہادتین میں آتا ہے ۔ سَبَبُهُمَا اَنَّهٗ لَمَّا تَمَلَّكَ يَزِيْدُ وَتَسَلَّطَ وَذٰلِكَ رَجَبَ سَنَةَ سِتِّيْنَ بِدِمَشْقَ كَتَبَ اِلَى الْاَقَالِيْمِ اَنْ تُؤْخَذَ الْبَيْعَةُ لَهٗ وَكَتَبَ اِلٰى عَامِلِهٖ بِالْمَدِيْنَةِ الْوَلِيْدِ بْنِ عُقْبَةَ اَنْ تَاْخُذَ الْبَيْعَةَ مِنَ الْحُسَيْنِ اِبْنِ عَلِيٍّ فَامْتَنَعَ الْحُسَيْنُ مِنْ بَيْعَتِهٖ لِاَنَّهٗ كَانَ فَاسِقًا مُدْمِنًا لِلْخَمْرِ وَتَارِكَ الصَّلٰوةِ وَالْجَمَاعَةِ وَالْجُمُعَةِ وَظَالِمًا

ترجمہ ۔ سبب شہادت امام حسینؓ کا یہ ہے کہ جب امیر معاویہؓ نے وفات پائی تو یزید بن معاویہ تخت نشین ہوا اور یہ واقعہ سنہ ۶۰ ہجری ماہ رجب شہر دمشق میں ہوا ۔ اور یزید نے تمام ملکوں کے حاکموں کو لکھا کہ تمام آدمیوں سے میری بیعت لو ۔ اور مدینہ منورہ کے حاکم ولید بن عقبہ جو کہ صحابی رسول خدا اور نیک صالح آدمی تھا اس کو بھی لکھا کہ میری بیعت تمام لوگوں اور امام حسین سے لے ۔ جب حکم نامہ یزید کا مدینہ منورہ میں ولید بن عقبہ حاکم کے پاس آیا تو اس نے مروان سے مشورہ لیا کہ اس کام کو کس طرح سے کرنا چاہیئے ۔ مروان چونکہ دراصل ایک شیطان تھا اس واسطے اس نے یہ مشورہ

Marfat.com

دیا۔ کہ اے ولید سب سے پہلے امام حسینؓ اور عبدالرحمٰن بن صدیق اکبرؓ اور عبداللہ بن عمرؓ اور عبداللہ بن زبیرؓ سے یزید کی بیعت کی درخواست کرو۔ اگر یہ چاروں صاحب بیعت یزید اختیار کر لیں تو بہتر ورنہ ان چاروں کو قتل کر دے تاکہ سب لوگ ڈر جائیں۔ اور پھر کوئی بھی یزید کی بیعت سے انکار نہیں کرے گا۔ مروان خبیث کی یہ رائے سُن کر ولید بن عقبہ حاکم مدینہ نے کہا استغفراللہ میں ان بزرگ ہستیوں کو قتل کر کے اپنا رُوسیاہ کروں۔ کیونکہ وہ اہل بیت کا قدردان تھا اس لئے اس کو یہ بات اچھی نہ لگی۔ اور امام حسینؓ کو ولیدؓ نے بلوایا۔ تو امام حسینؓ بمعہ اپنے غلام اور موالی کے ولیدؓ کے پاس گئے اور سب کو دروازہ پر چھوڑ کر تنہا اندر ولیدؓ کے پاس تشریف لے گئے ولید نے دروازہ پر آکر آپ کا استقبال کیا اور بڑی عزت سے اپنی مسند پر آپ کو بٹھایا۔ اور نامہ یزید کا آپ کے پیش کر دیا۔ حضرت امام صاحب نے فرمایا کہ کل دن ہونا ہے جب امیر معاویہ کا انتقال اور یزید کی تخت نشینی کا علم ہر خاص و عام کو ہو جائے گا تو اس کے بعد علی الاعلان جو کچھ کہنا ہوگا کہا جائے گا۔ ولیدؓ نے عرض کی کہ آپ کا فرمان دل و جان سے مجھے منظور ہے۔ پھر امام حسینؓ جلدی سے اپنے مکان کی طرف چلے گئے۔ لکھتے ہیں کہ جب امام حسینؓ ولید کے پاس آئے تو مروان نے چپکے سے ولید کو کہا کہ اے ولید اگر تو نے اس وقت بیعت امام حسینؓ سے نہ لی اور رخصت ہو کر چلے گئے تو پھر قابو نہیں آئیں گے۔ میری تو یہی رائے ہے کہ اگر بیعت منظور کریں تو بہتر ورنہ ان سب کو قید کرو۔ جب تک بیعت نہ کریں۔ اور اگر پھر بھی بیعت سے انکار کریں سب کو قتل کرو۔ اور اس کام کرنے سے یزید تم پر بڑا خوش ہوگا۔ اور تمہارا مرتبہ اور رتبہ زیادہ کر دے گا۔ ولیدؓ نے کہا وَیْلَکَ یَا مَرْوَانُ۔ یعنی افسوس ہے اوپر تیرے اے مروان اے دشمن خدا۔ اگر مجھ کو تمام جہان کی بادشاہی ملے تو بھی میں اس کام کے کرنے کو تیار نہیں ہوں۔ مروان خاموش ہو گیا۔ اور صبح کو جمعہ کا دن تھا۔ تمام خاص و عام کو امیر معاویہ کے انتقال کی اور یزید کی تخت نشینی کا علم ہو گیا۔ اور یہ خبر مشہور ہوئی۔ تو امام صاحب نے بعد نماز جمعہ منبر پر کھڑے ہو کر اعلان کیا اور فرمایا کہ ہم کو دنیا اور حکومت دنیا کی کوئی نہیں مگر یزید سے ہم ہرگز بیعت نہیں کر سکتے کیونکہ وہ شراب پیتا ہے اور بے نماز تارک جمعہ جماعت اور فاسق اور فاجر بدکار ظالم اور بے حیا ہے۔ اور ہم اہل بیت رسولؐ پاک ہیں جن کے حق میں اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں ارشاد فرماتا ہے

اِنَّمَا يُرِيْدُ اللّٰهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيْرًا ۝

ترجمہ۔ سوائے اس کے نہیں کہ ارادہ کرتا ہے کہ اللہ یہ کہ لے جاوے تم میں سے پلیدی کو اے اہل بیت رسول خداؐ اور پاک کرے تم کو پاک کرنا۔ اس واسطے ہم اس کی بیعت نہیں کریں گے۔

مسئلہ:۔ اس آیت شریف اور امام صاحب کی زبان پاک سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ جو لوگ بے نماز تارک جماعت و زانی۔ شرابی۔ ظالم۔ چوپٹ۔ نرد۔ شطرنج کے کھلاڑی اور دن رات بیہودہ گوئی میں مشغول رہنے والے اور نیک کاموں سے ہمیشہ دُور رہنے والے اور بُرے کاموں میں ہمیشہ مشغول رہنے والے سب یزیدی جماعت ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ کے حکموں کی تعمیل کرنے والے قرآن مجید کی تلاوت کرنیوالے اور اس پر عمل کرنیوالے اور اس کے حلال کو حلال جاننے والے۔ اور اس کے حرام کو حرام جاننے والے اور بُرے کاموں سے اجتناب کرنیوالے دُور رہنے والے پرہیزگار جیسے فرمایا اللہ تعالیٰ نے

اِنَّ اَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقٰكُمْ ۝

ترجمہ:۔ یعنی نزدیک اللہ تعالیٰ کے وہ لوگ بزرگ ہیں جو پرہیزگاری کرتے ہیں۔ سب محب اہل بیت ہیں۔

Marfat.com

فصل سوم

امام حسینؓ کا مدینہ منورہ سے مکہ مکرمہ کو جانا اور کوفیوں کا خط لکھنا اور امام حسینؓ کا مسلمؓ کو روانہ کرنا

وَخَرَجَ حُسَیْنٌ اِلٰی مَکَّۃَ :- یعنی نکلے امام حسینؓ طرف مکہ معظمہ کے چوتھی ماہ شعبان کی اور ٹھہرے امام حسینؓ مکہ مکرمہ میں چند روز مع اہل و عیال کے۔ ؎

سب رئیس مکے دے آئے چُمن قدم ولی دے — مرحبا جیو آیاں جم جم یا فرزند نبی دے
شاہ حسین گیا وچہ مکے ہوئی خبر چو فیرے — دُکھ کوفے وچ صلاحیں کرن رئیس وڈیرے
ایتھے شاہ حسینؓ سدائیے اُسدی بیعت کریئے — اوہ فرزند علی دا اُس دے قدماں تے سر دھریئے
رل اتفاق کیتا اس گل تے وڈی جماعت بھاری — لکھن خط امام صاحب نوں کوفی وارو واری
جلدی آؤ پاس اساڈے یا محبوب خدائی — پے در پے چلاون قاصد راہیں ڈاک چلائی
لکھ لکھ خط پہنچاون قاصد ہک آون ہک جاون — کول عزیزاں حضرت صاحب قدم رنجہ فرماون

وَلَمَّا وَصَلَ الْخَبَرُ اِلٰی اَھْلِ الْکُوْفَۃِ اِتَّفَقَ مِنْھُمْ جَمِیْعٌ کَثِیْرٌ وَکَتَبُوْا اِلَی الْحُسَیْنِ وَیَدْعُوْنَہٗ اِلَیْھِمْ ؎

ترجمہ:- (جب خبر پہنچی اہل کوفہ کو تو اتفاق کیا اُن کی ایک جماعت بڑی نے اور خط لکھے طرف امام حسینؓ کے، اور بلایا ان کو طرف اپنے اور کہا کہ ہم سب کے سب آپ کے فرمانبردار اور غلام ہیں بہت جلدی ہمارے پاس آپ تشریف لاویں کیونکہ ہم سب مرد عورت آپ کی ملاقات کے مشتاق ہیں)۔

جب امام حسین کے پاس اُن کے پے درپے ایک سو پچاس خط آچکے تو آپ کو اُن کی ازحد خواہش معلوم ہوئی تو امام حسینؓ نے کوفیوں کو ایک خط لکھا کہ میں فی الحال تمہارے پاس اپنے چچا زاد بھائی حضرت امام مسلمؓ بن عقیلؓ کو بھیجتا ہوں اور اس کی امداد کرنی تم پر فرض ہے۔

ہک آوے ہک جاوے قاصد شوق ہزار زبانی — اندر خطاں محبت کردے کوفی چرب لسانی
اسیں شیعہ سب تابع تیرے باپ تیرے توں ولے — جلدی ایتھے تشریف لیاؤ ہیں تیرے ہجر ستاڑے
سانوں شوق دیدار تساڈا جبدے اِتول آؤ — سب کوفی شیعہ غلام تساڈے دیر نہ ہرگز لاؤ
تاں سد امام حسینؓ اصحاباں آکھے مرد خدا دا — یارو کوفے جاون دا میں کیتا پک ارادہ
ابن عباسؓ مودب ہو کر کرے عرض زبانی — حضرت کوفے مول نہ جاؤ کوفی بڑے حرامی
خطاں اندر جو شوق لکھیندے جھوٹھے چرب لسانی — وعدہ کردے نہ پورا کردے کوفی سب شیطانی
قول اقرار انہاں شیعاں والا ہے اعتبار نہ کوئی — مکر فریب اتے ٹھگ بازی کارا ہانہاں دی ہوئی
آخر مل کر سب اصحاباں ایہ صلاح پکائی — آپ نہ جاؤ اپنی جاگہ بھیجو مسلم بھائی
سچا صادق یقین اونہاں دا جا کر ایہ آزماوے — لکھے پھیر تسانوں جو جو حال تنہاں دا پاوے
تاں پھر آپ روانہ کیتا مسلمؓ اپنا بھائی — بن سنوں جو کوفیاں نال اونہاں [illegible] کی کرتوت کمائی

Marfat.com

فصل چہارم

امام مسلم کا کوفہ میں جانا اور کوفیوں نے امام مسلم سے خط لکھوانا

فَلَمَّا وَصَلَ مُسْلِمُ الْكُوْفَةِ نَزَلَ فِي دَارِ الْمُخْتَارِ ابْنِ عُبَيْدٍ فَبَيْعَ الْحُسَيْنَ عَلٰى يَدَيْهِ خَلْقٌ كَثِيْرًا مِنْ اَثْنِيْ عَشَرَ اَلْفًا ۔

ترجمہ۔ پس جب پہنچا امام مسلم بن عقیل کوفہ میں اور داخل ہوئے بیچ گھر مختار بن عبید کے اور بیعت کی امام حسینؓ کی اوپر امام مسلم کے بارہ ہزار آدمی نے اور کہا بعض نے چالیس ہزار آدمی نے بیعت کی۔ پس اطلاع پائی اس پر نعمان بن بشیر نے جو حاکم تھا کوفہ کا یزید کی طرف سے اور وہ اصحاب تھا رسول خدا کا۔ اس نے بھی عام لوگوں کو امام صاحب کی بیعت کرنے کی طرف لوگوں کو رغبت دلائی۔

کوئی شیعہ قسماں کھادن اسیں تساں توں گھولے — قسم خدادی اسیں تمامی آل نبیؐ دے گولے
آخر رل مل بیعت کیتی چہل ہزار جواناں — سائیے آکھن آل نبیؐ توں فدا اساڈیاں جاناں
مسلمؓ دا سن وعظ تمامی لوکاں نوں تاثیراں — رناں مرد تے لڑکے لڑکیاں آدن گھت وہیراں
آکھن حضرت کرے نہ پرساں بیعت تساڈی کرکے — نال تساڈے مدد کرساں جان تلی تے دھر کے
آخر رل مل ساریاں شیعاں آکھیا مسلم تائیں — یا حضرت ہن کوفے اندر شاہ حسینؓ بلائیں!
ڈٹھا ہے ہن آپ تساں نے ساڈا صدق ارادہ — شاہ حسینؓ بلاؤ ساڈوں حدوں شوق زیادہ!
لکھ اندر شاہ حسین نوں جلدی خط پہنچائیں — آجاؤ کوفے اندر خیری تیریاں رُتو ملائیں
اپنا فیض ہن نام خدا دے ساڈوں بخشش کرنا — اسیں شیعہ سب تابع تیرے دل وچ خوف نہ دھرنا
گولے ہووے سرخاں کر دے تیرے نام دکانے — حبیب آ کوفے اندر ساڈوں تیرے شوق پورانے
آخر حضرت مسلم صاحب کوفیاں دے لگ آکھے — لکھیا حسین ولی نوں قاصد دیہیں بلا کے

فصل پنجم

در بیان خط لکھانا امام مسلم سے اہل کوفہ کے سرداروں نے طرف امام حسینؓ کے

جس کا مضمون یہ تھا کہ ہم سب اہل کوفہ متفق ہو کر لکھتے ہیں کہ جس وقت حضور کی خدمت اقدس میں یہ خط ہمارا گذارش ہو تو اسی وقت روانہ ہو کر ہم غریبوں کو فیض یاب کرنے کے واسطے کوفہ میں تشریف لے آویں۔ کیونکہ ہم سب اہل کوفہ آپ کے غلام خدمت گذار ہو چکے ہیں۔ اور ہم سب اہل کوفہ نے یزید کی بیعت توڑ کر آپ کی بیعت امام مسلمؓ کے ہاتھ پر کر چکے ہیں۔ اور ہم سب اہل کوفہ آگے بھی آپ کے والد بزرگوار حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے شیعہ ہیں۔ آپ ضرور بالضرور مہربانی [illegible] اس جگہ تشریف لے آویں۔ اور اسی خط پر سب اہل کوفہ کے بڑے بڑے امیر رئیس اور

Marfat.com

عام لوگوں نے اپنی اپنی مہریں اور دستخطیں کر دی تھیں ۔ اور زبانی بھی قاصد کو تاکید کی تھی کہ ہماری طرف سے امام صاحب کو بہت ہی عاجزی سے عرض کر دینی ۔ جیسا کہ اس نظم میں ظاہر ہے ؎

جب جاہ قاصد شاہ حسین نوں ساڈی کہیں زبانی ۔ سکدیاں سانوں مدت گذری جلد کرو مہربانی
یا حضرت تشریف لیاؤ سانوں شوق زیادہ ۔ دیکھو گے تسیں آکر ایہے حضرت شوق اساڈا
آ طبیبا مرض جدائی دا الی کر کوئی کاری ! ۔ سکدیاں جان لباں پر آئی مہر کرو اک واری
نامہ لے کر قاصد جلدی ٹکتے دے دل دھایا ۔ کوفے والیاں نوں کاں نائیں ڈاڈھا شوق سوایا
عورت مرد تمام اڈیکیاں شاہ حسینؑ دیاں کردے ۔ فجروں شام تائیں اوہ تکن شاہ علیؓ دے بردے
خبر لیاون والے قاصد راہاں وچ بہائے ۔ کیکر کن آواز پوے اوہ حضرت صاحب آئے
فجرے اٹھ اٹھ دیکھن راہاں دوڑن لڑکے بالے ۔ کوٹھیاں تے چڑھ عورتاں تکن رستے کے والے

فصل ششم

امام مسلم کے کوفہ میں پہنچنے کی خبر سُن کر یزید کو تردد ہونا

مسلم بن یزید حضرمی اور عمارۃ بن ولید جو یزید کی طرف سے اڈیٹر اخبار کوفہ میں مقرر تھے انہوں نے یزید کو خط لکھا

فَکَتَبَ مُسْلِمِ بِن یَزِیْدِ الْحَضْرَمِیُّ وَعُمَارَۃُ بْنُ الْوَلِیْدِ ابْنُ الْعُقْبَۃِ اِلٰی یَزِیْدِ یُخْبِرَانِہٖ عَنْ مُسْلِمٍ وَمِنْ اَھْلِ الْکُوْفَۃِ اِلَیْہِ وَتَعَانُدُ النُّعْمَانِ ابْنِ بَشِیْرٍ عَنْہُ

ترجمہ ۔ یعنی لکھا مسلم بن یزید اور عمارہ بن ولید نے طرف یزید بادشاہ دمشق کے تمام حال امام مسلم بن عقیل اور تمام اہل کوفہ کا یعنی تمام کوفہ والوں نے تیری بیعت توڑ کر امام حسین کی بیعت امام مسلم کے ہاتھ پر اختیار کر لی ہے ۔ اور نعمان بن بشیر جو حاکم ہے کوفہ کا وہ سستی کرتا ہے ۔ جب یہ خط یزید کے پاس پہنچا تو اس سے پہلے پہلے چالیس ہزار آدمی کا مجمع امام مسلم کے ساتھ ہو گیا ہے ۔ گویا تمام کوفہ والوں نے امام مسلم کے ساتھ بیعت کر لی ہے ۔ اور نعمان بن بشیر بھی انکے ساتھ ہی در پردہ معلوم ہوتا ہے ۔ اور ہم اطلاعاً آپ کو عرض کرتے ہیں کہ امام حسین مکہ معظمہ سے عنقریب کوفہ آنے والا ہے ۔ اگر امام حسین کوفہ میں آگئے تو سخت مشکل کا سامنا ہو گا ۔ اور آپ کی بادشاہت خراب ہو جائے گی تو اس وقت یزید نے تمام وزرا کو بلا کر مشورہ لیا کہ اب کیا کرنا چاہیئے ۔ تمام وزرا نے یک زبان ہو کر کہا کہ حاکم کوفہ نعمان بن بشیر کو معطل کیا جائے اور اس کی جگہ ابن زیاد کو حاکم کیا جائے ۔

فصل ہفتم

نعمان ابن بشیر کا معزول ہونا اور عبید اللہ بن زیاد کا حاکم کوفہ ہونا

نَعَزَلَ یَزِیْدُ النُّعْمَانَ وَوَلّٰی مَکَانَہٗ عُبَیْدُ اللّٰہِ بْنِ زِیَادٍ وَکَانَ وَالِیًا عَلَی الْبَصْرَۃِ ۔

Marfat.com

ترجمہ:- پس یزید نے معزول کیا نعمان بن بشیر کو جو اصحاب رسول خدا تھے۔ اس واسطے کہ وہ امام مسلمؑ پر سختی نہیں کرتا تھا اور اس کی جگہ عبیداللہ بن زیاد کو جو پہلے حاکم تھا بصرہ کا حاکم مقرر کر دیا۔ الغرض یزید نے ابن زیاد کو خط لکھا کہ تم اپنی جگہ بصرہ میں کسی اور شخص کو حاکم کر کے جلدی سے کوفہ میں جا کر نعمان بن بشیر کو معزول کر دے۔ اور جن لوگوں نے امام مسلمؑ کے ہاتھ پر بیعت کی ہے اُن کو کہہ دو کہ اُن کی بیعت توڑ کر میری بیعت قبول کریں۔ اور اگر یہ بات وہ قبول نہ کریں تو مع امام مسلمؑ سب کو قتل کر ڈالو اور ہرگز ہرگز اس کام میں دریغ نہ کریں۔ ابن زیاد چونکہ بڑا بے رحم اور سخت دل آدمی تھا اس واسطے یزید نے ابن زیاد کو کہا کہ میری طرف سے امام حسینؑ کو بھی کہہ دینا کہ یزید کی بیعت قبول کر اگر وہ بھی میری بیعت قبول نہ کرے تو اس کو بھی قتل کر د۔ اور فوجیں جتنی تم چاہو میں بھیج دوں گا۔ ابن زیاد نے بڑا بھاری عتشب کا لشکر کیا فَخَرَجَ عُبَیْدُ اللّٰہِ بْنُ زِیَادٍ مِنَ الْبَصْرَۃِ اِلَی الْکُوْفَۃِ - پس یزید کا پروانہ پڑھ کر ابن زیاد بصرہ سے کوفہ کی طرف روانہ ہوا اور ایک بڑے بھارے لشکر کو ہمراہ لایا۔ اور جب مقام قادسیہ پر پہنچا جو قریب کوفہ ہے تو اپنے لشکر کو اسی جگہ چھوڑا اور لباس عراقی دُور کر کے لباس عربی پہن کر ڈاچی پر سوار ہو کر مثل عربیوں کے بن کر رات کے وقت کوفہ میں داخل ہوا۔ تاکہ لوگ گمان کریں کہ امام حسینؑ آئے ہیں۔ اور مجھے ابن زیاد معلوم کریں۔ الغرض جسوقت ابن زیاد کوفہ میں داخل ہوا تو لوگوں نے امام حسینؑ سمجھ کر اس کے ارد گرد مرحبا مرحبا یا فرزند رسول خدا کے نعرے بلند کئے۔ اور مثل نقیبوں کی اس کے آگے پیچھے چلتے تھے اور اس کی قدم بوسی کرتے تھے۔ اور اندھیری رات کے سبب کسی کو معلوم نہ ہوا کہ یہ ابن زیاد ہے پس وہ چپ رہا یہاں تک کہ داخل ہوا خاص کچہری کی جگہ میں اور لوگوں کو حکم دیا کہ تمام اپنے اپنے گھروں میں چلے جاؤ۔ اور آپ حاکم نشین مکان میں پہنچ گیا۔ اور آرام کیا ؎

بصرے اندر اپنی جاگہ چھوڑ یا اپنا بھائی — منزل منزل کوفے اندر آیا وا ہو واہی
جاں قادسیہ وچہ پہنچیا اوتھے بیٹھ کرے تجویزاں — کیونکر وڑساں کوفے اندر کر دا ایہہ تمیزاں
کرے قیاس جو نال میرے ایہ فوج تمامی ہوسی — کوئی مینوں وڑن نہ دیسن فتنہ اٹھ کھلوسی
اوسے جاگہ قادسیہ وچہ فوج تمامی چھوڑے — کل سپاہی تے ہمراہی اُٹھ تے ہاتھی گھوڑے
جو لباس عراقیاں والے بدنوں کل اتارے — عربیاں وانگوں اوہ سب اپنی کل پوشاک سوارے
کر کے اُٹھ اسواری چلیا سر تے بنھ عمامہ — سگواں عربی آیا جاپے جیویں کر شکل اماماں
اگے لوکی تکدے ہیسن راہ حسینؑ دلی دا — اچن چیتی لوکاں جاتا آیا پتر علیؓ دا
ملدے آکر شہروں باہر کہن سلام تمامی — اگوں چپ نہ بولیا ہرگز ابن زیاد حرامی

فصل ہفتم

امام مسلمؑ کی شہادت اور شیعوں کا بھاگ جانا

جب صبح ہوئی تو ابن زیاد نے لوگوں کو بلا کر وہ سند حکومت کوفہ کی پڑھ کر سُنائی اور یزید کی مخالفت کرنے سے دھمکایا۔ اور حکم دیا کہ جو کوئی امام مسلمؑ بن عقیل کی امداد کرے گا میں اس کو بڑا سخت ماروں گا اور سخت سزا دوں گا۔ اور امام مسلمؑ کی جماعت کو مکر و فریب سے پھاڑ دیا۔ اور امام مسلمؑ بن عقیلؓ ام ہانی بن عروہ کے گھر جا چھپے ابن زیاد نے محمدؐ بن

Marfat.com

اشعث کو فوج دے کر بھیجا کہ ام ہانی کو پکڑ لا دیں ۔ اور تمام اہل کوفہ کے سرداروں کو اپنے پاس قید کیا ۔ اور یہ خبر سن کر باقی اہل کوفہ نے قریب چالیس ہزار آدمی کے جمع ہو کر بلوہ کیا اور مکان حاکم نشین کو گھیر لیا ۔ تب ابن زیاد نے رئیسان کوفہ کو مثلاً بشیر بن شہاب اور محمد بن اشعث اور ابن ربعی اور شمر ذی الجوشن وغیرہ کو فرمائش ڈال کر اپنا مددگار بنا لیا ۔ اسی طرح تمام اہل کوفہ کو امام مسلم کی رفاقت سے متفرق کر دیا ۔ حتیٰ کہ شام تک چالیس ہزار آدمیوں سے جو کہ امام مسلم سے بیعت کر چکے تھے صرف پانچسو آدمی رہ گئے ۔ لکھتے ہیں کہ جب امام مسلمؑ نے مسجد کوفہ میں مغرب کی نماز کی امامت کرائی تو پانچسو آدمی مقتدی تھا اور جب سلام پھیرا تو ایک بھی نظر نہ آیا ۔ موقعہ پا کر سب نکل گئے ۔ اور امام مسلم اکیلے نماز پڑھتے رہے ۔ اور بعضوں نے لکھا ہے کہ جب امام مسلمؑ ابن زیاد کے مکان کے قریب آئے تو دیکھا کہ سب شیعانِ علی یعنی جن کا دعوےٰ تھا کہ ہم علیؑ کے شیعہ ہیں بھاگتے چلے جا رہے ہیں ۔ امام مسلم نے کہا کہ اے محبانِ اہل بیت اب کہاں جاتے ہو تو کسی نے جواب نہ دیا تب امام مسلمؑ نے فرمایا اے شیعان کوفہ تم نے ہم کو خط لکھے اور قاصد بھیجے اور کمال اصرار کے ساتھ بلایا ۔ اور اقرار اور وعدہ کئے ۔ اور اب کیا کرتے ہو ۔ دشمنوں کے ہاتھ میں مجھے اکیلے کو چھوڑ کر آپ بھاگے جاتے ہو ۔

نظم

حضرت مسلم اک عورت تھیں منگیا آکر پانی ‎ ‎ پانی آن پلایا بڈھی عاجز درد رنجانی
پانی پی کر بیٹھا مسلم دوچہ کرے دلیلاں ‎ ‎ بڈھی پچھدی کون کوئی توں صاحب حسن جمیلاں
جاہیں توں کوئی صاحبزادہ کی دلگیری تینوں ! ‎ ‎ کیوں توں نکلاں دے وچہ بیٹھوں دس حقیقت مینوں
مسلمؑ آکھیا میں پردیسی کے شہر دسیندا ‎ ‎ شاہ حسینؑ دا بھائی ہاں میں مسلمؑ عاجز بندہ
کوفی شیعیاں سد بلایا نام ہے مسلمؑ میرا ‎ ‎ میں اپنے غم درداں دیوچہ ہاں دل گیر ودھیرا
بڈھی آکھیا اوہ مسلم جس تابعدار ہزاراں ! ‎ ‎ بھائی شاہ حسینؑ ولی دا سید شاہ ابراراں
میں صدقے اج گلیاں دے وچہ کیوں توں پھریں ڈولاندا ‎ ‎ کتھے گئے اوہ شیعہ تیرے جنہاں تینوں آندا
مسلم آکھیا ابن زیادوں ڈر کر نٹھے سارے ‎ ‎ توڑ گئے اوہ بیعت میری قول اقرار وسارے
طوعہ نام بڈھی دا آہا کر دی خاطر داری ‎ ‎ گھر اپنے بٹھلایا اوہ سی سنت اہل پیاری
دیوا بال دتا وچہ گھروں دے اندر شاہ اکلا ‎ ‎ کر کے وضو نماز گذارے گھر وچہ گھت مصلا
غم فرزنداں لاڈلیاں دا کیہڑا آن ملادے ‎ ‎ رو رو ہنجوں ہار پروے فرزنداں دے ہاوے
قاضی ابن شریح دے گھر وچہ آہے بال ایانے ‎ ‎ خبر نہیں کی حال اوہناں دا اللہ مالک جانے
آیا سی اس بڈھی دا پتر ڈاہڈا تھکا ماندا ! ‎ ‎ مائی اگے کھانا دھریا نال تسلی کھاندا !
دیکھیا اپنی مائی تائیں ہے نالے رودے ‎ ‎ اندر جاوے باہر آوے بیٹھے اٹھ کھلوڑے
بیٹا پچھے مائی کوروں کی اج ہویا تینوں ! ‎ ‎ اپنے رودن ہسن والی دس حقیقت مینوں
اس شقی عورت آکھیا اپنے بیٹے شیعہ تائیں ‎ ‎ مسلم شاہ اساڈے گھر وچہ لیاندا اللہ سائیں
خوش ہووں ایہ وڈی رحمت دولت حاصل ہوئی ‎ ‎ آل رسول جو خدمت کردا جنت ورسی سوئی
روواں کر کر یاد انہاں دی حالت درداں والی ‎ ‎ کوئیاں دعا کمایا آندا کیہوں حضرت عالی
بیٹا اس دا نوکر آہا جو کو تواں سسی کوفی ! ‎ ‎ وڈا فاسق فاجر ظالم وعدے دا اوہ پوفی
عبداوہ وچہ گھری آیا ایہ گل ہوندی آہی ‎ ‎ مسلم شاہ نوں گھر گھر [illegible] کارن گئے سپاہی

کرن منادی مسلم شاہ نوں جو کوئی ایتھے لیاوے — پنج سو نقد روپیہ نالے جوڑا گھوڑا پاوے
کر کے طمع اوہ شیعہ دوچہ کوتوالی ول جاندا — حال حقیقت مسلم والی اسنوں آکھ سناندا
مسلم گھر ساڈے وچ بیٹھا کتے نہ ڈھونڈن جاؤ — لشکر بہت اکٹھا کر کے میرے نال لیاؤ!
ابن زیادے کارن کہندا ترت محمد داہی — میرے نوکر دے گھر چھپیا پکڑو دیر نہ کائی
تاں اوسے وقت یزیدی لشکر مسلم اوپر چڑھ آئے — گھوڑیاں دے ہنکارے تے کھڑکار سماں دے آئے
طوعہ شنی دا گھر آ کر گھیریا اوہناں شیطاناں — مسلم اندر کیوں لک بیٹھوں باہر آ جواناں

فَخَرَجَ مُسْلِمٌ بِسَیْفِہٖ یُقَاتِلُھُمْ ۔ ترجمہ ۔ پس باہر آیا امام مسلمؑ اور نکالی تلوار اپنی اور قتل کیا بہت سے خارجیوں کو اور باقی فوجی دوڑ کر کوٹھوں پر چڑھ گئے ۔

پس امام مسلم کو سخت پیاس لگی تو اس بڈھڑی مائی سے پانی طلب کیا ۔ تو اس مائی نے پانی دیا امام مسلم کو جب آپ پانی پینے لگے تو ایک موذی نے تلوار چلائی تو آپ کا ہونٹ کٹ گیا ۔ اور وہ پیالہ سب خون ہو گیا ۔ اس کو واپس کر کے کہا اے مائی یہ دنیا کا پانی اب ہمارے نصیب میں نہیں ہے ۔ ہم کو اللہ تعالے جنت میں شراب اپنی رحمت سے پلائے ۔ بعد اس کے ابن حریث اور ابن اشعث اور شمر ذی الجوشن نے ان کو فریب سے قید کر کے شہید کر دیا ۔ اور سر مبارک کو نیزے پر چڑھا کر ابن زیاد کے پیش کیا ۔ یہ واقعہ تیسری ذی الحجہ کے دن گذرا ہے

بکے سارے شیعہ سارے عاشق آل نبیؐ دے — اج بن تابع بن گئے سارے ابن زیاد شقی دے
اوہ دن یاد نہ رہیا تنہاں جد آندا چائیں چائیں — اج لہو دے ترہائے کوفی شیعہ سب بلائیں
کئی ہزاراں قاصد گھلے منتاں نال منگایا — اج دتا ہتھ خارجیاں دے واہ دا عمل کمایا
ظاہر اہل البیت محبت باطن دغے کمائے — دوست بن کر دشمن ہوئی جھوٹے لارے لائے
ایہہ مذہب قدیموں شیعیاں نے بے تقیہ آڈ بنائی — حضرت علیؓ شہید کیتا سی لجنف دے اندر جائی
جس شہید علی نوں کیتا دیکھیا وچہ کتاباں — اوہ تابعدار حیدر دا پکا شیعہ مڈھ سناواں

فصل ہشتم

حضرت امام مسلمؑ کے دونوں صاحبزادوں کی شہادت

نقل کرتے ہیں کہ بعد شہادت امام مسلم کے ان کے دونوں صاحبزادوں کو ایک عورت پارسا نے اپنے گھر کے ایک گوشہ میں بٹھا کر کھانا کھلایا اور چھپایا ۔ اور آپ گھر کے باہر سو رہی کچھ رات گزری اس کا خاوند آیا اس نے پوچھا کہ اتنا وقت کہاں رہے ہو تو اس نے کہا کہ میں جب صبح کچہری میں گیا تو ایک منادی نے پکارا کہ جو کوئی مسلم کے دو فرزندوں کو تلاش کر کے کچہری میں پیش کرے گا اس کو ایک گھوڑا اور عمدہ لباس اور بہت سا مال انعام دے گا ۔ میں نے تمام دن ان کی تلاش میں گھوڑا دوڑایا اور جب گھوڑا تھک گیا تو پیدل ہو کر صاحبزادوں کو تلاش کرتا رہا ہوں مگر منزل مقصود کو نہیں پہنچا ۔ اس عورت نے کہا اے مرد خدا اللہ تعالے سے ڈر اور حضرت محمد مصطفےٰ سے اور اس کی آل پر ظلم نہ کر ۔ اس نے کہا اے عورت چپ رہ ابن زیاد نے بہت سا انعام رکھا ہے جو کوئی ان کو پکڑ

Marfat.com

کرلائے گا، وہ انعام پائے گا۔ پھر اس عورت نے کہا اے مرد یہ کوئی مردانگی نہیں ہے کہ یتیم بچوں کو دشمن کے ہاتھ میں دینا۔ اور مال دنیا کے واسطے اپنا روسیاہ کرنا۔ اس کے خاوند نے کہا اے عورت چپ رہو اور جلدی سے کھانا لاؤ کہ ہم کھا کر اپنے کام مشغول ہوں۔ عورت بے چاری نے جو کھانا تھا حاضر کر دیا اور آپ اسی غم میں سو رہی جب کچھ رات گذری تو بڑا صاحبزادہ جس کا نام محمدؐ تھا جاگا۔ اور اپنے چھوٹے بھائی ابراہیمؑ کو بلایا کہ اے بھائی اللہ کوئی بات کرلیں کہ ہم نے بھی شہید ہی ہونا ہے۔ میں نے اسوقت اپنے والد بزرگوار حضرت مسلمؑ کو دیکھا ہے کہ وہ حضرت محمد الرسول اللہ اور حضرت علیؓ اور حضرت فاطمہؓ اور حضرت امام حسنؑ مجتبیٰ کے پاس جا کر بیٹھ گیا۔ اور وہ تمام صاحب جنت کے باغوں کی سیر کر رہے ہیں۔ تو اچانک حضرت محمد مصطفےٰ کی نظر مبارک ہمارے والد امام مسلمؑ پر پڑی تو فرمایا اے مسلمؑ تیرے جی میں کیا آئی کہ تو اپنے مظلوم معصوم بچے ظالموں کے ہاتھ میں چھوڑ آیا ہے۔ تو والد بزرگوار نے عرض کی کہ یا حضرت وہ بھی میرے پیچھے پیچھے آ رہے ہیں۔ اس واسطے معلوم ہوتا ہے کہ ہم کو بھی یہ شہید کر دیں گے تو چھوٹے بھائی نے کہا کہ میں نے بھی خواب دیکھا ہے ؎

دوہاں بھائیاں ہکدوجے دے گلوچہ باہیں پایاں — رخساریاں اوپر رکھ رخسارے رودون گھت دھایاں
مسلمؑ باپ اساڈا سانوں کلیاں چھوڑ سدھایا — وچہ پردیس نہ وددی کوئی باجھ اللہ دے آیا
جدا ہوہ دونویں رودن لگے دو یتیم نمانے — تاں اس حارث شور نہاندا سنیا اوت ٹکانے
پچھدا اپنی عورت کولوں ہن کی شور کوکارا — گھر ساڈے دے اندر ہوندے دس منیں ایکی کارا
عورت عاجز چپ زبانی کرے کلام نہ کائی — تاں حارث جلدی دیوا بالیا اندر وڑیا داہی
اندر وڑکے ویکھیا تاں دو طفل ایانے پائے — پچھدا کون تسیں انہاں آکھیا ہاں اسیں مسلمؑ جائے
اس بدبخت کمینے دوہاں صاحبزادیاں پھڑیا — میرے گھر شکار نے میں کیوں باہر بھاں چڑھیا
مشکاں بنھ ینیاں تائیں قتل ارادہ کیتا — عورت اسدی ترلے کردی ایہ کم نہ کر میتا
اس عورت اتے غلام تے لڑکے سارا زور لگایا — مگراں اس بدبخت کمینے دل وچہ رحم نہ آیا

فائدہ:۔ جب حارث نے صاحبزادوں کو پکڑ کر قتل کا ارادہ کیا تو اس کی عورت اور غلام اور اس کے لڑکے نے روکا مگر وہ بدبخت نہ رکا۔ تو انہوں نے عاجز ہو کر یہ مشورہ دیا کہ تو ان کو زندہ پکڑ کر ابن زیاد کے سپرد کر دے مگر اپنے ہاتھ سے قتل نہ کر۔ حارث نے کہا کہ ان کی تلاش میں بہت سے آدمی پھر رہے ہیں۔ اگر میں ان کو زندہ لے کر جاؤں گا تو لوگ مجھ سے چھین لیں گے۔ اور میں اپنے مقصد سے خالی رہ جاؤں گا۔ الغرض ان تینوں نے اس کو روکنے کی کوشش کی یہاں تک کہ اس بدبخت نے اپنی عورت اور غلام اور لڑکے کو قتل کر ڈالا۔ اور بعد اس کے ان معصوم صاحبزادوں کے سر مبارک تن سے جدا کر لئے اور لاشیں نہر فرات میں پھینک دیں۔ اور سر مبارک ابن زیاد کے سامنے لے گیا تو ابن زیاد نے کہا کہ تم نے ان بے گناہ معصوموں کو کیوں قتل کیا۔ میں نے یزید بادشاہ دمشق کو لکھا ہوا ہے کہ ہم نے امام مسلمؑ کے دو صاحبزادوں کو قید کیا ہوا ہے۔ اگر وہ مجھ سے طلب کریگا تو میں اس کو کیا جواب دوں گا۔ غصہ میں آ کر جلاد کو حکم دیا کہ اس کو قتل کر دو۔ چنانچہ جلاد نے اسی وقت اس بدبخت حارث بن عروہ کو قتل کر دیا۔ اور اہل بیت کے ساتھ گستاخی کر کے اپنے کئے کی سزا پا گیا۔ اور دوزخ کا ایندھن بنا۔ یعنی اپنی عورت۔ غلام۔ لڑکے اور صاحبزادوں کو قتل کر کے آپ بھی قتل ہو گیا اور خَسِرَ الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃَ کا مصداق ہوگا۔

فائدہ:۔ یہ قصہ دو طرح بیان کرتے ہیں۔ ایک تو اوپر بیان ہو چکا ہے اور دوسرا [illegible] کا شریف کا یوں ہے۔

Marfat.com

جسدن حضرت مسلم کولوں شیعاں نے منہ موڑے
قاضی ابن شریح سنی دے گھر دو لڑکے چھوڑے

مسلم ہویا شہید تتے نالے اسداد دست ہانی
چغلی جاکر ماری حاکم پاس کسے شیعانی

ابن زیاد کہیا پھڑ مارد کون اونہاندا دردی
ڈھونڈ دمسلم دے پت دونویں تلاشی لوہر گھردی

جس گھر ثابت ہوسی اسنوں پھڑ کر سولی دیساں
جیوں کر اگے ماریا ہانی مردہ خوار کریساں

بھن والا عزت پاسے نالے دولت دُونی
ابن شریح جد گلاں سُنیاں منہ ہویا جیوں پانی

تیرے گھر تھیں نکلن جیوں کر خبر ہوئی سرکارے
مینوں بھی ہور صاحبزادیاں ابن زیاد وا مارے

چڑھ اسوار پیادے ڈھونڈن ہر گھر وِچ تلاشی
ایہ گل سُن کر قاضی تائیں ہوئی سخت ہراسی

رات پئی تاں گھر وچہ جاکر کہندا دوہاں بھراواں
چلو صاحبزادیو ہیں تساں لگے دے راہ پاواں

کوفے اندر رہ کر تسیں خود اپنی جان گواسو
گھر گھر بھال تساڈی ہوسے ایویں مارے جاسو

لڑکے دو نویں رودن لگے دردے وچہ بھارا
قاضی صاحب وسو سانوں کتھے باپ پیارا

قاضی آکھیا وقت صبح کل ہویا شہید پیارا
بھی قتل تساڈے کارن دشمن کوفہ بھالیا سارا

دردفراق غماں تھیں دونویں رودن مارن آہیں
دوتی دشمن بھی کوئی اوہ دن شالا ویکھے ناہیں

ہک پردیسی بال ایانے تیجا غم دیاں کانگاں
تازہ زخم لگے وچہ سینے درد لگایاں سانگاں

دوہاں یتیماں درد فراقوں دل وچہ غم سوائے
اے بابا کیوں چھڈ گیوں سانوں اندر دیس پرائے

فائدہ:۔ القصہ قاضی صاحب نے باہر لے جاکر کہا کہ یہ جو قافلہ جاتا ہے اس کے پیچھے پیچھے چلے جانا۔ اور یہ قافلہ مکہ شریف جائے گا تم بھی ان کے ساتھ مکہ شریف پہنچ جاؤ گے۔ اوراسوقت قافلہ کے مکہ کے راستے میں جانے کا آواز سنائی دیتا تھا۔ مگر وہ صاحبزادے تھوڑی دور جاکر قضائے الہٰی سے اندھیری رات کے رستہ بھول کر پھر کوفہ میں آگئے تو چونکہ سپاہی ان کی تلاش میں پھر رہے تھے اس واسطے انہوں نے پکڑ کر مشکیں باندھ لیں اور ابن زیاد کے حوالے کر دیا۔ ابن زیاد کمبخت نے حکم دیا کہ اے جلاد ان کو قتل کر دے۔ تو دونوں صاحبزادوں نے نہایت ہی منت زاری کی مگر وہ موذی باز نہ آیا۔ آخر صاحبزادوں نے کوفی شیعوں کی طرف مخاطب ہوکر فرمایا اے شیعان علی اہل بیت کے مجبور تم نے ہمارے والد کو بھی شہید کرادیا۔ اور ہم بے گناہوں کو بھی پکڑ کر ابن زیاد کے حوالے کر دیا۔ کیا تم کو کچھ شرم نہیں آتا۔ تو وہ سب خاموش ہو گئے۔ الغرض ابن زیاد نے جلاد کو حکم دیا کہ ان کو جلدی شہید کر دو۔ چنانچہ جلاد نے ویسا ہی کیا اور دونوں صاحبزادوں اور امام مسلم اور ہانی کے سر مبارک نیزوں پر نصب کر کے دمشق میں یزید بادشاہ کے پاس بھیجدیئے۔

فصل نہم

امام مسلم کا آخری خط لکھنا امام حسین کو، اور کن لوگوں نے امام مسلم کو شہید کیا تھا، اور کن لوگوں نے امام حسین کو کوفہ میں بلایا تھا، کیا وہ شیعہ تھے یا سُنی تھے، اسکو بحوالہ کتاب مفصل طور پر ہم ناظرین کے پیش کرتے ہیں تاکہ انصاف معلوم ہو جائے کہ کون لوگ

محب اہل بیت ہیں اور کون دشمن اہل بیت ہیں

وَفِیْ ذَالِكَ خَرَجَ الْحُسَيْنُ مِنْ مَكَّةَ اِلَى الْكُوْفَةِ وَقِيْلَ كَانَ خُرُوْجُهٗ يَوْمَ التَّرْوِيَةِ -

ترجمہ :- جس دن نکلے امام حسینؓ مکہ سے طرف کوفہ کے وہ دن ترویہ کا تھا - یعنی آٹھویں ماہ ذوالحجہ کا

عاجزیاں تے منتاں کر کر شیعیاں خط لکھا یا — جھب آ شاہ حسیناں کوفے کیوں اتنا چر لایا
اسیں شیعہ سب تابع تیرے ہرگز غم نہ کرنا — اساں جاناں رکھ تلی تے لیاں اگے تھیوں مرنا
اسیں دشمناں تیریاں دے سنگ لڑیئے دیئے جان پیاری — جھب آ مرغاں وانگوں کوفے اندر ملدا اڈاری
آ کر دیکھیں خارجیاں سنگ کیکر کراں لڑائی — اسیں شیعہ سب تابع تیرے خوف نہ کرنا کائی!
اسیں خارجیاں نوں مار مکائیے جڑھ تھیں پٹ گوائیے — باپ تیریا بدلہ لیئے تیرے ٹھنڈ کلیجے پائیے!
جھب آ شاہ حسیناں تیریاں ساڈوں جھب اڈیکاں — اسیں شیعہ سب دشمناں تیریاں لائیے سو سو لیکاں
جھب دیسے مسلم تقیسی جیوں کر کوفی کرن کمایاں — جو راج ہن محب تے شیعہ کر کر کے ڈڈیائیاں
شاہ حسینؓ دی مدد کرن جد کوفے اندر آیا — یا دشمناں دے وس پا دن جیوں کر مسلم قتل کرایا
ہن دیکھیا جاسی تابعداری کس دی کرسن بھائی — شاہ حسینؓ یا ابن زیاد دے مہلت نیڑے آئی!
جد کوفیاں دے خط بجد آئے شاہ حسینؓ نوں بھائی — تاں مکہ چھوڑ روانہ ہویا اوہ مقبول الٰہی!!!

فائدہ :- شیعہ لوگ عام جاہل سنیوں مسلمانوں کو دھوکہ دیتے ہیں - اور کہتے ہیں کہ جو کچھ اماموں کے ساتھ دشمنی کی کاروائیاں کی گئی ہیں وہ سب سنت اہل جماعت نے ہی کی ہیں - اب ہم بتوفیق الٰہی شیعوں کی کتابوں سے ثابت کرکے دکھاتے ہیں کہ جنہوں نے امام مسلم کو شہید کیا - اور امام حسین کو مکہ مکرمہ سے خط بھیجکر منگوایا وہ کون تھے - سنت اہل جماعت تھے یا شیعہ صاحبان تھے -

مسئلہ دمع الہنون ترجمہ جلاء العیون باب پنجم فصل تیراں جو کہ شیعہ کی معتبر کتاب ہے اس میں مرقوم ہے کہ جب امام حسنؓ کا وصال ہوا تو عراق کے شیعہ حرکت میں آئے اور خط امام حسین علیہ السلام کو لکھا کہ ہم امیر معاویہؓ کو خلافت سے معزول کر کے آپ کے ساتھ بیعت کرتے ہیں - آپ کی اس میں کیا رائے ہے - امام حسین علیہ السلام نے ان شیعوں کو جواب دیا کہ صبر کرو جب موقعہ آئے گا تو دیکھا جائے گا - اور امام حسینؓ نے ان شیعوں کی کوئی مصلحت نہ دیکھی -

مسئلہ :- جب امیر معاویہ کا انتقال ہوا تو تمام شیعان کوفہ نے سنا کہ امام حسین علیہ السلام مکہ معظمہ میں آ گئے ہیں - چنانچہ سلیمان بن صرد خزاعی کے مکان پر جلسہ ہوا سلیمان خزاعی نے سب سے مخاطب ہو کر کہا کہ امیر معاویہؓ کا انتقال ہوگیا ہے - اور امام حسین علیہ السلام یزید کی بیعت سے انکار کر کے مکہ معظمہ میں چلے گئے ہیں تم سب لوگ ان کے اور ان کے بزرگوں کے شیعہ ہو - اب ان کی امداد کرو - اور عریضہ لکھ کر بلاؤ - تمام شیعوں نے یک زبان ہو کر کہا کہ جب وہ صاحب یعنی امام حسینؓ یہاں ہمارے شہر میں تشریف لائیں گے اور نور قدم سے منور کریں گے تو ہم سب بصدق اخلاص ان کی خدمت میں حاضر ہو جائیں گے - (نقل از دمع الہیون باب پنجم صفحہ ۲۵۲)

فائدہ :- محبان اہل بیتؓ سے ڈیڑھ سو خط جا رہا ہے امام حسینؓ کی خدمت اقدس میں یعنی عقیدت اور اخلاص کے مکر و فسون سے عام کو پھسلایا جا رہا ہے -

Marfat.com

مسئلہ :- اہل کوفہ یعنی رئیسان کوفہ نے قیس بن مہر اور عبد اللہ بن شداد کو اور عمارہ بن عبد اللہ ڈیڑھ سو خط دے کر امام حسین کی خدمت اقدس میں روانہ کیا - اور پھر بعد دو روز کے ایک اور خط لکھا اور بدست ہانی بن ہانی سبعی عبد اللہ عبد الرحمان کو دے کر بخدمت امام حسین بن علی بن ابی طالب کے جا دے -

اما بعد - آپ حضور بہت جلد اپنے خیر خواہوں کے پاس تشریف لائیں - تمام آدمی آپ کی امامت کے منتظر ہیں اور سوا آپ کے غیر کی طرف رغبت نہیں رکھتے - یعنی آپ کے سوا کسی غیر کو اپنا خلیفہ بنانا نہیں چاہتے - اور آپ جہاں تک ہو سکے بہت جلدی یہاں تشریف لادیں (نقل از دمع الہتون باب پنجم فصل تیراں)

فائدہ :- یہ آپ کے شیعہ امام حسین رض کو سبز باغ دکھا رہے ہیں - ابھی ایک زمانہ آئے گا کہ امام صاحب پر خود تلواریں چلائیں گے -

مسئلہ :- امام حسین علیہ السلام کو خطوط پر خطوط کوفی شیعوں کی طرف سے آ رہے ہیں - مگر امام حسین رض نے کوئی جواب نہیں لکھا تھا - یہاں تک کہ بارہ ہزار خط آچکا تھا - تو آخری خط کا جواب آپ نے لکھا (دمع الہتون باب پنجم صفحہ ۱۴۰)

مسئلہ :- امام مسلم کو امام حسین رض نے کوفیوں کی بیعت کرنے کے لئے ہمراہ قیس بن مہر عمارہ بن عبد اللہ سلولی بن عبد الرحمان ازدی کے روانہ کیا - اور فرمایا کہ اگر کوفی میری بیعت کرنے پر اتفاق کریں تو مجھ کو بہت جلدی حقیقت حال ان کے سے اطلاع کریں - جب امام مسلم ان کے ہمراہ کوفہ میں پہنچے تو پچیس ہزار آدمی اہل کوفہ امام صاحب کی بیعت میں مشرف ہوئے - اور جب ابن زیاد کوفہ میں آیا تو بھی امام مسلم ام ہانی کے گھر پوشیدہ طور پر بیعت لیتے رہے (دمع الہتون باب پنجم صفحہ تیراں)

مسئلہ :- امام مسلم نے ستائیس روز اپنی شہادت سے پیشتر ایک خط امام حسین علیہ السلام کو لکھا - اس میں اظہار عقیدت اور انقیاد اہل کوفہ کا تھا - اور ایک جماعت اہل کوفہ نے بھی خطوط حضرت کو لکھے کہ یہاں ایک لاکھ تلوار آپ کی امداد کے واسطے تیار ہے (نقل از دمع الہتون باب پنجم)

مسئلہ :- جب ابن زیاد کوفہ میں آیا تو تمام شیعہ جماعت امام مسلم سے جدا ہوگئی - اور ابن زیاد کے گرد مثل مکھیوں کے ہوئے - اور اسی روز وہ مسجد میں آیا اور منبر پر کھڑے ہو کر منادی کرنے لگا - کہ جو لوگ بزرگ رئیس اس وقت مسجد میں نہ آئے گا میں اس کا خون بہا دوں گا - اور اس کو سخت ذلیل و خوار کروں گا - پس تھوڑی دیر میں مسجد پر ہو گئی - اور سب آدمی حاضر ہو گئے (دمع الہتون صفحہ ۴۴)

مسئلہ :- ابن زیاد نے منبر پر کھڑے ہو کر کہا کہ جو شخص امام مسلم رض کو پکڑ کر لائے گا - میں اس کو دو سو درہم انعام دوں گا - تو ستر آدمی شیعہ اس انعام کے طمع سے امام مسلم کے پکڑنے کو تیار ہوئے - جیسا کہ اوپر ذکر ہو چکا ہے - جب امام مسلم کو پکڑ کر لے آئے - تو آپ بہت غمناک ہوئے اور رونے لگے تو عبید بن عباس بن مرد اس نے کہا جو آپ کا پکا شیعہ تھا - اے مسلم کیوں روتے ہو - مقصد حاصل کرنے کے لئے یہ تکلیف زیادہ نہیں (دمع الہتون باب پنجم صفحہ تیراں سے لے کر چار سو اکتالیس تک -

مسئلہ :- پچیس ہزار شیعہ سے امام مسلم پانی مانگتے ہیں - مگر وہ منہ چڑاتے ہیں - اور امام مسلم کی وصیت بھی نہیں سنتے - باوجود اتنے شیعوں کے ہوتے ہوئے ان کا جرنیل ان کے سامنے قتل کیا جاتا ہے - مگر شیعہ کے خون میں ذرا بھی جوش نہیں آتا - جب امام مسلم ابن زیاد کے دروازے پر آئے تو پیاس نے بہت ہی عاجز کیا - اس وقت اکثر شیعان کوفی منتظر حکم ابن زیاد بیٹھے تھے - یعنی امام مسلم کو قتل کرنے کے لئے جیسا کہ اوپر ذکر ہو چکا ہے - حضرت امام مسلم نے فرمایا

Marfat.com

اے فاسقو ایک گھونٹ پانی کا تو مجھ کو پلاؤ۔ تو ابن عمر بن بخت شیعہ نے کہا کہ تجھے ایک گھونٹ پانی کا نہ ملے گا۔ غرض جب ابن زیاد نے امام مسلمؓ کو قتل کا حکم دیا۔ تو امام مسلمؓ نے فرمایا کہ مجھے تھوڑی دیر اجازت دو تاکہ میں اپنا وصی کسی کو بناؤں کہ میری وصیت کو پورا کرے۔ ابن زیاد نے کہا کہ جا ہو کرو۔ حضرت مسلم نے عمر بن سعد کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا کہ بطفیل اس قرابت کے جو تیرے اور میرے درمیان ہے میری وصیت کو قبول کر۔ اس ملعون نے ابن زیاد کے خوف سے امام صاحب کا کلام ہی نہ سنا۔ ابن زیاد نے کہا اے عمر بن سعد امام مسلم کے ساتھ جب تم قرابت رکھتے ہو تو اس کی وصیت کو کیوں نہیں سنتے۔ یعنی قبول کیوں نہیں کرتے۔ جب ابن زیاد نے اجازت دی تو امام مسلم نے اس کا ہاتھ پکڑ کر ایک گوشہ میں لے جا کر یہ وصیت فرمائی۔ کہ اول میری زرہ فروخت کر کے میرا قرضہ ادا کرنا۔ اور دوسرا مجھ کو دفن کرنا۔ تیسرا امام حسینؓ کو اس واقعہ سے خبر کر دینا، کہ کوفی شیعہ نے میرے ساتھ یہ بیوفائی کی ہے۔ آپ یہاں تشریف نہ لائیں (دیکھو باب پنجم فصل چوداں سے لے کر صفحہ چار سو چوداں تک) مگر اس عمر بن سعد شقی نے حضرت امام حسین علیہ السلام کو کوئی خبر نہ کی۔ اس کے بعد ابن زیاد نے حکم دیا کہ اس کو ایک محل پر لے جا کر قتل کرو۔ اور اس کے دھڑ کو چھت سے زمین پھینک دو۔ چنانچہ ایسا ہی کیا گیا۔ اور روبرو پچیس ہزار شیعوں کے یہ واقع ہوا۔ اور کسی نے امام مسلمؓ کی شہادت دیکھ کر ٹھنڈا سانس بھی نہ لیا۔ یعنی امداد تو درکنار رہی۔

فصل دہم

امام حسینؓ کا مکہ مکرمہ سے کوفہ کو نکلنا اور تمام اصحابؓ کا روکنا

وَلَمَّا تَجَهَّزَ بِالْخُرُوْجِ مَنَعَهُ عَنْ ذَالِكَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ صِدِّيْقٍ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ وَجَابِرٌ وَاَبُوْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ وَاَبُوْ وَاقِدِ اللَّيْثِيِّ فَلَمْ يَمْتَنِعْ بِمَنْعِهِمْ قَالَ اِنِّيْ سَمِعْتُ اَبِيْ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اِنَّ كَبْشًا يُسْتَحَلُّ بِهٖ مَلَا اَكُوْنُ اَنَا ذَالِكَ الْكَبْشُ۔

ترجمہ:۔ اور جب ارادہ کیا امام حسینؓ نے کوفہ میں جانے کا تو تمام اصحاب اکرام نے منع کیا۔ یعنی ابن عباسؓ عبدالرحمٰن بن صدیق و عبداللہ بن عمرؓ و ابوسعید خدری و ابو واقد لیثیؓ اور جابرؓ نے پس نہ رکے امام حسینؓ ان کے روکنے سے اور فرمایا کہ میں نے سنا ہے اپنے باپ علی کرم اللہ وجہہ سے فرمایا انہوں نے کہ میں نے سنا رسول خدا سے کہ تحقیق ایک دُنبہ ذبح کیا جائے گا بیت اللہ شریف میں۔ یعنی ایک ناحق خون کیا جائے گا۔ پس ڈرتا ہوں میں کہ شاید وہ دنبہ میں ہی نہ ہوں۔ غرض کہ امام صاحب نے کسی کی بات نہ مانی۔ آخر تیسری ماہ ذوالحجہ ۶۰ھ ہجری کا بروز منگلوار جب روز امام مسلم کوفہ میں شہید ہوئے امام حسینؓ ساتھ بیاسی آدمیوں کے یعنی مع اہل و عیال و عزیزوں و رشتوں کے جس میں ستر آدمی اصحاب اور باقی پیارے تھے۔ یکبارگی مکہ سے دل اٹھا اور کوفہ کی طرف کوچ فرمایا اور کسی کے روکنے سے نہ رکے

ابن عباس کہیا توں ایہ گل رکھیں یاد پیارے
کوفیاں کرے وفا نہ کیتا دیون جھوٹے لارے

کوفے جاون اندر تینوں ہرگز نہ بھلیائیاں
تیرے باپ تے بھائی اوتھے سے تکلیفاں پائیاں

تینوں بھی اوہ وقت نزع تک کوفیوں گے رد کیتے
کوفی بے اعتباری سارے لڑاں کوڑ مریدے

پر شبیرؓ نہ لیا حضرت بچے تسیں اہیں پنہاں
اس گل اندر بھلا تسیں رکھیں ایہ کہنا

Marfat.com

خوف کراں مت شاید تینوں کوئی دشمن مارن — وانگوں شاہ عثمان ولید ے مارن تیرے کارن

رب نہ کرے توں ماریا جاویں ہوسی بڑی خواری — بال ایانے حرم نمانے پاون ذلت خواری

امام حسینؑ کہیا اوہ ہونا جو ہے رب نے کرنا — طول طویل نہ گلاں کریو مرنے تھیں کی ڈرنا

عمر دا بیٹا جد پردیسوں آیا وچہ مدینے — لوکاں آکھیا مکیوں کوفے چلے شاہ نگینے

ابن عباس مدینے آیا راتوں راتی چلبا — دوراتیں وچ چلے کر پینڈا سنگ ولیڈے لیا

یا حضرت اسیں موڑن آئے رو رو دہن دوہایاں — کوفے جاون اندر ساتوں دستن نہ بھلیائیاں

بہتر ہے جو مکے اندر ٹھہرو کتے نہ جاؤ — شاہ کہیا ہن جان دیہو نہ موڑو مول بھراؤ

ابن عمر کہیا تیں کیوں ہے چلے شاہزادے حسن رنگیلے — کیہڑے عقلوں وچہ پردیساں چلیوں شاہ جلیلے

اج اساتوں دسے تیرا دشمن ہویا زمانہ — نہ ہرگز نال لے جاؤ حضرت ٹبر سنے زنانہ

فائدہ۔ چونکہ ابن عباس اور دیگر اصحاب اکرام اہل مکہ کو بالیقیں معلوم نہ تھا کہ آپ اسی سفر میں شہادت پائیں گے۔ ورنہ ہمراہ ہوتے۔ کیونکہ ایسے ایسے جلیل القدر اصحاب جو آپ پر مال جان قربان کرنے والے تھے کب رہ سکتے تھے۔ غرض جب امام صاحب کی اسواری مکہ معظمہ سے چلی تو مکہ معظمہ میں ماتم برپا ہوگیا۔ ہر ایک کی آنکھوں سے آنسو جاری تھے۔ کیونکہ کوئی بھی آپ کی جدائی گوارہ نہیں کرسکتا تھا۔

کس قدر اژدہام تھا اس وقت — مجمع خاص و عام تھا اسوقت

رخصت رونق دیار ہے آج — فرقت جان شہریار ہے آج

ملنے آتے تھے اقربا سارے — جمع تھے یار و آشنا پیارے

قہر ہوتا ہے قہر ہوتا ہے — ویران آج مکہ شہر ہوتا ہے

غرض کہ امام حسینؑ سب سے رخصت ہو کر مکہ معظمہ سے کوفہ کی طرف روانہ ہوگئے۔ اور چلتے چلتے جب منزل شعبہ میں پہنچے تو بکر اسدی کوفہ سے آتا تھا۔ اس نے کوفہ میں ابن زیاد کا آنا اور کوفی شیعوں کا بے وفا ہو جانا اور امام مسلم کی بیعت توڑ کر ابن زیاد سے مل جانا اور امام مسلم اور اس کے صاحبزادوں کا اور ہانی سنی کا شہید ہو جانا مفصل طور پر بیان کیا۔ امام حسین یہ خبر سن کر خاموش رہے اور کسی کو خبر نہ کی۔ امام مسلم کی ایک شاہزادی بھی ساتھ تھی جب وہ آپ کے پاس آئی تو آپ اس لڑکی کے منہ کی طرف دیکھنے لگے۔ اور اس کے سر پر ہاتھ پھیرا وہ لڑکی عقل سے معلوم کر گئی اور عرض کی کہ یا حضرت آج آپ نے خلاف عادت میرے سر پر دست مبارک پھیرا ہے کیا وجہ ہے۔ آپ کو خدا کی قسم سچ فرمانا کیا میرے ابا جان تو شہید نہیں ہوگئے۔ آپ اس بات کو ضبط نہ کرسکے بے اختیار آپ کی چشم مبارک سے آنسو جاری ہوگئے اور فرمایا اے بیٹی چپ رہو اور مت روہم تمہارے باپ ہی ہیں۔ اور زینب تمہاری ماں ہے وہ لڑکی بے اختیار رونے لگی۔ بعد اس کے حضرت امام حسینؑ کو سب لوگ قسمیں دے کر کہنے لگے کہ آپ اپنے اور اپنے اہل و اطفال پر رحم فرما کر واپس مکہ شریف میں تشریف فرمائیں۔ اور کوفہ جانے کا ارادہ ملتوی کریں۔ جب لوگوں نے بہت ہی منت دعا جزی سے امام حسینؑ کو کوفہ جانے سے مجبور کیا تو آپ نے ارادہ مکہ معظمہ واپس جانے کا کر لیا۔ جب یہ خبر امام مسلمؑ کی شہادت کی امام مسلمؑ کے بھائیوں نے سنی تو انہوں نے کہا اب ہم زندہ رہ کر کیا کریں گے۔ قسم ہے خدا کی جب تک ہم کمینوں سے امام مسلم کا بدلہ نہ لیں گے یا آپ شہادت نہ پائیں گے ہرگز ہرگز واپس نہ جائیں گے۔ ؎

زندگی بہر دین یار است — یار چوں نیست زندگی عار است

زندگی واسطے دیکھنے یار جانی   دوست باجھ اوہ زندگی عار جانی

فصل یازدہم

امام حسین کا قاصد شہید ہونا اور ابن زیاد نے جاسوس بھیجنا اور حُرؓ کا امام سے ملنا

جس دن مکیوں چلیا قاصد دے کر خط چلایا   مسلمؓ دے ول بھیجیا اُسنوں راوی ذکر لیایا
جاں پہونتا قادسیہ وچہ قاصد لشکر اسنوں پھڑیا   کوفے اندر ابن زیاد دے پاس سی اسنوں کھڑیا
قاصد کولوں لے کر اوہ خط ابن زیاد دے پڑھیا   کوفے آون والا ہن اساں پک ارادہ کریا
مسلمؓ تائیں لکھیا ہویا بہت سلام ولی دا   تیرے لکھے بموجب مکیوں ٹریا پتر علیؓ دا
ظالم ابن زیاد نے قاصد ترت شہید کرایا   کربل دیاں شہیداں وچوں اوّل ہے اوہ آیا

فائدہ:۔ روایت کرتے ہیں کہ ابن زیاد نے امام صاحبؓ کی آمد کی خبر سُن کر ایک سانڈنی کا اسوار مکہ معظمہ
جاسوس بھیجا، کہ جب امام حسین مکہ سے کوفہ روانہ ہوں تو فوراً خبر کرنا۔ اس جاسوس ابن زیاد نے آکر خبر دی کہ امام حسینؓ
مکہ سے کوفہ کی طرف روانہ ہوئے کوئی سولہ دن گزر چکے ہیں۔ اور آج فلاں منزل پر ان کا مقام ہے۔ ابن زیاد نے حُرؓ
بن یزید ریاحی کو ہزار اسوار کے ساتھ روانہ کیا کہ جہاں امام صاحب ملیں اسی جگہ ان کو روک لینا اور کسی طرف جانے
دینا۔ غرض کہ آپ جب فرات کے مقام پر پہنچے جو کوفہ سے دو میل کے فاصلہ پر ہے تو حُر ریاحی ہزار اسوار با ہتھیار لے کر
پہنچ گیا۔ اور عرض کی کہ ابن زیاد کا مجھے حکم ہے کہ جہاں امام حسینؓ ملیں وہاں ہی قید کر لینا۔ اور خبردار کسی طرف جانے نہ د
اور میرا دل نہیں چاہتا کہ میں آپ کو ابن زیاد کے پاس لے جاؤں۔ اور یہ بھی مجھ سے نہیں ہو سکتا کہ میں آپ کو بالکل چھ
دوں اور خود کوفہ میں واپس چلا جاؤں۔ بعد اس کے امام صاحبؓ نے فرمایا، اے حُرؓ ظہر کا وقت ہے تم اپنی قوم کے سا
نماز پڑھو اور ہم اپنی قوم کے ساتھ نماز پڑھتے ہیں۔ حُرؓ نے عرض کی کہ یا حضرت آپ پیشوائے دین امام زمان ہیں۔ آپ
امامت کرا دیں تو ہم دونوں لشکر مل کر نماز گزاریں۔ اور ہم آپ کی اقتدا کریں گے۔ الغرض امام صاحب نے نماز پڑھا
کے بعد فرمایا۔ کہ کوفیوں کے ڈیڑھ سو خطوط متواتر ہماری طرف آئے۔ اور رئیس کوفہ بھی برابر پیغام لائے باصرار ان کے
نے کوفہ کا قصد کیا۔ اور تم بھی کوفہ کے رہنے والے ہو اگر تم اپنی بیعت پر قائم ہو تو ہم تمہارے شہر میں چلیں ورنہ میں پیچھے
واپس چلا جاؤں گا۔ حُرؓ نے ہاتھ جوڑ کر عرض کی کہ حضور اُن خطوں کو میں نہیں جانتا کہ ان کے بھیجنے والا کون ہے۔ امام حسینؓ نے
اپنے بکس میں سے تمام خط نکال کر دکھا دئے اور فرمایا کہ اکثر وہ آدمی جنہوں نے یہ خط ہماری طرف بھیجے ہیں۔ تمہارے اس لشکر
میں موجود ہوں گے۔ اور ان کے ہاتھوں کی مہریں اور دستخطیں خود ان خطوں پر چسپاں کی ہوئی ہیں جو پکے شیعہ اور محب
اہل بیت بن کر خط لکھتے رہے ہیں۔ اور اب اس وقت میری گرفتاری کے لئے تیرے لشکر میں موجود ہیں۔ جب امام صاحب
نے خطوط پڑھنے شروع کئے تو جن لوگوں نے وہ خط لکھے ہوئے تھے وہ شیعہ شرم کے مارے اپنے سروں کو نیچا جھکاتے تھے
ابھی یہ بات ہو رہی تھی کہ اتنے میں ایک شخص اونٹنی کا اسوار آیا اور فرمان ابن زیاد کا حُر ریاحی کو سنایا کہ اے حُرؓ جس مقام
پر تم کو یہ پیغام ملے اسی وقت امام حسینؓ کو روک لینا۔ اور کسی چٹیل میدان میں جس جگہ گھاس اور پانی نہ ملے امام حسینؓ
کا ڈیرہ اور تنبو لگوانا۔ حُرؓ نے خط پڑھ کر امام صاحب کو دیا اور کہا کہ دیکھو حضرت ابن زیاد کو آپ کی گرفتاری کے لئے

Marfat.com

...س قدر خیال ہے۔ اور میں حیران ہوں کہ میری اور آپ کی یہ ملاقات پوشیدہ بھی نہیں ہو سکتی کیونکہ ہزار اسوار میرے ...ہ اسوقت موجود ہیں۔ اگر میں آپ کو چھوڑ دوں تو مجھے ابن زیاد سخت سزا دے گا۔ اگر نہ چھوڑوں تو رسولِ خدا کو دن ...مت کے کون سا منہ دکھاؤں گا۔ اور میرا یہ عقیدہ آپ کے متعلق ہے ؎

صاحب معراج کا ہے نور عین ! نور دیدہ فاطمہؓ کا ہے حسینؑ

دیگر ... :۔ روایت ہے کہ حُر نے اپنی فوج سے علیحدہ ہو کر امام حسینؑ کو عرض کی کہ یا ابن رسولؐ اگر آپ پر حُر تلوار ...ے تو اس کا ہاتھ کٹ جائے۔ اور بری نظر سے دیکھے تو اس کی نظر پھوٹ جائے اور قسم ہے خدا کی میں آپ کو ابن زیاد ...پاس نہیں لے جاؤں گا۔ اور آپ کا جی جہاں چاہے چلے جاؤ میں کچھ تعرض نہیں کروں گا۔ اور میں کوفہ کی طرف پھر جاتا ہوں ...ابن زیاد کو کہہ دوں گا کہ مجھے امام صاحب نہیں ملے اور جو کچھ میرے ساتھ ہوگی میں برداشت کروں گا۔

فصل دوازدہم

امام حسینؓ کا واپس مکہ کو آنیکا ارادہ کرنا اور سارات سفر کرنا

فانحرف الحسین عن طریق الکوفۃ و نزل بکربلا فی الثانی المحرم سنۃ احدی و ستین ...ا نزل بہا سأل عن اسمہا فقیل ھذا الموضع قالوا ماریۃ فقال کان اسمہا غیرہ قالوا انہ یقال ...کربلا فقال موضع کرب و بلا فنزل القوم

ترجمہ:۔ پس پھر چلے امام حسینؑ کوفہ سے مکہ کو راستے میں قضاء الہٰی سے پھر چلے گئے کربلا میں دوسری ماہ محرم کی ۶۱ھ ...ہی میں۔ اور جب اُترے بیچ اس جگہ کے تو لوگوں سے دریافت کیا کہ یہ کون سی جگہ ہے لوگوں نے کہا اس جگہ کا نام ...ہے۔ تو آپ نے فرمایا کیا کوئی اور بھی نام اس جگہ کا ہے۔ لوگوں نے کہا دوسرا نام اس جگہ کا کربلا ہے فرمایا امام ...ؑ نے یہی ہے جگہ درد اور مصیبتوں کی ؎

راوی کرے روایت جس دن کربلا شاہ سدھایا — حُر امام حسینؑ دلی نوں چھپ کرنے آیا!
کہنا حضرت عرض کراں میں ودس نہیں کجھ میرا — راتو راتی جلدی ایتھوں کوچ کراؤ ڈیرا
شاید میری جاگہ اجکل ہور کوئی آ جاوے — دلریاں دل وچ رہن ایہ دیلا پھیر نہیں ہتھ آوے
راتو راتی چلے حضرت مکے دے دل وچائے — ساری رات چلائے گھوڑے فجرے کربل آئے
دوجی راتیں پھر اُٹھ دوڑے مکے دی ول وچایاں — فجر ہوئی تاں اوہے جائیں کربل دایاں آئیاں
ایویں سَت راتیں اُٹھ دوڑے کیویں چالداں سکے — اوڑک ہولا چار لگائے کربل ڈیرے پکے
مول قضا نہ ٹلدی ہرگز بندے دی تدبیروں — دسّو کتول سنتے کوئی تا دوی تقدیروں
گھوڑے اٹھ نہ ملن ہرگز لا جھکے سب راہیں — بن گئے وچ پہنچیا ساڈے وچ قضیاں نائیں
جے بجے ٹھوکن تمبواں کارن تو ٹہو جاری تھیندا — جے لگڑ کپن رکھاں ناوں تاں بھی لہو چو دیندا۔
ایہہ گل دیکھ امام آکھے ایہ قتل گاہ خاص ہماری — ایسے جاگہ اندر ہوسن خون اساڈے جاری
ایہو جا جنگ کربل ... اسیں شہادت پاواں — مارے جاسن پُت بھتیجے میرے سنے بھراواں

Marfat.com

پئی شنیدی سی ایہ اگے نت مصیبت بھاری　　جس دے کارن نبیؐ اللہ دے خبر دتی گئی وادی
ایہ مصیبت نانے بابا پھر دے نت ڈھونڈھاوے　　اوہ ویلا اج حاضر ہویا کرے جو رب نوں بھاوے
اج ویکھیا جاوے کی کجھ ایتھے ساڈیاں ہاوے　　دھڑ جاناں دی بازی لگی ہوسی جو رب جانے
جسدن دیاں پینگوئیاں ساہوں دسیاں نبیؐ پیارے　　جو کربل اندر کربل جاناں ہوسن کسے ڈیہاڑے
اج اوہ جا گہ کربل والی ظاہر پئی دسیوے　　ہن یارب ثابت قدم رکھیں بےصبری مول نہ تھیوے
اج بازی لاگر یارب سائیں تینوں اساں دکھانی　　کھیل اجیہی کھیلاں گے جو جگ وچ رہے کہانی
کھیل اساڈی والا چرچا تیک قیامت تھیسی　　پر ساڈا اوہ جو ساڈے وانگوں صبر پیالہ پیسی
جو کوئی سن کر منہ سر سینہ پٹے وانگ سودائیاں　　اوہ ساڈے وچوں مول نہ ہووے خاص علیاں آئیاں

قَالَ النَّبِیُّ لَیْسَ مِنَّا مَنْ ضَرَبَ الْخُدُوْدَ وَ شَقَّ الْجُیُوْبَ وَ دَعٰی بِدَعْوَی الْجَاهِلِیَّةِ

ترجمہ۔ فرمایا نبی کریم نے جو کوئی وقت مصیبت کے منہ سر سینہ پٹے ہماری اُمت سے نہیں ۔

مسئلہ :۔ طبرانی میں لکھا ہے کہ جب امام حسینؓ کربلا میں اترتے تو خواب میں حضرت رسول مقبولؐ امام حسین کو لے اور سینہ مبارک سے لگایا۔ اور فرمایا اے میرے فرزند دلبند دیکھ کوفہ کی طرف سے تیرے لئے لشکر تلواریں تیز کر کے تیرے قتل کے لئے آرہے ہیں۔ اور خبردار تو نے صبر کرنا ہوگا۔ تاکہ شہادت میں کوئی کمی واقع نہ ہو جائے۔ اور امتحان کا وقت قریب ہے اور یاد رکھنا پورے تیر لینے ہوں گے۔ صبر کرنے میں کوئی کسر باقی نہیں چھوڑنی ہوگی۔ اور تیرے والدین تیری انتظار میں ہیں۔ جب خواب سے بیدار ہوئے تو یہ خواب اپنے اہل و عیال کو سنایا تو تمام سن کر غمناک ہوئے تو امام صاحب نے فرمایا اے میرے اقربا وقت مصیبت پر صبر کرنا ہوگا۔ کیونکہ صبر کرنا مومن کی نشانی ہے۔ جیسا کہ فرمایا اللہ تعالےٰ نے سورہ بقر پارہ دوم میں یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اسْتَعِیْنُوْا بِالصَّبْرِ وَ الصَّلٰوةِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصّٰبِرِیْنَ ۔ ترجمہ اے لوگو جو ایمان لائے ہو یعنی مومنو ایمان والو اللہ تعالےٰ سے امداد طلب کرو وقت مصیبت کے ساتھ صبر اور نماز کے تحقیق اللہ تعالےٰ صبر کرنے والے مومنوں کا ساتھی ہے۔ اور جو شخص مصیبت کو دیکھ کر یا سن کر صبر نہیں کرتا بلکہ واویلا کر کے منہ سر سینہ پیٹتا ہے وہ مومن نہیں ہے ۔

جو وقت مصیبت منہ سر سینہ پٹے وانگ گنواراں　　نہ پڑھے نماز نہ صبر کرے اوہ رلسی رنگ اشراراں
امام حسینؓ نے صبر کمایا وانگ ایوبؑ پیارے　　تے اہل البیت دے تابع آکھن بنیوں صلے سارے
جو صبر کرے اوہ ساڈا ساتھی خود اللہ فرماوے　　اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصّٰبِرِیْنَ وچ قرآن بتاوے
جو ساتھی ساتھی بننا چاہے نہ پٹے منہ سر تائیں　　جیوں کر وچ مصیبت اوہ دن کافر غمت کھائیں
بھاویں مومن مونہوں سداوے دعویٰ کرے زبانی　　جے کر اندر صبروں خالی جانی ٹرل شیطانی

مسئلہ :۔ بس یہ خواب دیکھ کر امام حسینؓ نے دعا مانگی اَللّٰهُمَّ اَعْطِ الْحُسَیْنَ صَبْرًا وَّ اَجْرًا ۔ یا اللہ عنایت کر حسینؓ کو صبر کا اجر۔

یارب اجر صبر دہ پورا میں راضی وچہ رضائیں　　ہن وقت مصیبت کریا جدلیں لوندلی منت کہائیں
جس نوں کریل کربل آکھن قرب ملے میں نائیں　　اج کربلوں قرب علیسی ملتوں میں راضی تد رضائیں
یارب صبر ایوب صابر اگریں عنایت مینوں　　مول نہ تھیوے بےصبری میں عرض سناواں تینوں
جیوں کر ابراہیم چھہ وچ ڈدلیا ہرگز نا ہیں !!　　یاراں باراں میل چوفیرا بھڑیا بھڑکن بھاہیں

Marfat.com

فصل سیزدہم ۱۳

خط ابن زیاد کا زمین پر پھینکنا اور امام صاحبؓ کا غضب میں آنا اور پانی بند کرنا اور شیعان کوفہ کا خط بھیجنے سے انکار کرنا اور امام صاحب کا خط دکھا کر ان سے اقرار کرانا اور کربلا میں پانی نہ ملنے کے سبب سے کھوہ کھودنا اور حُرّ کا مسلمان ہو کر شہید ہونا اور گرد خیموں کے کھائی کھودنا اور آپکے تمام اصحابؓ کا بمعہ بھائی بھتیجوں فرزندوں کے شہید ہو جانا اور امام صاحب کا زین العابدین کو آخری وصیت کرنا اور طریقہ نقشبندیہ قادریہ چشتیہ وغیرہ کی تلقین کرنا

ثُمَّ كَتَبَ اِبْنُ اِبْنِ زِيَادٍ كِتَابًا اِلَى الْحُسَيْنِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى يُطْلِبُهٗ اِلٰى بَيْعَتِ يَزِيْدَ فَلَمَّا وَرَدَ الْكِتَابُ عَلَى الْحُسَيْنِ فَقَرَءَهٗ ثُمَّ نَعَاهُ قَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ لِلرَّسُوْلِ مَا لَهٗ عِنْدِیْ جَوَابٌ

ترجمہ :- پھر خط لکھا امام حسینؓ کو ابن زیاد نے اور طلب کی بیعت یزید کی۔ پس جب آپنے خط پڑھا تو پھینک دیا زمین پر غصہ سے اور فرمایا قاصد کو کہ نہیں ہے جواب اس خط کا میرے پاس کوئی۔ جب قاصد نے واپس جا کر ابن زیاد کو سارا ماجرا سُنایا تو ابن زیاد بڑا غصہ میں آ کر بہت باتیں کرنے لگا۔ کہ کون ہو حسینؓ جو میرے خط کو زمین پر پھینکے۔ اسی وقت تمام کوفی شیعہ کو اپنی فوج میں بھرتی کرنے لگا اور بڑی بڑی تنخواہیں مقرر کردیں۔ تاکہ اس طرح سے شیعہ کوفی بھرتی ہو کر امام حسینؓ کے ساتھ جنگ کریں۔ پس جب بہت سی فوجیں کوفی شیعہ کی تیار ہو گئیں اور ہتھیار جنگ پہن لئے تو ابن زیاد نے حکم دیا کہ علی الصبح کربلا کی طرف امام حسینؓ پر چڑھائی کردو۔ اور عمر بن سعدؓ جو پہلے ملک اسی کا حاکم تھا۔ اس لشکر کا سردار مقرر کیا۔ ے

دے ملک دے حاکم تائیں حکم شتابی لکھیا
لے جا لشکر کربلا طرفے ڈھل نہ لاویں ذرہ

عمرا حکم کراں میں تینوں جلدی کربل جائیں
باغی ہویا حسین یزید دی اس نوں مار دکھائیں

اندر سے جد گیا پروانہ عمر مطالعہ کردا
ابن زیاد نے کیتا تینوں لشکر دا سرکردہ

کارن جنگ حسینؓ شتابی کربل اندر جانا
لکھیا عمر جواب جو ایہ کم رب رسولؐ نہ بھانا

دو ہترا ہے اوہ پاک نبی دا جو امت دا سائیں
ایسے مندے کم دے بدلے مینوں بھیجو ناہیں

اوہ سی حاکم رے دا نالے اُسدی گرد نواحی
اس کم کارن ابن زیاد دوں اس نے معافی چاہی

لڑنا نال حسینؓ دلی دے میں منظور نہ کردا
ابن زیاد نوں اس گل پاروں بہتا غصہ چڑھدا

کہندا غصے نال شتابی ابن زیاد حرامی
سنجے حکم میرے نوں موڑیں پھر کیوں منے موج جوانی

جانوں ابن علیؓ دے مارن کارن جلدی جائیں
یا پھر سند حکومت ری دی بھیج اساڈے تائیں

اوہ سند حکومت والی جو ہے حاکم دا پروانہ
دیویں موڑ اسانوں اپنے گھر وچہ بیٹھ جوانان

اج توں ریدا حاکم رہسیں کل سرداری تیری
میرا حکم جے منے ناہیں چھڈ ملازمت میری

کیتی عمر قبول حکومت دنیا دی سرداری
کارن جنگ امام حسینؓ دے کردا جلد تیاری

چھوڑ یا دین طمع دی خاطر دُنیا حاصل کیتی
روز قیامت پاوے گا جو کیتی اس بدنیتی

دُنیا ہے مُردار تے جانی طالب اُسدے کُتّے
جو دنیا پچھے دین وکھاوں غافل عقل دُگتّے

سچ فرمایا حضور پاک صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم نے اَلدُّنْیَا جِیْفَۃٌ وَالطَّالِبُھَا کِلَابٌ دُنیا مردار ہے اور طالب اس کا کتا ہے دوسری جگہ فرمایا اَلْحُبُّ الدُّنْیَا رَأْسُ کُلِّ خَطِیْئَۃٍ یعنی دنیا کی محبت کل گناہوں کی جڑ ہے

فصل نمبر ۱۴

دربیان بند کردن آب عمر بن سعد آل مطہرات و متعلق آں،

بُلِّغَ اِلٰی قِتَالِ الْحُسَیْنِ بِالْعَسَاکِرِ فَمَا زَالَ ابْنُ زِیَادٍ یُجَھِّزُ جُیُوْشًا وَاِنْ جَمَعَ عِنْدَ عُمَرَ بْنِ سَعْدٍ اَلثَّنَانِ وَ عِشْرُوْنَ اَلْفًا مَا بَیْنَ فَارِسٍ وَرَاجِلٍ وَنَزَلُوْا بِشَاطِیِٔ فُرَاتٍ وَکَانُوْا بَیْنَ الْمَآءِ وَبَیْنَ الْحُسَیْنِ وَالصَّحَابِہٖ وَکَانَ اَکْثَرُ خَرَجَ مَعَہٗ لِقِتَالِہِ الْحُسَیْنُ ھُمُ الَّذِیْنَ کَاتَبُوْہُ وَبَایَعُوْہُ۔

ترجمہ:- جلدی سے بھیجے لشکر ابن زیاد نے کربلا کی طرف واسطے جنگ کرنے امام حسینؓ کے ساتھ اور جنگ کا سامان تمام جلدی جلدی سے تیار کر کے روانہ کرتا جاتا تھا یہاں تک کہ جمع ہوئے لشکر عمر بن سعد کے پاس بائیس ہزار اسوار اور پیدل اور جو کچھ ضروری خرچ واسطے جنگ کے۔ پس اترے وہ اوپر نہر فرات

تاکہ بوقت انکاری یا عذر آری کے حجت کے طور پر ان کے سامنے کر سکیں۔ اور ان خطوط کے ذریعہ ان کو شرمندہ کریں۔ چنانچہ جب آپ نے دیکھا کہ شیعہ صاحبان ان خطوط سے عملاً انکار کر رہے ہیں تو آپ نے شیعوں کے سامنے ان خطوں کا ڈھیر لگا دیا تب بھی انہوں نے اقرار نہ کیا۔ تو امام حسینؓ نے فرمایا کہ میں ان خطوں کو جلتی آگ میں ڈال دیتا ہوں اگر آگ ان خطوں کو جلا دے تو تم اپنے انکار میں سچے ہو ورنہ جھوٹے لیکن پھر بھی انہوں نے صاف انکار ہی کیا یعنی جب خطوں کو آگ نے نہ جلایا (نقل از روضۃ الشہداء) ؎

اکثر جنگ امام دے کارن آئے اوہ بدنیتی	جہناں بیعت شاہ صاحب دی کوفے اندر کیتی
جہناں خط امام صاحب نوں گھلے کر تاکیداں	کیتی کارن جنگ تیاری اکثر اوہناں پلیتاں
اکثر بہتے شیعہ آہے خارجی تھوڑے جانی	جہناں ول فرات کنارے بند کیتا سی پانی
ستویں ماہ محرم آہی جد لشکر آئے بھارے	پانی بند کیتا شیطاناں ول فرات کنارے
ہوئے تنگ پیاسوں اہل البیت نبیؐ دے سارے	اک پانی دے قطرے کارن ترسن بچے بیچارے
مٹی نال تیمم کر کے پڑھن نمازاں سارے	دھونے کارن بھی نہ پانی دیون اوہ ہتیارے
نال پیاس کمال نہایت آیاں لب تے جاناں	نال اشارت باتاں کردے ہویاں خشک زباناں

Marfat.com

بجھ کلیجے آتش ہوئے نال پیاس کما لا — محشر دا میدان ہو یا سی عرصہ کربل والا
شاہ ولید دے لشکر اندر سی یک شخص ہمدانی — شاہ ولید دے اگے جا کر کردا عرض زبانی
یا حضرت جے حکم کرو تاں پاس عمر دے جاواں — ربدے نام سوال کراں کجھ پانی منگ لیاواں
اوہ شیطانی لشکر جانی کدے نہ تیرے خیری
پاس عمر دے جا کھلوتا چپ چپاتا بھائی
اے بھائی توں شاید مینوں مسلمان نہ جاناں

ایہ شاہ علیؓ دا بیٹا جیدے وڈے مراتب عالی — حضرت فاطمہ مائی اسدی وڈیاں شاناں والی
روز قیامت جیدی مائی پل تھیں لنگھن آوے — بند کرو سب اکھیاں تائیں مولا حکم سناوے
کل خلقت تھیں ستر کراوے آپ خداوند سائیں — ایڈے درجے رب عطائے مائی فاطمہؓ تائیں
اگلی پچھلی امت دیکھے درجے شان انہاندے — اُچے شان مراتب عالی کیتے رب تنہاندے
اے بدبخت کمینے بنیوں مسلمان زبانوں — ایڈے شاناں والے تائیں مارن آئیوں جانوں
اہل البیت نبیؐ دے اوپر پانی بند کیتو ئی — منہ تھیں مسلمان سداویں عقل آوارہ ہوئی

فائدہ :- الغرض ہمدانیؓ نے کہا کہ اے عمر بن سعد زوف ہے تیرے اوپر اور تیری مسلمانی پر کہ دریائے فرات کا [پانی] کتے سؤر ہاتھی تو سر وغیرہ جیسے جانور تو پیویں اور اہل بیت رسول اللہ پیاس کے سبب سے لب جان ہوں اور پھر تو [کہت]ا ہے کہ ہم مسلمان ہیں اور اللہ اور اس کے رسول کو پہچاننے والے ہیں۔ کیا اسلام یہی کام سکھاتا ہے۔ تو عمر بن سعد شرمندہ [ہو] کر کہنے لگا کہ اے برادر تو سچ کہتا ہے مگر میرا نفس رے کی حکومت چھوڑنا نہیں چاہتا تب ہمدانیؓ وہاں سے اٹھ کھڑا ہوا [او]ر امام حسینؓ کی خدمت میں آکر یہ سارا ماجرا عرض کر دیا۔

مسئلہ :- نقل کرتے ہیں کہ جب لشکر یزید کے امام حسینؓ کے ساتھ لڑنے کو تیار ہوئے تو امام صاحب اپنے خیمہ سے [با]ہر تشریف لاکر یزیدیوں کے سامنے کھڑے ہوکر بعد حمد و صلوٰۃ مخاطب ہوکر فرمایا کہ اے لشکر والو میں کون ہوں اور کس کی اولاد [ہو]ں اپنے دلوں میں ذرا سوچ تو سہی کہ میرا قتل کرنا تم کو مناسب ہے جس نبی کا تم کلمہ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ پڑھتے ہو [م]یں اس نبیؐ کی بیٹی کا بیٹا نہیں ہوں کہ جس کے حق میں آپ نے فرمایا ہے کہ اے فاطمہؓ تو میرے بدن کا ٹکڑا ہے۔ اور میں اس کا دوہتا ہوں جس پر تم پانچ وقت نمازوں میں درود پڑھتے ہو اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّ بَارِکْ وَسَلِّمْ

[شعر] :- واقف ہو تم خوب کہ میں ابن بتولؓ ہوں — فرزند ہوں علیؓ کا میں سبط رسولؐ ہوں

فائدہ :- جب عمر بن سعد نے پانی امام حسینؓ کا بند کرا دیا تو تمام اہل بیتؓ پیاس سے نہایت ہی تنگ ہوئے تو امام [حس]ین نے عمر بن سعد کو خط لکھا کہ تم سے تین باتیں کرنے کی درخواست کرتا ہوں۔ ان میں سے ایک کو اختیار کرو۔ اول تو یزید کو

Marfat.com

رخصت دو کہ میں واپس مکہ مکرمہ چلا جاؤں۔ اگر یہ منظور نہیں تو دوسری بات یہ ہے کہ میں کسی اور ملک کو چلا جاتا ہوں۔ اگر یہ بھی منظور نہیں تو مجھ کو یزید کے پاس دمشق میں بھیج دو وہاں جو کچھ ہونا ہوگا ہو جائے گا۔ ابن سعدؓ نے جواب دیا کہ میں یہ سوال ابن زیاد کو لکھتا ہوں جیسا وہ حکم کرے گا عمل کیا جائے گا۔ الغرض ابن سعد نے ابن زیاد کو یہ درخواست لکھی تو اُس شقی ازلی نے غصے ہو کر لکھا کہ میں نے تم کو لڑائی کے لئے بھیجا ہے نہ کہ صلح کے لئے۔ اگر امام حسینؓ یزید کی بیعت کرے تو بہتر ورنہ اس کو قتل کرو۔ تم کو اس کے ساتھ خط و کتابت کرنے کا کوئی حق نہیں۔ اگر اب بھی تم نے اس کام میں تامل یا غفلت کی تو میں تم کو معزول کر کے تیری جگہ پر کسی اور کو بھیج دوں گا جب یہ نامہ ابن زیاد کا ابن سعد کو ملا تو اسی وقت ابن سعد نے حکم دیا کہ تمام لشکر لڑائی کے واسطے تیار ہو کر ہتھیار پہن لو۔

مسئلہ:۔ روایت کرتے ہیں کہ جب ابن سعد نے امام حسینؓ کا پانی لینا نہر فرات سے بند کر دیا اور حکم دیا کہ امام صاحب کے کسی آدمی کو بھی پانی نہ لینے دیں۔ تو امام حسین کا خیمہ شریف ایک چٹیل میدان میں تھا۔ آپ نے اپنے ہمراہیوں کو حکم دیا کہ کوئی کنواں کھود دو۔ تب بہتر ہاتھ تک کنواں کھودا گیا مگر پانی نہ ملا۔ اور حال اہل بیت کا یہ تھا کہ کلام بھی شدت پیاس سے نہیں کر سکتے تھے۔ اور اشارے سے باتیں کرتے تھے۔ مگر نمازوں کی یہاں تک پابندی تھی کہ ایسے نازک وقت میں بھی تیمم سے نمازیں ادا کرتے تھے۔ مگر اب محبان اہل بیت کا جو صرف زبانی محب بننے کا دعوے کرتے ہیں یہ حال ہے کہ دیدہ دانستہ نمازیں تندرستی کی حالت میں بھی نہیں پڑھتے بلکہ محرم کے دنوں میں تو تقلیل بلکہ خاص عاشورہ کے دن تو بالکل نماز چھوڑ دیتے ہیں

فائدہ:۔ لکھتے ہیں کہ جب پیاس کے سبب سے اہل بیت سخت تنگ ہوئے تو حضرت عباسؓ علمدار چند آدمیوں کو ساتھ لے کر نہر فرات پر پانی لینے گئے۔ ابن زیاد کے سپاہیوں نے حضرت عباسؓ علمدار کے ہمراہیوں کو شہید کر دیا اور حضرت عباسؓ کو زخمی کر دیا۔

فائدہ:۔ نقل کرتے ہیں کہ جب حضرت عباس نہر فرات پر پہنچے تو پیاس کی شدت کے مارے دونوں ہاتھوں میں پانی لے کر پینے لگے تو پیاس حضرت امام حسینؓ کی اور معصوم بچوں کی یاد آئی۔ تب دونوں ہاتھوں سے پانی نہر میں ڈال دیا اور مشک بھر کر خیمہ کی طرف لے چلے تو دشمنوں نے تیر مار کر مشک کو پھاڑ دیا۔ اور پانی تمام گر گیا۔ حضرت عباسؓ نے آکر حضرت امام حسینؓ کی خدمت میں عرض کی کہ یا حضرت آپ نے جو فرمایا کہ سوا آب شمشیر کے آب فرات ہمارے نصیب میں نہیں بجا ہے ؎

طبری کرے روایت حضرت تنبو اندر دھلے — وعظ نصیحت کر کے حضرت کرتا کید الائے
وارد ہوسی میرے اوپر جو لکھیا رب والی — حال پکار نہ کرنی ہرگز صبر کرنا ہر حالی
میرے پچھے وین نہ کرنے گر کر گریہ زاری — جو دین اماوے دوزخ جاسے آکھیا نبیؐ غفاری

جیسا کہ اصول کافی میں لکھتے ہیں اِذَا ذَهَبَ الصَّبْرُ ذَهَبَ الْاِيْمَانُ۔ یعنی صبر چھوڑنے سے ایمان جاتا رہتا ہے۔ اسی واسطے فرمایا رسول اللہ الصَّبْرُ نِصْفُ الْاِيْمَانِ یعنی صبر آدھا ایمان ہے

منع اونہاں نوں کر دے حضرت خیموں باہر آئے — کر کے نظر اسماناں ولوں منہ عقیق بات الائے
یا اللہ توں سب کچھ جانیں ہیں وچہ عیب نہ کوئی — کوئی نشیاں کیہوں سدا کر کے دل جوئی!
آپے بیعت شیعہ کر کے مارن آئے میوں — اوہ جھوٹے میں سچا یا رب سب کجھ علم تیتوں
روز قیامت دے جاں ہر کوئی کیتا اپنا پاوے — اُس دن بھی میں سچا ہوساں ہیں سر دوس نہ آوے
بعد اس ہتیں پھر یار بھتیجے بھائی سد بلائے — ہر اک تائیں شفقت کر کے نرمی سخن الائے
کہندا بھائی خدمت میری کیتی ہے تساں پوری — وچہ درگاہ خداوند والی ہوسے تساں منظوری
سر میرے پر پھیر کردا ہے اج باز اجل دا — کھوڑے تسیں تے بہتے دشمن وس نہیں کجھ چلدا

Marfat.com

تسیں نہ میرے پچھے ایویں ضائع عمر گنواؤ　　بیعت تھیں آزاد کراں ہیں جاہو جتھے چاہو
رب راضی تے میں بھی راضی خفگی ذرا نہ جانوں　　آپو اپنی گھریں سدہارو عیش جوانی مانوں
ہتھ بنھ عرضاں کردے سارے حضرت آسینؓ جاداں　　روز قیامت پاک نبیؐ نوں کیہڑا منہ دکھلاداں
ایہ حیاتی نت نہ رہسی اوڑک اک دن مرنا　　بھٹھ حیاتی تیری باہجوں جیون نوں کیا کرنا!
ہرگز چھوڑ نہ جاواں تینوں حاشا للہ حاشا　　کیوں کرماراں دشمن تیرے حضرت دیکھ تماشا
ہوئے چست حسین ولی دے سنگی اہل سعادت　　دہوتے ہتھ حیاتی کولوں کرن اڈیک شہادت

بیان خندق یعنی کھائی کا

فَلَمَّا تَبَیَّنَ اِنَّ الْقَوْمَ قَاتِلُوْہُ اَمَرَ اَصْحَابَہٗ فَاخْتَفَرُوْا حَفْرَۃً پس جب یقین ہوا امام حسینؓ کو، ہرگز نہ چھوڑے گی فوج یزید کی تو حکم فرمایا اپنی فوج کو کہ کھائی کھودو گرداگرد اپنے خیموں کے اور ایک طرف رکھو راستہ نکلنے کا اور کھائی میں آگ جلادو، تاکہ جس وقت لڑائی شروع ہوجائے تو کوئی دشمن خیموں میں نہ آنے پائے۔ کیونکہ لشکر یزید کا چاروں طرف سے آرہا تھا

دسویں ماہ محرم آہی صبح عاشورے والی!!　　نمازی اُٹھ نمازاں پڑھدے نال جماعت عالی
گردے شاہ حسینؓ ولی دے لشکر ٹھاٹھاں مارے　　گھوڑے ہنکن ہاتھی گجن وجن ڈہول نقارے
آکھ وچہ میدان شتابی آحسینؓ جوانان!　　یا پھر اپنی جگہ شتابی بھیج کوئی مرداتہ
حضرت ڈاچی اوپر چڑھ کر کوفیاندیول آئے　　اول حمد اللہ دا پڑھ کر کوفیاں نوں سمجھائے
اے قوم یزیدی بات میری نوں سنو ذرا دل لاؤ　　منوں تسیں رسولؐ خدا! نوں مسلمان سداؤ
یہود تساڈے ناوں بہتر بہت خدا تھیں ڈردے　　موسیٰ دا کوئی نام لوے تعظیماں اسدیاں کردے
بھی عیسیٰ دی قوم بھلی ہے کولوں تساں لئیماں　　جے کھر پادن خر عیسےٰ دا بہت کرن تعظیماں
تے نبی تساڈے دا ہیں دوہتا شرم کرو مردارو　　کیہڑی سختی کرکے مینوں وچہ پردیساں مارو
خون تساڈا کیتا ہے میں یا کوئی ہور برائی　　جس تقصیروں ایڈی سختی ہے تساں ہیں پر چائی

الغرض امام حسینؓ نے شیعہ کوفیوں کی طرف متوجہ ہوکر فرمایا کہ کیا کوئی میں نے کسی کا خون کیا ہے جس کا بدلہ لینے آئے ہو یا کسی کا مال میں نے لیا ہے جس کا مطالبہ کرتے ہو یا کسی کا میں نے نقصان کیا ہے جس کے لئے تم نے مجھ پر چڑھائی کی ہے ؎

گھے اندر بیٹھا ساں میں قاصد بھیج منگایا!　　کی جواب اللہ نوں دیسو ایڈا دغا کمایا
پاس میرے اوہ خط تساڈے لکھے ہوئے تمامی　　جنہاں وچہ ہزاراں قسماں لکھدے تسیں حرامی
اے کوفی شیعہ دنیا اور پرسدا نہ رہسو زندے　　اگوں کوئی جواب نہ دیون چپ ہوئے شرمندے

الغرض کوئی نہ شامی تھا اور نہ کوئی حجازی تھا صرف وہی حضرات شیعہ محبان اہلبیت کہلانے والے تھے جن پر امام مسلمؓ نے اعتماد کرکے امام حسینؓ کو خطوط لکھے تھے کہ جلدی آؤ دس ہزار فوج آپ کی مدد کے لئے موجود ہے۔ الغرض جب امام حسینؓ نے یہ چند دلیلیں پیش کیں تو کسی نے جواب نہ دیا۔ تب آپ نے فرمایا کہ تمہارے پاس میرے قتل کرنے کی کوئی دلیل نہیں ہے بلکہ تم پر دلیل قائم ہوسکتی ہے

فائدہ:- پس امام حسینؓ نے فرمایا اے بھائی اگر ہوسکے اور آج پھر جاؤ اور لڑائی کا ارادہ ملتوی کرو۔ اور لڑائی صبح ٹھہراؤ۔ کیونکہ آج رات عاشورہ کی رات ہے اور اللہ کے نیک بندے اس بزرگ رات میں نفل نوافل پڑھتے اور ذکر اذکار

کرتے ہیں۔ اور ہماری بھی خواہش ہے کہ ہم بھی اس بزرگ رات میں اللہ تعالے کی عبادت کریں اور دعائیں مانگ لیں۔ یہ بات سن کر ان لعینوں نے جواب دیا کہ ہم مہلت دینے کو تیار نہیں ہیں (نقل از خلاصۃ المصائب روایت دسویں)

حضرت امام حسینؓ ایک رات عبادت کے واسطے مہلت مانگتے ہیں مگر شیعہ کوئی مہلت نہیں دیتے

بعد اس کے حضرت امام حسینؓ ڈاچی سے اتر کر گھوڑے پر سوار ہوئے اور لشکر کی صف درست کر کے ارشاد فرمایا کہ تم میں کوئی شخص لڑائی میں پہل نہ کرے۔ جب کوئی حادثہ دشمن کی طرف سے پیش آئے تو مضائقہ نہیں۔ لکھا ہے کہ اوّل ابن سعد کے لشکر سے ایک شخص مالک بن عروہ گھوڑے کو دوڑا کر امام صاحب کے لشکر کے سامنے آیا اور اس نے دیکھا کہ خیموں کے گرد آگ جل رہی ہے۔ جو کہ امام صاحب نے حفاظت خیمہ کے لئے جلائی تھی تو اس شیطان نے امام صاحب کو مخاطب ہو کر کہا کہ اے امام حسینؓ دوزخ سے پہلے دنیائی آگ میں جلنے لگے ہو۔ اتنی ہی بات کہہ رہا تھا کہ وہ مردود گھوڑے پر سے گر کر کھا کر اسی آگ میں گر کر سیدھا جہنم میں گیا۔

اس کے بعد دو شخص اور ابن سعد کے لشکر سے باہر آئے اور لڑائی چاہی۔ امام صاحب کے لشکر سے دو مجاہد نکلے اور ان دونوں یزیدیوں کو واصل جہنم کیا۔ لکھا ہے کہ جب کوئی سوار لشکر ابن سعد سے لڑنے کو آتا۔ تو حضرت امام حسینؓ جوش شجاعت میں آتے مگر انصار حضرت کو لڑائی میں جانے نہ دیتے اور مودبانہ عرض کرتے کہ جب تک ہم میں سے ایک آدمی بھی زندہ رہا، آپ کو جنگ میں جانے نہ دیں گے۔ الغرض جب لشکریان ابن سعدؓ نے دیکھا کہ انصار امام حسینؓ کے مرنے کو تیار ہیں اور اپنی جانوں کی پرواہ نہیں کرتے اور جو شخص ہمارا جاتا ہے اس کو کتے کی طرح قتل کر دیتے ہیں۔ الغرض یزید کا لشکر سمجھ گیا کہ اگر ہم ان کا مقابلہ اس طرح کریں گے تو ہم مغلوب ہوں گے کیونکہ ایک ایک انصار یعنی امام حسینؓ کا مددگار ہزار ہزار یزیدی کو قتل کر دیتے ہیں۔ پھر ایک ایک کے مقابلے میں دس دس شخص یزیدی نکلتے تھے اور فوج یزید کے آدمی دور دور سے تیر چلاتے تھے اور کئی کئی آدمی مل کر ایک انصار کو شہید کرتے تھے۔ اور لشکر حسینیؓ کا ایک ایک غازی کئی کئی ہزار آدمیوں کو قتل کر کے اپنا مکان جنت میں خود دیکھ کر شہید ہوتا۔ اور اسی طرح شوق شہادت کے لئے ہر ایک کا قدم آگے بڑھتا تھا۔ اور اسی طرح شوق شہادت کے لئے ہر ایک کا قدم آگے بڑھتا تھا۔ اور اسی طرح سب مشتاق مولیٰ جنت میں داخل ہو گئے یہاں تک کہ پچاس آدمی سے زیادہ انصار درجہ شہادت کا حاصل کر کے کامیاب ہو گئے۔ اور خاص عزیز و اقارب امام حسینؓ کے باقی رہ گئے۔ اس وقت امام حسینؓ نے نعرہ دردناک مارا اَمَا مِنْ مُغِيثٍ يُغِيثُنَا لِوَجْهِ اللّٰهِ اَمَا مِنْ ذَابٍّ يَذُبُّ عَنْ حَرَمِ رَسُوْلِ اللّٰهِ۔ یعنی ہے کوئی میری فریاد کو پہنچنے والا واسطے رضامندی اللہ تعالے کے۔ کیا ہے کوئی دشمنوں کو حرم محترم رسول خدا سے دفع کرنے والا۔ پس یہ نعرہ سن کر حرؓ تے بمعہ اپنے بھائی اور بیٹے کے اور غلام کے خدمت امام حسین علیہ السلام میں حاضر ہو کر عرض کی کہ یا حضرت میں وہ شخص ہوں جس نے سب سے پہلے آپ پر لشکر کشی کی تھی۔ اب میں توبہ کر کے مسلمان ہو کر آپ کی خدمت میں حاضر ہوں۔ الغرض وہ چاروں شخص راہ مولے میں یزیدیوں سے لڑ کر شہید ہو گئے

کر فریاد حسینؓ دلی نے آکھیا کہت کہا ئیں — ہے کوئی مرد جو پہنچے اج فریاد اساڈی تائیں
ہے ایمان والا کوئی بندہ نام خدا دے آوے — حرم رسول اللہ دے سختی کولوں اج بچاوے
موذیاں اوہ مظلوم بیچارے اندک باقی چھوڑے — لک حسینؓ رہیا بن پچھے بھی کجھ سنگی تھوڑے
نعرہ مار پکارے کوئی سنسیاں نوں از دادے — دیکھاں کیہڑا نام اللہ دا سن کر ترس کمائے
امام حسینؓ نے حق او نہاندے کیتیاں بد دعائیں — انہیں پٹ دے ہی مر جاسو شور و زقیامت تائیں

Marfat.com

جیوں اج تسیں رووایا سیوں رونڑے ای مرجائی
ہن منہ سر سینہ پٹن کروں کوئی نجات نہ پائی
جو لکھ کر خط امام صاحب نوں قسماں نال بلایا
پھر اونہاں شیعیاں خارجیاں سنگ رل تلواراں چڑھیاں
جے شیعہ خط نہ لکھدے حضرت کدے نہ کربل جاندے
جو کجھ ہونا ہو چکا سب ہن کیوں پچھوتاؤ !!
ہن ہک نجات وسیلہ باقی ہور نہ چارہ کوئی
اہل البیت نبیؐ دے تائیں خاص دلوں ہو جاؤ
چوپٹ نرداں تاش تماشیاں نیڑے مول نہ جاؤ
مسجداں کر دآباد تے نال جماعت نماز اداؤ !
تے داہڑیاں نوں کرداڑ نہ ہن دامتیں لائی

پر اس رودن پٹن کولوں کدی نجات نہ پاسو !
جو اہل البیت بے ادبی کیتی اوس دیہاڑے بھائی
اسیں شیعہ سب تابع تیرے دغا فریب کمایا !
شاہ حسین دے مارن کارن کوفیوں نوجاں چڑھیاں
نہ خارجیاں سنگ لڑنے جاکر پرندہو نہ جوعیب چاہیے
اس منہ سر سینہ پٹن کولوں کدی نجات نہ پاؤ
توبہ کر بخشاؤ جو تساں کولوں اگے ہوئی
پنج وقت نماز پڑھو نہ داہڑی کوے مناؤ
بھی منہ سر سینہ پٹن کولوں توبہ کرو بھراؤ
جمعہ نماز نہ چھوڑو ہرگز تاں نجیاں تاں پاؤ
تاں نجات تساڈی ہوسی جو کرتوت کمائی

اب خاص امام حسین کے بھائی بھتیجوں پر نوبت آپہنچی !

الغرض بہتر تن جو سوائے اہل بیتؑ کے تھے۔ اپنی جان سید الشہدا پر نثار کر چکے۔ اب نوبت اہل بیت خاص عزیزان پاک پر آئی جو کہ معہ حضرت امام حسینؓ کے اکیس تن تھے۔ پہلے آپ کے چچا زاد بھائی یعنی حضرت عقیلؓ کے تینوں بیٹے عبدؓ اللہ۔ عبدؓ الرحمٰن۔ جعفرؓ اجازت لے کر میدان جنگ میں نکلے اور سینکڑوں خارجیوں کو داخل فی النار کر کے درجہ شہادت حاصل کیا پھر امام صاحب کے بھتیجے محمدؓ بن سعدؓ بن عقیلؓ اور عبد اللہؓ بن مسلمؓ دونوں نوجوان تھے امام صاحب سے اجازت لے کر میدان جنگ میں آکر دشمنوں سے مقابلہ کیا اور ہزاروں کوفیوں کو قتل کر کے خود بھی شہادت پاکر جنت میں داخل ہوئے۔ پھر دونوں حقیقی بھانجے محمدؓ اور عونؓ امام صاحب کی ہمشیرہ زینب کے لڑکے راہِ مولا جنگ کر کے شہید ہوئے۔ پھر آپ کے بھائی علاتی یعنی حضرت علی کرم اللہ وجہہٗ کے دوسرے بیٹے پانچ محمدؓ۔ عبدؓ اللہ۔ عثمانؓ۔ جعفرؓ عباسؓ جو علمدار اور نہر فرات پہ پانی پینے گئے تھے یہ پانچوں بھائی علاتی امام صاحب سے اجازت لے کر میدان جنگ میں مقابلہ کو فیاں شیعہ سے کرنے کو نکلے اور ہزاروں کی تعداد میں یزیدیوں کو قتل کر کے بعدہٗ درجہ شہادت کا حاصل کر کے حضرت محمد الرسول اللہ سے جا ملے۔ پھر دونوں غلام یعنی فیروزؓ حضرت امام حسینؓ کا غلام اور سعدؓ حضرت علیؓ کا غلام تھا دونوں اجازت لے کر میدان کربلا میں گئے اور خوب جنگ کر کے شہید ہو گئے۔ پھر امام حسینؓ کے چار بھتیجے حضرت امام حسنؓ کے بیٹے حضرت عبد اللہؓ حضرت ابو بکرؓ حضرت عمرؓ حضرت قاسمؓ یہ چاروں صاحب اپنی اپنی باری پر میدان جنگ میں خوب جنگ کر کے شہید ہوئے۔ خصوصاً امام قاسمؓ کے حملوں سے فوج یزید میں لرزہ پڑ گیا۔ ارزق پہلوان اور اس کے چاروں بیٹے امام قاسمؓ کے ہاتھ سے مارے گئے۔ اور لشکر یزید میں بہت شور مچ گیا۔ الغرض آپ کا رعب تمام لشکر پہ پھیل گیا۔ آپ کے ایک حملے سے تیس پیادے اور پچاس اسوار قتل ہوئے اور بعد ازاں آپ کے بدن پر ستائیس زخم آئے اور شہید ہو کر اپنے آباؤ اجداد کو جا ملے۔

مسئلہ :- یہ جو نادان مسلمانوں میں بات مشہور ہے کہ حضرت قاسمؓ کا نکاح بی بی سکینہ کے ساتھ ہونے کا سامان ہوتا تھا اس وجہ سے ساتویں دن محرم شریف میں مہندی اٹھاتے ہیں۔ اور خوب باجے گاجے بجاتے اور خوشی کا سامان تیار کرتے ہیں یہ سب باتیں نادانی کی ہندوستان میں پھیل گئی ہیں۔ خدا کی پناہ بھلا تو کربلا کی مصیبت اور طرح طرح کی آفتیں یہاں تک

Marfat.com

کہ پانی حلق تر کرنے کو نہیں ملتا۔ پیاس کی شدت سے اہل بیت اطہار سے بولا بھی نہیں جاتا اور اشارہ سے کام کرتے ہیں اور تیمم سے نمازیں ادا کرتے ہیں۔ وہاں مہندی رچانا اور خوشی کا سامان کرنا کیسی نادانی اور جاہلیت کی بات ہے جس کو بچہ بھی قبول نہیں کرتا ایسے ہی جاہلوں نے اور بہت سے کام کھیل اور تماشے کے اپنے خیال سے بنا رکھے ہیں۔ اور نام ان کا محبت اہل بیت اور دین کے کام رکھا ہے۔ ایسے کم عقل اور نادان مسلمانوں پر افسوس ہے۔ اور ان کے حق میں خداوند کریم سے دعائے خیر کرنی چاہیئے کہ خدا ان کو بھی سمجھ عطا کرے، آمین۔

اہل البیتؓ صدیقؓ عمرؓ سنگ اتنا پیار کمایا — جو نام اونہاں دے ناماں اوپر لڑکیاں نام رکھایا

شاہ حسینؓ دے دو لڑکے ابو بکرؓ تے عمرؓ پیارے — ابا بکر تے عمر محبت کارن رکھے نام سہارے

پر چھپلگاں ٹھگاں جاہل لوکاں نوں پھسلایا — صدیقؓ عمرؓ سن دشمن حیدرؓ کوڑو کوڑ الایا

الغرض حضرت امام حسینؓ کے بڑے صاحبزادے حضرت علی اکبرؓ جو مشابہ رسول خدا تھے اور عمر اٹھارہ برس تھی۔ امام حسینؓ سے اجازت لینے کے لئے آئے کہ ابا جان آپ مجھے میدان جنگ میں جانے کی اجازت فرما دیں تو میں بھی میدان جنگ میں جا کر درجات حاصل کروں تو آپ نے فرمایا کہ میاں تم اپنی والدہ سے اجازت طلب کرو میری طرف سے تو اجازت ہے تو حضرت علی اکبر اپنی والدہ ماجدہ سے اجازت طلب کرنے لگے تو والدہ ماجدہ نے فرمایا کہ بیٹا جاؤ بسم اللہ میں والدہ اسمٰعیل ذبیح اللہ کی سے صبر کرنے میں کم نہیں ہوں۔ پس علی اکبرؓ خوب ہتھیار پہن کر یزیدیوں کے مقابلہ میں نکلے اور ہزاروں کو قتل کر کے دوزخ میں پہنچایا اور اپنے بدن مبارک پر بے شمار زخم کھا کر شہید ہوئے اور اپنے آباؤ اجداد کو جا ملے۔

فائدہ:۔ اس کے بعد امام حسینؓ نے خود میدان جنگ میں جانے کا ارادہ کیا اور اول خیمہ مبارک میں تشریف لا کر حرم مبارک مطہرات کو فرمایا کہ میں تم کو اللہ تعالےٰ کے سپرد کرتا ہوں اور اللہ تعالےٰ تم کو مدینہ منورہ میں پہنچائے گا اور ہمیشہ باعزت اور باحرمت رکھے گا۔ اور میرے بعد تم نے ہر حال میں صبر سے کام لینا ہوگا۔ الغرض جب آپ خیمہ شریف سے باہر نکلے اور گھوڑے پر اسوار ہونے کا ارادہ کیا تو اچانک خیمہ میں سے رونے کی آواز صادر ہوئی تو آپ پھر خیمہ میں تشریف لائے اور فرمایا اے حرم اہل بیت کیا وجہ ہے کہ آپ کی آواز باہر گئی۔ تو جواب ملا کہ یا حضرت علی اصغر کی پیاس کی شدت سے حالت نازک ہے اور دودھ سوکھ گیا ہے اور زبان باہر آگئی ہے اور دم آخری ہے۔ آپ نے فرمایا میری گودی میں دے دو۔ شائد اس کو معصوم جان کر پانی دیدیں۔ حضرت امام حسینؓ علی اصغر کو میدان میں لا کر فرمانے لگے کہ یہ شیر خوار بچہ ہے۔ اور پیاس کی وجہ سے اس کی ماں کا دودھ سوکھ گیا ہے اور اس کی جان کندنی آ رہی ہے اگر میں آپ کا تقصیری ہوں تو یہ بچہ صاحب الرحم ہے اگر میرے سبب سے اس معصوم کو پانی نہیں دیتے تو حضرت فاطمہؓ لخت جگر رسول اللہ کا پوتا سمجھ کر ہی پانی دیدو۔ اگر یہ بھی نہیں تو حضرت محمد رسول اللہ کا بیٹا سمجھ کر ہی دو تین قطرے پانی کے اس کے حلق میں ڈال دو۔ حتیٰ کہ امام صاحب نے ہر طرح سمجھایا مگر ان کمینوں بے رحموں سنگدلوں کو کوئی ترس نہ آیا اور جواب دیا کہ سوائے حکم ابن زیاد کے تم کو یا تمہارے بیٹوں کو پانی کا ایک قطرہ نہ دیں گے۔ اور حرملہ بن کاہل ملعون نے ایک ایسا تیر چلایا کہ معصوم بچے کے حلق سے گذر کر امام صاحب کے بازو میں جا پہنچا۔ آپ نے بزور تمام تیر کھینچا تو حلق سے فوارہ خون کا چلتا تھا اور بچہ جاں بحق ہوا۔ آپ اس کو خیمہ میں لائے اور اس کی والدہ کو فرمایا کہ بچہ شہید ہو گیا ہے۔ اس کے بعد آپ کے پاس مردوں میں سوائے زین العابدینؓ بیمار کے اور کوئی باقی نہ رہا تھا۔ آپ کو اس وقت سخت صدمہ ہوا کہ عورتیں اکیلی رہ گئیں۔ اور میدان جنگ میں دشمنوں کا ہجوم تھا۔ اور مستورات کا یہ حال تھا کہ آنکھوں سے آنسو لگاتار جاری تھے اور دم میں دم نہ تھے۔ مگر صبر جمیل انہی کا حق تھا۔ پھر زین العابدینؓ تنہائی والد بزرگوار کی دیکھ کر نہایت بیتاب ہوئے اور اپنی بیماری کی بھی کچھ پرواہ نہ کی اور نیزہ ہاتھ میں لے کر کافروں کا لینے میدان جنگ میں تشریف لائے

Marfat.com

ور مقابلہ طلب کیا۔ اچانک امام صاحب کی نظر اس طرف پڑی تو جلدی سے دوڑ کر اُن کو پکڑ کر خیمہ کی طرف لائے اور فرمایا اللہ اللہ اے بیٹا میری نسل کٹ جائے گی میں امید رکھتا ہوں کہ میری نسل تجھ سے قیامت تک اللہ کریم جاری رکھے گا۔ اور تو باپ ہوگا۔ شہیدوں کا نغمہ صور تک۔ اور فرمایا کہ بیٹا صبر کرو تم یادگار رسولؐ خدا اور بقیہ آل عباد ہو۔ اگر تم بھی شہید ہوگئے تو نسل رسولؐ خدا منقطع ہوجائے گی۔ خبردار تمہاری ثابت قدمی میں فرق نہ آنے پائے۔ صبر کو ہاتھ سے نہ دینا۔ اور جس طرح حضرت ابراہیمؑ نے بوقت آتش کدہ کے اور حضرت اسمٰعیل نے بوقت ذبح کے اور حضرت یوسفؑ نے بوقت گرنے کنوئیں میں اور حضرت زکریا نے بوقت چیرنے آرہ کے صبر کیا تھا اسی طرح تم بھی صبر کرنا ہوگا۔ اور سلسلہ پیری مریدی ٹھیک خاندان نقشبندیہ قادریہ چشتیہ سہروردیہ وغیرہ طریقوں میں سینہ بسینہ چلی آتی ہیں سب کی سب نعمتیں امام حسینؓ نے اپنے بیٹے زین العابدینؓ کو عطا فرما دیں ؎

یہ امانت اب تمہیں دیتا ہوں اے جان حسینؓ	پیری مریدی کا سلسلہ تمہیں نے اب رکھنا ہے قائم
پیروی سنت کی کرنی تم میرے نور العین	نقشبندی قادری چشتی طریقے اب جو ہیں
جو ان طریقوں پر نہ چلے اس کو دشمن جان لو	خلاف سنت مصطفائے وہ ہے دشمن مان لو
شفقت الفت ہے جتنی میری اہل بیت پر	بعد میرے تم نے رکھنا بلکہ اس سے بیشتر
بے پدر ہونے کا غم حضرت سکینہؓ کو نہ ہو!	رنج تنہائی نہ آدے زینبؓ و کلثومؓ کو!
پنجۂ اعداء سے آخر صبر میں ہے مخلصی	رفتہ رفتہ تا وطن تم لوگ پہنچو گے کبھی!
واقعہ کربل کا کرنا جا حضور جد بیاں!	آئے جب نوبت ہماری اس طرح کہنا وہاں
تن میرا ظاہر میں ہے گو آپ کی قربت سے دُور	جان دل سے ہوں مگر حاضر میں دربار حضور

مسئلہ :- الغرض امام حسینؓ لشکر کے سامنے آکر کھڑے ہوگئے۔ انہوں نے کہا کہ اے حسینؓ ڈر گئے ہو۔ آپ نے فرمایا میں ڈرا نہیں ہوں مگر مجھے شرم آتی ہے کہ میں تم پر پہلے حملہ کروں۔ شاید میرے نانا بزرگوار حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ نہ کہہ دیں کہ اے حسینؓ تم نے میری امت پر پہلے حملہ کیوں کیا تم پر حجت قائم کرنے کے لئے ٹھہر گیا ہوں

فصل پندرہواں

دربیان خود امام حسینؓ کا میدان جنگ میں جانا

اب تو نوبت آئی مجھ پر الوداع!	الوداع اولاد مصطفےٰ الوداع
الوداع اے اہل بیت مصطفےٰ	الوداع آل پیغمبرؐ الوداع
الوداع اے میری بہنوں بے کسو	الوداع اے جان حیدرؓ الوداع!
گل لگا کر زین العابدؓ سے کہا	اے میرے بیمار دلبر الوداع
پھر گلے لگ کے سکینہؓ سے کہا	اے میری مظلوم [illegible] الوداع
شہر بانوں سے یہ فرماتے سنے شاہؓ	[illegible] غم خوار مضطر الوداع
ہے خدا حافظ تمہارا بے کسو	پھر پکے خیمہ سے کہہ کر الوداع
دیکھ کر لاشیں یہ حضرتؓ نے کہا	اے میرے عباسؓ اکبرؓ الوداع

Marfat.com

جب شہیدوں سے رخصت ہو چکے | پھر کہا قاسمؑ و صغریٰ الوداع
تھا اسی دن کا مجھے بھی انتظار | آگیا وقت مقرر الوداع

فَاسْتَحْکَمَ الْقِتَالُ حَتّٰى قُتِلَ اَصْحَابُ الْحُسَیْنِ بِاَسْرِهِمْ وَوُلْدُهٗ وَاِخْوَتُهٗ وَبَنُوْعَمِّهٖ وَبَقِیَ وَحْدَهٗ

ترجمہ :- پس قتال سخت ہوا حتیٰ کہ بہت سے ساتھی یار بیٹے اور چچازاد بھائی مارے گئے اور باقی رہ گئی ایک جان امام حسینؑ علیہ السلام کی -

پس امام حسینؑ نے لباس فوجی پہن لیا اور چند اشعار عربی کے پڑھے جیسا کہ عربوں کی عادت ہے کہ میدان جنگ میں پڑھا کرتے ہیں ؎

اَنَا ابْنُ عَلِیِّ الْخَیْرِ اٰلِ ھَاشِمٍ | کَفَانِیْ بِھٰذَا مَفْخَرٌ حِیْنَ اَفْخَرُ
میں فرزند علی دا بہتر ہاشمیاں دا بھائی | فخر کرن دے ویلے مینوں کافی ایہ وڈیائی
وَجَدِّیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ اَکْرَمُ مَنْ مَشٰی | وَنَحْنُ سِرَاجُ اللّٰہِ فِی الْاَرْضِ یَزْھَرُ
تے نانا میرا بھیجیا رب نے بہتر کل جہانوں | تے اسیں خدا دے دیوے روشن چندیں دے جانوں
وَفِیْنَا کِتَابُ اللّٰہِ اُنْزِلَ صَادِقًا | وَفِیْنَا الْھُدٰی وَالْوَحْیُ وَالْخَیْرُ یُذْکَرُ
وچ اساڈے گھر دے نازل ہوئی کتاب حقانی | تے نازل وحی ہویا جو لیایا بہت نصیحت جانی
وَفَاطِمَۃُ اُمِّیْ سُلَالَۃُ اَحْمَدٍ | وَعَمِّیْ یُسَمّٰی ذَا الْجَنَاحَیْنِ جَعْفَرُ
فاطمہؑ مائی میری جو ہے بیٹی نبیؐ غفاری | تے چاچا میرا جعفر مارے جنت وچ اڈاری

ہوں میں فرزند علیؑ مرتضیٰ | جس کا رتبہ خلق پر ظاہر ہوا
اس قدر ہے کافی مجھ کو افتخار | مرتبہ میرا ہے سب پر آشکار
میرا نانا جو رسول اللہ تھا | سب جہاں ہے اُس سے آگاہ
سید الکونین اُس کی ذات تھی | ذات اُس کی فخر موجودات تھی
اُن سے بہتر کون دنیا میں ہوا | تھے وہ سرور گروہ انبیاءؑ
میں الہیٰ کے گھر کا ہوں روشن چراغ | ذات میری سے زمیں ہے باغ باغ
فاطمہؑ زہرہ جو تھیں بنتِ رسولؐ | اور علیؑ مرتضیٰ زوج بتولؑ !!
اُن دونوں سے ہوں پیدا میں ہوا | اُس سے سمجھو میرا رتبہ ہے کیا
جعفرؑ طیار تھا میرا چچا | مرتبہ اُس کا بھی ہے تم پر کھلا
ہے ہمارے گھر میں قرآں کا نزول | دولت کونین ہے ہم کو حصول !
گھر میں آتے ہیں ہمارے جبرائیل | ہم ہیں آل مصطفیٰ بے قیل و قال
مجھ سب خیر و ہدایت ہم ہی ہیں | دین دنیا کی سعادت ہم ہی ہیں
ہے زیادہ کس کا ہم سے مرتبہ | ہے ہمارے حال پر فضل خدا

الغرض حضرت امام حسینؑ علیہ السلام میدان کربلا میں تمام اوزار جنگی پہن کر تشریف لائے اور کئی ہزار دشمنوں کو تہ تیغ کر کے فی النار کیا تو دشمنوں کی فوج میں لرزہ پڑ گیا۔ اور تمام یزیدی مقابلہ امام حسینؑ سے دل چرانے لگے تو شمر ذی الجوشن جو بڑا فریبی حیلہ گر تھا اس نے یہ حیلہ کیا کہ فوج کا کچھ حصہ تو حرم محترم امام حسینؑ پر حملہ کر دیا۔ تو

Marfat.com

امام حسینؓ نے ایک نعرہ مارا وَیۡلَکُمۡ یَا شِیۡعَۃَ الشَّیۡطَانِ یعنی خواری ہے تم پر اے جماعت شیطانی کہ میرا اور تمہارا مقابلہ ہے۔ عورتوں کا کیا تعرض ہے کیا وہ تم سے لڑتی ہیں جو تم اُدھر جاتے ہو۔ اس آواز کو سُنتے ہی شمر لعین ڈر گیا اور ادھر سے فوج کو پھیر کر چاروں طرف سے امام حسینؓ کو گھیر لیا۔ اور تیروں کی اس قدر بے شمار بارش برسائی کہ امام حسین کا بدن مبارک چھُورا چھُورا ہو گیا یعنی تل بھر جگہ خالی نہ تھی جہاں زخم نہ ہو۔ ایک بدبخت ازلی نے ایک ایسا زور سے تیر مارا کہ آپ کی پیشانی پر لگا اور خون کا فوارہ جاری ہو گیا حضرت امام حسینؓ نے اس خون کو اپنے چہرۂ مبارک پر مل لیا اور فرمایا کہ اس رنگت میں قیامت کے اپنے نانا جان حضرت محمد رسول اللہ کے سامنے جاؤں گا اور یہ اپنی حالت دکھاؤں گا۔ اور یوں فرماتے تھے ؎

شکر ہے اب کوئی شیوہ اللہ کی درگاہ میں — اب میں بھی گلا کٹاتا ہوں اللہ کی درگاہ میں

پھر ایک موذی نے نیزہ آپ کی پشت مبارک پر ایسا مارا کہ آپ زمین پر گر پڑے۔ اور خولی بن یزید اپنے گھوڑے سے اترا۔ اور چاہا کہ آپ کا سر مبارک تن سے جدا کرے تو ہاتھ اس کا کانپا اور وہ ہٹ گیا اور شمر ظالم سینہ مبارک پر چڑھ بیٹھا تو آپ نے آنکھیں کھولیں اور فرمایا تو کون ہے۔ وہ بولا شمر ذی الجوشن ہوں۔ جب آپ نے اس کے دونوں دانت باہر نکلے ہوئے دیکھے تو فرمایا کہ سینہ اپنا کھول تو اس نے سینہ کھولا۔ اس کے سینہ پر برص یعنی کوڑھ کے داغ تھے تو فرمایا صَدَقَ اللّٰہُ الرَّسُوۡلُہٗ یعنی سچ فرمایا اللہ کے رسول نے کہ اے حسین تیرا قاتل ابلق یعنی ڈباکتا ہو گا۔ جیسا کہ روایت ہے محمد بن عمر حسنؓ سے قَالَ کُنَّا مَعَ الۡحُسَیۡنِ بِنَہۡرِ کَرۡبَلَآءَ فَنَظَرَ اِلٰی شِمۡرِ ذِی الۡجَوۡشَنِ فَقَالَ صَدَقَ اللّٰہُ وَرَسُوۡلُہٗ کَاَنِّیۡ اَنۡظُرُ اِلٰی کَلۡبٍ اَبۡقَعَ یَلِغُ فِیۡ اَھۡلِ بَیۡتِیۡ وَکَانَ شِمۡرُ اَبۡرَصَ ؕ ترجمہ۔ کہا آپ نے کہ تھے ہم ساتھ امام حسینؓ کے نہر کربلا پر پس نظر پڑی طرف شمر ذی الجوشن کے۔ پس کہا امام صاحبؓ نے سچ فرمایا اللہ کے رسول نے گویا کہ میں دیکھتا ہوں ڈبے کتے کو جو منہ ڈالے گا بیچ اہلبیت میرے کے اور تھی شمر لعین کو بیماری برص کی۔ الغرض آپ نے فرمایا کہ تو وہ شمر ہے جس کے بدن پر برص کے داغ ہیں۔ اس نے کہا کہ ہاں۔ پھر شمر لعین کو فرمایا کہ آج کون دن ہے اس نے جواب دیا کہ عاشورہ کا دن ہے، فرمایا کیا وقت ہے، کہا کہ جمعہ کا دن ہے۔ پھر فرمایا اسوقت لوگ کیا کر رہے ہیں شمر نے جواب دیا کہ مسلمان نماز پڑھ رہے ہیں۔ پس فرمایا آپ نے کہ اے شمر لعین اس وقت منبروں پر حمد و ثنا رسول خدا بیان ہو رہی ہے اور تو اس کے سینہ پر بیٹھا ہے جس کو رسولؐ خدا بوسہ دیا کرتے تھے۔ اب میں رسول خدا کو دائیں طرف اور یحییٰ علیہ السلام کو اپنی بائیں طرف دیکھ رہا ہوں۔ اور وقت نماز کا میں نے پایا۔ کیونکہ اگر میں یہ نماز اس وقت ادا نہ کروں تو یہ نماز میرے ذمہ رہے گی۔

اے شمر ٹھہر جا ذرا سجدہ تو کر لینے دے — حق کا کروں شکر ادا سجدہ تو کر لینے دے
پھر لوٹنا گھر میرا گرنا بھی ہے کو خدا — پر بہرے خدا سجدہ تو کر لینے دے
قتل سے ہو اسدم بازآ گیا وقت نماز — مانوں گا احسان تیرا سجدہ تو کر لینے دے
حق پہ ہو یا ہوں فدا شکر تو کروں ادا — سینے سے ہو جا جُدا سجدہ تو کر لینے دے
قتل بھی مجھے کیجئے سارے ہی دُکھ دیجئے — پر مجھے اے بے حیا سجدہ تو کر لینے دے
خون بھی بہانا میرا گھر بار بھی جلانا میرا — پر مجھے اے بے حیا سجدہ تو کر لینے دے
ہے میرا وقت اخیر سینہ سے ہٹ اے شریر — قتل میں جلدی ہے کیا سجدہ تو کر لینے دے
پانی نہیں میں مانگتا کرتا نہیں میں گلہ — تجھ سے ہے اتنی التجا سجدہ تو کر لینے دے

ہلتا تھا عرش بریں کانپتی تھی سب زمیں ۔۔۔ دیتے تھے جب یہ صدا سجدہ تو کر لین دے
شمر کو کہتے تھے شاہ اس روز ہے یہ عجز و آہ ۔۔۔ کیا ہوئی مجھ سے خطا سجدہ تو کر لین دے

فائدہ :- یہ صدا سُنکر شمر لعین سینہ مطہرہ سے نیچے اُترا۔ تو امام صاحب نے اپنا سر جھکایا۔ سجدہ میں سر رکھنے کی دیر تھی کہ شمر لعین نے گردن نازنین حضرت امام حسینؑ پر اپنا خنجر رکھ دیا۔ اور اس وقت فرشتگان کا یہ شور تھا کہ ایسا شوق عبادت کا ہم نے کبھی نہیں دیکھا اور نہ ہی سُنا ہے۔ جیسا کہ امام مظلوم تیغوں کی چھاؤں میں سجدہ کر رہے ہیں۔ اور جس وقت خنجر کا زخم شاہ رگ کے قریب پہنچا تو امام صاحبؑ نے دونوں ہاتھ مبارک قبلہ کی طرف دراز کر کے اپنے پروردگار کی درگاہ میں التجا شروع کی

غزل

یا رب تو ں نانا جان کی امت کو بخش دے ۔۔۔ سلطان دو جہان کی امت کو بخش دے
جس کے واسطے لولاک کو پیدا کیا ۔۔۔ اُس خَلقُ الاَوّلین کی امت کو بخش دے
جس کے دین سوا سب آئین بند ہوئے ۔۔۔ اُس اُمّی اُمتیین کی امت کو بخش دے
جس نے عزلات منات کو دُور کیا ۔۔۔ اُس خیر المبشرین کی امت کو بخش دے
جس کا دانت کفار نے شہید کیا ۔۔۔ اُس رؤف المومنین کی امت کو بخش دے
جس کے واسطے زمین سب اقصےٰ ہوئی! ۔۔۔ اُس رحمۃ اللعٰلمین کی امت کو بخش دے
جس کی اوّل آخر خطا معاف ہوئی ۔۔۔ اُس طٰہٰ یٰسین کی امت کو بخش دے
جس کی تربت پاک سے زمین کو فخر ہے ۔۔۔ اُس حیاتُ النبیین کی اُمت کو بخش دے
جس کے سوا نبیؐ نہیں اور کوئی آنا! ۔۔۔ اُس خاتم النبیین کی اُمت کو بخش دے
جس کی امت واسطے نبی کرتے تھے التجا! ۔۔۔ اُس دُرِّ یتیم کی امت کو بخش دے
جس کی امت کا تو نگہبان ہوا! ۔۔۔ اُس امین امیین کی امت کو بخش دے
جس کی لب لحد میں رب المغفر پکارتی تھی ۔۔۔ اُس کشف الدُجیٰ کی اُمت کو بخش دے
جس کے نور سے ہی سب ظہور ہوا! ۔۔۔ اُس ختم المرسلین کی امت کو بخش دے
جس کا قدم کبھی نعلین عرش پر پڑا ۔۔۔ اُس بلغ الاعلےٰ عالمین کی امت کو بخش دے
جس کے ہاتھ میں کلید جنان ہیں ۔۔۔ اُس صراط المستقیم کی امت کو بخش دے
جسے قاب قوسین کا درجہ حاصل ہوا ۔۔۔ اُس فخر النبیین کی امت کو بخش دے
جس کے سوا شفیع نہیں اور کوئی! ۔۔۔ اُس شفیع المذنبین کی امت کو بخش دے

غزل

امت کے واسطے ستم یہ سہ چکا حسینؑ ۔۔۔ خدمت تیری میں آتا ہے بندہ تیرا حسینؑ
امت کے بچوں پر علی اصغرؑ فدا کیا ۔۔۔ اور نوجوانوں پر علی اکبرؑ بھی دیا دیا
اور بیٹے مونس ہیں خود اس پر فدا ہوں میں ۔۔۔ یہ تحفہ تیرے لائق ہے تبھی تو لایا ہوں میں
یہ مصیبتیں تھیں اس امت کے واسطے ۔۔۔ بندہ نے گھر بار برباد کیا اس امت کیواسطے

فائدہ :- الغرض حضرت امام حسینؓ نے فرمایا کہ کس طرح میں نے ایسے نازک وقت میں بھی کوئی نماز قضا نہیں کی

بلکہ پانچ وقت نماز باجماعت پڑھتا رہا ہوں - اور صبر کو اپنے ہاتھ سے نہیں دیا اور حاکم جو خدا کے حکم کی بے فرمانی کرتا تھا اس کی بیعت سے انکار کیا ہے۔ یہ میں نے اپنے نانا پاک کی امت کو نمونہ بن کر دکھایا ہے کہ اگر کوئی کسی مصیبت میں گرفتار و مبتلا ہووے تو وہ ہماری اس مصیبت کربلا کو یاد کر کے ہماری طرح صبر و استقلال سے کام لیتا ہوا کل احکام کی پابندی کرے۔ یعنی نماز روزہ جمعہ جماعت اور صبر کو نہ چھوڑ دے۔ جس طرح آجکل بعض لوگ صرف محرم کے دنوں میں منہ سر سینہ پیٹتے اور کھیل تماشہ کر کے لوگوں کو دکھلاتے ہیں - اور نماز جماعت جمعہ ذکر اذکار سب کچھ چھوڑ دیتے ہیں اور پھر دعوے محبت اہل بیت کا کرتے ہیں - امام حسین نے فرمایا ہے کہ جو شخص ایسے فعل کرے گا وہ ہم سے نہیں ہے اور نہ ہم اس کے پیر ہیں اور نہ ہی وہ ہمارا مرید ہے -

فائدہ :- اگر اہل بیت کی محبت سیاہ لباس پہننے اور ماتم کرنے کو کہتے ہیں تو اکثر دیکھنے میں آیا ہے کہ محرم کے دنوں کنجریاں اور چوہڑیاں بھی سیاہ لباس پہن کر دس دن ماتم کرتی ہیں -

چوہڑیاں مُٹھے مُٹھے کر کے پٹن شور مچاون — کھیل تماشہ کر کے اپنے گھر نوں واپس آون
اتے بازاری کنجریاں بھی دس دن سوگ مناون — محب اماماں پاکاں بندیاں ہرگز شرم نہ کھاون
پڈیاں صرف جے اہل بیت دی محبت پائی جاوے — تاں پھر مومناں چوہڑیاں کنجراں اندر فرق نہ آوے
بس میاں ایہ کم شیطانی اہل البیت دا ناہیں — ذکر اذکار نوافل پڑھنا کار ثواب بتاہیں
ساری رات جو پٹن اندر اتنا زور لگاون — جے کر پڑھن کلام ربانی کتنا درجہ پاون
ہر ہر حرفوں دہ دہ نیکی پاوے پڑھنے والا — جو پٹن وچہ دن رات گذارن بیدیاں منہ کالا
بےصبراں نوں کجھ نہ حاصل صابراں درجہ پایا — اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصّٰبِرِیْنَ رب وچہ قرآن بنایا
بےصبراں کجھ حاصل ناہیں صابراں درجہ پایا — ہر کم دے وچہ امداد کریندا کرم کماون والا

اَلصَّبْرُ مِفْتَاحُ الْفَرَجِ - صبر کنجی ہے خوشی کی جیسا کہ شیخ علیہ الرحمۃ نے فرمایا ہے

صبوری کشاید درِ کام جان — کہ جز صابری نیست مفتاح آں
صبر سے حاصل ہوتی ہیں مرادیں دل کی — جو سوائے صبر کے نہیں ہے کھلنا ان کا
صبوری بود کار پیغمبراں — نہ پیچد زیں روئے دیں پروراں
مصیبت کے وقت صبر کرنا کام ہے انبیاء کا — اور صبر سے دل نہیں پھرتے دین کے پالنے والے

مسئلہ :- زبدۃ الواعظین میں صبر کی بہت فضیلت آئی ہے جس کا راوی عبداللہ ہے قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ مَنْ صَبَرَ عَلَی الْمُصِیْبَةِ کُتِبَ لَهٗ تِسْعُ مِائَةِ دَرَجَةٍ مَابَیْنَ کُلِّ دَرَجَتَیْنِ کَمَا بَیْنَ الْعَرْشِ اِلٰی تَحْتَ الثَّرٰی

ترجمہ :- فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو کوئی شخص صبر کرے اوپر کسی مصیبت کے لکھے جاتے ہیں واسطے اس کے نو سو درجے - اور ہر ایک درجہ میں اتنا فرق ہے جتنا فرق عرش معلےٰ سے تحت الثریٰ تک ہے - اور دوسری حدیث میں یوں آیا ہے :- اَلصَّبْرُ سَاعَةً عَلَی الْمُصِیْبَةِ خَیْرٌ مِّنْ عِبَادَةِ سَبْعِیْنَ سَنَةً

ترجمہ - فرمایا حضور پاک نے مصیبت پر صبر کرنا ایک گھڑی ستر سال کی عبادت سے بہتر ہے

مسئلہ :- رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو غسل دیتے وقت حضرت علی نے فرمایا لَوْلَا اَنَّكَ اَمَرْتَ بِالصَّبْرِ وَنَهَيْتَ عَنِ الْجَزَعِ لَاَنْفَدْنَا عَلَيْكَ مَاءَ الشُّئُوْنِ

ترجمہ - یارسول اللہ اگر آپ نے مصیبت کیوقت صبر کرنے کا حکم نہ کیا ہوتا اور نہ منع کرتے آپ واویلا کرنے سے تو

Marfat.com

البتہ ہم اتنا روتے آپ کی وفات پر کہ ہماری آنکھوں کی اور تمام جسم کی رطوبت خشک ہو جاتی - اور یہ حدیث مذکورہ بالا شیعہ کی کتاب نہج البلاغت صفحہ ۱۵۲ پر درج ہے

مسئلہ :- فروع کافی جلد دوم کتاب شیعہ صفحہ ۲۱۴ پر بھی درج ہے کہ رسول خدا نے وقت وفات اپنی کے حضرت فاطمہؓ کو فرمایا کہ میری وفات پر منہ سر سینہ وغیرہ نہ پیٹنا اور نہ بال بکھیرنا اور وین نہ کرنا - اس واسطے کہ ایسے کام کرنیوالا میری امت سے نہیں ہے - اور یہ واقعی متفق بات ہے کہ کبھی رونے والی قوم کامیاب نہیں ہو سکتی -

مسئلہ :- جلاء العیون کتاب شیعہ صفحہ ۶۶ پر مرقوم ہے کہ حضرت محمد الرسول اللہ نے فرمایا کہ اے بیٹی میری آخری وصیت ہے - واضح ہو کہ پیغمبر کے لئے گریبان چاک نہ کرنا اور نہ پیٹنا اور نہ واویلا یعنی وین کرنا -

ہر اک مذہبوں ثابت ہوندی پٹن دی بریائی
پر بے سمجھاں نوں سمجھ نہ آدے عقل شیطان نجائی

ہر اک مذہبوں ثابت ہوندی صابراں دی بھلیائی
بھیرا لکدی مرتو نہ پادے جانے سب لوکائی

امام حسینؓ سردار شہیداں نام رکھایا عالی
ایہ سب منصب صبروں لیا سنتوں یار سوالی

زبانی بنن محب حسینی بعضے لوگ سودائی
پر بے صبروں منہ سر پٹن وانگ کفاراں واہی

محب حسینیؓ اوہ جو وانگ حسینؓ دے صبر کماوے
کل احکام الٰہی اوپر ثابت قدم ٹکاوے

جمعہ جماعت نہ چھوڑے ہرگز شوقوں ذکر کماوے
تے نہ وقت مصیبت منہ سر پٹے وین الاوے

فصل شانزدہم ۱۶

دربیان عمر شریف امام حسینؓ و تعداد اولاد و ازدواج و ذکر بعد وفات

وَكَانَتْ شَهَادَتُهُ يَوْمَ عَاشُوْرَاءَ سَنَةَ اِحْدٰى وَسِتِّيْنَ مِنَ الْهِجْرَةِ وَلَهُ يَوْمَئِذٍ سِتَّةٌ وَّخَمْسُوْنَ سَنَةً وَّخَمْسَةُ اَشْهُرٍ وَّخَمْسَةُ اَيَّامٍ -

ترجمہ :- اور تھی شہادت امام حسینؓ کی دن عاشورہ کے بعد بارہ بجے یوم جمعہ کے سالہ ہجری عمر شریف ۵۶ سال پانچ ماہ پانچ یوم -

فائدہ :- واضح ہو کہ جو کچھ معاملہ امام حسین کے ساتھ ہوا یعنی ظلم و ستم ہونا - بھوک اور پیاس کے صدمے اٹھانا - عزیز و اقارب کا اور اولاد کا آنکھوں کے سامنے شہید ہونا اور نازنین پر ہزاروں پر ہزاروں تیر تلوار کا زخم پر زخم آنا اس میں راز مخفی اور حکمت الٰہی یہ تھی کہ جس طرح مرتبہ نبوت محمد الرسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ختم کیا گیا - اسی طرح مرتبہ شہادت اوپر امام حسینؓ کے ختم کیا گیا - اسی واسطے آپ کو سید الشہداء کا لقب ملا یعنی سردار شہدا سب کے -

مسئلہ - امام حسین کے شہید ہونے کے بعد آپ کے گھوڑے ذوالجناح نے اپنا منہ امام حسینؓ کے خون سے رنگ کر کے روتا ہوا خیمہ کی طرف آیا اور امام زین العابدینؓ کے پاؤں پر سر رکھ کر جان دیدی - اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ

فائدہ :- اسماء الرجال مشکوٰۃ میں مرقوم ہے کہ اولاد امام حسینؓ کی آٹھ تھیں - پانچ بیٹے اور تین بیٹیاں وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِالصَّوَابِ -

آپ کا سب سے بڑا بیٹا حضرت زین العابدینؓ تھا - جن کی والدہ ماجدہ شہر بانو تھیں - جو نوشیرواں بادشاہ کی پڑپوتی

ں - جن کا ذکر مجلس پنجم در بیان فتح مدائن میں گذر چکا ہے - دوسرا بیٹا آپ کا حضرت علی اکبرؓ تھا جن کی والدہ کا نام لیلیٰؓ ابو قرہ کی بیٹی
ر ابن مسعود کی پوتری قبیلہ بنی ثقیف سے تھی - تیسرا بیٹا آپ کا علی اصغر تھا جن کی والدہ محترمہ کا نام اربابؓ امرالقیس ابن علیؓ قبیلہ
ں سعد سے تھی - چوتھا بیٹا آپ کا جعفرؓ تھا - جن کی والدہ اشرفہ کا نام اُمّ اسحاقؓ طلحہؓ اصحابی کی لڑکی تھی جو عشرہ مبشرہ سے تھے
پانچواں بیٹا آپ کا محمدؓ تھا - جعفرؓ اور محمدؓ واقعہ کربلا سے پہلے وفات ہو چکے تھے - اور امام حسین کی تین لڑکیاں تھیں - آپ کی
ی لڑکی فاطمہ صغریٰ تھی جس کا نکاح امام حسن مثنیٰ سے ہوا تھا - اور بوقت واقعہ کربلا وہ مدینہ منورہ میں تھیں - دوسری لڑکی
پ کی زینبؓ تھی - اور تیسری سکینہؓ تھی - اور حرموں میں دو حرم محترم آپ کے ساتھ کربلا معلّٰی میں آئے تھے - حضرت شہربانو
ر علی اصغرؓ کی والدہ محترم اور دو ہی بہنیں آپ کی میدان کربلا میں ساتھ تھیں - ایک حضرت زینبؓ خاتون جو عبد اللہ بن جعفرؓ
ی حرم تھی جن کے دو فرزند تھے محمدؓ اور عونؓ جو میدان جنگ میں شہید ہوئے - دوسری آپ کی ہمشیرہ مبارکہ ام کلثوم تھی جو حضرت
ر فاروقؓ کا حرم محترم تھی جس کا بیٹا زیدؓ بن عمرؓ تھا -

فائدہ :- جب دشمنان دین شہادت امام حسینؓ سے فارغ ہوئے تو سر مبارک آپ کا کاٹ کر خیمہ مبارک حرم محترم
ں آئے اور جو اہلبیت سمیت بیبیوں اور بچوں کے تھے جن کی تعداد صرف بارہ آدمی تھے - بیدینوں نے سب کو گرفتار کر
یا - اور مال اسباب جو کچھ پایا سب لوٹ لیا - اور شمر لعین نے حکم دیا کہ جو لاشیں شہدا کی بے سر ہیں ان کو گھوڑوں کے پاؤں
ے پامال کیا جائے - بیس سواروں نے شہدا کے جسم مبارک پر گھوڑے دوڑا کر ریزہ ریزہ کیا - اور سر مبارک امام حسینؓ اور
م شہدائے کربلا کے سر مبارک اسی دن نیزوں پر ٹنگا کر بشیر بن مالک و خولی بن یزید کو ساتھ دے کر کوفہ میں روانہ کئے -

سیس تمام شہید انواں دے نیزیاں اوپر ٹنگائے — اوٹھاں بے پلانیاں پر بے پردہ حرم بٹھلائے
عمر پلید رہیا وچہ کربل خولی شمر چلائے — کافر بیدیناں دے مُردے سارے دفن کرائے
تے لوتھاں کل شہیداں ایویں وچہ میدانے پیاں — تن دیہاڑے ایویں رہیاں خبراں کسے نہ لیتاں
عامریہ پاک اک شہر سدائے نہر فرات کنارے — چوتھے دن اس شہروں آئے مومن نیک سوہارے
لاشاں سب شہیداں اونہاں نال آداب دبایاں — آپو آپ مراتب سیتی قبراں اونہاں بنایاں
اول اونہاں بنایا مرقد شاہ حسینؓ ولی دا — تے آپو آپ بنایا مرقد اہل البیت نبیؐ دا
تے رہندیاں سب شہیداں کے جا گہ قبر بنائی — جو ہُن گنج شہیداں آکھن اُچی قبر ایہائی
تے روضہ شاہ عباس ولی دا اوہ علیحدہ بنائی — دو تن تیر چلاون جتنی اکٹھ [illegible] ایہنائی

فصل ہفتدہم

دربیان تمام سر مبارک شہدا کے بمعہ اہل بیت کا کوفہ میں پہنچنا

وَاَمَرَ الشَّقِیُّ ابْنِ زِیَادٍ بِالرَّاسِ الْمُکَرَّمِ فِیْ یُرَبِّہٖ فِیْ مَسَالِکَ الْکُوْفَۃِ ثُمَّ اَرْسَلَہٗ مَعَ رَؤُسِ [illegible] الشُّہَدَاءِ
وَسَائِرُ اَھْلِ بَیْتٍ اِلٰی یَزِیْدٍ مَعَ شِمْرِ ذِی الْجَوْشَنِ وَکَانَ بِدِمَشْقَ

ترجمہ - اور حکم کیا ابن زیاد بدبخت نے کہ سر امام حسینؓ کو کوفہ کی گلی میں پھراؤ پھر اسی کے تمام شہیدوں کے تمام
ل بیت بے پردہ کر کے یزید کی طرف دمشق میں روانہ کئے اور شمر ذی الجوشن کو ہمراہ کیا -

Marfat.com

فائدہ :- ابن زیاد نے اپنے دربار اور کچہری کو خوب آراستہ و پیراستہ کیا اور کل رئیس کوفہ بلائے اور تمام سر شہیدوں کے معہ حرموں کے اپنے سامنے پیش کرنے کا حکم دیا۔ جب سر مبارک امام حسینؓ پر اس موذی کی نظر پڑی تو خوشی سے ہنسنے لگا اور ایک لکڑی کو پکڑ کر امام حسین کے دانتوں مبارک پر مارنے لگا۔ تو اس مجلس میں ایک اصحابی رسول اللہ کا بیٹھا تھا جس کا نام زیدؓ بن ارقمؓ تھا۔ اس نے کہا اے بد بخت کمینے جن لبوں مبارک پر رسول اللہ کو بوسہ دیتے ہوئے میں نے خود دیکھا ہے تو ان پر لکڑی مارتا ہے۔ اور یہ کام کافر بھی نہیں کرتے۔ ابن زیاد نے کہا کہ میں تیری سفید داڑھی کا لحاظ کر رہا ہوں ورنہ تجھ کو سخت سزا دیتا۔ زیدؓ نے کہا اے ابن زیاد کیا میری داڑھی کا لحاظ اہل بیت رسول اللہ سے زیادہ ہے تجھے شرم نہیں آتی۔

پھر لڑکا ڈٹھا ابن زیاد دے پت حسینؓ ولی دا — حضرت زین العابدینؓ سوہنا پوتا شاہ علیؓ دا
ایہ لڑکا ہے کس دا بیٹا آکھے ابن زیاد ا — لوکاں آکھیا ایہ ہے شاہ حسین دا صاحبزادہ
کہندا ایہ کیوں باقی رہیا جلدی اس نوں مارو — مرداں نہاں دے وچوں باقی کوئی نہ چھوڑ دیا رو
مارن کہندا مارن والے تیغاں کھچ لیائے — حضرت زینبؓ اس دے تائیں گودی وچ چھپاؤ
کہندی اگے نال اساڈے ہوئی تھوڑی تھوڑی — اتنے لوڑی لشکر وچوں ہک نشانی چھوڑی
اوّل ساہنوں مارو جیکر مارو اسدے تائیں — ڈر ظالم کجھ اللہ کولوں ڈاہڈا ہے رب سائیں
ابن زیاد دے دل دے اندر رب نے دہشت پائی — مارن والیاں تائیں کہندا اسنوں چھوڑ دیو بھائی
راوی کہندا قیدی ہو کے اہل البیت ... — جس دن آئے کوفے ویکھن آئے کوفی سارے
... خراب زناں سب قیدی بھی معصوم نمانے — بے پردہ سب اوٹھاں اتے گلیں لباس پرانے
قیر دانے ... نے تیر کلیجے دھانے — حال نمانے درد رنجانے قیدیا نوالے بانے
جاری چشماں درد فراقوں ہونٹھ سکے منہ پیلے — مرد زناں سب رووَن لگے ویکھ انہاندے چیلے
مائی ام کلثوم کہیا اے کوفی شیو خبیثو! — ہن کیوں رو رو دیکھ اساں نوں اے بدبخت پلیدو
ہتھ تساڈے کولوں ساہنوں ایہ سب سختیاں آئیاں — کیا کیا پائیاں درد بلائیں دین دنی دیاں سائیاں
بھائی بیٹے نال بھتیجے کسدے ڈٹھے اکھیں — اک اک وال جنہاندا اسر ... نہ آئے دیکھیں
جھنڈے ظلم تسے کرداہیں ورتی نال اساڈے — ہن کیوں گریہ کردے تساں ایہ کیتے حال اساڈے
ستمگر گے ڈھائیں اوہ کوئی ہتھیارے — روندیاں ویکھ انہاں نوں حضرت ام کلثومؓ پیارے
ام کلثوم جو بہن پیاری شاہ حسین ولی دی — کوفی لوکاں نوں فرماوے بیٹی شاہ علیؓ دی
مَاذَا تَقُوْلُوْنَ اِذْ قَالَ النَّبِیُّ لَکُمْ — مَاذَا فَعَلْتُمْ وَاَنْتُمْ خَیْرُ الْاُمَمِ
کہیا کہسو جد روز قیامت پچھسی نبی تساں نوں — کیا کیتا تساں امت ہو کے دیو جواب اساں نوں
بِعِتْرَتِیْ وَ بِاَھْلِیْ بَعْدَ مُفْتَقَدِیْ — مِنْھُمْ اُسَارٰی وَ قَتْلٰی ...
میری آل تے عترت تساں ایڈے ظلم کمائے — قید کیتے دکھ دے کے ماریا کربل خون چلائے
اَکَانَ ھٰذَا جَزَائِیْ اِذْ نَصَحْتُ لَکُمْ — اَنْ تَخْلُفُوْنِیْ فِی الْبُنُوَّۃِ مِنْ ذِیْ رَحِمِیْ
بدلہ ایہو جو رستہ جنت دسیا اساں تساں نوں — آنا تساں مخالف ہو کر کیتا آل اساڈی
القصہ جد ابن زیاد دے ڈٹھے حال اسیراں — کیتا حکم جد انہاں تائیں کر لو قید زنجیراں
لڑکے زن تمامی بلدی نمانے قید کرائے — تے سبیس امام حسینؓ ولی دا کوفے وچ پھرائے

Marfat.com

کونیاں سیس شہیداں سارے نیزیاں اوپر چڑھائے   کرکر خوشیاں کوفے والیاں گلیاں وچہ پھرائے

فصل ہژدہم ۱۸

کوفہ سے تمام سروں کا دمشق کو روانہ کرنا

پھر قیدی اہل البیت نبیؐ دے نالے سیس شہیداں   طرف دمشق روانہ کیتے کر کے خوشیاں عیداں
کوفیوں نے چلیا سب قیدی شمر جو جوشن والا   ڑیا لے کمائی اپنی ظاہر اوہ منہ کالا
اہل البیتؑ رسولؐ خدا دے اندر حال خواری   جس شہروں جا لنگھن لوکی کردے گریہ زاری
مرد زناں رل دیکھن آون سندے حال ادہناندے   کون اجیہے بندے ایہ کجھ ورتیا نال انہاندے
قیدی حرم یتیم نمانے کیوں سیتے بے دَردَاں   چن جیہیاں ایہ شکلاں کیوں اج رلیاں اندر گرداں
کس ہتھیارے کرماں مارے ظلم اٹھائے بھارے   ایہ ماہ پارے چند سوہارے کس تقصیروں مارے
اویں منزل منزل چلدے گئےؐ دمشقوں نیڑے   پاس یزیدے خبراں گیاں اَج گئےؐ سب جھیڑے
رن وچہ ماریا دشمن تیرا ابنہ قبیلے آندے   جگیں خبراں گیاں جو کجھ ورتیا نال انہاندے
سُن کے خبراں خوش ہویا سی زینب زیب سولے   ہیبت ناک کچہری لائی سدے شامی سارے
شمر پلید بھی حاضر ہویا لے کے سیس شہیداں   اہل البیت بھی حاضر کیتے اندر قید شدیداں
اک اک سیس کریندا حاضر شمر پلید حرامی   ہر ہر سر والے دی حالت پچھے اوہ تمامی
کیا کجھ نام سدانداآہا تے کیسا کیسا لڑیا   کیوں کر ماریا لشکر ساڈے کیوں کر دھرتی جھڑیا
شمر پلید کرے وڈیاں مارے جھوٹیاں لافاں   کاذب کرے بیان دلیری اگے بے انصافاں
تاں جو سیس امام ولی دا اگے آن ٹکایا   ویکھ امام ولی نوں موذی خوشیاں اندر آیا
شمر کہے ہیں ایہ بہادر ماریا نال دلیری   لشکر ساڈے عربی سارے پلو چہ کیتے ڈھیری

یہ باتیں سن کر امام حسین کے بیٹے حضرت امام زین العابدینؑ نے شمر لعین کو جواب دیا۔

پیروی نفس و ہوا مے کنی   راہ ایں نیست وخطا مے کنی
پیروی نفس کی کرتا ہے تو! ۔ راہ یہ نہیں خطا کرتا ہے تو
ورحق اخبار نیکوئی سخن   نسبت اشرار ادا مے کنی
بیچ خبر حق کے نیک کہو ۔ تعریف شریر کی کیوں کرتا ہے تو
آل عبا آمد فاضل تر   ذم چنیں قوم چرا مے کنی
اولاد امامین سب سے بہتر ہے ۔ اور تو مذمت ایسی قوم افضل کی کیوں کرتا ہے

مسئلہ :- یزید پلید شرابی ہو کر امام حسین کے دانتوں مبارکوں پہ ایک لکڑی سے ٹھوکر لگانے لگا۔ وہاں چند صحابہ رسولؐ خدا کے حاضر تھے۔ انہوں نے اس بے ادبی کرنے سے روکا کہ ان لبوں پر رسولؐ خدا کو ہم نے بوسہ دیتے دیکھا ہے۔ اے کمبخت تو ان لبوں اور دانتوں کو لکڑی سے ٹھوکر لگاتا ہے۔ اس خبیث نے غصہ سے ان تمام

Marfat.com

اصحابیوں کو شہید کرا دیا -

جب امام حسین ولی دی پاروں سنتوں بھائی
ست اصحاباں اوس دیہاڑے پاک شہادت پائی

جو اصحاباں برا آکھن اوہ جان یزیدی سارے
جو اصحاباں دوست دوست اہل البیت پیارے

ایک یہودی سوداگر کا عجیبہ قصہ در نظم

ہک یہو دسوداگر سی اس مجلس اندر بیٹھا
سر مبارک شاہ ولی دا جان اونہاں حاضر کیتا

پچھن لگا ایہ سر کس دا کہے یزید منہ کالا
سی ہک عربی نال اساڈے دعوا کرنیوالا

کہے یہودی سی ایہ کوئی مرد شریف یگانہ
کہے یزید جو آہا ہاشمیاں وچہ نیک گھرانہ

اوس گھرانے وچوں آہا صاحب ایہ سر والا
کہے یہودی نام کی اسدا کہے یزید منہ کالا

نام حسین ایہ پت علیؓ دا فاطمہ اس دی مائی
کہے یہودی دسو میں نوں فاطمہؓ کس دی جائی

کہے یزید محمد دی اوہ فاطمہؓ بیٹی آہی!
کہے یہود محمد اوہ جو کہو رسول الہیٰ

کہے یزید بلاشک اوہو پاک رسول الہیٰ
کہے یہود جو نال نبی تساں کیتی ایہ تباہی

حیرت تھیں اوہ انگلیاں کیتے بہت تعجب کردا
ایہ کی غضب کیتا جو ماریا پت نبی سرور دا

نالے کہو جو نبی اساڈا وڈیاں درجیاں والا
اچھا ادب کیتا تساں اسدا کر کے ظلم کمالا

تے کہو تسیں اوہ عرشیں پہنا جیھڑے نبی نہ چڑھدے
دوہتا ظلموں ماریا اس دا جسدا کلمہ پڑھدے

ستر پشتاں تھیں ہیں پوتا وچہ اولاد داؤدی
ادب پیغمبر وانگوں کردے میرا سب یہودی

نبیؐ تساڈے دے نہ ہوئے کپڑے اجے پرانے
سکے دوہتے اسدے دے سنگ ایہ کجھ قہر دہانے

نہ کسے اگے سنے نہ ڈٹھے ایڈے ظلم کہتے
ایساں مسلماناں ناوں اسیں یہودی بھلے

کرو بے ادبی آل نبیؐ دی مسلمان سدا کے
روز قیامت کی آکھو گے اللہ اگے جا کے

ایک عیسائی کی جو قاصد شاہ روم کا تھا عجیب حکایت

جب شمر لعین سر مبارک امام حسینؓ کا یزید پلید کے سامنے لے گیا تو اس وقت ایک قاصد قیصر بادشاہ روم کا بھی اس موقعہ پر حاضر تھا۔ یہ حالت اہل بیت رسول اللہ کی دیکھ کر یزید کی طرف مخاطب ہو کر کہنے لگا کہ اے بادشاہ یزید حضرت عیسےؑ کو آسمان پر گئے ہوئے چھ سو سال گذر چکے ہیں مگر آپ کا گدھا جس پر آپ اسواری کرتے تھے اس کے سم کا نشان ایک ٹاپو میں لگا ہوا ہے اور ہم تمام عیسائی ہر سال اس کی زیارت کو جاتے ہیں۔ اور کئی ہزار روپیہ نذر نیاز چڑھاتے ہیں - اور اس سم خر عیسےؑ کے گرد طواف کرتے ہیں - صد افسوس تمہاری مسلمانی پر کہ اہل بیت محمد مصطفےٰؐ کی اس طرح بے ادبی کرتے ہو - اور ان کو شہید کر کے ان کے سروں کو نیزوں پر ٹانگتے ہو - حالانکہ ابھی تک تمہارے نبیؐ کے حرم بھی زندہ ہیں - اور کپڑے برتن بھی موجود ہیں - کوئی بڑا عرصہ نہیں گذرا - یزید نے سخت غصہ میں آکر کہا کہ اے قاصد طول طویل باتیں مت کر اگر تو شاہ روم کا قاصد نہ ہوتا تو میں تم کو قتل کرا دیتا - قاصد نے جواب دیا

نظم

قاصد آکھیا خبث یزیدا منظ تیری دانائی
رومی شاہ دے قاصد دی توں کیتی ایہ وڈیائی

Marfat.com

ستے رب دا قاصد نبی محمدؐ اس دا قدر نہ کیتا — دو جہاناں دچہ لتاڈا بھلانہ ہوڈے پلیتا
بہت ہویا شرمندہ موذی کجھ نہ آوے جاوے — تاں پھر حرماں اتے بیتیاں اپنے پاس بلاوے
ڈٹھا سیس حسین دلی دا حضرت زینب مائی — درد فراقوں رودن لگی آہ جگر تھیں آئی
کہندی اے فرزندنبی دے کیا کجھ حال اساڈے — حال نمانے درد رنجانے کھلے وال اساڈے
پھیر یزید شقی نوں کہندی بھین حسینؓ ولیدی — سُن اے ظالم کی تدھ کیتی ساڈے نال پلیدی
اپنڑاں حوراں نال عزت ستراں وچہ بٹھایاں — تے پاک رسول اللہ دیاں لڑکیاں مجلس وچہ بلائیاں
کون زنانی ہے ایہ موذی غصّے نال الایا! — سکی بھین حسین دلی دی لوکاں آکھ سنایا
پھر ام کلثومؓ جو بھین ولی دی آئی کرکے زاری — اوپر سیس امام دلی دے جاڈگی بے چاری
کہندی ایہ مظلوم ہوبا اج سوہنا لال علیؓ دا — ہو بیہوش گئی شہزادی چم چم سیس ولی دا
کہے یزید اسالوں بھین حسینؓ دی حلم تھیوے — لوکاں آکھیا آہو تاہئیں اسنوں چم چم جیوے
پھر حضرت زین العابدؓ نوں ویکھے او شیطانی — کہندا ایہ ہے لڑکا کس دا کرد بیان نشانی
لوکاں آکھیا ایہ ہے بیٹا شاہ حسین ولی دا — اصلی نام علی ہے اسدا پوتا شاہ علیؓ دا
کہے یزید جو خبراں آئیاں کوفیوں میرے تائیں — جو علی حسینؓ دا بیٹا ماریا اندر کربلائیں
لوکاں آکھیا حسین دے بیٹے آہے تن پیارے — اکبر علی تے اوسط علیؓ بھی اصغر علی سوہارے
اکبر علیؓ تے اصغر دونویں کربل اندر مارے — ایہ آہا بیمار نہ ماریا بنھ آندا سرکارے

اس کے بعد یزید پلید نے حکم دیا کہ سر امام حسینؓ کا نیزہ پر سے اتار کر بمعہ سر شہدا کے دروازۂ دمشق میں لٹکادیں چنانچہ لکھا ہے کہ تین دن سر مبارک شہدا کے دروازے پر لٹکائے جانے کے بعد یزید نے حکم دیا کہ اہل بیت رسالت کو بمعہ سر مبارک شہدا مدینہ منورہ میں پہنچا دو

فائدہ عجیبہ اوّل - امام حسینؓ کا سر مُبارک کاٹنے والا شمر کون ہے شیعہ ہے یا نہیں

برادران اسلام یہ شمر ذی الجوشن حضرت علیؓ کے خاص امداد کرنیوالوں سے ہے ۔ چنانچہ جنگ صفین میں جناب امیر المومنین علی کی طرف سے معاویہ کے مقابلہ کو گیا تھا ۔ اور اس شمر نے بڑی بڑی کارنمایاں کیں تھیں ۔ چنانچہ اس کی رجز کا کسی نے ترجمہ کیا ہے ۔

علی امام ہے میرا میں ہوں علی کا غلام — علی کی خاطر لڑتا ہوں بالشکرے ردم وشام

علاوہ اس کے یعنی علیؓ کا شیعہ ہونے کے حضرت علی کا سالار ہونے کا بھی شمر کو فخر حاصل ہے ۔ یعنی حضرت علیؓ کے فرزند جعفرؓ اور عباسؓ اور عثمان کا ماموں تھا ۔ چنانچہ شمر نے حضرت امام حسین کے خیمہ کے قریب آکر آواز دی کہ اے میری خواہر کے فرزندو تم کہاں ہو ۔ تو آواز سُن کر حضرت جعفرؓ حضرت عباسؓ علمدار حضرت عثمانؓ اہل بیت سے باہر آئے اور کہا کہ اے ماموں شمر ذی الجوشن کیا بات ہے تو شمر نے کہا کہ تمہاری والدہ میرے قبیلے سے ہے ۔ اس واسطے میں نے تم کو امان دی ہے مگر اس موذی نے امان دے کر پھر بھی شہید کر ہی ڈالا (از نقل جلاء العیون صفحہ ۲۶۱)

فائدہ عجیبہ دوم کیا ا[illegible] شیعہ علیؓ ہے یا نہیں

برادران اسلام یہ زیاد حضرت امیرالمومنین علی کرم اللہ وجہٗ کے عامل کا بیٹا تھا۔ عبد اللہ بن صباح ان کو اپنی طرف سے شہر مصر میں خلیفہ کر رکھا تھا۔ اور حضرت علی کرم اللہ وجہ نے چند فرمان ان کے لئے تحریر کئے تھے۔ پہلا فرمان یہ تھا کہ اے ابن زیاد خدا کی قسم اگر مجھے خبر مل گئی کہ تو نے مسلمانوں کے مال میں تھوڑی یا بہت خیانت کی ہے تو میں تجھ پر نہایت سختی سے حملہ کروں گا۔ دوسرا فرمان جو حضرت علی کی طرف سے ابن زیاد کو تھا کہ ابن زیاد تو درمیانہ چال کو اختیار کر اور اسراف کو ترک کر اور قیامت کے دن کو ہمیشہ یاد رکھنا۔ اور بقدر ضرورت مال جمع کر اور جو تیری ضرورت سے زیادہ ہو وہ خرچ آخرت کا بنا۔

مسئلہ :۔ چنانچہ حضرت امام مسلمؑ کے دونوں صاحبزادوں کو جب کسی قاتل نے شہید کر کے سروں کو ابن زیاد کے پیش کیا فَلَمَّا نَظَرَ عَلَيْهِمَا ثُمَّ قَعَدَ وَفَعَلَ ذٰلِكَ ثَلَاثًا ۔ پس جب دیکھا ابن زیاد نے ان سروں کو تو تین بار تعظیم کے واسطے اٹھا اور بیٹھا۔ اور کہا قاتل کو کیوں قتل کیا تو نے ان کو۔ اس نے کہا کہ طمع مال دنیا کے واسطے۔ ابن زیاد نے کہا کہ جس وقت تو نے ان کو قتل کیا تھا تو انہوں نے کوئی بات کہی تھی۔ اس نے کہا کہ ہاں یہ دونوں کہتے تھے کہ ہم کو زندہ پکڑ کر ابن زیاد کے پاس لے چل جا ہے جس طرح کرے مگر میں نے قبول نہ کیا۔

فائدہ :۔ اس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ ابن زیاد کا شیعہ اہل بیت کا ہونا اس قدر مشہور تھا کہ ان کے بھولے بھالے بچوں کو بھی معلوم تھا کہ ابن زیاد ہمارا دردخواہ ہے۔ ہمارے ساتھ نیک سلوک کرے گا۔ ابن زیاد نے کہا کہ اگر تو ان کو ہمارے پاس زندہ لے آتا تو میں تم کو بہت سا انعام دیتا پھر خفا ہو کر ایک محب اہل بیت کو حکم دیا کہ اس بدبخت کو قتل کر جس طرح اس بدبخت نے ان بچوں کو شہید کیا۔ پس اس نے ویسا ہی کیا۔ یہ پورا واقعہ فرزندان مسلمؑ کی شہادت میں گذر چکا ہے نقل از خلاصۃ المصائب روایت ہفتاد و دوم یعنی روایت بہترؑ ہیں۔ یاد رہے کہ ابن زیاد کے شیعہ ہونے میں کوئی شک نہیں۔

فائدہ عجیبہ سوم

مظلومان کربلا کے لوٹنے والے بھی شیعہ ہی تھے۔ سب سے پہلے اسود بن حنظلہ شقی نے امام حسینؓ مظلوم کی تلوار لے لی اور اسود بن خلائن نے امام صاحبؓ کی نعلین مبارک اتار لی۔ اور قیس بن اشعث ریشمی چادر لے گیا اور زرہ آپ کے جسم مبارک سے مالک بن بشیر نے اتار لی۔ اور پیراہن آپ کا شمشیروں، تیروں اور نیزوں سے پارہ پارہ ہو گیا تھا۔ وہ بھی اسحاق نے چھین لیا تھا جب آپ کی نعش مبارک برہنہ ہو گئی تو اس وقت بجیل بن اسلم آیا اور کچھ نہ پایا۔ مگر ایک انگوٹھی باقی تھی اس بدبخت نے جلدی کے مارے امام صاحب کی انگلی مبارک کاٹ کر انگوٹھی نکال لی۔ یہ سب اشخاص جنہوں نے امام صاحب کے اوزار لباس اسباب زیورات پاکدامنوں کے لوٹے تھے وہ شخص تھے جنہوں نے امام مسلمؑ بن عقیل سے بیعت کی تھی۔ اور امام حسین کو خطوط لکھے تھے کہ ہم تم شیعیان آپ پر قربان ہیں اور آپ جلدی سے ہماری طرف کرم فرما کر تشریف لاویں۔

فصل نودہم

شیعان کوفہ کا بیمار زین العابدین پر بھی رحم نہ کھانا

بیاض فخری میں حضرت زینب روایت کرتی ہیں کہ ان اشقیاء نے امام حسین کی شہادت کے بعد ہمارے تمام اسباب اور زیورات اور قیمتی کپڑے اوزار وغیرہ سب [illegible] زین العابدینؑ جو کہ بیمار تھے اور ایک چمڑے کے بستر پر لیٹے

ہوئے تھے وہ چمڑہ بھی تلے سے کھینچ لیا۔ اور اس بیمار کو زمین پر ڈال دیا۔ خلاصۃ المصائب روایت اکتالیس میں لکھا ہے کہ شیعان کوفہ مستورات اہل بیت کو لوٹتے بھی تھے اور روتے بھی تھے، جیسا کہ اب بھی اہل شیعہ ماتم بھی کرتے ہیں اور حلوا گوشت شربت زردہ پلاؤ بھی اڑاتے ہیں۔ دختر امام حسینؓ میں حضرت سکینہ سے روایت ہے کہ میں کم سن تھی اور دو خلخال میرے پاؤں میں تھیں۔ ایک بے حیا نے میرے پاؤں سے دونوں کڑیاں نکال لیں۔ اور وہ روتا بھی تھا۔ میں نے اس سے پوچھا کہ اے دشمن خدا تو روتا کیوں ہے۔ اس نے کہا کہ میں کس طرح نہ روؤں حالانکہ میں دختر رسولؐ خدا کو لوٹ رہا ہوں میں نے کہا کہ جب تو جانتا ہے کہ میں تیرے رسولؐ خدا کی بیٹی ہوں تو پھر تو مجھے کیوں لوٹتا ہے۔ اس نے جواب دیا کہ اگر میں نہ لوٹوں گا۔ تو کوئی اور لوٹ لے گا اور میں اس تبرک سے محروم رہوں گا۔

شیعہ کی کتاب دمع الهتون ترجمہ جلاء العیون فصل اکتالیس میں مرقوم ہے کہ اس ابن سعدؓ شیعہ نے حکم دیا کہ خیموں کو آگ لگا دو۔ حضرت زینبؓ نے کہا کہ وائے ہو تم پر ہمارے نانا جان کو قیامت کے دن کیا جواب دو گے۔ پس اس شقی نے منہ پھیر لیا اور کوئی جواب نہ دیا اور خیمے جلوا دیئے۔ خلاصۃ المصائب روایت اکتالیس میں ہے کہ ابن سعدؓ کمبخت امام حسینؓ کا رشتہ دار اور شیعہ تھا۔ کیونکہ امام ؑ نے شہادت سے پہلے ابن سعدؓ سے فرمایا تھا کہ موافق اس قرابت کے جو مجھ اور تجھ میں ہے میری وصیت کو قبول کر (از دمع الهتون) اس کو زیادہ دیکھنا ہو تو شہادت امام مسلمؑ میں دیکھو۔ الغرض جو کچھ مصائب مظلومان کربلا کو پہنچے ہیں سب کے سب شیعان کوفہ سے ہی پہنچے ہیں جس کا ذکر مذکور ہو چکا ہے اور اُلٹا نام اہل سنت کا بدنام کرتے ہیں۔

قتل کیا شیعوں نے اپنا امام ۔۔۔ اُلٹا کیا سُنیوں کا نام بدنام

جتنے کوفی سب شیعہ تھے بالیقیں ۔۔۔ جنہوں نے اہل بیت کو ایذائیں دیں!

بھیج کر قاصد بلایا اہل بیت کو بھائی ۔۔۔ جب کوفہ میں آئے تو شیعوں نے کی بے وفائی

میدانِ کربلا میں بُلا کر پیاسے اُن کو مارا ۔۔۔ جنہوں نے خط لکھے تھے امامین کو یارا

آخر گھر بار اسباب کوفی شیعوں نے لوٹ لیا ۔۔۔ پر اُلٹا نام بدنام سُنیوں کا کیا!

ہم نے اس کتاب میں کیں باسند کرتوتیں شیعہ کی تمام ۔۔۔ تاکہ سمجھیں یہ بے جا حرکتیں کس نے کی ہیں خاص و عام

جو اس کتاب کو منصف ہو کر مطالعہ کرے گا ۔۔۔ مجھے یقین ہے اگر ہو شیعہ تو سُنی ہو کر رہے گا

فصل بیس ۲۰

دربیان اہل بیت کا بمعہ سر شہدائے دمشق سے مدینہ منورہ کو روانہ کرنا

ثُمَّ وَجَّهَهُ ذُرِّيَّةَ الْحُسَيْنِ وَرَأْسَهُ مَعَ عَلِيِّ ابْنِ الْحُسَيْنِ إِلَى الْمَدِينَةِ ـ

ترجمہ۔ پھر روانہ کئے یزید پلید نے تمام اہل بیتؑ بمعہ سر شہدائے کربلا مدینہ منورہ کی طرف اور واسطے محافظت کے نعمان بن بشیر کو ہمراہ اہل بیتؑ کے روانہ کیا۔ نعمان بن بشیر نے کما حقہٗ خدمت اہل بیت کی ادا کی اور بڑی عزت و حرمت کے ساتھ اہل بیت کو مدینہ منورہ میں پہنچایا۔ جو کچھ واقعات کربلا اور کوفہ اور دمشق میں پیش آئے تھے سب کی خبریں مدینہ منورہ میں پہلے ہی سے پہنچ چکی تھیں۔

Marfat.com

استقبال کرن نوں دوڑے کل مدینے والے
کل مہاجر تے انصاری بھی سب لڑکے بالے

حال ڈٹھا جد آل محمدؐ وچ مصیبت درداں
ہر اک بندے تائیں لگیاں درد غماں دیاں کرداں

محل نبیؐ دا نال نہ آیا خالی ہے سب ڈیرا
سن پرواز ہویا چین غائب دسے جگ اندھیرا

آہیں مارن لگے سارے کردے حال تباہی
ہویا باغ ویران نبیؐ دا رہندی بے پرواہی

داخل ہوئے وچ مدینے اہل البیت نبیؐ دے
ہر اک دے سن درد فراقوں دل گریہ تڑدیے

ہر ہر پاسوں درد آوازے حالو حال پکاراں
ایویں جاپے رودن سارے کوچے اتے دیواراں

جیوں کر حال ہویا سی جسدن کیتا کوچ نبیؐ دے
اوہو حالت ہوئی جسدن آئے حرمؑ مدینے

ویکھن سیس حسینؓ دلی دا اندر حال تباہی
رودے درد فراقوں حضرت ام سلمہؓ جو مائی

حرمانؓ پاک نبیؐ دیاں وچوں ایہ ہک زندہ آئی
بلدی کل قبیلیاں تائیں بوسفیانے جائی

حسنؓ مثنیٰ تے فاطمہؓ صغرا رو رو نیر وہاوے
آخر وقت نہ ملیا بابا دل وچ رہسن ہاوے

کل قبیلے رودن نبیؐ دے بھل گئی کل شادی
کوفی شیعاں نال اساڈے کیتی بے بنیادی

پایاں یار جدایاں پلو وچ سینے کانیاں لایاں
کوفی شیعاں نال اساڈے کیتیاں نہ دل آیاں

جے ایہ خبر اسانوں ہوندی نال تیرے اسیں جاندے
کربل اندر ساتھ تیرے اسیں رل شہادت پاندے

اِنّاللہ صبر نباون کل اصحاب نگینے!
آخر سیس امام حسینؓ دا کیتا دفن مدینے

خلاصۃ الوفات دے اندر ایہ روایت آئی
بدن مبارک شاہ ولی دا کربل اندر بھائی

تے سیس مبارک وچ مدینے پاس حسنؓ دتایا
رضی اللہ تعالےٰ عنہم عالی درجہ پایا

فصل بست و یکم (۲۱)

در تتمہ حال حضرت امام حسینؓ عالی مقام

أَخْرَجَ الْبَيْهَقِيُّ وَأَبُوْ نُعَيْمٍ عَنْ بُصْرَةَ الْأَزْدِيَّةِ قَالَتْ لَمَّا قُتِلَ الْحُسَيْنُ مُطِرَتِ السَّمَاءُ دَمًا فَأَصْبَحْنَا وَحِبَابُنَا وَجِرَارُنَا وَكُلُّ شَيْءٍ لَنَا مَلَآنُ دَمًا ط

ترجمہ:- بیہقی اور ابو نعیمؓ بصرہ ازدی جو ایک قبیلہ کی عورت ہے سے روایت ہے کہ جب امام حسینؓ شہید ہوئے تو آسمان سے خون برسا پس جب ہم صبح اٹھے تو مٹکے اور گھڑے ہمارے خون سے بھرے ہوئے تھے۔ بلکہ ہر چیز خون سے بھری ہوئی تھی۔

تن دن تائیں اسماناں نے خونی رنگ بنایا
در دے دیوار عمارت اُتے خونی رنگ چڑھایا

اُتوں جھڑے ستارے دانر ہوئی تھرتھلی
وسیا خون اسماناں اتوں شام ولایت جانی

دنبے اٹھ جاں ذبح کریندے گوشت خون ہو جاوے
ایسا ظالماں ظلم کمایا نہ رب کسے دکھاوے

حضرت ابن محمدؐ کولوں ہک روایت آئی
پیر جیلانیؒ قطب ربانی غنیہ وچ فرمائی

قبر حسینؓ ولی دی اُتے ستر ہزار فرشتے
درود تے فاتحہ ہر دن آکر پڑھدے نیک سرشتے

Marfat.com

روز قیامت تیک قبر پہ برسن رحمت باراں — تے دشمناں اُسدیاں نوں نت پوندیاں دوزخ اندر ماراں

تے جیہڑے نقلاں کرن اونہاں دیاں اندر گلی بازاراں — نچن ٹپن منہ سر سینہ پٹن وانگ کفاراں

لوک تماشہ دیکھن کارن ہم ہما کے آون — ایہ سارے دشمن جان حسینؓ جو الٹ حسینؓ کماون

امام حسینؓ نے صبر کمایا وانگوں باپ تے نانے — جو کرن بے صبری منہ سر پٹن ٹولہ جان شیطانے

اَلصَّبْرُ نِصْفُ الْاِیْمَانِ امام حسینؓ بتایا — صبر مصیبت اَدھ ایمانے پاک نبیؐ فرمایا!

اَخْرَجَ الْبَیْہَقِیُّ عَنْ جَمِیْلِ بْنِ مُرَّۃَ قَالُوْا اَصَابُوْا اِبِلاً فِیْ عَسْکَرِ حُسَیْنٍ یَوْمَ قُتِلَ فَنَحَرُوْهَا وَطَبَخُوْهَا فَصَارَ مِثْلَ الْعَلْقَمِ فَمَا اسْتَطَاعُوْا اَنْ یُّسِیْغُوْا مِنْهَا شَیْئًا

ترجمہ :- روایت کی ہے بیہقی نے جمیل بن مرہ سے کہا اُس نے جب شہادت پائی امام حسینؓ نے اور مال اسباب ابن زیاد نے لوٹ لئے، پس جب ذبح کرتے اونٹ کو تو گوشت اس کا ہو جاتا کڑوا مثل زہر کے۔ پس نہ تھی طاقت کسی ...دی کی کہ اس میں سے کچھ کھائے۔

مسئلہ :- روایت کرتے ہیں کہ جب خولی بن یزید سر مبارک امام حسینؓ کا لے کر کربلا سے کوفہ کو روانہ ہوا تو راستے میں اس کا گھر تین میل کے فاصلہ پر تھا اس میں کچھ رات گئے پہنچا۔ اور اس کی عورت سنت اہل جماعت محب اہل بیت کی تھی۔ اس واسطے اس خولی بن یزید نے اپنی عورت سے ڈر کر سر مبارک کو تنور میں چھپا کر رکھ دیا تاکہ اس کو خبر نہ ہو۔ جب وہ نیک بخت عورت اپنی عادت کے مطابق پچھلی رات نماز تہجد کیواسطے اٹھی تو دیکھا کہ اس کا تنور ایسا روشن ہے گویا کہ اس میں کئی ہزار شمعدان رکھے ہیں۔ اور نور کی شعائیں آسمان کو جارہی ہیں۔ تو وہ عورت حیران رہ گئی کہ میں نے رات کو تنور سے آگ بجھادی تھی اب یہ روشنی کیسی ہے۔ جب اس نے تنور میں نظر ڈالی تو دیکھا کہ یہ روشنی سر مبارک امام حسینؓ سے ہورہی ہے اور اس کے دیکھتے ہی چار عورتیں آسمان سے آئیں اور اس سر مبارک کو بوسہ دیا۔ اور گریہ زاری کی اور کہا کہ اے مظلوم دن قیامت کو اللہ جل شانہٗ کے سامنے تیرے دشمنوں سے ہم بدلہ لیں گے۔ یہ کہکر وہ چلی گئیں تو اس سر مبارک کو اس عورت نے پہچان لیا اور بہت سا ادب آداب کیا۔ یعنی گلاب اور بید مشک سے دھویا اور خون صاف کیا اور پاک کیا اور خوب اچھی طرح صاف کر کے بالوں کو کنگھی کی اور خوشبو لگائی۔ اس کو آسمان سے آواز آئی کہ یہ چار عورتیں جو تھیں ان میں ایک تو امام حسینؓ کی والدہ ماجدہ حضرت فاطمۃ الزہراؓ تھیں اور دوسری امام حسینؓ کی نانی صاحبہ خدیجۃ الکبریٰؓ تھیں اور تیسری مریمؑ والدہ عیسیٰؑ تھیں اور چوتھی آسیہ زوجہ فرعون کی بیوی تھی۔ جب اس کا خاوند خولی اُٹھا تو اس عورت نے بہت ہی لعن طعن کیا اور کہا اے بدبخت تو نے کیسا ظلم اور ظلم اور غدر کیا ہے جس سے تیری دین اور آخرت اور دُنیا سب خراب ہوئی۔ دیکھ آسمان سے ملائکہ کی فوج در فوج اس کی زیارت کو آرہے ہیں اور تجھ پر لعنت کرتے ہیں۔ اور میں تجھ سے بیزار ہوں۔ جس طرح تو نے آل رسولؐ کے فرزندوں کو یتیم کیا ہے میں تیری اولاد کو یتیم کرتی ہوں کہہ کر چلی گئی۔ باقی ذکر امام حسینؓ کا اوپر ہو چکا ہے۔

فصل بائیس ۲۲

یزید پلید کا مکہ مکرمہ مدینہ منورہ کی سخت بے ادبی کرنا!

کہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کی طرف یزید پلید کا چڑھائی کرنا ... کرنا۔ اور بارہ ہزار پانچسو مومنوں کا

Marfat.com

قتل ہو جانا ۔ اور سات سو[۷۰۰] حافظ قرآن کا مارا جانا اور بارہ ہزار[۱۲۰۰۰] عام مسلمانوں کا مارا جانا اور نسل رسول پاک سے ستائیس[۲۷] آدمی شہید ہو جانا ۔ اور انصار اور مہاجر کا بے حساب قتل ہو جانا ۔ اور عام اصحابوںؓ کا گھر لوٹے جانا ۔ اور روضۂ اقدس نبوی کے گرداگرد یزید پلید کا گھوڑے باندھنا ۔ اور آل نبیؐ کی سخت بے ادبی کرنا ۔ یہ قصہ تو بڑا لمبا ہے جس کے واسطے ایک بڑی کتاب بنانے کی ضرورت ہے ۔ مگر اس وقت مختصر قصہ چند شعروں میں درج کیا جاتا ہے

شہر مدینہ قتل کیتو نے کر کے ظلم جفائی ۔ باراں ہزار تے پنجھو مومناں قتل شہادت پائی
قوم مہاجر تے انصاراں حُبّ نبیؐ دی یاروں ۔ کئی ہزاراں اسدن بھائی نکل گیا تلواروں
ست سو حافظ اسدن ظلموں وقت شہادت پایا ۔ باراں ہزار جو عام خلائق راوی ذکر لیایا
قتل ستاوی ہوئے نبوی نسل رسول الٰہی ۔ گھیر اصحاباں دے گھر لٹن خوف نہ قہر الٰہی!
سب بیدیناں گھوڑے بدھے روضے پاک دوالے ۔ دعوئی دین برابر رکھن بے فرمان منہ کالے
تاں جو ام سلمہؓ دا گھر بھی لٹ لیا بدکاراں ۔ جو خاصہ حرم نبیؐ دا آہی پڑھکر دیکھ اخباراں
مکے بیت اللہ دی کیتی اونہاں بے ادبی بھاری ۔ پردے حرم جلائے سارے قوم یزید کفاری
پس یزید تے ساتھی اسدے جان فرعونی سارے ۔ وانگ فرعونے اونہاں پلیداں کیتے کم اجاہرے
فرعون اتے یزید اندر کوئی فرق نہ ہرگز پایا ۔ اوہ دشمن آل موسیٰؑ ایہ دشمن آل محمدؐ آیا

حاصل کلام کہ یزید پلید مثل فرعون کے ظالم تھا ۔ مثلاً وہ آل موسیٰؑ کا دشمن تھا اور یہ آل محمدؐ کا دشمن تھا ۔ اور جو یزید کے معاون تھے وہ مثل فرعون کے معاونوں کے تھے ۔ مثلاً ابن زیاد شمر خولی وغیرہ ہامان قارون وغیرہ کے تھے ۔ بلکہ یزید اور اس کے معاون فرعون اور ہامان سے بھی زیادہ ظالم تھے ۔ اس لئے کہ جو آل محمدؐ کا دشمن ہے وہ محمد مصطفےٰؐ کا دشمن ہے ۔ اور جو محمدؐ کا دشمن ہے وہ اللہ کا دشمن ہے ۔ اور جو خدا کا دشمن ہے وہ کل مومنوں کا دشمن ہے ۔ اور جو کسی مومن کا ناحق قتل کرے اس کی سزا قرآن مجید میں اللہ تعالےٰ پارہ پانچ سورہ نساء میں یوں فرماتے ہیں وَمَنْ یَّقْتُلْ مُؤْمِنًا مُّتَعَمِّدًا فَجَزَآؤُهٗ جَهَنَّمُ خَالِدًا فِيْهَا وَغَضِبَ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَلَعَنَهٗ وَاَعَدَّ لَهٗ عَذَابًا عَظِيْمًا ۔

ترجمہ ۔ جو کوئی قتل کرے کسی مومن کو ناحق جان بوجھ کر پس بدلہ اس کا دوزخ ہے ۔ اور وہ ہمیشہ دوزخ میں رہے گا ۔ اور کوئی اس کی سفارش نہیں کرے گا ۔ اور ہمیشہ اس پر خدا کا غضب جاری رہے گا ۔ اور مہربانی نہ ہو گی اور لعنت خدا اس پر ہمیشہ برستی رہتی ہے ۔ اور تیار کیا گیا ہے واسطے قاتل مومن کے عذاب بڑا ۔

لائق لعنت رب دی ہویا اوہ پلید منہ کالا ۔ اہل سنت نہیں خارج ہویا ظلم کماون والا
شرح عقائد نسفی اندر لکھیا لعنت زانی ۔ نالے عبدالحق محدث وچ تکمیل ایمانی
جان بجھاں جو اوئی مومن مارے رب فرمادے ۔ فَجَزَآؤُهٗ جَهَنَّمُ دوزخ دائم ڈیرہ لادے
تے ہویا تیار ہے اس دے کارن غضب الٰہی ۔ تے لعنت رب کرے اس تائیں سخت عذاب تباہی
اوئی مومن قتل کرن تھیں لعنت وہدی آوے ۔ جو آل محمدؐ قتل کرے پھر کیوں سلامت جاوے
پس کیہا حال انہاں دا ہوسی ماریا جنہاں اماں ۔ جنہاں مارن کارن پیا اندھیر زمین اسماناں
بہت پیار جنہاں نوں سنگ نبیؐ جدی حد نہ آوے ۔ پھر اسدے مارن والا ظالم لعنت کیوں نہ پاوے
جنہاں نوں پاک نبیؐ تے موڈھیاں اوپر چاوے ۔ جو اسدیاں لباں صوٹی اسے لعنت کیوں نہ پاوے
جہدے حق نبیؐ فرمائے الٰہ سید کا ۔ جو اسدا دشمن ہے اوہ دشمن آکھیا نال تاکیداں

پھر وچہ رسالے حسن العقیدے شاہ صاحب فرمایا | لعنت صرف کرن دے لائق یزید پلید نہ آیا
بلکہ کئی کروڑاں لعنت باہجھ حساب شماراں | جسدی حد خدا وند باہجھوں خبر نہیں سنساراں
جیہڑی چیز دے لائق ہے اوہ آپ خداوند جانے | اوہو اُس پر وارد ہووے کرن قیاس سیانے
مومن تائیں جو دکھ دیوے پاک اللہ فرماوے | مرد ہووے یا عورت باجھوں توبہ دوزخ جاوے
سورۃ وچہ بروج سیپارے تیہویں ویکھیں بھائی | جو کوئی مومن کسے دکھاوے سڑسی دوزخ کھائی

اِنَّ الَّذِیْنَ فَتَنُوا الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ ثُمَّ لَمْ یَتُوْبُوْا فَلَهُمْ عَذَابُ جَهَنَّمَ وَلَهُمْ عَذَابُ الْحَرِیْقِ

ترجمہ:- تحقیق وہ لوگ جو تکلیف دیتے ہیں مومن مردوں عورتوں کو پھر توبہ نہیں کرتے موت سے پہلے پس واسطے ان کے عذاب ہے جلن کا دوزخ میں۔

نظم

جس نے اہل البیت نبیؐ سنگ اتنا ظلم کمایا | اہل عیال تے کنبہ حضرت خیدتے قتل کرایا
لکھ کروڑاں لعنت ہووے اس پلیدے تائیں | جس آل نبیؐ سنگ دیر کمایا کرکے ظلم جفائیں
جو کوئی مارے دکھ پوچاوے آل نبی دے تائیں | کیوں نہ لائق دوزخ ہوون اوہ بدبخت بلائیں

فصل تیسویں ۲۳

در بیان سزائے قاتلان و دشمنان امام حسینؓ

جس طرح اللہ تعالیٰ نے انبیاء علیہم السلام کے دشمنوں کو سزائیں دی ہیں۔ اسی طرح اہل بیتؓ کے دشمنوں کو بھی دنیا میں سزائیں دی گئی ہیں۔ اور آخرت میں بھی سخت سزا دی جائے گی۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ پارہ بیس سورۃ عنکبوت میں انبیاء کے دشمنوں کے حق میں ارشاد فرماتا ہے بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ فَكُلًّا اَخَذْنَا بِذَنْۢبِهٖ ترجمہ۔ پس پکڑا ہم نے ہر ایک گنہگار کو بسبب گناہ اس کے کے دنیا میں اور آخرت میں بھی ان کو سخت عذاب کروں گا۔ فَمِنْهُمْ مَّنْ اَرْسَلْنَا عَلَیْهِ حَاصِبًا ۔ پس ان میں سے بعضوں پر بھیجا ہم نے مینہ پتھروں کا وَمِنْهُمْ مَّنْ اَخَذَتْهُ الصَّیْحَةُ ۔ اور بعضوں کو پکڑا ساتھ آواز سخت کے وَمِنْهُمْ مَّنْ خَسَفْنَا بِهِ الْاَرْضَ ۔ اور بعضوں کو گھیر دیا ہم نے زمین میں وَمِنْهُمْ مَّنْ اَغْرَقْنَا اور بعضوں کو دریا میں غرق کر دیا وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِیَظْلِمَهُمْ وَلٰكِنْ كَانُوْٓا اَنْفُسَهُمْ یَظْلِمُوْنَ ۔ اور نہیں تھا اللہ ظلم کرنے والا اوپر ان کے مگر تھے وہ جانوں اپنی پر ظلم کرتے۔

اور ایسے ہی زہریؒ سے روایت ہے کہ جو شخص معرکہ جنگ کربلا میں شریک تھا واسطے ظلم کے وہ بغیر عذاب شدید کے دنیا سے نہ گیا۔ بعضے ان میں سے قتل ہو کر مرے۔ بعضے اندھے اور بعضے کوڑھے ہو کر مرے۔ اور بعضے بہرے سمنت محتاج ہوئے۔ اور بعضوں کے منہ سیاہ ہو گئے۔ اور بعض پانی پیتے پیتے مر گئے اور پیاس بند نہ [illegible] ئی۔ چنانچہ روایت کرتے ہیں کہ ایک مقام پر بہت سا مجمع تھا۔ ور وہ مجمع تمام یہ کہہ رہا تھا کہ دشمنان امام حسینؓ میں کوئی ا[illegible] شخص نہیں دیکھا کہ جس کو دنیا میں کوئی مصیبت نہ پہنچی ہو۔ اسی جماعت میں سے ایک بوڑھا شخص اٹھ بیٹھا۔ اور بولا یہ بات غلط ہے کیونکہ میں بھی میدان کربلا میں امام حسینؓ کے قاتلان ہمرا[illegible] [illegible] پہنچی۔ اس کا یہ کہنا ہی تھا کہ چراغ

Marfat.com

بجھنے لگا تو وہ چراغ کی بتی درست کرنے لگا تو اس چراغ سے ایک ایسا شعلہ اٹھا کہ اس کو گھیر لیا اور وہ جلنے لگا اور تمام مجلس کے گرد گھومتا تھا اور کہتا تھا کہ میں جل گیا۔ مجھے بچاؤ۔ آخر اُس نے اپنے آپ کو ایک دریا میں ڈال دیا تو وہ دریا بھی اُس کے واسطے مٹی کا تیل جلانے لگا۔ اور وہ اسی طرح جل کر مرگیا۔ چنانچہ مولانا رومؒ فرماتے ہیں ؂

آں چراغ را کہ ایزد بر فروزد — ہر کسی کو خف بسیار سوزد!

جس چراغ کو اللہ روشن کرے!!! — جو کوئی اسکو بجھاوے تو وہ زیادہ روشن ہوتا ہے

جس چراغ دے تائیں روشن کیتا اللہ باری! — جو کوئی اوس بجھاوے سگوں ودھیرا شعلہ ماری

دشمن شاہ حسینؓ جو اندر کربل حاضر ہویا — نازل اُس پر قہر الٰہی سندے جالیں مویا

بعضیاں ندے منہ کالے ہوئے پھٹے بدن شریراں — بعضے نابینے کوہڑے ہوئے بعضیاں منہ خنزیراں

بعضے نال پیاس نہایت کردے پانی پانی! — رجتن دے پہ نہ آئے ہرگز دکھیں جاں سدھانی

جیوں کر اہل البیت نبی دے اوہناں پیاسے مارے — اوہنوں اللہ پاک پیاسے مارے موذی سارے

سیس امام حسینؓ ولی دا جس نے کوفے کھڑیا! — مُنہ سیاہ ہویا سی اُسدا جیوں آتش تھیں سڑیا!

اگے رنگ سفید آہا اُس سوہنا حسن جمالوں — نال تعجب لوکاں اُس نوں پچھیا اُسدے حالوں

اوہ آکھے دو بندے میتوں اوپر اگ لیا دن — اُلٹا اوپر اگ دے پاکر میرا مُنہ جلا دن!

ایہ عذاب خداوند طرفوں ہیں پر نازل تھیندا — ایویں قہر عذابوں موذی روندا گیا مریندا

جس علی اصغر معصوم ولی نوں گلو چہ تیر چلایا — سندے جالیں کر کے اُس نوں رب نے تریہ پایا!

اگلے پاسے گرمی اُس نوں آتش دے بھڑکائے — کدی پیاس نہ بجھدی پانی پانی پیا پکارے

پچھلے پاسے سردی پیندی برفوں ودھ بچھانی — ایسے طرح اوہ وچ عذاباں مویا دشمن جانی

ایویں قتل حسینؓ ولی تے جو کوئی حاضر ہویا! — وارد ہویا قہر الٰہی نال عذاباں مویا

مسئلہ :- تفسیر روح البیان میں لکھا ہے کہ دوزخ میں آگ کے صندوقوں میں یزید کو قید کیا گیا ہے۔ اور جتنا عذاب جہنم کا تمام دوزخیوں کو ہوتا ہے اتنا عذاب اکیلے یزید کو ہوتا ہے۔ الغرض ابن زیاد اور ابن سعد اور شمر ذی الجوشن اور عمر بن حجاج اور قیس بن اشعث کندی اور خولی بن زبیر اور حرملہ بن کاہل وغیرہ جتنے اشخاص بد اخلاق یزید پلید کے معاون و مددگار تھے سب کے سب دنیا ہی میں خوار و ذلیل ہو کر مرے ہیں۔ اور ان کے قاتلوں نے بھی ان پر گھوڑے دوڑائے ہیں۔ اور ان کی لاشوں کو کچلا ہے۔ جیسا کہ انہوں نے امامین کے ساتھ کیا تھا ویسا ہی اُن کے ساتھ دنیا میں کیا گیا اور آخرت میں بھی دوسرے کافروں شداد ہامان، نمرود، فرعون وغیرہ سے زیادہ عذاب ملے گا۔

واقدی نے روایت کی ہے کہ ایک بوڑھا آدمی جو معرکہ کربلا میں حاضر تھا جب وہ اندھا ہوا تو لوگوں نے اس کے اندھا ہونے کا سبب پوچھا۔ تو اس نے جواب دیا کہ ایک رات میں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ واصحابہ وسلم کو دیکھا کہ آپ کرتے کی آستین چڑھائے ہوئے ہیں۔ اور ایک ہاتھ میں تلوار ہے۔ اور سامنے ایک چمڑا بچھا ہوا ہے۔ جس پر امام حسینؓ کے قاتل دس دس ٹکڑے کر کے ڈالتے جاتے ہیں۔ اچانک آپ کی نظر مجھ پر پڑی تو آپ نے ایک سلائی خون سے میری آنکھوں میں بھی ڈال دی۔ اسی وقت سے میں اندھا ہو گیا۔

مسئلہ :- لکھا ہے کہ قاتلان حسینؓ سے ایک شخص ملک شام میں رہتا تھا۔ اس کا چہرہ مانند خنزیر کے ہو گیا لوگوں نے اُس سے عبرت حاصل کی۔ جیسا کہ [illegible] الا لعنۃ اللہ علی الظالمین [illegible]

Marfat.com

...ت یحییٰ بن زکریا ۔ ترجمہ ۔ یعنی مروی ہے ابن عباسؓ سے کہ فرمایا محمد الرسول اللہ کہ تحقیق پیغام ارسال کیا میرے ... پاک نے کہ قتل کیے میں نے بدلے یحییٰؑ بیٹے زکریا کے سبعین الفا وانی قاتل بابن بنتک سبعین الفا و سبعین ... ستر ہزار اور تحقیق میں قتل کروں گا بدلے بیٹے لڑکی تیری کے سے اس سے دو نے یعنی ستر ستر ہزار یعنی سوا لاکھ

وہناں بدلہ یحییٰ ناوں شاہ حسینؓ دلی دا — پہلوں خبراں آکر سنائیاں قصہ ابن علیؓ دا

جد مختار لیاسی بدلہ بہتی خلقت ماری! — علی سفاح بہادر بدلہ لینیدا دوجی واری!

یک لکھ چہل ہزار یزیدی اس بدلے وچہ مارے — دو نے سب شہیداں ناوں قہر تسارٹے سارے

نوٹ :۔ مختار کوئی بڑی جمیعت نہیں رکھتا تھا۔ مگر اللہ تعالیٰ کی طرف سے یزیدیوں پر ایک غضب کی نشانی تھی

نوٹ :۔ یہ سفاح اول خلیفہ عباسیہ کی خلافت سے تھا نام اس کا عبد اللہ ابن محمدؒ بن عباسؓ جو چچا رسول پاک کا تھا

مسئلہ :۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے دعا کی کہ یا مولا تمام گنہ گاروں کو جو معافی طلب کرے معافی دے دوں گا مگر ... ن حسینؓ کو معافی کبھی نہیں ملے گی ۔ ہاں جس کو خود امام حسینؓ معافی دیدیں تو معافی مل جائے گی

فصل چوبیس ۲۴

در بیان سزائے امام حسینؓ کے نقالوں کی ؛

مثلاً کہتے ہیں کہ ایران کے ملک میں یہ دستور ہے کہ ماہ محرم شریف میں دسویں تاریخ کو ایک طرف یزید کی فوج تیار ... جاتی ہے ۔ اور کوئی ان میں یزید بن جاتا ہے اور کوئی ابن زیاد شمر ذی الجوشن خولی وغیرہ بن جاتے ہیں ۔ اور دوسری ... ف امام حسینؓ کا لشکر بن کر کوئی امام حسینؓ بن جاتا ہے اور کوئی علی اکبر وغیرہ امامین کی صورتیں بن کر جنگ کی تیاری ... کے گویا کہ معرکہ کربلا کی پوری پوری نقل بن کر جنگ شروع کر دیتے ہیں ۔ اور پھر یزید کی فتح امام حسینؓ کی شکست ... کی جاتی ہے ۔

مسئلہ :۔ اسی طرح ہمارے ملک کے شیعوں کا دستور ہے کہ دسویں تاریخ ماہ محرم کی امام حسینؓ کا گھوڑا ... کر نکالتے ہیں اور اس کا نام ذوالجناح رکھتے ہیں ۔ اور اس پر مصنوعی زین اور مصنوعی دستار تیر بھی لٹکاتے ہیں اور ... ں کو بنام امام حسینؓ مشہور کرتے ہیں ۔ اور اسی طرح کئی علم یعنی جھنڈے امام حسینؓ کے منسوب کر کے گلی کوچوں میں لئے پھرتے ... اور تمام لوگوں کو اماموں کی نقلیں بنا کر دکھلاتے پھرتے ہیں ۔ اور ہر قسم کے لوگ مثل میلہ کے تماشہ بینی سمجھ کر دیکھنے آتے ...

مسئلہ :۔ یاد رہے کہ جس طرح امام حسینؓ کے قاتلوں کو سزائیں ملی ہیں اسی طرح نقلیں بنا کر دکھانے والے اور خوش ... ہو کر دیکھنے والوں کو بھی سزائیں دنیا اور آخرت میں ملیں گی کیونکہ حضور پاک نے فرمایا ۔ من تشبہ بقوم فھو منھم ۔ یعنی ... سی قوم کی مشابہت یعنی رسم و ریت کرے گا وہ دن قیامت کے اسی قوم میں شمار کیا جائے گا

فائدہ :۔ اب چند حکایات بابت ان لوگوں کی لکھی جاتی ہیں جو لوگ امام حسینؓ کی نقلیں کرتے ہیں اور دیکھتے ہیں اور ... بازی وغیرہ میں مشغول رہتے ہیں ۔ آخر وہ دنیا میں ہی خوار اور ذلیل بیدین ہو کر مرے ۔ اور میں برادران اسلام کی خیرخواہی ... واسطے بیان کرتا ہوں ۔ تاکہ آیندہ بری صحبت سے پرہیز کریں ۔ اور ان کی مجلس میں نہ جائیں

حکایت نمبر اوّل

Marfat.com

کتاب دلائل نبوت میں امام مستغفری رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے کہ ہم تین آدمی ملک یمن کو جا رہے تھے اور ہمارے سا
ایک آدمی کوفہ کا تھا۔ اور وہ حضرت ابابکر صدیقؓ اور عمر فاروقؓ اور عثمان غنیؓ کو برا جانتا تھا۔ اور فحش بکتا تھا۔ ہم ہر چند اس
کو منع کرتے تھے مگر وہ باز نہ آتا تھا۔ جب ہم یمن کے قریب پہنچے تو ایک جگہ اُتر کر سو رہے۔ جب کوچ کا وقت آیا تو ہم
نے اٹھ کر وضو کیا اور اس کو بھی جگایا وہ اٹھتے ہی رونے لگا کہ افسوس آج میں تم سے اسی منزل پر جدا ہو کر رہ جاؤں گا۔ کیوں
میں نے ابھی خواب میں حضرت رسولؐ پاک کو دیکھا ہے کہ آپ میرے سر پر کھڑے ہو کر فرماتے ہیں کہ اے فاسق بدکار میرے یارو
کے دشمن آج تو اسی منزل پر مسخ ہو جائے گا۔ غرض کہ ہم ابھی وضو ہی کرتے تھے کہ اس کا مسخ ہونا شروع ہو گیا۔ اور اول پاؤں کی انگلی
سے مسخ ہونا شروع ہو گیا۔ پھر دونوں پاؤں اس کے مثل بندر کے ہو گئے۔ پھر زانو پھر کمر پھر سینہ پھر گردن پھر سر حتیٰ کہ تمام چہرہ اس کا
بندر کا ہو گیا۔ ہم نے اس کو پکڑ کر اونٹ پر باندھ لیا۔ اور وہاں سے روانہ ہوئے اور وقت غروب کے ایک جنگل میں پہنچے او
وہاں چند بندر جمع تھے۔ جب اُس نے اُن بندروں کو دیکھا تو رسی توڑ کر ان بندروں میں جا ملا نَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ ذَالِكَ ایسی صحبت
سے اللہ کریم اپنے فضل و کرم سے ہر ایک مومن کو بچاوے۔ سچ فرمایا مولانا رومؒ صاحب نے ؎

دور شو از اختلاط یار بد — یار بد بدتر بود از مار بد
اے مومن دُور ہو جا تو ں دوست بُرے سے — اس لئے کہ دوست بُرا سانپ بُرے سے بھی بُرا ہے !!
مار بد تنہا ہمیں بر جان زند — یار بد بر جان و بر ایمان زند
سانپ بُرا صرف اکیلی جان کو ہی ہلاک کرے گا — مگر دوست بُرا جان اور ایمان دونوں کو ہلاک کرے گ
تا ز خنداں باغ را خنداں کند — صحبت نیکاں از نیکاں کند
جیسا کہ باغ کی سیر انسان کے دماغ کو خوش و خوشبو کر دیتی ہے — ایسے ہی نیکو کاروں کو صحبت و مجلس انسان کو نیک بنا دیتی ہے

الغرض مسخ ہونا یعنی انسان کی شکل سے بدل کر بندر سور وغیرہ کی شکل میں تبدیل ہو جانا بسبب بے ادبی خدا و رسولؐ اور بزرگا
دین کے ہے۔ اور قرآن مجید و حدیث شریف سے ثابت ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ پارہ چھ سورۃ مائدہ میں ارشاد فرماتا ہے قُلْ
هَلْ اُنَبِّئُكُمْ بِشَرٍّ مِّنْ ذَالِكَ مَثُوْبَةً عِنْدَ اللّٰهِ ۔ کہدو تم یا محمدؐ کیا خبردوں میں تم کو ساتھ بدتر چیز کے اُس سے جو تم نے مجھے کہ
کہ تمہارا دین سب دینوں سے بدتر اور اس دین والے سب دین والوں سے بدنصیب ہیں۔ اور بدلہ نزدیک اللہ تعالیٰ کے ہے
مَنْ لَّعَنَهُ اللّٰهُ وَغَضِبَ عَلَيْهِ وَجَعَلَ مِنْهُمُ الْقِرَدَةَ وَالْخَنَازِيْرَ ۔ لعنت اور غضب ہے اللہ تعالیٰ کا اوپر اُن کے یعنی اللہ
تعالیٰ کا اوپر اُن کے یعنی اللہ تعالیٰ نے اُن کو اپنی رحمت سے دُور کر دیا۔ اور غضب اُن پر ڈال دیا اور کر دیا بعض کو بندروں کی
صورت میں اور بعض کو خنزیروں کی شکل بنا دیا۔ یعنی جو لوگ حضرت عیسےٰ اور داؤد علیہم السلام کے حکم کے برخلاف چلے اور ان
کی بے حرمتی کرنے لگے اللہ تعالیٰ نے ان کو مسخ کر دیا۔

مسئلہ:۔ سورۃ قلم میں لکھا ہے کہ ولید بن مغیرہ لعین نے حضرت محمد الرسول اللہ کو دیوانہ کہا تو نبی کریمؐ نے اس کو بد دعا
دی تو وہ مسخ ہو گیا یعنی اس کا ناک مثل ہاتھی یا خنزیر کے بڑھ گیا جیسا کہ ارشاد ہوتا ہے۔ سَنَسِمُهٗ عَلَى الْخُرْطُوْمِ ۔ یعنی قریب
ہے کہ ہم اس کی ناک پر داغ لگا دیں گے

خرطوم دے معنی ہاتھی دا [illegible] یا شتی سوراں دا ای — ایہہ لفظ اہانت اُسدی کارن آکھیا رب متعالی
تاں جو اوس دیوانہ آکھیا سرور عالم تائیں — اُسدے حق وچ آیت بھیجی آپ خداوند سائیں
ابن عباسؓ کہیا نک [illegible] لے زخم لگا اس تائیں — جنگ بدر وچ اوسے زخموں مر گیا ویکھو مزائیں

مسئلہ:۔ بنی اُمیہ کا ایک مؤذن حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو تبرہ بازی کرتا تھا۔ اس پر اللہ تعالیٰ کا غضب نازل ہوا

کہ شکل اُس کی مسخ ہوگئی - یعنی خنزیر کی ہوگئی - اور یہ تذکرۃ الطہرین جو شیعہ کی معتبر کتاب ہیں لکھا ہے - اور اس کتاب کے صفحہ ایکسو تیس ۱۳۰ سے ایک سو بتیس ۱۳۲ تک مسخ ہو جانے کا بیان ہے - مثلاً کسی نے امام حسنؓ سے کہا کہ آپ امیر معاویہ کے ظلم پر تحمل کیوں فرماتے ہیں - امام صاحبؓ نے فرمایا کہ میں شام کو عراق اور ملک عراق کو شام کر سکتا ہوں - ایک شخص نے سُن کر اس کام کو محال جانا اور یقین نہ جانا تو امام حسنؓ نے اس کو بد دعا دی کہ تو اس جگہ سے اُٹھ جا کیونکہ تو عورت ہے - اور مردوں کی مجلس میں بیٹھنے سے تجھے شرم نہیں آتی - اور جو تیری عورت ہے وہ مرد ہو گیا ہے - اور جو اس کے پیٹ میں حمل تھا وہ بھی تیرے پیٹ میں آ گیا ہے - الغرض اسی طرح اور بھی اس کتاب تذکرۃ الطہرین میں کئی مسخ لکھے ہیں جن سے کوئی شیعہ انکار نہیں کر سکتا -

حکایت دوم

یہ مسخ بھی امام مستغفری نے بیان کیا ہے - کہ مرد صالح نے حکایت کی ہے کہ ایک شخص کوفہ کے رہنے والا ہمارے ساتھ سفر میں شریک ہوا - اور وہ ابابکر صدیقؓ و عمر فاروقؓ پر تبرہ بازی کرتا تھا - ہم نے ہر چند اس کو نصیحت کی کہ تو اس بدافعالی سے باز آ مگر وہ باز نہ آیا تو آخر ہم نے اس کو کہا کہ تو ہم سے جدا ہو جا تو وہ علیحدہ ہو گیا - جب ہم اس سفر سے واپس آئے تو اس کا غلام ہمیں ملا - ہم نے اس سے پوچھا کہ تیرا مالک کہاں ہے تو اس غلام نے جواب دیا کہ اس کی عجیب حالت ہے - اور وہ تم کو بلاتا ہے - جب ہم نے ملاقات کی اور اس سے حال دریافت کیا تو اس نے کہا کہ میری بڑی حالت ہے - اور مجھ پر بڑی مصیبت آئی ہے - جب ہم نے مصیبت دریافت کی تو اس نے اپنے دونوں ہاتھ ہمیں دکھائے کہ وہ مثل بندر کے مسخ ہو گئے تھے - ہم نے اس کو کہا کہ یہ تیری بدا قوالی کی شامت ہے جو تو حضرت صدیقؓ اور عمر فاروقؓ کو تبرہ بازی کرتا ہے - اب بھی جلدی سے توبہ کر اور تبرہ بازی سے باز آ - مگر وہ ابو جہل کی طرح ضد کا پکا تھا - آخر تمام شکل اس کی مسخ ہو گئی اور وہ ہلاک ہو گیا -

حکایت سوم

مولانا محمد سعیدؒ صاحب نے اپنی کتاب مجموعہ سعادت میں لکھا ہے کہ ایک شخص مجھ سے ملاقات رکھتا تھا اور وہ مذہب اثنا عشریہ کا تھا - میں نے ہر چند کوشش کی اور نصیحت کی کہ تو مذہب اثنا عشریہ کو چھوڑ کر سنت اہل جماعت ہو جا - مگر اس نے میری بات پر کچھ خیال نہ کیا - ایک دن اس نے اپنا خواب بیان کیا کہ آج رات میں خواب میں سفر میں مسافر چلا جاتا ہوں راستے میں مجھ پر سخت پیاس غالب ہوئی میں نے ہر چند پانی تلاش کیا مگر نہ پایا - راستے میں تھوڑی دور جانے کے بعد مجھے ایک سبیل پانی کی نظر پڑی - میں نے دریافت کیا کہ یہ سبیل پانی کی کس کی طرف سے ہے تو لوگوں نے کہا کہ یہ سبیل حضرت صدیق اکبرؓ کی طرف سے ہے - چونکہ اس سے مجھے عار تھی اس واسطے میں نے اُن کا پانی پینا مناسب نہ سمجھا - اور آگے چلا گیا - پیاس تو حد سے بڑھتی جاتی تھی مگر میں چلا ہی گیا - آگے اور ایک سبیل مجھے نظر آئی تو میں نے پھر دریافت کیا تو جواب ملا کہ یہ سبیل حضرت عمر فاروقؓ سے ہے میں نے وہاں سے بھی پانی پینا مکروہ جانا اور آگے چلا گیا - پیاس حد سے بڑھتی ہی جا رہی تھی مگر میں چلا گیا - آگے اور ایک سبیل مجھے نظر آئی میں نے دریافت کیا تو جواب ملا کہ یہ سبیل حضرت عثمان غنیؓ کی ہے میری طبیعت اس سبیل سے بھی پانی پینے کو نہ چاہی پیاس کی وجہ سے دل بیتاب ہو گیا مگر میں پھر آگے ہی چلا گیا - اچانک ایک چو[illegible] مجھے نظر آئی - میں نے کہا یہ سبیل کس کی طرف سے ہے تو جواب ملا کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی طرف سے ہے - یہ سن کر میں بڑا خوش ہوا اور حاضرین سے کہا کہ مجھے جلدی سے پانی دینا کیونکہ میں بہت ہی پیاسا ہوں تو انہوں نے کہا کہ اگر تم ایسے پیاسے تھے تو اس راستے کی سبیلیں جو پیچھے تھیں کسی سبیل سے پانی کیوں نہ پیا - تو میں نے اپنا تمام ماجرا سنایا یعنی ان سبیلوں سے پانی پینے کی کراہت بیان کی تو یہ بات سنتے ہی اس سبیل والے نے

ایک کوزہ پانی والا پکڑا اور لیسے زور سے میرے منہ پر مارا۔ اور کہا کہ جن کے حق میں رسول پاک یہ فرما دیں اَلْحُبُّ عَنِ الصِّدِّیْقِ وَالْعُمَرْ وَالْعُثْمَانِ وَعَلِیِّ الْمُرْتَضٰی اٰیَاتُ الْاِیْمَانِ وَبُغْضُ عَلَیْہِمْ اٰیَاتُ النِّفَاقِ ترجمہ:۔ یعنی محبت کرنی ابا بکر صدیق و عمر فاروق و عثمان غنی و علی المرتضیٰ سے نشانی ہے ایمان کی۔ اور ان سے دشمنی اور عداوت کرنی نشانی ہے نفاق کی (از مشکوٰۃ شریف)۔ اے بدبخت تو ان کو مکروہ جانتا ہے۔ اس کوزہ کے ضرب کے سبب سے میرے دانت ٹوٹ کر گر پڑے۔ اور جب میں خواب سے جاگا تو وہ سب دانت میرے بستر پر گرے پڑے ہیں۔ اسی وقت وہ شخص اس مذہب باطلہ سے تائب ہو کر سنت اہل جماعت ہو گیا۔

مسئلہ:۔ اگر کوئی شیعہ مسخ جو اوپر لکھے گئے ہیں انکار کرے اور کہے کہ ہماری کتابوں میں لکھا ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ کو اور ابا بکر صدیق۔ عمر فاروق اور عثمان غنی کو گالی دینا ذکر اللہ سے افضل ہے۔ بلکہ ہر نماز کے بعد اصحاب ثلاثہ پر لعنت کرنی اللہ کے ذکر سے افضل ہے اور ہم سب شیعہ اصحاب ثلاثہ پر لعنت کرتے ہیں۔ اور پھر کوئی بھی شیعہ مسخ نہیں ہوتا تو اس کا جواب یہ ہے کہ اب ہزاروں لوگ مذہب دہریہ مثل فرعون کے رکھتے ہیں اور غرق نہیں ہوتے جیسے فرعون غرق ہوا تھا۔ اور ہزاروں لوگ زکوٰۃ نہیں دیتے مثل قارون کے اور غرق نہیں ہوتے حالانکہ قارون زکوٰۃ کے نہ دینے سے غرق کیا گیا۔ الغرض ان دونوں کو دنیا میں عذاب اس لئے دیا گیا تاکہ دوسرے لوگ عبرت حاصل کریں اور نصیحت پکڑنے والے نصیحت پکڑیں۔ اسی طرح بعض تبرہ بازوں کو مسخ کیا تاکہ دوسرے لوگ عبرت حاصل کریں اور اس بد اقوالی سے باز آئیں اور توبہ کریں۔ ورنہ وہ قیامت کے سخت سزا پائیں گے۔ اور بندر خنزیر بنا کر دوزخ میں ڈالے جائیں گے۔ (حدیث از مشکوٰۃ شریف) فرمایا حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ابا بکر صدیق میری دائیں آنکھ ہیں اور عمر فاروق میری بائیں آنکھ ہیں۔ اور عثمان غنی میری زبان ہے اور علی کرم اللہ وجہہ میری جان ہے اس حدیث سے صاف معلوم ہوا کہ جو کوئی ان چہار یار میں سے کسی کو برا جانے گا وہ گویا رسول پاک کو برا جانے گا۔ اور رسول پاک کو برا جاننے والا کافر ہے۔

مجلس دہم

(یہ دس فصلوں پر مشتمل ہے)

فصل اوّل

در فضائل و خصائل زین العابدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۔ اِنَّمَا یُرِیْدُ اللّٰہُ لِیُذْہِبَ عَنْکُمُ الرِّجْسَ اَہْلَ الْبَیْتِ وَیُطَہِّرَکُمْ تَطْہِیْرًا ۔

ترجمہ:۔ سوائے اس کے نہیں کہ اللہ تعالےٰ چاہتا ہے کہ بچائے تم میں سے پلیدی کو اے اہل بیت محمد الرسول اللہ کے اور پاک کرے تم کو پاک کرنا ہر ایک گناہ کی آ[illegible]

Marfat.com

فائدہ :۔ حضرت زین العابدینؓ چوتھے امام تھے ۔ اور کنیت ان کی ابو محمد ہے ۔ اور لقب زین العابدینؓ اور پیدا ہوئے سنہ ۳۸ھ حضرت امام حسینؓ کے دولت خانہ میں ۔ اور بعض روایات سے ثابت ہے کہ زین العابدینؓ ۳۶ یا ۳۸ سن ہجری میں پیدا ہوئے اور بوقت کربلا آپ کی عمر ۲۳ سال کی تھی ۔ اور بے مثل اپنے والد ماجد کے بڑے عالم فاضل عابد زاہد صابر اور شاکر متقی و پرہیزگار صاحب علم متحمل مزاج مجاہد اور اہل شجاعت بڑے دلیر تھے ۔ یہاں تک کہ جب آپ معرکہ کربلا میں سخت بیمار تھے اور تمام اقربا آپ کے شہید ہو چکے تھے سوائے حضرت امام حسینؓ کے کوئی باقی نہ رہا تھا تو اس وقت بھی آپ بسبب بخار کے کانپتے ہوئے تلوار پکڑ کر خیمہ سے باہر واسطے جنگ کے تشریف لائے تو حضرت امام حسینؓ نے آپ کو بصد مشکل خیمہ میں لا کر بٹھایا ۔ دیگر جب شمر لعین آپ کو دمشق میں قید کر کے لے گیا تھا تو یزید پلید نے کہا اے زین العابدینؓ تو میرے لڑکے کا ہم عمر ہے تو میرے لڑکے سے کشتی کر کے دکھا ۔ تو حضرت زین العابدینؓ نے فرمایا کہ ایک تلوار میرے ہاتھ میں دیدو اور ایک تلوار اس کے ہاتھ میں دے دو ۔ پھر میدان میں ہم دونوں کو نکال کر کشتی دیکھ لو ۔

فصل دوم

زہد و صلوٰۃ امام زین العابدینؓ و دیگر ذکر امام صاحبؓ

زہد و سخاوت اور پرہیزگاری میں آپ اپنے زمانہ میں بے مثل تھے ۔ چنانچہ آپ کی نماز نہایت ہی خشوع و خضوع اور حضور قلبی والی ہوتی تھی ۔ جیسا کہ مومنوں کی صفت میں اللہ تعالےٰ سورۃ مومنون میں فرماتا ہے بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۔ قَدْ أَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِيْنَ هُمْ فِيْ صَلَاتِهِمْ خَاشِعُوْنَ ۔

ترجمہ ۔ تحقیق خلاصی پائی مومنوں نے اپنی نمازوں میں خشوع کرتے ہیں ۔ یعنی دل لگا کر نماز پڑھتے ہیں ۔ اور غیر خیالات دل سے دور کرتے ہیں ۔ اور جو لوگ نماز خشوع سے نہیں پڑھتے ان کے حق میں ایک بزرگ فرماتے ہیں

اٹھک بیٹھک وضو ہودن بھاویں کھے سیانے ‏ ‏ کجھ خبر نہ اس دربار شہانے کی کیتے عرض حضور انے

حکایت

شواہد ایمان میں لکھا ہے کہ ایک رات حضرت زین العابدین نماز پڑھ رہے تھے اور ایک شیطان بن کر آپ کے سامنے آیا ۔ تاکہ نماز میں خلل پیدا کرے مگر امام صاحب ویسے ہی نماز میں مشغول رہے جیسے پہلے تھے ۔ پھر شیطان سانپ بن کر امام صاحب کے ارد گرد پھرنے لگا ۔ پھر بھی امام صاحب کے دل میں کوئی غیر خیال نہ آیا ۔ جیسا کہ [illegible] حضور پاک نے اِنَّ الْمُصَلِّيْ يُنَاجِيْ رَبَّهٗ فَلْيَنْظُرْ مَا يُنَاجِيْ بِهٖ ترجمہ ۔ تحقیق نمازی کلام کرتا ہے اپنے مولا سے اور گویا دیکھتا ہے اپنے رب تعالیٰ کو اور کلام کرتا ہے ساتھ اس کے ۔ راوی اس حدیث کے حضرت علی کرم اللہ وجہہ ہیں ۔ آخر شیطان نے آپ کی انگشت [illegible] کاٹ لی اور آپ کا خون جاری ہو گیا مگر امام صاحب نے پھر بھی کچھ پرواہ نہ کی ۔ اور نماز باخشوع ہی پڑھتے رہے ۔ جیسا کہ حضور پاک نے فرمایا ہے کہ لَا صَلٰوةَ اِلَّا بِحُضُوْرِ الْقَلْبِ ۔ یعنی نہیں نماز مگر ساتھ حضوری دل کے ۔ جب امام صاحبؓ فارغ ہوئے تو اللہ تبارک و تعالےٰ نے جتایا کہ یہ سانپ نہیں ہے شیطان ہے جو آپ کی نماز کو خراب کرنا چاہتا تھا ۔ تب امام صاحب نے اس کے منہ پر تماچہ مار کر فرمایا اے بدبخت تو خوار ذلیل و خوار ہو جا ۔ اور دور [illegible] میرا حسینؓ اور دادا میرا

علی کرم اللہ وجہہ اور نانا میرا حضرت محمد الرسول اللہ اور دادی میری حضرت فاطمۃ الزہرا اور والدہ میری شہر بانوؓ جو کسریٰ ہرمز بن نوشیرواں عادل بادشاہ کی بیٹی ہے

فائدہ :- یہاں امام صاحب نے نبوۃ اور بادشاہی کو ملایا کہ دونوں درجے ہم کو حاصل ہیں ۔ دیگر ایک بزرگ نے امام صاحب کی نماز کا ذکر یوں فرمایا ہے ۔

اشرف ذات جو زین العابدؓ پوتا شاہ علیؓ دا — خوش فرزند جگر دا گوشہ پیر حسینؓ دلی دا
ستیاں ہیں کیسے مسجد اندر نیت نماز کھلوئے — اگ لگی اس مسجد تائیں لوگ اکٹھے ہوئے
کھلے نماز گذارن حضرت لوکاں اگ بجھائی — بعد نماز دھیان کیتو نے سنو مرید بھائی
لیکر مسجد سڑی تساڈی دیکھ تعجب ہوئے — لوکاں عرض کیتا تسیں جس دم نیت نماز کھلوئے
بلدی اگ ڈٹھی سب لوکاں خلقت جڑ مل آئی — حال پکار کیتی سب لوکاں مشکل نال بجھائی
عابد آکھیا قسم خدا دی سانوں خبر نہ کائی ! — رحمت برکت صلوات اللہ دھن جنیدی مائی !

سچ فرمایا جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے اَلصَّلٰوۃُ مِعْرَاجُ الْمُؤْمِنِیْنَ ۔ کہ نماز مومنوں کے لئے معراج ہے اور مولانا روم صاحب فرماتے ہیں ؎

تا نہ تک علائق و عوائق نہ کنی — یک سجدہ شائستہ لائق نہ کنی

جد تک کل علائق دنیا چھوڑیں ہرگز ناہیں — گویا اک نہ سجدہ کیتا توں لائق سائیں !
نماز وکھاون کارن شیطاں حملے کر کر آوے — او ہو رہے سلامت جس نوں مولا پاک بچاوے
جاں مومن سجدہ کردے شیطوں روندے حال پکاردں — ہے ہے دور ہویا دربار وں میں اک سجدہ پاروں
تلاوت سجدہ واجب اُپر مومناں جان پیارے — جو کرن تلاوت سجدہ ناہیں اوہ شیطان تناڑے
سجدے نال عداوت شیطاں ڈدھ قدیموں آئی — کرن تلاوت سجدہ ناہیں اوہ شیطاناں دے بھائی

مسئلہ - روایت کرتے ہیں کہ امام زین العابدینؓ اس قدر روتے تھے کہ آپ کے رخساروں پر آنسو بہنے کے سبب سے کھال پھٹ گئے تھے ایک دن آپ کے فرزند نے عرض کی کہ یا حضرت آپ اس قدر کیوں روتے ہو فرمایا کہ حضرت یعقوب علیہ السلام کے بارہ بیٹے تھے ۔ مگر ایک کے گم ہونے سے آپ کی روتے روتے آنکھیں گم ہو گئی تھیں ۔ اور نابینے ہو گئے تھے ۔ اور میں نے اپنے بہتر آدمی اپنی آنکھوں کے سامنے شہید ہوتے دیکھے ہیں ۔ میں کس طرح نہ روؤں ؎

داغ ہجراں بر دل من کم زداغ یعقوب نیست — او پسر گم کردہ بود و من پدر گم کردہ ام

داغ جدائی کا او پر دل میرے کے حضرت یعقوب سے کم نہیں ہے — اس لئے کہ اس نے بیٹا گم کیا تھا اور میں نے باپ کو گم کیا ہے

مسئلہ ۔ لکھتے ہیں کہ جب حضرت زین العابدین وضو کرتے تو آپ کا چہرہ مبارک زرد ہو جاتا ۔ لوگوں نے اس کا سبب دریافت کیا تو آپ نے فرمایا کہ تم نہیں جانتے کہ میں کس کے سامنے کھڑا ہوتا ہوں ۔ اور وضو کرتے وقت آپ پاؤں کی ایڑیاں بہت ہی کوشش سے دھوتے ۔ لوگوں نے پوچھا تو فرمایا میرے نانا جان کا فرمان ہے کہ جو وضو میں ایڑیاں خشک رکھے گا اس کے پاؤں قیامت کے دن دوزخ میں جلائے جائیں گے ۔

ہو اڈیاں خشک وضو وچہ رکھے اوہ اڈیاں دوزخ ساڑے — جو کرن خلال انگشت وضو وچہ جیس اوس دیہاڑے !!
تے جو پیر نہ ملا دھوون — قرآن حدیث پڑھیوے

Marfat.com

فائدہ :- قرآن کریم پارہ چھ سورۃ مائدہ میں پیر دھونے کا ذکر پایا جاتا ہے مثل منہ دھونے کے اور ابن ماجہ میں حدیث ابن عباسؓ سے روایت ہے قال اذا توضأت فخلل اصابع یدیک ورجلیک ترجمہ - یعنی فرمایا حضور پاک نے اے ابن عباسؓ جس وقت وضو کرے تو پس بوقت دھونے ہاتھوں اور پاؤں کے خلال کر اور کا ضروری - الغرض امام زین العابدینؓ ہزار رکعت نفل روزانہ پڑھتے تھے -

مسئلہ :- ہشام بن عبدالملک حج کو گیا - اور بسبب انبوہ لوگوں کے حجر اسود کا بوسہ نہ لے سکا - اور ایک طرف جدا ہو کر بیٹھ گیا - اتنے میں امام زین العابدینؓ بھی کمبل اوڑھے طواف کرتے ہوئے آئے اور لوگ آگے سے اس طرح ہٹتے جاتے تھے جیسے شیر سے بھیڑیں - اور ہیبت کے مارے آپ کے چہرہ مبارک کی طرف دیکھ نہ سکتے تھے - جب آپ حجر اسود کے پاس آ کر کھڑے ہوئے تو لوگ اِدھر اُدھر جگہ چھوڑ کر ہو گئے اور آپ حجر اسود کو چوم کر بہت دیر تک زاری سے بارگاہ عالی میں دعا کرتے رہے - جب آپ آگے چلے گئے تو ایک شامی نے ہشام سے پوچھا کہ یہ کون صاحب ہیں - ہشام نے اس خیال سے کہ شام کے لوگ ان کی طرف متوجہ نہ ہو جائیں کہا کہ میں نہیں جانتا کہ یہ عربی ہیں یا عجمی - حضرت ابوالفراس فرزدق شاعر بھی وہیں موجود تھے بولے اس سے کیا پوچھتا ہے ادھر آؤ میں تم کو بتاؤں کہ یہ کون ہیں - اور یہ قصیدہ جو مولوی جامی نے فرمایا ہے پڑھ کر سنایا ؎

آں کس ست ایں کہ مکہ و بطحیٰ ! زمزم بو قبیس و خیف و منا ؛
حرم و حل بیت و رکن و حطیم ناروان و مقام و ابراہیمؑ

وہ ہے جو کہ مکہ اور جنگل مکہ اور زمزم اور ابو قبیس پہاڑ اور مسجد خیف اور منا واسطے ان کے ہے - اور حرم اور بیت اللہ اور رکن اور حطیم اور مقام ابراہیم سب ان کے واسطے ہے

مروہ سعی صفا حجر عرفات طیبہ و کوفہ کربلاء فرات
ہر ایک اند بقدر و عالیٔ بر علم مقام او واقف

مروہ اور صفا پہاڑی حجر اسود اور عرفات اور مدینہ اور کوفہ کربلا اور فرات کا پانی یعنی تمام مقامات بزرگ تمام تمام ان کے واسطے ہیں - ہر ایک شخص ان کے شان اور علم اور مقام سے واقف ہے

قرۃ العین سید تشہدات زہرۂ شاخ دوحہ زہرا است ؛
میوۂ باغ احمد مختار لالۂ زار حیدر کرار

امام حسینؑ ہم کی آنکھوں کی ٹھنڈک ہے اور پھول ہے فاطمہ زہرا کے بڑے درخت کا - میوہ ہے باغ محمد مصطفےٰ کا اور پھول سے نگہ رکھا گیا حضرت علیؓ کا -

چوں کند جائے درمیان قریش رود از فخر بر زبان قریش
کہ بدیں سروری ستودہ شیم بہ نہایت رسیدہ است و فضل و کرم

جب کرے جا نگ درمیان قریش کے جو جائے فخر اوپر زبان قریش کے جو یہ سردار تعریف کیا گیا بہ انتہا بندگی کو پہنچا ہوا ہے

در عرب و عجم بود مشہور گو نداند مغفلے مغرور
بر ہمہ عالم است پرتو نور گر ضریرے ندید نیست چہ ضرر

بیشک عرب اور عجم کے مشہور ہے ... غفلت ... ساتھ نہ پانے - سورج کی روشنی تمام عالم

پر ہے اگر اندھا نہ جانے تو کیا نقصان ہے

شد بلند آفتاب بر افلاک ... یوم زاں بہرہ گر نیافت چہ باک

حب ایشاں دلیل صدق و وفاق ... بغض ایشاں نشان کفر و نفاق!

سورج آسمان پر بلند ہوتا ہے۔ اگر چام چٹھ یا اُلّو نہ دیکھے تو کیا ہے۔ ان کی محبت نشان ہے صدق اور سلوک کا
ان کی نشان ہے کفر اور نفاق کا

ذکر شاں سابق ست در افواہ ... در ہمہ خلق بعد ذکر خدا

اللہ تعالٰے کے ذکر کے بعد ان کا ذکر تمام جہان میں پھیلا ہوا ہے۔

فائدہ:۔ جب ہشام نے یہ قصیدہ فرزدق سے سُنا تو فرزدق کو گرفتار کرکے قید کر دیا۔ تو حضرت نے فرزدق کو قید خانہ میں بارہ ہزار دینار ارسال کیا۔ فرزدق نے عرض کی کہ یا حضرت یہ قصیدہ للہ تعالیٰ ... لیتا۔ تو امام صاحب نے فرمایا کہ یہ ہدیہ بھی للہ ہے ہم اس کو واپس نہیں لیں گے

زاں کہ ما اہل بیت احسانیم ... آں چہ دادہ ایم باز نستانیم

اس لئے کہ جو کچھ ہم اہل بیت کسی پر احسان کرتے ہیں پھر واپس نہیں لیا کرتے۔ الغرض آپ کی ... اٹھارویں ماہ محرم ۹۵ھ ہجری بعہد ولید ابن عبد الملک مزار شریف بہ پہلوئے امام حسنؑ در مدینہ ... عمر ۵۷ سال امامت ۳۴ سال۔

فصل سوم ۳

در فضائل و خصائص حضرت امام محمد باقرؑ بن زین العابدینؑ

ولادت یوم جمعہ تیسری ماہ صفر اور ایک روایت میں غرۂ ماہ صفر ۵۷ھ در مدینہ منورہ نام ... ابو جعفر لقب باقر وراثت کرتا تھا۔ بروقت شہادت امام حسینؑ تین سال کے تھے۔ بروقت وفات زین العابدینؑ ... سال کے ... خوارق آپ کے بسیار ہیں۔ نیز فصل الخطاب میں لکھا ہے کہ حضرت امام باقرؑ کے چھ لڑکے ... لڑکیاں تھیں جن میں سے اولاد صرف جعفر صادقؑ سے ہی ہوئی ہے۔ اور آپ کی والدہ کا نام فاطمہ بنت حسنؑ ... کو ام الحسن یا ام العبد اللہ بھی کہتے ہیں۔ اور آپ کو جعفر یا شاکر یا ہادی بولا جاتا ہے۔ مگر زیادہ مشہور باقرؑ ... اور امام محمد باقرؑ پانچویں امام ... باقر اس واسطے کہا جاتا ہے کہ آپ بڑے عالم اور مالدار شیر اور بہادر ... لقب آپ کا خود حضور پاک ... نے ہی رکھا تھا جیسا کہ جابرؓ سے روایت ہے کہ فرمایا آپؐ نے اے جابرؓ شا... رہے اور ملاقات کرے ... اولاد حسینؑ کی سے ... میں محمد ہوگا اس کو میرا سلام دینا۔ نقل کرتے ہیں کہ آخر ... حضرت جابرؓ نابینے ہو ... تھے۔ ایک دن امام محمد باقرؑ حضرت جابر کے نزدیک آئے تو دریافت کیا جابرؓ نے تو ... تو فرمایا امام محمد باقرؑ ... کہ میں محمد بن علی بن حسینؑ ہوں۔ تو حضرت جابر نے امام محمد باقرؑ کو بلا کر اُن کے ہاتھ ... پر بوسہ دیا۔ اور عرض کیا یا ابن رسول اللہ یقرء ک السلام۔ کہ بیٹے رسول اللہ کے سلام ہو تجھ پر رسول ... سے اور گزرا ہوا ... کہا تھا کہ آپ کے زمانے میں وہ باقر ...

عالم فاضل ہوگا اور آپ بڑے متقی و پرہیزگار تھے فضائل آپ کے بے شمار ہیں اور آپ سنتاون سال کی
۹۵ھ میں خلفائے مروان بن کے زہر دینے سے شہید ہو گئے اور مدینہ منورہ میں اپنے والد بزرگوار کے پاس مدفون ہوئے

فصل چہارم

در فضائل و خصائل حضرت امام جعفر صادقؓ

حضرت امام جعفر صادق چھیویں امام ہیں۔ کنیت آپ کی عبد اللہ اور مشہور جعفر صادقؓ ہے اور پیدائش آپ کی در مدینہ
بروز پیر وار ستارہ ربیع الاول ۸۳ھ کو ہوئی بوقت وفات امام زین العابدین پندرہ سال اور بوقت وفات والد
امام باقرؓ چونتیس ۳۴ سال اور ایک روایت میں اکتیس ۳۱ سال کے تھے۔

فضائل:۔ آپ بڑے عالم فاضل متقی پرہیزگار عابد زاہد سخی بہادر دلیر صادق کلام تھے۔ ایک بار آپ کو ایک ظالم بادشاہ
نے کہا کہ تم اولاد رسولؐ کس طرح بن گئے ہو۔ حالانکہ رسول خدا کی کوئی اولاد باقی نہیں رہی۔ تو امام صاحبؓ نے فرمایا کہ
رسول خدا کی اولاد ہونا قرآن کریم سے ثابت ہے اور یہ آیتیں پڑھیں جو پارہ سات سورۃ انعام میں ہے بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّ
حِیۡم وَتِلۡكَ حُجَّتُنَاۤ اٰتَیۡنٰهَاۤ اِبۡرٰهِیۡمَ عَلٰی قَوۡمِهٖ الخ۔ جب آپ پڑھتے پڑھتے وَزَکَرِیَّا وَیَحۡیٰی تک پہنچے تو چپ
ہو گئے تو اس ظالم بادشاہ نے کہا آگے کیوں نہیں پڑھتے تو آپ نے وَعِیۡسٰی وَاِلۡیَاسَ پڑھ کر فرمایا کہ حضرت عیسٰی علیہ السلام
بغیر باپ کے صرف بیبی مریم علیہ السلام کے پیٹ سے پیدا ہو کر اولاد ابراہیم میں شمار کیے جاتے ہیں۔ اور ہماری والدہ ماجدہ حضرت
فاطمہؓ اور رسولؐ خدا کے درمیان میں ابھی ایک واسطہ بھی نہیں۔ کیا ہم حضرت فاطمہؓ کی اولاد رسول خدا کی اولاد نہیں ہو سکتے
تو وہ بادشاہ چپ ہو گیا۔ حاصل کلام اس قصہ سے صاف ظاہر ہے کہ جس طرح حضرت عیسٰی علیہ السلام بیٹے مریم علیہ السلام
اولاد ابراہیم میں شمار ہیں۔ اسی طرح اولاد حضرت فاطمہؓ بھی اولاد رسول خدا میں اولیٰ درجہ سے بھی اولیٰ درجہ شمار ہیں اور
ایسے اولاد امام جعفر صادقؓ بھی اولاد صدیق اکبرؓ میں شمار ہیں۔ جیسا کہ شیعہ کی معتبر کتاب تذکرۃ الطاہرین صفحہ ۲۳۵
میں ہے وَاُمُّهٗ اُمُّ فَرۡوَةَ بِنۡتُ الۡقَاسِمِ بۡنِ مُحَمَّدِ بۡنِ اَبِیۡ بَکۡرٍ وَّ اُمُّهَا اَسۡمَاءُ بِنۡتُ عَبۡدِ الرَّحۡمٰنِ بۡنِ اَبِیۡ
بَکۡرٍ۔

یعنی والدہ امام جعفر صادقؓ کی فروہ تھی۔ جو بیٹی قاسمؓ بن محمدؓ بن ابو بکرؓ کی تھی۔ اور نانی امام جعفر صادقؓ کی اسماءؓ
بنت عبد الرحمن بن ابی بکرؓ کی تھی۔

فائدہ:۔ یہ یاد رکھنے والی بات ہے کہ جس واسطہ سے اہل بیت اجمعین کو بُرا [illegible] کی توہین کی۔ اور جو اہل بیت
کو بُرا کہے گا گویا رسول خدا کو بُرا جانے گا۔ وہ مثل ابو جہل ابو لہب کفار کے [illegible] ہوگا اور ان کے ساتھ دوزخ میں جائے گا۔ الخ
وفات آپ کی در مدینہ منورہ بروز پیر وار پندرہ رجب المرجب [illegible] ہوئی اور تمام عمر آپ کی ۶۵ یا ۶۷ سال ہوئی
واللہ اعلم بالصواب۔ اور آپ کو والد ماجد حضرت باقرؓ کے پاس جنت البقیع میں دفنایا گیا مدت امامت ۳۴ سال ہے

فصل پنجم

در فضائل و خصائل حضرت امام موسیٰ کاظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حضرت موسیٰ کاظم ساتویں امام ہیں کنیت آپ کی ابو ابراہیم ہے اور لقب کاظم اس واسطے ہوا کہ آپ بڑے بردبار متحمل مزاج حلیم طبع تھے۔ اور کاظم کے معنے غصہ کیوقت غصہ کھانے والا ہے۔ اور آپ منزل ابواع (مکہ اور مدینہ کے درمیان ایک جگہ ہے) بروز اتوار ساتویں ماہ صفر ۱۲۸ھ ہجری میں پیدا ہوئے اور بوقت رحلت والد خود امام جعفر صادق آپ کی عمر بیس سال کی تھی۔ اور والدہ آپ کی ام الولد جن کا نام حمیدہ تھا جو بربر سے آئی تھیں۔ اور ایک روایت میں ہے کہ اندلس یعنی فرنگستان جو انگریزوں کا ملک ہے سے آئی تھیں۔ جہاں بنو امیہ کی خلافت سو برس تک رہی ہے۔ آپ بڑے عالم اور کریم تھے۔ فضائل آپ کے بے شمار ہیں۔ جیسا کہ حبیب السیر میں ہے کہ ایک روز کسی نے آپ سے جانوروں کی بولی میں کلام کیا تو آپ نے اسی بولی میں جواب دیا۔ جب وہ چلا گیا تو خادموں نے عرض کی کہ یا حضرت یہ کلام اجنبی تھی۔ آپ نے فرمایا کہ یہ کلام ایک بااعتبار جنات کا ہے اور ہر ایک امام الوقت سب زبانیں جانتا ہے وَعَلَّمَ اٰدَمَ الْاَسْمَآءَ کا مصداق ہوتا ہے اور اولیاء اللہ نے بڑے بڑے خوارق آپ کے بیان کئے ہیں بلکہ قبولیت دعا کے واسطے قبر شریف آپ کی تیر بہدف ہے جو دعا آپ کی قبر شریف پر مانگی جائے فوراً قبول ہوتی ہے۔ اور وفات پچیسویں ماہ رجب ۱۸۳ھ ہجری بروز جمعہ در قید خانہ ہارون رشید ہوئی۔ بعض کا قول ہے کہ ہارون رشید نے زہر دلوائی تھی۔ تمام عمر آپ کی پچپن ۵۵ سال ہے۔ امامت پینتیس ۳۵ سال ہوئی قبر آپ کی بغداد شریف میں ہے۔

فصل ششم

در فضائل و خصائل امام علی موسیٰ رضاؒ

امام علی موسیٰ رضاؒ آٹھویں امام ہیں۔ کنیت ابوالحسن ہے اور پیدائش آپ کی در مدینہ منورہ بروز جمعرات دسویں ماہ ربیع الآخر ۱۵۳ھ ہجری کو ہوئی۔ بوقت وفات موسیٰ کاظم ۳۰ سال کے تھے اور لقب صابر۔ وفا۔ اور رضا ہے اور والدہ آپکی ام ولد بنام خیزران یا سکینہ نوبیہ یا سمانہ ہے۔ آپ تمام عمر کبھی کسی سے خفا اور رنجیدہ نہیں ہوئے اور نہ کبھی کسی کلام رد کیا یعنی جب تک کسی کا کلام ختم نہ ہو جاتا خاموش رہتے [illegible] اور تمام عمر کسی سوالی کو نہیں موڑا وَاَمَّا السَّآئِلَ فَلَا تَنْهَرْ پر پورا عمل کر کے دکھا دیا۔ اور کبھی آپ قہقہہ کر کے ہنستے نہیں تھے [illegible] اور آپ کا دستور تھا کہ جب دسترخوان بچھاتے تو تمام اپنے خادم اور غلام بلکہ چرواہوں تک [illegible] کو کھانے [illegible] تھے۔ اور [illegible] رہتے تھے خصوصاً ایام بیض کے روزے رکھتے تھے اور صدقہ اکثر پوشیدہ دیتے تھے۔ اور خوارق آپ سے بہت [illegible] ہوئے اور امراض برص وغیرہ آپ کی برکت سے زائل ہو جاتا تھا۔ اور آپ کی دعوات کا ذکر [illegible] کہ مامون رشید [illegible] کے کمالات دیکھ کر آپ کا مطیع ہو گیا تھا۔ اور کہتا تھا کہ [illegible] آپ [illegible] خلافت آپ کا حق ہے [illegible] آپ قبول نہ کرتے تھے [illegible] آپ کو اپنا ولیعہد بنا دیا۔ مگر آپ کہتے ہی رہے کہ یہ بات مجھے راست نہ آئے گی معلوم نہیں ہوتی۔ [illegible] سب [illegible] جمع ہو کر مامون الرشید کے پاس آئے اور انتقال خلافت سے روکا اور رفتہ رفتہ اس کو امام صاحب [illegible] کا دشمن بنا دیا۔ [illegible] آپ کو باغ میں منگوا کر انگور زہردار کھلا دیے۔ زہر کھاتے ہی اپنے فرزند [illegible] کو [illegible] محمد جواد [illegible] بتا دیں کہ بعد از بلوغ نکاح کرنا اور

اپنی مرقد کی نسبت فرمایا کہ فلاں مقام میں زمین کھودنے سے ایک سنگ نکلے گا جس پر کچھ لکھا ہوا ہوگا۔ مجھ کو وہاں دفن کرنا اور وفات آپ کی بمشہد مقدس بعہد مامون الرشید بروز جمعہ اکیسویں ماہ رمضان ۲۰۳ھ ہجری کو ہوئی۔ اور قبر آپ کی ملک فارس میں قریب شہر طوس کے ہے۔

فصل ہفتم

در فضائل وخصائل امام محمد تقی رضی اللہ تعالےٰ عنہ

امام محمد تقی نانویں امام ہیں۔ کنیت آپ کی ابوجعفر اور لقب تقی و قانع و جواد ہے۔ یعنی بڑے پرہیز گار متوکل سخی تھے ولادت بروز شب جمعہ گیارہ رجب ۱۹۵ھ میں ہوئی اور والدہ آپ کی ام الولد بنام سبیکہ تھی۔ جو نوبی خاندان ماریہ قبطیہ سے تھی۔ آپ کے کمالات و خوارق صغر سنی ہی سے شہرۂ آفاق تھے۔ کتاب اہل الشیعہ تذکرۃ الطاہرین صفحہ دو سو ہشتر پر مرقوم ہے کہ جب مامون رشید نے آپ کے خوارق دیکھے تو شیفتہ ہوکر اپنی دختر ام فضل کا نکاح آپ سے کرکے مدینہ منورہ آپ کے ساتھ روانہ کر دیا اور سالانہ ایک ہزار روپیہ آپ کو بھیجتا تھا۔ ابو ہاشم جعفری نے روایت کی ہے کہ ایک دن آپ مسجد کوفہ میں نماز پڑھنے گئے تو صحن مسجد میں ایک درخت بیری کا خشک ہوگیا تھا۔ اُس کو جب پانی مستعمل وضو کا پہنچا تو وہ خشک درخت فوراً سرسبز ہوگیا اور میوے بھی بغیر گٹھلی کے لگے اور خاص و عام لوگ کھاتے [illegible] تبرک لے جاتے۔ خوارق آپ کے بہت ہیں آپ کی نگاہ سے زنجیر آہنی ٹوٹ جاتے۔ ابن طلحہ سے روایت ہے کہ آپ کی اولاد امام علی نقی کے سوا کوئی بھی نہ تھی۔ وفات بروز منگلوار ماہ ذوالحجہ ۲۲۰ھ ہجری میں بعہد معتصم باللہ ہوئی۔ بقول [illegible] معتصم باللہ نے آپ کو زہر دیا تھا۔ عمر پچیس سال امامت ۱۷ سال مزار شریف قریب مزار امام موسیٰ کاظم جد خود [illegible] بغداد۔

فصل ہشتم

در فضائل وخصائل امام علی نقی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

امام علی نقی کو امام علی ہادی بھی کہتے ہیں [illegible] دسویں امام، کنیت ابوالحسن ثالث ہے۔ ولادت در مدینہ ۵ ذوالحجہ ۲۱۲ھ ہجری اور بعض کے نزدیک ۱۳ ماہ رجب ۲۱۴ھ ہجری اور بوقت [illegible] والد ماجد چھ سال کے تھے اور اسی وقت مسند امامت پر جلوس فرمایا۔ خوارق صغر سنی ہی سے ظہور میں آئے [illegible] مطیع ہوگئے۔ جب خلیفہ متوکل عباسی کو اطلاع ہوئی تو اس نے آپ کو عراق میں [illegible] اور شہر [illegible] جواب سامرہ مشہور ہے آپ کو اقامت کا حکم دیا جس جگہ آپ کو مقام [illegible] کا حکم تھا وہ جگہ بالکل خراب اور ویران [illegible] آپ کے ایک مرید [illegible] عرض کیا یا ابن رسول اللہ یہ [illegible] آپ کے شایان [illegible] معلوم ہوتے ہیں اس واسطے قیام ویران میں [illegible] تو آپ نے ہاتھ مبارک [illegible] اشارہ کیا تو وہاں اس مرید کو باغات نظر آئے۔ آپ نے فرمایا یہ باغات جہاں ہم رہیں گے ساتھ ہی رہیں گے ظاہر مکان کی ہم کو کچھ ضرورت نہیں۔ خلیفہ متوکل کے [illegible] تو متوکل نے [illegible] اگر تو [illegible] تو ہم تم کو بہت سا انعام دیں گے

تو شعبدہ باز نے دو ہزار دینار مقرر کر کے امام صاحب کے سامنے شعبدہ بازی شروع کر دی حتیٰ کہ اہل مجلس خندہ زن ہوئے اور جب شعبدہ باز نے ایک شیر کی تصویر نکالی تو امام صاحبؓ نے اس شیر کی تصویر کو حکم دیا کہ مجسم ہو کر اس شعبدہ باز کو پکڑ فوراً شیر کی تصویر نے مجسم ہو کر شعبدہ باز کو ہلاک کر ڈالا۔ وفات بروز سوموار آخر جمادی الآخر بقول دوم رجب ۲۵۴ھ بعہد مستنصر باللہ ہوئی۔ فضائل بے شمار ہیں۔ اور اولاد تین لڑکے حسنؓ حسینؓ جعفرؓ اور ایک لڑکی عائشہؓ ہے۔ مزار شریف سامرہ واقعہ کوچہ احمد رشیدی میں ہے۔

فصل نہم ۹

در فضائل و خصائل امام حسن عسکری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

امام حسن عسکری گیارھویں امام ہیں۔ کنیت ابو محمد لقب حسن زکی و خالص و سراج ہے۔ پیدائش در مدینہ بروز سوموار دسویں ربیع الآخر ۲۳۱ھ بقول دوم ۲۳۲ھ ہوئی۔ بوقت وفات والد ماجد ۲۲ سال کے تھے خوارق بے شمار ہیں۔ شواہد میں لکھا ہے کہ ایک شخص نے آپ کے سامنے فاقے کی شکایت کی تو آپ نے زمین پر ہاتھ مار کر پانچسو دینار کھود کر اس سوالی کو دے دیئے اور ایک شخص نے تپ چوتھیہ کی بابت آپؑ کو خط لکھا کہ مجھے تپ چوتھیہ کا تعویذ عنایت فرمائیں۔ مگر خط بھیجنا بھول گیا۔ ایک دن اتفاقیہ آپ کو وہ شخص ملا تو آپ نے فرمایا کہ بھائی فلاں تم نے مجھ کو خط لکھا تھا مگر بھیجا نہیں کیا سبب۔ تو اس نے عرض کی یا حضرت میں خط بھیجنا بھول گیا ہوں تو آپ نے فرمایا کہ آپ چوتھیہ کے واسطے قُلْنَا یا نَارُ کُونِی بَرْدًا وَسَلٰمًا عَلٰی اِبْرٰہِیْمَ لکھ کر گلے میں ڈالنے سے آرام ہو جاتا ہے۔

مسئلہ: ایک دفعہ ایک عورت نے بادشاہ متوکل عباسیہ کے سامنے سیدہ ہونے کا دعویٰ کیا۔ تو متوکل نے امام حسن عسکری کو بلا کر اس عورت کی تحقیق چاہی، تو آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے امام حسنؓ حسینؓ کی اولاد کے گوشت کو درندوں پر حرام کیا ہے۔ اس عورت کو کسی درندہ کے آگے ڈال دو۔ اگر سیدہ ہوئی تو کوئی درندہ اس کو نہ کاٹے گا تو وہ عورت کہنے لگی کہ میں سیدہ نہیں ہوں۔ اس کے بعد امراء و وزراء کہنے لگے جو در اصل اندرونی آپ کے دشمن تھے کہ امام صاحب بھی تو سید ہیں ان کی بھی تو آزمائش کرنی چاہیئے۔ بادشاہ متوکل نے چند درندے منگوا کر ایک کمرہ میں بند کر کے امام صاحب کو بلوا کر کمرہ کے دروازے میں کھڑا کر کے دروازہ کھول دیا اور سب چھت پر چڑھ گئے اور جب وہ درندے شیر وغیرہ نکلے تو آپ کے ارد گرد طواف کرتے تھے۔ اور آپ ان کی پشت پر ہاتھ پھیرتے تھے۔ اور وہ شیر آپؑ کو سلام کرتے تھے۔ اور پاؤں پر گرتے تھے۔ یہ کرامت دیکھ کر امیر وزیر سب آپ کے [illegible] ہو گئے فضائل آپ کے بے شمار ہیں۔ آپ کی اولاد ایک ہی فرزند بنام ابو القاسم محمد ہوا۔ وفات یوم جمعہ ۸ ربیع الاول [illegible] بعہد معتمد خلیفہ عباسی ہوئی اور اس نے آپ کو زہر دیا تھا اور مزار شریف قریب والد ماجد علی نقیؓ سامرہ میں ہے۔

فصل دہم

در فضائل امام محمد مہدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

Marfat.com

امام محمد مہدی بارہویں امام ہیں۔ اور یہ ابھی پیدا ہونے والے ہیں۔ اور ان کے حق میں رسول خدا نے بہت سی پیش گوئیاں فرمائی ہیں۔ جیسا کہ عام کتابوں میں پایا جاتا ہے کہ نام مبارک آپ کا اور والدین کا موافق نام و کنیت و والدین رسول خدا کے ہوگا۔ یعنی آپ کا نام محمدؐ اور والد کا نام عبداللہ اور والدہ کا نام آمنہ رضی اللہ تعالےٰ عنہم ہوگا۔ اور اخیر زمانہ میں آپ پیدا ہوں گے۔ اور آپ کے ہمراہ اصحاب کہف و ابدال کی جماعت ہوگی اور دو خلیفے اہلبیت سے آپ کے بعد دنیا میں ہوں گے۔ اور خزائن مدفون بیت اللہ شریف نکال کر تصرف میں لائیں گے۔ اور تفصیل اس کی فصل الخطاب و فتوحات مکیہ میں ہے۔

مسئلہ:۔ کتاب کلینی میں محمد بن یعقوب، و محمد بن بابویہ قمیؒ اور شیخ ابوجعفر طوسی وغیرہ معتبر مفسرینؒ یہ لکھتے ہیں کہ امام محمد مہدی ۲۵۵ھ ہجری ۱۵ شعبان کو امام حسن عسکریؓ کے گھر پیدا ہوئے اور غار سرمن رائے میں چھپے ہوئے ہیں اور قریب قیامت کے ظاہر ہوں گے یہ سب لغویات ہے۔ اس کو ہم بحث امام آخر زمان میں پورے طور سے انشاءاللہ لکھیں گے۔ اور امام محمد بن حسن عسکریؓ کی بابت شیخ رکن الدولہ سمنانی قدس سرہٗ اپنی کتاب عروہ میں لکھتے ہیں کہ محمد بن عسکری جب نظروں سے غائب ہو گئے تو اول دائرہ ابدال میں رہے۔ بعدہٗ ترقی فرما کر مرتبہ قطب اعلیٰ پہنچے، بعدہٗ وفات پائی اور مدینہ منورہ میں مدفون ہوئے۔ اَللّٰھُمَّ رَبِّ یَسِّرْ وَلَا تُعَسِّرْ وَتَمِّمْ بِالْخَیْرِ بِحُرْمَتِ سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَاَھْلِ بَیْتِهٖ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ

مجلس گیارہویں

(یہ مجلس سات فصلوں میں منقسم ہے)

فصل اوّل

در ذکر چہار ارکان مجمل

پارہ ۲۶ سورۃ فتح۔ اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ وَالَّذِیْنَ مَعَهٗٓ اَشِدَّآءُ عَلَی الْکُفَّارِ رُحَمَآءُ بَیْنَهُمْ تَرٰىهُمْ رُکَّعًا سُجَّدًا یَّبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنَ اللّٰہِ وَرِضْوَانًا ۫

ترجمہ۔ محمدؐ رسول اللہ کے ہیں۔ اور جو اس کے ساتھی ہیں سختی کرنے والے ہیں اوپر کفار کے۔ اور آپس میں بہت رحمدل اور محبت کرنے والے ہیں۔ اور دیکھتا ہے تو ان کو رکوع اور سجدہ کرتے ہیں اور طلب کرتے ہیں فضل اور رضامندی اللہ تعالےٰ کی۔

سِیْمَاهُمْ فِیْ وُجُوْهِهِمْ مِّنْ اَثَرِ السُّجُوْدِ۔ ذٰلِکَ مَثَلُهُمْ فِی التَّوْرٰىةِ وَمَثَلُهُمْ فِی الْاِنْجِیْلِ ۚ کَزَرْعٍ اَخْرَجَ شَطْئَهٗ ترجمہ۔ اور بیچ چہروں ان کے نشانی ہے سجدہ کی یعنی اثر۔ اور ایسے ہی مثال ان کی ہے بیچ توراۃ کے اور بیچ انجیل کے۔ مانند مثال کھیتی کے کہ انگوری اپنی نکالے،

فَاٰزَرَهٗ فَاسْتَغْلَظَ فَاسْتَوٰی عَلٰی سُوْقِهٖ یُعْجِبُ الزُّرَّاعَ لِیَغِیْظَ بِهِمُ الْکُفَّارَ ۚ ترجمہ۔ پھر قوۃ پکڑے پھر

موٹی کھوٹ پھر کھڑی ہو جاوے اوپر جڑ اپنی کے۔ تعجب میں ڈالتی ہے کھیتی زمیندار کو تاکہ غصہ میں ڈالے کفار کو یعنی اصحاب کرام کو اسلام کی قوت میں دیکھ کر کفار کو غصہ میں ڈالے۔

چونہہ یاراں بن امت میری کہے رسول ربانا — نمک بناں بے لذت ہووے جویں اوہناں کھاناں
جویں اونی ہانڈی تائیں کوئی پے ندنہ پاوے — صدیق عمر عثمان علی دی حب بن کسے نہ بھاوے

كَمَا قَالَ النَّبِيُّ مَثَلُ أَصْحَابِي فِي أُمَّتِي لَا يَلِيقُ الطَّعَامُ كَالْمِلْحِ فِي الطَّعَامِ إِلَّا بِالْمِلْحِ

ترجمہ - جویں فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مثال میرے اصحابوں کی بیچ امت میری کے مثل نمک کے ہے، بیچ کھانے کے نہیں لذت دیتا کھانا بغیر نمک کے (حدیث شرح سنن او ابن مالک) - خطیب جامع بغدادی میں لکھا ہے -

إِذَا ظَهَرَ الْبِدَعُ وَسَبَّ أَصْحَابِي فَلْيُظْهِرِ الْعَالِمُ عِلْمَهُ وَمَنْ لَمْ يَفْعَلْ ذَٰلِكَ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ۔

ترجمہ - جس وقت ظاہر ہو کر لوگ بدعتیں کریں اور اصحاب رسول اللہ کو گالیں نکالیں تو چاہیئے کہ ظاہر کرے عالم علم اپنا یعنی لوگوں کو سمجھائے - اگر عالم ہو کر خاموش رہے اور حق ظاہر نہ کرے لوگوں کی مخالفت کے ڈر سے تو ایسے عالم پر لعنت ہے اللہ تعالے اور تمام فرشتوں اور تمام آدمیوں کی -

نظم

جو عالم مسئلے حق نہ دوستاں نافع علم چھپاون — آتش دے کڑیالے دیکر دوزخ ملک جلاون
تے پچھوں پرایکس اوہناں تائیں کیوں تساں حق چھپایا — کیوں مسئلہ حق بیان نہ کیتا طمع دلاں وچہ پایا
عالم بھائیو ڈرو خدا تھیں تسیکے حق بتاؤ — حلوے گوشت شربت پچھے نہ ایمان ونجاؤ

فائدہ - جن لوگوں کا خیال ہے کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کا اصحاب ثلاثہ کے ساتھ دلی رنج تھا اور ظاہر تقیہ کی وجہ ان کے ساتھ میل جول رکھتے تھے وہ لوگ مطابق اس آیت کے صاف جھوٹے ہیں - کیونکہ اللہ تعالے چہار یار کی شان بند واضح کرکے فرماتے ہیں - وَالَّذِينَ مَعَهُ أَشِدَّاءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَاءُ بَيْنَهُمْ - ترجمہ یعنی جو لوگ سنگی ہیں محمد الرسول اللہ کے وہ بہت سختی کرنیوالے ہیں اوپر کفار کے - اور آپس میں ایک دوسرے کے ساتھ بہت محبت اور سلوک کرنے والے

فائدہ - اور بعض لوگوں کا یہ خیال ہے کہ یہ آیتیں صرف حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے حق میں نازل ہوئی ہیں - یہ سب غلط ہے کیونکہ وَالَّذِينَ مَعَهُ کی ضمیر جمع مشارکت کی واسطے حضرت علی پر ہرگز عائد نہیں ہو سکتی - اور اگر حضرت حسنین کو اس میں شامل کیا جائے تو یہ بھی نہیں ہو سکتا - کیونکہ وقت نزول اس آیت کے شاہزادے نہایت کم عمر تھے - أَشِدَّاءُ عَلَى الْكُفَّارِ کو دیکھو کہ تمام شیعہ کی کتابوں میں لکھا ہے کہ حضرت علی ہمیشہ تقیہ کے پابند ہے - یہاں تک کہ ادنیٰ مسلمان سے بھی اس قدر ڈرتے تھے کہ اپنے شیعی مذہب کو ظاہر نہیں کرتے تھے کہ کوئی شخص دریافت کرتا کہ آپ کس سنت پر چلتے ہیں تو آپ فرماتے کہ میں سنت خلفائے راشدین پر چلتا ہوں - اگر کسی کو اس مضمون کو دیکھنا چاہتا ہو تو معتبر کتاب شیعہ نہج البلاغت میں دیکھے جس جگہ حضرت علی نے دو خط امیر معاویہ کی طرف اور اصحاب ثلاثہ کی تعریف میں لکھا ہے ایک کا مضمون یہ تھا - ... وَكَانَ أَفْضَلَهُمْ فِي الْإِسْلَامِ ... اللّٰهِ وَالرَّسُولِ الْخَلِيفَةُ الصِّدِّيقُ - خَلِيفَةُ ... اور اس آیت کا ... مِنَ الْإِسْلَامِ الْعَظِيمِ وَإِنَّ الْمُصَابَ بِهِمَا الْجُرَاحُ فِي الْإِسْلَامِ شَدِيدٌ رَحِمَهُمُ ... عَمَلاً

ترجمہ - اے امیر معاویہ تو نے ... ہے - اور شیخ فی ... خیر خواہ صدیق اکبر و عمر فاروق ہی تھے - پر جس طرح وہ دونوں تھے خیر خواہ اسلام کے ... میں ... دہ دونوں کا مرتبہ اسلام میں بہت ہی بڑا ہے - تحقیق حادثہ وفات

Marfat.com

ان دونوں کی کا سخت مصیبت ہے اسلام میں۔ اور اللہ تعالےٰ ان دونوں پر برابر رحمت برسائے اور نیک بدلہ دے اور جزائے خیر عطا فرمائے۔

مسئلہ:۔ پس اصحاب ثلاثہ کی شان وایمان میں تو بھی قول امام صاحب حضرت علی کا مومنوں کے واسطے کافی ہے۔ مگر حضرت علیؓ کا قول سُنکر کفار کو ضرور غصہ آوے گا۔ کیونکہ اللہ تعالےٰ فرماتے ہیں لِيَغِيظَ بِهِمُ الْكُفَّارَ۔ ترجمہ۔ یعنی اصحاب کبار کی شان وشوکت دکھ میں ڈالتی ہے کفار کو۔

مسئلہ:۔ امام قشیریؒ فرماتے ہیں کہ جس شخص کو اصحاب کرام کی صفت وثناسُن کر دل میں غصہ آوے وہ بلاشبہ کافر ہے مطابق اس آیت شریف کے لِيَغِيظَ بِهِمُ الْكُفَّارَ۔

ناصحہ:۔ اب لازم ہے دشمنان اصحاب ثلاثہ کو کہ دشمنی سے باز آئیں۔ اور خالص دل سے توبہ کریں۔ ورنہ مثل کفار کے سزاوار ہوں گے وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ مِنْهُمْ مَغْفِرَةً وَّاَجْرًا عَظِيمًا ؕ

ترجمہ۔ اور وعدہ کیا اللہ نے ان لوگوں سے جو ایمان لائے اور عمل کئے نیک بخشش ہے اور اجر ہے بڑا

چارے یار نبی دے پیارے جنہاں شرف میانی ۔۔۔ جو کسے [illegible] دشمن جانے سوئی کافر جانی
چارے یار نبیدے پیارے جو ہاں حب ودودی ۔۔۔ صدیقؓ [illegible] علیؓ دے دشمن نے مردودی
وچہ گرنتھ دے بابا نانک صفت بیان سناوے ۔۔۔ جو نہہ [illegible] دے دشمن اُتے بابا لعنت پاوے
نالے بابا نانک صاحب چار امام بتاوے ۔۔۔ جو کوئی [illegible] چار اماماں اُس پر لعنت پاوے
چارے مذہب چار کتاباں چارے یار رسولؐ ۔۔۔ جو انہاں [illegible] دشمن ہووے سو کافر مجہول!
اوہ کافر بیشک بھی کافر ہو یا پورا یار شیطانی ۔۔۔ صدیقؓ [illegible] عثمانؓ علیؓ دا جیہڑا دشمن جانی

كَمَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ سَبَّ أَ[illegible]ي عَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلٰٓئِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ ؕ (مشکوٰۃ)

ترجمہ۔ جیسا کہ فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی شخص گالی دے میرے کسی اصحابی کو اس پر لعنت ہے اللہ تعالیٰ اور تمام فرشتوں اور تمام آدمیوں کی۔ اور تمام مخلوقات کی۔

فائدہ:۔ یعنی ابابکر صدیقؓ وعمر فاروقؓ وعثمان غنیؓ وحیدرؓ کے دشمنوں پر تمام چیزیں عرش معلےٰ سے لیکر تحت الثریٰ تک لعنت پاتی ہیں۔

ایہ چارے گو ہر یار موافق واگ[illegible] ۔۔۔ بکد [illegible] دے دوست [illegible] مشفق حامی [illegible]
کہیا پیغمبرؐ حب چوہاں دی مومن دے دل بھاوے ۔۔۔ بیدینا [illegible] وچ ہرگز حب نہ مول سماوے
نبیؐ کہیا فرض بچھانو حب چونہہ یاراں جانی ۔۔۔ جو [illegible] یاراں روزے کلمہ حج بچھانی
جو چونہہ یاراں دا منکر ہے کجھ قبول نہ پاسی ۔۔۔ [illegible] علیؓ دا دشمن دوزخ جاسی

كَمَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحُ[illegible] [illegible] وَعُثْمَانَ وَعَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ آيَةُ الْإِيمَانِ وَبُغْضُ عَلَيْهِمْ آيَةُ النِّفَاقِ

ترجمہ۔ جیسا کہ فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم [illegible] فاروقؓ وعثمان غنیؓ وعلی ابن ابیطالبؓ نشان ہے ایمان کا یعنی مومن ہونے کی نشانی ہے۔ اور دشمن [illegible] ہے منافق ہونیکا

چونہہ یاراں دی کرن [illegible] ۔۔۔ [illegible] کرن [illegible] منافق جانی

Marfat.com

بعد نبی تھیں اشرف افضل چارے یار نبیؐ دے — عالی درجہ شان تنہاں دا ساتھ پیار نبیؐ دے
وچ انجیل توراۃ خدا نے بھیجی صفت تنہاندی — جبرائیل خدا دی طرفوں خبر تساں آن لیاندی
نبی کہیا جویں کلمہ میرا عیب گناہ بہجاوے — حب صدیق عمر دی ایویں مومن نوں بخشاوے
جیوں کر حب علیؓ عثمانؓ دی تویں برابر ہوئی — ودھ گھٹ جانے کافر ہوندے اسو چہ شک نا کائی
رکھ ہدایت رحمت بھریا بنی اوہ پایا — جنت وچہ اندر اُس دا میوے بھار جھکایا
سوہنے چارے ڈال عجائب بخشش کیتے رب ساہیں — شاخاں دکھن پورب گئیاں مشرق مغرب تائیں
جس ڈالی نوں کوئی سوالی کر کے آس بلاوے — اوسے رکھ دا میوہ ملسی جس طرفوں کوئی آوے
تابعداری کارن مومن جس ڈالی ہتھ پاوے — اوہ ڈالی اس مومن کارن جنت وچ پہچاوے
حب چواندی مومن تائیں پاس رسول پہنچاوے — حب نبی دی عاشق تائیں مولا نال ملاوے
اسمٰعیلا ایہہ شکرانہ ادا نہ کیتا جاترا — فضلوں رب نے کیتا تینوں تابعدار چوہاندا

فائدہ:- نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چار یار مثل اربعہ عناصر کے ہیں جس طرح انسان کا جسم بغیر اربعہ عناصر کے سلامت رہنا محال ہے۔ اسی طرح بغیر چار یاروں کے ایمان کا سلامت رہنا محال ہے۔ مثلاً آتش زیادہ ہونے سے گرمی ہو جاتی ہے۔ اور آب زیادہ ہونے سے سردی اور خاک زیادہ ہونے سے ضعف جگر وغیرہ اور ہوا زیادہ ہونے سے سودا وغیرہ بیماریاں ہو جاتی ہیں۔ حاصل کلام سب جب تک چاروں عناصر برابر بوزن نہ رہیں تب تک انسان کا بدن تندرست نہیں رہے گا۔ اسی طرح جب تک چار یار کبارؓ کی محبت دل میں بوزن نہ رہے گی تب تک ایمان درست نہ رہے گا۔ الغرض جس انسان کے دل میں زیادہ محبت اصحاب ثلاثہ کی ہو اور حضرت علیؓ کا دشمن ہو۔ وہ انسان مثل زیادہ گرمی والے بیمار کی ہے۔ اگر جلدی علاج نہ کریگا تو ہلاک ہو جائے گا۔ اور ہم اہل سنت اس کو خارجی کہتے ہیں۔ اور علاج اُس کا توبہ ہے۔ جس شخص کے دل میں زیادہ محبت حضرت علیؓ کی ہو اور اصحاب ثلاثہ کا دشمن ہو وہ زیادہ سودا ہو جانے والے بیمار کی طرح ہے۔ جس طرح سودائی بیمار لوگوں کو گالیں نکالتا ہے بدزبانی اور تبرّا بازی کرتا ہے۔ اور کسی کی نصیحت اس کو اثر نہیں کرتی۔ اسی طرح اصحاب ثلاثہ کے دشمن بھی تبرّا بازی کرتے ہیں اور وعظ نصیحت بھی ان کو اثر نہیں کرتا۔ اور یہ لوگ رافضی کہلاتے ہیں۔ علاج ان کا بھی توبہ ہی ہے۔ الغرض جسطرح بیمار آدمی تندرست کہلانے کا حقدار نہیں ہو سکتا اسی طرح یہ بھی ہر دو فریق خارجی و رافضی اپنے اپنے عقیدہ سے سچی توبہ کر کے باز نہ آئیں اور اصحاب چہار کبارؓ کی برابری نہ کریں تو مومن کہلانے کا حقدار نہیں۔ بلکہ منافق یا فاسق یا مرتد کہلائے گے۔ خدا ہر ایک مسلمان کہلانے والے کو مذہب باطلہ اور [illegible] توبہ نصیب کرے۔ آمین

چہار یار محمد مصطفٰی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت مثل اعضاء رئیسہ کے ہے

جس شخص کے دل میں اصحاب ثلاثہ کی محبت ہو اور حضرت علیؓ کا دشمن ہو۔ وہ مثل مردہ کے ہے اور اُس کو خارجی کہا جاتا ہے اور جس شخص کے دل میں محبت حضرت علیؓ کی ہو اور اصحاب ثلاثہ کا دشمن ہو وہ مثل اس بیمار کے ہے جس کا نہ کان ہو نہ آنکھ ہو۔ اور دل بھی بیمار ہو۔ ایسے شخص کو رافضی کہا جاتا ہے۔ اور اس آیت کا مصداق ہوتا ہے صُمٌّ بُكْمٌ عُمْيٌ فَهُمْ لَا يَرْجِعُونَ: ترجمہ بہرے ہیں گونگے ہیں۔ اندھے ہیں پس وہ نہیں پھر آتے۔ کتاب معانی الاخبار میں حدیث ہے۔ جو امام موسٰی رضا نے حضرت امام حسن بن علیؓ بن ابی طالب سے روایت کی ہے۔ اور شیخ فی خبر [illegible] راوی ہیں قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ إِنَّ أَبَا بَكْرٍ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ السَّمْعِ [illegible] ترجمہ [illegible] صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق ابابکر بمنزلہ میرے کان کے ہے۔ یعنی

جس طرح میرے کان میں شیطان کا اثر نہیں ہو سکتا اسی طرح صدیق اکبرؓ کو بھی شیطان کا اثر نہیں ہو سکتا وَاِنَّ الْعُمَرَ الْفَارُوْقِ مِنِّیْ بِمَنْزِلَةِ الْبَصَرِ - اور تحقیق عمر فاروقؓ بمنزلہ میری آنکھ کے ہے یعنی جس طرح میری آنکھ میں کفار بیدین دشمن ہیں۔ اسی طرح عمر فاروقؓ بھی ان کو دشمن ہی سمجھتے ہیں وَاِنَّ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ بِمَنْزِلَةِ الْقَلْبِ - اور تحقیق عثمانؓ ابن عفان بمنزلہ میرے دل کے ہے جس طرح میرے دل میں سوائے خیال رحمانی کے کوئی شیطانی نہیں گذر سکتا اسی طرح عثمانؓ غنی کے دل میں بھی خیال شیطانی نہیں گذر سکتا۔ اسی واسطے آپ کو عثمان بن عفان جامع القرآن کامل الحیاء والایمان حبیب الرحمٰن کا خطاب دیا گیا وَعَلِیٌّ کَرَّمَ اللّٰہُ وَجْہَہٗ مِنِّیْ بِمَنْزِلَةِ الرُّوْحِ فِی الْجَسَدِ۔ اور علی کرم اللہ وجہہ بمنزلہ میرے روح کے ہے جس طرح روح کو عرفان الٰہی حاصل ہے اسی طرح علیؓ کو بھی عرفان الٰہی حاصل ہے

امام حسنؓ دی پاک زبانوں ایہ گل ثابت ہوئی ۔ صدیقؓ عمرؓ عثمانؓ علی دے ورگے ہور نہ کوئی

اصحاب ثلاثہ دا جو دشمن دشمن جان علیؓ شدا ۔ گئی اوہ رب نبیؐ دا دشمن کافر برا عقیدہ

چہار یار کبار رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا دوست مثل آباد مکان [illegible] اور دشمن مثل ویران مکان کے ہے ۔

کَمَا قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اَنَا مَدِیْنَةُ الْعِلْمِ [illegible] اَسَاسُهَا وَعُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ جِدَارُهَا وَعُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ سَقْفُهَا وَعَلِیُّ بْنُ اَبِیْ طَالِبٍ بَابُهَا (مشکوٰۃ)

ترجمہ جیسا کہ فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے میں شہر ہوں علم کا اور [illegible] اس کی بنیاد ہے ۔ اور عمر فاروقؓ چار دیواری ہے ۔ اور عثمان غنیؓ اس کی چھت ہے اور حضرت علیؓ اس کا دروازہ ہے ۔

چہار یار کبارؓ مثل نوح علیہ السلام کی کشتی کے ہیں

جو شخص چہار یارؓ سے محبت رکھے گا گویا کشتی نوح علیہ السلام میں [illegible] گیا ۔ اور پار سلامت جانے کا حقدار ہے ورنہ غرق ہوگا۔ گلزار احمدی میں لکھا ہے کہ جب نوح علیہ السلام کو اللہ تبارک وتعالیٰ نے کشتی تیار کرنے کا حکم دیا۔ تو اوّل ہدایت فرمائی کہ ہزار تختہ تیار کرو اور ہر تختہ پر ایک نبیؐ کا نام لکھنا [illegible] ایسا ہی کیا گیا۔ مگر پھر بھی چار تختوں کی کسر کشتی میں رہ گئی تو جبرائیل علیہ السلام نازل ہوئے اور اللہ تعالیٰ نے ارشاد [illegible] حضرت محمدؐ آخر زمان پیغمبر کے [illegible] تختے نہ لگاؤ گے کشتی ہرگز تیار نہ ہوگی ۔ چنانچہ حضرت نوح علیہ [illegible] تختوں پر چہار یار کبارؓ کے نام مبارک لکھ کر تختے کشتی میں لگائے تو کشتی مکمل ہو گئی۔

جب تک چونہ یاراں دے ویہ تختے نہ لاویں ۔ صدیقؓ عمرؓ عثمانؓ علیؓ دا نام اوہناں پر ہیویں

بیڑا کدی تیار نہ ہوسیا حکم حضور دوں آیا ۔ نال [illegible] ویراں حضرت تختیاں نام لکھایا

ترت مکمل بیڑا ہویا دیر کوئی نہ لگی [illegible] ۔ [illegible] دے تختے [illegible] پاسے بیڑا مشرقی دوزخ جاسی

جب تک چونہاں یاراں نال نہ رکھسی صاف عقیدہ ۔ وہ بیڑا چڑھے کیونکی چھڑکے بیڑا نوح نبی دا

اوہ ہو الگ کرانے وچہ طوفانے ہو لے کھا کے غرقا ۔ صدیقؓ عمرؓ عثمانؓ علیؓ جو نال عداوت کرسی

اسمٰعیل فقیر ادیہ گل بانیں نال یقینے ۔ بو [illegible] جو نہاں توں [illegible] اوہ سب فروگ بیعے

مسئلہ [illegible] اصحاب ثلاثہؓ کی تعریف تو خود اہل شیعہ کی [illegible] سے ثابت ہوتی ہے ۔ جیسا کہ شیعہ نام [illegible] امیر المومنین ہر کہتے ہیں کہ [illegible] آنحضرت [illegible] عمر بن الخطاب

Marfat.com

داد گفت بوسطہ آں کہ اظہار شہادتیں میمنود بزبان قرار حضرت امیرالمومنین ے کرد - یعنی لوگوں نے سوال کیا کہ حضرت علیؓ نے اپنی لڑکی ام کلثوم کا نکاح کیوں عمر فاروقؓ کے ساتھ کیا - تو فرمایا اس لئے کہ وہ زبان سے کلمہ شہادت پڑھتا تھا اور حضرت علیؓ کی بزرگی بیان کرتا تھا -

مسئلہ :- سلمان فارسیؓ کی روایت اپنی کتاب مجالس المؤمنین میں لکھتے ہیں مَا سَبَقَکُمْ اَبُوْبَکْرٍ بِالصَّلٰوۃِ وَالصَّوْمِ وَلٰکِنْ لِشَیْءٍ وَقَرَ فِیْ قَلْبِہٖ ،

ترجمہ :- یعنی رسول خدا ہمیشہ اپنے اصحابوں کو فرمایا کرتے تھے کہ ابا بکرؓ زیادہ نماز پڑھنے یا روزے رکھنے تم سے بزرگی نہیں لے گیا لیکن ایک چیز ان کے دل میں رکھی تھی یعنی عقیدہ خدا و رسولؐ کے ساتھ تھا -

مسئلہ :- امام جعفر صادقؓ نے فرمایا کہ شام کے وقت ایک آواز آتی ہے کہ حضرت عثمانؓ اور اس کی جماعت مراد پانیوالی ہے جیسا کہ کلینی نے اس روایت کو اپنی کتاب الروضہ صفحہ ایک سو چھیالیس ۱۴۶ میں لکھا ہے - عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِیٍّ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا عَبْدِ اللّٰہِ یَقُوْلُ اِخْتِلَافُ ابْنِ عَبَّاسٍ مِنَ الْمَحْتُوْمِ ۔

ترجمہ - محمد بن علی کہتا ہے میں نے امام جعفر صادقؓ سے سُنا ہے آپ فرماتے تھے بنی عباس میں اختلاف پڑھنا بھی یقینی ہے وَالنِّدَاءُ مِنَ الْمَحْتُوْمِ وَخُرُوْجُ الْقَائِمِ مِنَ الْمَحْتُوْمِ ... اور آسمان سے آواز آنا بھی یقینی ہے وَقُلْتُ کَیْفَ النِّدَاءُ قَالَ مُنَادِیْ مُنَادٍ مِنَ السَّمَاءِ اَوَّلَ النَّہَارِ ... پوچھا آسمان سے آواز کس طرح آتی ہے آپ نے فرمایا ایک پکارنے والا پکارتا ہے صبح کے وقت اَلَا اِنَّ عَلِیًّا وَشِیْعَتَہٗ ھُمُ الْفَائِزُوْنَ خبردار علیؓ اور اس کی جماعت مراد پانے والی ہے وَقَالَ یُنَادِیْ مُنَادٍ اٰخِرَ النَّہَارِ اَلَا اِنَّ عُثْمَانَ وَشِیْعَتَہٗ ھُمُ الْفَائِزُوْنَ - اور شام کے وقت پکارنے والا پکارتا ہے کہ خبردار عثمانؓ اور اس کی جماعت مراد پانیوالی ہے -

فائدہ :- اب شیعہ کی کتابوں سے اصحاب ثلاثہ کی فضیلت و بزرگی و محبت و الفت ساتھ آئمہ علیہم السلام کے ثابت ہو گئی اسی واسطے آئمہ کرام نے شیعہ لوگوں پر رنجیدہ ہو کر فتویٰ دیا کہ شیعہ اصحاب ثلاثہ کو بُرا جانتے تھے جیسا کہ اصول کافی صفحہ ۱۵۱ ایکسو اکانسٹھ پر لکھا ہے عَنْ اَبِی الْحَسَنِ قَالَ اِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی غَضِبَ عَلَی الشِّیْعَۃِ ، کہ حضرت امام حسنؓ نے فرمایا کہ تحقیق اللہ تعالیٰ شیعوں پر سخت غضبناک ہوا

مسئلہ :- چہار یار کبارؓ کے حق میں آنحضرتؐ نے دعا فرمائی جیسا کہ جامع ترمذی میں ہے عَنْ عَلِیٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ رَحِمَ اللّٰہُ اَبَا بَکْرٍ زَوَّجَنِیْ ابْنَتَہٗ وَحَمَلَنِیْ اِلٰی دَارِ الْہِجْرَۃِ وَصَحِبَنِیْ فِی الْغَارِ وَاَعْتَقَ بِلَالًا مِنْ مَالِہٖ ۔

حضرت علیؓ روایت کیتی جانی شک نہ دائیں — اک نبیؐ دعا فرمائی ابابکرؓ دے تائیں

رحم کرے رب ابابکرؓ تے یار سرور سائیں — بیٹی جس کو دتی پاک عائشہ میرے تائیں

مہر تھیں اوپر چاکر مینوں اندر غار لیائے — مالوں کر کے غلام آزاد بلال جو حبشی آئے

وَرَحِمَ اللّٰہُ عُمَرَ یَقُوْلُ الْحَقَّ وَاِنْ ...

تے رحم کرے رب عمرؓ دلی پر بولے حق زبانی — بھانویں کوڑا لگے اوہناں جو ہے ٹول شیطانی

وَرَحِمَ اللّٰہُ عُثْمَانَ یَسْتَحْیِیْ مِنْہُ الْمَلٰٓئِکَۃُ

تے رحم کرے رب عثمانؓ غنی پر بولیا نبی زبانی — جیں کرتے شرم فرشتے یعنی ملک نورانی

وَرَحِمَ اللّٰہُ عَلِیًّا اَدِرِ الْحَقَّ مَعَہٗ حَیْثُ دَارَ

رحم کرے رب علیؓ ولی پر جو سردار دلیاں — جبر داحق ہمیش علیؓ سنگ آکھیا شاہ مدنیاں

چونہہ یاراں حق بہت حدیثاں آئیاں آیاں بھائی ۔۔۔ پر اسمیلا بے فرماناں ہک نہ منی کائی

فصل دوم

در ذکر فضائل شیخین رضؓ اور منکرِ شیخین رضؓ بالاجماع کافر ہے

قطعی طور پر یہ امر قرار پایا گیا ہے کہ حضرت شیخین رضی اللہ تعالےٰ عنہم کو تمام اصحابوں پر فضیلت ہے اور بعد انبیاء علیہم السلام کے تمام مخلوقات پر ان کی بزرگی ہے۔ جیساکہ فرمایا حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اَفْضَلُ النَّاسِ بَعْدَ النَّبِیِّیْنَ اَبِیْ بَکْرِنِ الصِّدِّیْقِ وَعُمَرُ الْفَارُوْقِ۔ ترجمہ۔ یعنی فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے تمام مخلوقات سے افضل بعد انبیاء کے ابابکر صدیقؓ و عمر فاروقؓ ہیں حدیث عبد اللہ بن انسؓ از ابن ماجہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ اِنِّیْ لَاَرْجُوْا لِاُمَّتِیْ فِیْ حُبِّ لِاَبِیْ بَکْرٍ وَعُمَرَ کَمَا اَرْجُوْلَھُمْ ترجمہ۔ حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ [illegible] میں امید رکھتا ہوں واسطے اُمت اپنی کے محبت ابابکرؓ و عمر فاروقؓ کے جس طرح امید رکھتا ہوں بیچ کلمہ شریف [illegible] طرح لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ الرَّسُوْلُ اللّٰہِ پڑھنے سے گناہ معاف ہوتے ہیں۔ ایسے ہی محبت ابابکرؓ و عمرؓ سے بھی گناہ معاف ہو گئے ہیں۔ اور جس طرح بغیر کلمہ کے محبت فائدہ نہیں دیتی اسی طرح بغیر محبت کے کلمہ بھی فائدہ نہیں دیتا۔ قَا[لَ] النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی اِخْتَارَنِیْ وَاخْتَارَ لِیْ اَصْحَابًا وَاَصْھَارًا۔ فرمایا حضور پاک نے تحقیق اللہ تعالےٰ نے پسند کیا مجھکو اور میرے لئے پسند کیا میرے تمام اصحاب اور جوائیوں کو (از مشکوٰۃ)

ابو سعید روایت کیتی پاک نبیؐ فرمایا ۔۔۔ نبی نہیں [illegible] اول بھیجوں رب کریم او پایا
نگراں دو وزیر اسمانی ہر نوں رب عطائے ۔۔۔ تے دو نوں وزیر امین خدا نے کارن اساں اوپائے
جبرائیلؑ تے میکائیلؑ وزیر اسمانی آئے ۔۔۔ عمر صد[یق] وزیر زمیں دے مینوں رب عطائے
ایہ دو نویں وزیر شیر نے میرے آکھیا نبی الٰہی ۔۔۔ جیوں [illegible] ورشاہاں دی عادت دیکھن اندر آئی
مشورہ لین صدیقؓ عمرؓ تھیں پاک رسول خدائی ۔۔۔ مشکل [illegible] میرے بھائی
جس نبیؐ وزیر شیر کہے توں دشمن کویں بنا دیں ۔۔۔ بہتر [illegible] کر جا دیں
وزیر لبھنے مشکل کاں اندر کرنی یاری ۔۔۔ مشورہ کرنا ان دا کار گذاری
پر دشمناں دے دل بھڑکن بھڑکن باہیں [illegible] ۔۔۔ جاں [illegible]

کَمَا قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ مَا مِنَ النَّبِیِّ اِلَّا [illegible] اِنْ مِنْ اَھْلِ السَّمَآءِ وَوَزِیْرَانِ مِنْ اَھْلِ الْاَرْضِ فَاَمَّا وَزِیْرَانِ مِنِّیْ فِیْ اَھْلِ السَّمَآءِ فَجِبْرَءِیْلُ [illegible] وَزِیْرَانِ مِنَ الْاَرْضِ اَبُوْبَکْرٍ وَعُمَرُ (ترمذی از ابو سعید خدری)

ترجمہ فرمایا جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے کوئی نبی [illegible] پہلے مجھ سے مگر واسطے اس کے دو وزیر آسمان سے اور دو وزیر زمین میں سے تھے۔ پس میرے واسطے دو وزیر آسمان [illegible] جبرائیل علیہ السلام و میکائیل علیہ السلام ہیں۔ اور دو وزیر زمین ابا بکر صدیقؓ اور عمر فاروقؓ ہیں۔ حدیث ابن عمرؓ ترمذی [illegible] اَبُوْبَکْرٍ وَعُمَرُ۔

[illegible] علیہ السلام [illegible] اس سانپ [illegible] سر در قدم رنجہ فرمائی
ابن عمرؓ تھیں ہک روایت ترمذی [illegible] آئی
[illegible]

مسجد اندر داخل ہوئے حضرت نبیؐ الٰہی!!! دونویں یار صدیق عمر بھی ساتھو نبی ہمراہی

وَاَحَدُهُمَا عَنْ يَمِيْنِهٖ وَالْاٰخَرُ عَنْ شِمَالِهٖ وَهُوَ اٰخِذٌ بِاَيْدِيْهِمَا فَقَالَ هٰكَذَا نُبْعَثُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

صدیق سجے تے عمرؓ کھبے سن پاک نبی دے بھائی دوہاں دا ہتھ پکڑ نبیؐ نے خوشخبری فرمائی

جو ایس طرح رل قبروں اٹھساں تنے یار کمالے وچ میدان حشر دے جاساں روز قیامت والے

روز حساب صدیق سجے تے کھبے عمرؓ کھلوسی صدیق عمرؓ دا دشمن جہیڑا اوس ویہاڑے روسی

عَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ اَبُوْ بَكْرٍ وَّعُمَرُ سَيِّدَا كُهُوْلِ اَهْلِ الْجَنَّةِ مِنَ الْاَوَّلِيْنَ وَالْاٰخِرِيْنَ اِلَّا النَّبِيِّيْنَ وَالْمُرْسَلِيْنَ ۔

ترجمہ: ابن ماجہ و ترمذی و ابوداؤد نے حضرت علیؓ سے روایت کی ہے کہ فرمایا حضور پاکؐ نے کہ ابابکرؓ و عمرؓ سردار ہیں جنت میں ادھیڑ عمر والوں میں سے پہلوں اور پچھلوں کے سوائے نبیوںؑ اور رسولوں کے۔ یعنی تمام اولاد آدم علیہ السلام سے سب سے سوائے پیغمبروں کے ابابکرؓ و عمرؓ افضل ہیں۔

نظم

پہلیاں امتاں اندر گزرے [illegible] ثانی موسن ولی شہید تے صالح بندے خاص رحمانی

بھی ولی شہید تے غوث قطب سب ایس [illegible] ہے ادلی [illegible] صدیق عمرؓ ہر اک نوں افضل بعد رسولاں بھائی

ابو حذیفہ کرے روایت آکھیا نبیؐ [illegible] ثانی میں نہ جاناں پچھے میری کتنی ہے زندگانی!!

مگر ان کراں تاکید تساں نوں اصحابو [illegible] فرمایا صدیق عمر دی پیروی کریو واضح کر سمجھایا

ایہ خلیفے دوتویں پچھے اندر امت [illegible] میری پیروی کرنی فرض انہاندی جیوں کر پیروی میری

كَمَا قَالَ النَّبِيُّ [illegible] عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اِنِّيْ لَا اَدْرِيْ مَا بَقَائِيْ فِيْكُمْ فَاقْتَدُوْا بِالَّذِيْنَ مِنْ بَعْدِيْ اَبُوْ بَكْرٍ وَّعُمَرُ ۔ (ترمذی)

ترجمہ: جیسا کہ فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ نہیں معلوم میری کتنی عمر باقی ہے۔ اس واسطے میں تم کو تاکید کرتا ہوں کہ میرے بعد ان دو شخصوں یعنی ابابکرؓ و عمرؓ کی تابعداری کرنا۔ اور یہ دونوں میرے بعد خلیفے ہوں گے۔

شیخین [illegible] فضیلت کا منکر بالاجماع کافر ہے

اس کی تفصیل یہ ہے [illegible] دفتر کی ضرورت [illegible] کہا جاتا ہے کہ ان اجل اصحاب کی فضیلت حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے اصحاب [illegible] حضرات نے بیان کیا ہے۔ اور حضرت علیؓ سے روایات بیان کی گئی ہیں۔ جیسا کہ صحاح ستہ سے روایت ہے۔ [illegible] عَلٰى اَبِيْ بَكْرٍ وَّعُمَرَ اِلَّا جَلَدْتُّهٗ حَدَّ الْمُفْتَرِيْ ۔ ترجمہ: فرمایا حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے خبردار جو کوئی مجھے ابابکر صدیقؓ [illegible] فاروقؓ سے بہتر جانے گا میں اس کو اس قدر چابک ماروں گا جس قدر مفتری یعنی جھوٹ بولنے والے کو حد ماری جاتی ہے [illegible] کوڑے۔ اور مواہب الرحمٰن میں ہے۔ [illegible] شَهَادَةُ خَلْفَ مُنْكِرِ خِلَافَةِ اَبِيْ بَكْرٍ ۔

[illegible] نبیؐ نے حیدر تائیں آکھیا اک دن بھائی مجموعہ شاہ [illegible] اک روایت دیکھن اندر آئی

[illegible] برا جانے اصحاباں میریاں لائے پتے ٹکانے بعد میرے اک قوم ہوسی اوہ تینوں چنگا جانے

[illegible] فَاقْتُلُوْهُمْ فَاِنَّهُمْ كَافِرُوْنَ [illegible]

Marfat.com

مُشرِک کون -

ترجمہ :- جیسا کہ فرمایا حضور پاکؐ نے قریب ہے کہ آوے گا میرے بعد ایک زمانہ کہ پیدا ہوگی ایک جماعت کہا جائیگا اُن کو رافضی - پس اے علیؓ اگر پاوے تو اُن کو پس قتل کر اُن کو پس تحقیق وہ کافر اور مشرک ہیں - قَالَ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ مَا الْعَلَامَۃُ فِیْھِمْ - کہا حضرت علیؓ نے کیا ہے نشانی اُن کی یا رسول اللہ قَالَ یُقَرِّظُوْنَکَ بِمَا لَیْسَ فِیْہِ - فرمایا آپؐ نے کہ تیری تعریف اس حد تک کریں گے کہ تو اس کا حقدار نہیں - وَیَطْعَنُوْنَ عَلَی السَّلَفِ وَذٰلِکَ اَنَّھُمْ یَسُبُّوْنَ اَبَابَکْرٍ وَّعُمَرَ وَمَنْ سَبَّ اَصْحَابِیْ فَعَلَیْہِ لَعْنَۃُ اللّٰہِ وَالْمَلٰٓئِکَۃِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِیْنَ ۔ ترجمہ - اور طعن ملامت کریں گے پہلوں پر اور ایسا ہی تحقیق وہ گالیں نکالیں گے ابابکر صدیقؓ و عمر فاروقؓ کو - اور جو کوئی گالی دے میرے کسی اصحابی کو پس اس پر لعنت ہے اللہ تعالےٰ اور تمام فرشتوں اور تمام آدمیوں کی - معاذ اللہ جو لوگ یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ آپ کے بعد تمام اصحاب سوائے چند اصحاب کے مرتد ہوگئے تھے اُن کے کفر میں کیا شک ہے - اور [illegible] تحفۃ البرکات کتاب شیعہ میں لکھتے ہیں کہ ابابکر صدیقؓ و عمر فاروقؓ و عثمان غنیؓ نعوذ باللہ من ذالک - نمرود و فرعون [illegible] ہامان شداد سے بھی بدتر کافر تھے تو اب تم ان لوگوں کے کافر ہونے میں کیا شک ہے بلکہ اہل شیعہ کو اصحاب [illegible] کے ساتھ یہاں تک حسد ہے کہ ایک شاعر شیعہ نے لکھا ہے - ننگم از عمرِ خویش - کہ نام خود عمر [illegible] میں رنجیدہ ہوں اس شخص پر جو شیعہ ہو کر اپنے لڑکوں کا نام عمر رکھے -

فائدہ :- جن کے شان میں رسول خدا فرماتے ہیں از ترمذی قَالَ [illegible] رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَللّٰہَ اَللّٰہَ فِیْ اَصْحَابِیْ اَللّٰہَ اَللّٰہَ فِیْ اَصْحَابِیْ وَلَا تَتَّخِذُوْھُمْ غَرَضًا مِّنْ بَعْدِیْ

ترجمہ - فرمایا رسول اللہؐ نے اللہ تعالےٰ سے ڈرو بیچ اصحاب میرے [illegible] - اور دوبارہ تاکید فرمائی کہ اللہ سے ڈرو بیچ اصحاب میرے کے - اور یاد کرو میرے اصحابوں کو ادب آداب تعظیم کے ساتھ [illegible] دان کو پیچھے میرے -

فائدہ :- آپ نے جان لیا تھا کہ نور نبوت سے کہ میرے بعد ایک [illegible] قوم آئے گی جو گالی دیوے گی میرے اصحابوں کو اور طعن ملامت کرے گی اور طرح طرح کے بہتان طوفان اُن کو لگا[illegible]گی -

کَمَا قَالَ النَّبِیُّ یَاْتِیْ قَوْمٌ یَسُبُّوْنَھُمْ وَیَسْتَنْقِصُوْا [illegible] فَلَا تُجَالِسُوْھُمْ وَلَا تُشَارِبُوْھُمْ وَلَا تُوَاکِلُوْھُمْ وَلَا تُنَاکِحُوْھُمْ

ترجمہ - قریب ہے کہ آوے گی ایک جماعت بعد میرے جو گالی دے [illegible] ناقص جانے گی اُن کو پس نہ مل کر بیٹھو ساتھ اُن کے - یعنی اُن کی مجلس میں نہ جاؤ اور نہ [illegible] اُن کے اور نہ [illegible] نکاح دو اپنے - الغرض اصحاب ثلاثہ کو بُرا جاننے والے رافضی شیعہ اور حضرت علیؓ کو بُرا جاننے والے خارجی - ان [illegible] دونو فریق سے میل جول محبت وغیرہ نہ رکھو - مولانا روم صاحب فرماتے ہیں

دُور شو از اختلاطِ یار بد — یار بد بدتر بود از مار بد!
دُور ہو میل جول رکھنے یار بُرے سے — کہ بُرا یار سانپ بُرے سے بھی بُرا ہے
مار بد تنہا ہمیں بر جان زند — یار بد بر جان و بر ایمان زند
سانپ زہریلا صرف اکیلی جان کو لیجائیگا جو آخر مرنے والی ہے — مگر یار بُرا جان اور ایمان دونوں کو لے جائے گا
نبی کہیا بس قبرستانے اصحابی دفن ہو جاوے — اس ساتھے قبرستان تائیں رب جنت وچ لیجاوے
اصحاب میرے دی برکت یاروں [illegible] — گنہگاراں [illegible] بہشت داخل

كما قال النبي ما من احد من اصحابي يموت بارض (ترمذی) ترجمہ ۔ بروایت عبداللہ فرمایا حضور پاک نے نہیں فوت ہوتا کوئی اصحابی میرا کسی زمین میں ۔ الا بعث قائدا و نورا لهم يوم القيامة ۔ ترجمہ ۔ مگر اٹھایا جائے گا دن قیامت کے اس حال میں کہ کھینچنے والا ہوگا تمام قبرستانوں کو طرف جنت کے

بھلا جنہاں نوں نال نبی دے دل دا فضل خزینہ — اوہ کیوں محروم جنت تھیں رہسن توں کجھ سمجھ بیدینا
حضرت نبی کہیا جو دیکھے مینوں نال ایمانی — اوہ کدے نہ دوزخ داخل ہوسن مسئلہ جان حقانی
جو میرے ویکھن والیاں ویکھے اوہ بھی بچے عذابوں — جو سنگ نبی دے رل گزرے تنہاں کی خوف عتابوں

مسئلہ ۔ حضرت مولانا شاہ عبدالعزیز دہلوی فرماتے ہیں کہ شیعہ مرد کا سنی عورت سے نکاح جائز نہیں ہے چنانچہ فتاویٰ عالمگیری میں ہے من انکر امامة ابوبکر الصدیق فھو کافر والرافضی اذا سب الشیخین فھو کافر ۔
ترجمہ ۔ جو کوئی خلافت ابوبکر صدیق کا منکر ہے وہ کافر ہے ۔ اور جو رافضی صدیق اکبر اور عمر فاروق کو گالی دے وہ بھی کافر ہے ۔ اور ایسا ہی محیط میں امام محمد بن یوسف … کرمانی سے سوال کیا گیا عمن … ابوبکر و عمر فقال یقال کافر قیل نصلی قال لا ۔ ترجمہ ۔ کہ جو کوئی گالیں … عمر فاروق کو فرمایا وہ کافر ہے ۔ پھر سائل نے عرض کی کہ اس کی نماز جنازہ پڑھیں ۔ فرمایا نہ ۔

مسئلہ ۔ احمد بن یونس فرماتے ہیں … کوئی حضرت علی کو ابابکر و عمر فاروق سے افضل جانے اس کے پیچھے نماز پڑھنی اور اس کا جنازہ کرنا مکروہ ہے جیسا کہ خلاصہ میں ہے الرافضی ان فضل علیا علی ابوبکر و عمر فھو مبتدع ولو انکر خلافة الصدیق وعمر فھو کافر ۔ ترجمہ ۔ یعنی رافضی اگر فضیلت دے علی کرم اللہ وجہہ کو اوپر ابابکر و عمر کے تو بدعتی ہے ۔ اور انکار کرے خلافت صدیق اکبر و عمر فاروق کا تو کافر ہے لا یؤکل ذبائحهم لانهم مرتدون ۔ نہ کھایا جاوے ذبح کیا ہوا رافضی کا اس واسطے … مرتد ہے ۔ لیس للرافضی شفعة وانما الشفعة للمسلم ۔
ترجمہ ۔ نہیں ہے واسطے رافضی کے حق شفعہ کہ حق شفعہ واسطے مسلمان کے ہے ۔
فائدہ ۔ رافضی منسوب ہے رفض سے یعنی ترک کر دینا چھوڑنا اور عام طور پر رافضی کہتے ہیں ۔ جو اصحاب ثلاثہ کا دشمن ہو اور ان کی خلافت کا منکر ہو ۔ وقیل … یعنی رافضی وہ گروہ ہے جو چھوڑتا سوار اپنے کو ۔

نظم

حضرت عمر صدیق دو … پاک … — عثمان غنی علی کرم اللہ دونویں میں جوائی
اپنی بی بی حضرت … عمر دے نال … — … بہتری پاک محمد فاطمہ جائی
یک بیٹا اس دے لشکروں … — وچہ کتاباں لکھدے جس نوں زید عمر دا جایا
غرض جو ہاتدی آپس اندر … — … رشتہ داری جانے خلقت ساری
ادب لحاظ چھوڑنا ہکو سبب … کرنا آیا — برا کہے نوں محل نہ آکھو پاک نبی فرمایا
استغفراللہ ایہہ سنگارانہ ادا ہوندا ہے ناہیں — … نوں تابدار چوہا نداجیتا تیرے تائیں

پنجابی

ہن وچہ پنجاب شیطان دکھالے گھتے وچہ گمراہیں — بدعت شرک کفر دیاں رسماں کولوں مڑدے ناہیں
مرزائی چکڑالوی رافضی مذہب … — … ایہہ شتر لیں بے مہاراں

Marfat.com

اَنَا رَبِّی رَاضٍ آکھیا ادب کنوں تنواری — میں راضی ہاں راضی رب تے سوہنے توں جاں نثاری
واہ دا یار صدیق محمدؐ صدقے مال تے جاناں — گھول گھمایا نبی صاحب توں سارا مال خزانہ
اِتنی زر دولت جد اس نے رب رسولتوں گھولی — اجے بھی کہن منافق اُس نوں بیدینا ندی ٹولی
آکھن اوہ زر دولت کارن صدق صدیق لیا یا — جس دولت دے تائیں اُس نے صدقے کر دکھلایا

مسئلہ:- جب صدیق اکبر ایمان لائے تھے۔ تو آپ کے پاس بہت سا مال تھا۔ سب مال راہ مولیٰ خدمت اسلام میں خرچ کر دیا۔ جب آپ نے وفات پائی تو آپ کے پاس کوئی چیز باقی نہ تھی۔ اور نہ ہی آپ نے کوئی زمین وغیرہ خریدی۔ صرف بیت المال سے بقدر ضرورت مال لیتے اور جو مال غنیمت آپ کے حصّہ میں آتا تھا وہ بھی بیت المال ہی میں جمع کرتے تھے۔ یعنی صدیق اکبرؓ اپنے لئے بھی زاہد تھے اور اپنی اولاد کے لئے بھی زاہد تھے۔ اور حضرت علیؓ بھی زاہد تھے اپنے لئے اور اپنی اولاد کے لئے زاہد نہیں تھے۔ کیونکہ جب حضرت علیؓ نے وفات پائی تو آپ نے چار زوجہ چھوڑے جن کے برابر اولاد چھوڑی۔ اور انیس لونڈیاں چھوڑی۔ اور بہت سے [illegible] غلام چھوڑے۔ اور باغ اور مکان بھی اس قدر چھوڑے کہ وہ ہر ایک کو اپنے اپنے حصّہ کے موافق کافی [illegible] صاحبزادے ترکہ لینے کے سبب غنی ہو گئے تھے۔ اور صدیق اکبر نے کوئی ترکہ بعد وفات نہیں چھوڑا۔

نو درجے اصحاباں نالوں وُدھ صدیق ہتھ آئے — بیشک ہور کسے [illegible] صحابی نہ ایہ منصب پائے
ابو بکرؓ دا باپ قحافہؓ خاص ایمان لیا یا — درج ہویا [illegible] صحاباں اندر عالی درجہ پایا
ام الخیر صدیق اکبر دی فضلوں ماں پیاری — اوہ بھی خاص [illegible] ایمان لیائی پیش رسول غفاری
ماں پیو مومن ابو بکرؓ دے رحمت فضل ستاری — ایہ اکرام [illegible] اکبرؓ نوں فضل کنوں رب باری
بھی دو حرم صدیق اکبر دے راوی ذکر سناندا — راضی ہو [illegible] جنہاں دے دوہاں ایمان لیاندا
ام رُمان تے اسماءؓ بی بی صاحب عزت عالی — دو فرزند [illegible] جنہاں تھیں پیدا کیتے رب متعالی!
عبد الرحمٰنؓ محمدؐ دونوں پیارے سکّے بھائی — اونہاں [illegible] مقبولاں فضلوں عالی عزت پائی
ابو عتیقؓ بھی دوست ربدا پوتا ابو بکرؓ دا — اوہ بھی [illegible] وچہ اصحاباں تابعدار امر دا
بیٹیاں ابو بکرؓ دیاں دونویں صاحب شان صفایاں — حضرت [illegible] لایاں
قرب حضوری درجہ اسنوں وچہ دربار الٰہی! — اُسدی [illegible] قرآن گواہی
جبرائیل ہووے جد حاضر پیش رسول گرامی — [illegible] حضرت عائشہؓ کارن [illegible] سلامی
عرض کرے سردار نبیؐ نوں امر جویں رب [illegible] — کہو میرا [illegible] علیکم [illegible] عائشہ [illegible] ماہیں!
دوجی بیٹی ابو بکرؓ دی حضرت اسماءؓ آہی — حرم زبیرؓ [illegible]
شاہ زبیرؓ پھوپھیرا بھائی حضرت پاک نبیؐ دا — [illegible] رحمت [illegible] پروا ہی
محمدؐ بیٹا ابو بکرؓ دا بی بی اسماءؓ جایا — [illegible] صاحب [illegible] عقیدہ
ایڈا اکرم صدیق اکبر اصحاباں کنوں نیارے — [illegible] نوں عبد الرحمٰنؓ رب کریم عطا یا
تد ہاں اِک نبی دیاں تائیں جو سے دُکھ پہنچایا — [illegible] مت بیدیناں دی جو کردے شور گمارے
ایہ سب ابو بکرؓ دا مولیٰ [illegible] دوعا دے — ہو قربان تصدیق نبی نوں موڑیاں آپ جایا
نہیں تاں جوڑا پاک نبی نوں کیکر دُکھ پہنچاوے

فائدہ:- جب حضرت [illegible] ہجرت کرکے غار ثور [illegible] مکہ شریف سے

انہاں تمامی بدعتیاں دی مجلس مول نہ کریئے ایہہ مجلس ایمان دکھاوے قہر الٰہوں ڈریئے
ایہہ سارے ڈولے بدعت والے پہلوں ... ہے بدصحبت نے مار مکایا گھتیا بنجہ کورا ہے
جہاں ہن بدعت وچہ انہاں دے لائے تنبو ڈیرے ہُن اونہاں مڑن محال دسیندے آکھے تیرے میرے
جو خاصے یار نبیدے دے دلوں بجا نوں پیارے! اوہ سب مقبول الٰہی ہیں آل اصحاب جو سارے
دشمنی اونہاں رافضیاں دے دل وچہ محکم ہوئی! گالیں دین عبادت جانن مت کی دیوے کوئی
کجھ انصاف تیاس کرو تسیں جیکر حق کھلیندے حُب نبیؐ ہور آل نبیؐ دعوٰی تسیں رکھیندے
اسیں بھی سب محب انہاں دے تابعدار مدامی آل نبیؐ تے دلوں بجاوں ہوئے فدا تمامی
پر باقی یار جو سب نبیدے اوہ ... اساں پیارے تسیں انہاں دے دلوں بجا نوں دشمن جانی سارے
ماڑیہو دی تساں بھلایا ٹھگاں ... س بیوجے اوہ دشمن تساں دوست جاتا بیڑا ڈب گیو جے
وس اساڈے کجھ نہیں ہن ... ہدایت ... ی جیکوئی لکھ کریئے نصیحت جاوے سب بربادی
جے ہن اکو دلیلاں لیایئے ... دے ہک نصیحت میری منّوں جے تساں دل بھاوے
اصحاباں نوں برا نہ ... ہی حرم نبیدیاں بُرا نہ آکھو ماواں جانوں بھائی
ہُن بس کر اسمٰعیل فقیرا ... سنائیں جو کوئی سن کر عمل کماسی لیسی اجر جزائیں
مُورکھ نوں کی مپند نصیحت ... ی پالا لکھ صابون کمبل نوں دیئے انت کالے دا کالا

فصل سوم

در فضائل و مناقب و ایمان و کنیت ... و نسب نامہ و فتوحات و وفات ابا بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِیْنَ ۝ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَیْرِ خَلْقِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَاَزْوَاجِهٖ وَبَنَاتِهٖ اَجْمَعِیْنَ بِرَحْمَتِكَ یَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ ۔ اَشْهَدُ اَنْ لَّاۤ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ ... تَعَالٰی مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ وَالَّذِیْنَ مَعَهٗ ۔

ترجمہ :- اے پیغمبر ... کے فرمایا اللہ تعالیٰ ... کے رسول ہیں ۔ جو لوگ ساتھ اس کے ہیں اس سے مراد صدیق اکبر ... اِذْ اَخْرَجَهُ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا ثَانِیَ اثْنَیْنِ ... اول غار ... میں جب آپ ... تشریف لے گئے ۔ الغرض ہر جنگ و ہر ... سَكِیْنَتَهٗ عَلَیْهِ ۔ ... رکاب رہے ۔ حتیٰ کے بعد وفات کے بھی آپ کے ساتھ ہی روضہ اقدس میں

ترجمہ ۔ جب کفار مکہ نے نکالا پیغمبرؐ کو اور دو ... کر قبر سے اٹھیں گے کَمَا قَالَ النَّبِیُّ لِاَبِیْ بَكْرٍ اَنْتَ صَاحِبِیْ حضرت محمدؐ نے اپنے یار غار ابو بکرؓ کو ۔ نہ غم کر تحقیق اللہ ... فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ابا بکر صدیقؓ کو کہ تو اوپر ابا بکرؓ کے ۔

فائدہ :- یہ آیت خاص ابو بکرؓ کے حق میں نازل ہوئی ... ساتھ رہا ۔ اور تمام اصحاب کو تکلیف پہنچی تو ابا بکر صدیقؓ ابو بکر حاصل ہوئے ۔ اول تو اللہ و رسولؐ ابو بکرؓ کو ... جس طرح قوم موسیٰ علیہ السلام نے کہا تھا فَاذْهَبْ اَنْتَ کو ساتھی بنائے ۔ اور یہ اول سفر ہے کہ ابو بکرؓ ... موسیٰ علیہ السلام ... گرد ... سے اور تحقیق ہم یہاں

[...]ٹھے ہیں ۔ بَلْ نُقَاتِلُ عَنْ يَمِيْنِكَ وَعَنْ شِمَالِكَ وَاَمَامَكَ وَ[خَلْ]فَكَ حَتّٰى نَقْتُلُ اَعْدَآءَكَ اَوْ نُقْتَلُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ
[ترج]مہ ۔ بلکہ لڑیں گے ہم یا رسول اللہ دشمنوں تیرے سے دائیں بائیں آگے پیچھے تیرے تا جو قتل کریں ہم دشمنوں کو یا شہید ہو جائیں
[بیچ] راہ خدا کے (روایت مسند از بخاری)

[ق]الَتْ عَائِشَةُ اِنَّ اَبُوْبَكْرٍ دَخَلَ عَلٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ اَنْتَ عَتِيْقُ اللّٰهِ فَيَوْمَئِذٍ سُمِّيَ عَتِيْقَ

ترجمہ ۔ فرمایا حضرت عائشہ رضی اللہ تعالٰے عنہا نے کہ تحقیق داخل ہوئے ابابکر صدیق ایک دن حضرت رسول خدا
[پ]س فرمایا آپ نے اے ابابکر تو آزاد کیا ہوا ہے دوزخ سے یعنی تو قطعی بہشتی ہے پس اس دن سے نام رکھا گیا آپ کا عتیق
[یع]نی آزاد ۔ مَنْ اَرَادَ اَنْ يَّنْظُرَ اِلٰى عَتِيْقٍ مِّنَ النَّارِ فَلْيَنْظُرْ اِلٰى اَبِيْ بَكْرٍ ۔ اور آپ نے فرمایا جو کوئی چاہے دیکھنا قطعی
[بہش]تی کو پس چاہیئے کہ دیکھے ابابکر صدیق کو ۔

جو کوئی چاہے دنیا اندر دیکھے جنتی تائیں ! ۔۔۔ پاک نبی فرمایا دیکھے ابابکر نوں سائیں
جو کے اصحاب اُتے ظن بیاوے کافر مول نہ ہووے ۔۔۔ جو ابو بکر نوں [...] اوہ ایمانوں ہتھ دھووے

الغرض جب اللہ تعالٰے اور رسول پاک نے جس کی تعریف کی ۔ اگر کو[...] [اس] طرح بھونکے یعنی بُرا کہے تو ان کا کیا
نقصان ہے ۔ جیسا کہ سعدی فرماتے ہیں ۔ دشمن چہ کند گر مہربان دوست [...]ے گا اگر دوست مہربان ہو
مسئلہ : حضرت عبد اللہ سے روایت ہے کہ حضرت ابابکر بڑے مالدار [...] جب مشرف با اسلام ہوئے تو چالیس ہزار
[روپ]یہ اسلام کی خدمت کے لئے بموجب فرمان رسول خدا فی سبیل اللہ خرچ کرد[یا] اور چھ ہزار روپیہ ہجرت کے وقت خرچ
[کی]ا ۔ اور دو ہزار سے بلال عاشق کو اُمیہ کافر سے خرید کر آزاد کیا ۔ دو دیگر سا[ت] غلام اور خرید کر آزاد کئے اور باقی روپیہ
[س]ے مسجد نبوی کی زمین خرید کر مسجد نبوی بنوائی ۔

دیکھ مکان نتے راہ مولا اس مقبول دربانے ۔۔۔ کہن منافق [...]لبر دی ہوش نہ رہی ٹکانے
کر افسوس سناون بھائی اسدے وس نہ کوئی ۔۔۔ ماری مت [...]بی نے اسدی عقل آوارہ ہوئی
کیہا صدیق جو تسیں نا بینے دسدا نہیں تسانوں ۔۔۔ کیا جانے [...] مال خزانے جو کجھ مل گئے سانوں
اگلی عمر بیائے بابجوں غفلت نال دنجائی ۔۔۔ جد رب [...] یار ملایا ہوش ٹکانے آئی !
جنت دا دروازہ سانوں دلبر یار دکھایا ۔۔۔ سورج [...] [چ]انن لایا !

مسئلہ :۔ صحیح بخاری میں ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ ایک دف[عہ] [...] [ک]ی ضرورت پیش آئی ۔ تو
[آپ] نے تمام اصحاب کو ارشاد فرمایا کہ جتنی جتنا توفیق [...] [ا]ور [...] تمام اصحاب جس [...] توفیق مال لائے تو صدیق
[...] [...]
[...]نے آپ نے دریافت کیا کہ کتنا مال لائے ہو ۔ اور کتنا گھر چھوڑ آئے ہو [...] تو صدیق
[...]جب خدا اور رسولؐ کے سوا کچھ نہیں چھوڑا ۔

اتنا عرض کیتا جد اس نے پیش حبیب نغاری
کرن روایت ابو بکر دی ایسی حالت ہوئی
ہک پراتی بھوری لے کر گرتہ اوس بنایا
پچھیو یار صدیق اپنے نوں حکم کرے رب سائیں
[...] عالم ابو بکر نوں پچھدے جائیں چائیں !
اتنی بات [...] [...] صد گناہ [...]

[ا]بو بکر دے منکراں دے منہ کالے
[...] پھ[...] ہتھ سنے اور پکڑ چلان کر اسن
دور ہوؤ مردو دو سانوں شکل دکھاؤ نائیں
لیا دسدو دکھا لو سانوں جے تساں سچ الایا
اساں سلوے گوشت شربت پچھے دین ایمان وٹایا

[صلی] اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مَا طَلَعَتِ الشَّمْسُ وَلَا [غَرَبَتْ عَلٰى] اَحَدٍ بَعْدَ النَّبِيِّ
[مش]رق سے لے کر مغرب تک تمام آدمیوں سے بعد نبی کے

Marfat.com

میں تنگ جوڑے کے سبب آپ کو تکلیف ہوئی [illegible] ابا بکر صدیقؓ نے آپ کو کندھے پر اٹھا لیا۔

مسئلہ :- حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ جب حضرت ابا بکر صدیقؓ اپنی خلافت کے وقت ایک جنگ کے وا[illegible] تیار ہو کر اسوار ہوئے اور ننگی تلوار ہاتھ میں لی۔ تو حضرت علی کرم اللہ وجہہٗ نے جلدی سے اونٹنی کی مہار پکڑ کر کہا۔ کہ میں آ[illegible] کو وہ بات کہتا ہوں جو رسول پاکؐ نے جنگ احد میں آپ کو فرمائی تھی۔ کہ تلوار میان میں کرو اور اپنا دُکھ ہمیں نہ دکھاؤ [illegible] ہے خدا کی اگر آپ پر کوئی مصیبت آئی تو آپ کے بعد اسلام کا انتظام کوئی نہ ہوگا۔ اور ابو ہریرہؓ سے روایت ہ[illegible] اگر ابو بکرؓ خلیفہ نہ ہوتے تو کوئی عبادت اللہ تعالےٰ کی نہ کرتا۔

مسئلہ :- چند شعر حضرت علیؓ نے ابا بکرؓ کی تعریف میں فرمائے۔

اَبُوبَکرٍ حَبَا [illegible] اللّٰہِ مَالاً — وَاَعْتَقَ مِنْ ذَخَائِرِہٖ بِلَالاً
وَقَدْ وَاسٰی [illegible] نَبِیَّ بِکُلِّ فَضْلٍ — وَاَسْرَعَ فِی اِجَابَتِہٖ بِلَالاً

ابو بکرؓ وچ راہ خدا [illegible] آیا — آزاد کیتا وچ راہ مولیٰ دے بلال حبشی ماجایا
بلال عاشق مشہور [illegible] آیا — صدیقؓ آزاد کیتا ماہ مولا عتبہ کنوں چھوڑایا
ہبی اوہ غمخوار [illegible]ت پائی — جلدی حکم قبول کرے نہ کرے عدولی بھائی
جو کجھ حکم حضور رسالت ابا بکرؓ [illegible]ے تائیں — ابا بکرؓ نہ گردن پھیرے کردا چائیں چائیں
تابعدار صدیقؓ ہمیشہ پاک [illegible] نبیؐ دا آیا — شاہ علیؓ نے خود فرمایا میں نہیں دور بنایا
ہبی اے پنج فضیلتاں خاص [illegible] بکرؓ نے پایاں — ہور کسے دے ہتھ نہ آیاں لکھ دیکھ دلیلاں
اوّل ثور جبل وچ کجھو یار [illegible] بیارا — ہور نہیں کوئی ساتھی دوجا جانے عالم سارا
دوجا بدر دیہاڑے گرمیوں [illegible] بنایا — اس سائے وچ بیٹھ صدیقوں دوجا کوئی نہ آیا
فوج تمامی نال کتاباں کر دی [illegible] دکھائی — ابو بکرؓ سی پاس نبیؐ دے پہرے دار سپاہی
تیجا سارا خبر انسں دا وچ اسلام دے آیا — چوتھا ساتھ نبیؐ دے اندر روضے دفن کرایا
پنجواں ابو بکر دے تائیں نبیؐ [illegible] بنایا — پڑھی نماز صدیقؓ پچھے خود وچ حدیثاں آیا

قصۂ غارِ ثور

[illegible] سورہ [illegible] اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ اِذْ اَخْرَجَہُ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا ثَانِیَ اثْنَیْنِ اِذْ ھُمَا فِی الْغَارِ اِذْ یَقُوْلُ لِصَاحِبِہٖ لَا تَحْزَنْ اِنَّ اللّٰہَ مَعَنَا فَاَنْزَلَ [illegible] سَکِیْنَتَہٗ عَلَیْہِ۔

ترجمہ :- جب کفار کہ نے نکالا پیغمبرؐ کو اور دوسرا اس کا ابو بکرؓ تھا جب دونوں تھے بیچ غار کے۔ تو اس وقت فر[illegible] حضرت محمدؐ نے اپنے یار غار ابو بکرؓ کو۔ نہ غم کر تحقیق اللہ [illegible] ساتھ اپنے ہے۔ پس اتاری اللہ تعالےٰ نے تسکین اپ[illegible] اوپر ابا بکرؓ کے۔

فائدہ :- یہ آیت خاص ابو بکرؓ کے حق میں نازل [illegible] ہے جس کا کوئی انکار نہیں کر سکتا۔ اور اس آیت میں چھ فا[illegible] ابو بکر حاصل ہوئے۔ اوّل تو اللہ و رسولؐ ابو بکرؓ کو پکا [illegible] ندار جانتے تھے ورنہ ایسے نازک وقت میں کس طرح حکم ہوتا کہ ابا[illegible] کو ساتھی بناؤ۔ اور یہ اوّل سفر ہے کہ ابو بکرؓ [illegible] غار ثور [illegible] ثور سے لے کر مدینہ منورہ تک ہم [illegible]

Marfat.com

دہم رکاب سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے بے ۔ سوائے ابو بکرؓ کے کوئی اصحابی ساتھ نہ تھا ۔

چہ خوش باشد سفر آندم کہ یار ہمسفر باشد — چناں یارکہ زیبا طلعتش کہ رشک قمر باشد
کیا خوش سفر آہے اس ویلے جدیار آوے ہمراہی — ایسا یار جو جن بھی اسدی رہیں ہمیشہ چاہی
سوار ناقہ احمد سرور جن و بشر باشد ! — کہ عنانش درکف صدیق پیر نامور باشد
جد اسوار ڈاچی پر ہوئے سرور جن انساناں — پھڑی مہار صدیقؓ ولی نے ثریا مردیگانہ

دوم ۔ اللہ تعالیٰ نے ابو بکرؓ کے حق میں یصاحبہ کا لفظ استعمال فرمایا ہے جس سے صاحبیت کا منصب ثابت ہوتا ہے ۔

سوم ۔ اِنَّ اللّٰہَ مَعَنَا سے ابو بکرؓ کی فضیلت از حد ثابت ہوئی ۔

چہارم ۔ فَاَنْزَلَ السَّکِیْنَتَہٗ عَلَیْہِ سے تو صاف ظاہر ہے اور قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ اپنی تسلی ان لوگوں کے لئے فرماتے ہیں جو پکے ایماندار اور اسلام میں مضبوط ہوتے ہیں

فائدہ ۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ ابابکرؓ کا شان رفاقت صاحبیت یارانی کی ... رفاقت داری اسلام وقرآن کریم سے ایسے ثابت ہوا کہ جس کا کوئی بھی انکار نہیں کر سکتا ۔ اگر کوئی انکار کرے تو ...

ابو بکرؓ دا شان خدا نے وچ قرآن بتایا — اوہ سرور ... ہجرت کر کے نال نبیدے دھایا
دسویں وچ سیپارے اللہ واضح کر سمجھایا — ابو بکرؓ ... حق اندر خود آیت وحی لیایا
یکے وچوں خوف کفاراں سرور باہر آئے — جد کل کفاراں قتل نبیدے کارن متے پکائے
پہلوں حضرت ابابکرؓ وچ ثور جبل دے آیا — کیتے ... صفائی اس نے سرور پھیر بلایا
تن دن اندر غار نبیدی خدمت اس نے چاہی — پھر ... ہوئے روانہ موجب حکم الٰہی
منزل منزل چلدے چلدے دوویں یار سارے — خاص ... اندر پہنچے سوہنے شملے والے
ابو بکرؓ صدیق نبیدا اوہو واساتھ بنایا — نہ کوئی ایسا ساتھی ہر گز وچ ... اندر آیا
اس پہلی منزل مشکل اندر واہ وا دتی یاری — رب ... کیہا توں یار نبیدا ہویا فضل غفاری
یصاحبہ لا تحزن آیت ظاہر پئی دسیاوے — نا ... ہاک نبیدے خود اللہ فرماوے
غار ثور وچ ابو بکرؓ بن ہور نہ کوئی آیا — ثا ... داشان سوایا
ابو بکرؓ اصحاب نبی رب جل وچ قرآن بتاوے — ... سدی ساتھ ہی ... پکے جنیں دل بھاوے
اوہ آپس وچ پیار محبت ہکدمیں ... — تے قبر اندر بھی یکے ...
تے روز قیامت قبراں وچوں رلکر اٹھن والے — حشر دیہاڑے ابو بکر دے منکراں دے منہ کالے
منکر ابو بکرؓ دے اسدن رورو پچھوتاسن — جس دن پاک محمد سرور پکڑ چلان کراسن
کیسی پاک محمد ابو بکرؓ دے دشمناں تائیں — دور ہوؤ مردود اساں نوں شکل دکھاؤ نائیں
صدق صدیق سیا پایاسی تساں دشمن کویں — لیا ویسو دکھالو ساں نوں جے تساں سچ الایا
اسدن مارن ڈھائیں آکھن بن اوہ وقت ... — اساں سلوے گوشت شربت پچھے دین ایمان ونجایا

حدیث راہ ترمذی بروایت عبداللہ ، قَالَ : نَبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ مَاطَلَعَتِ الشَّمْسُ وَلَا غَرَبَتْ عَلٰی اَحَدٍ بَعْدَ النَّبِیِّیْنَ اَفْضَلَ مِنْ اَبِیْ بَکْرٍ ۔ ترجمہ ۔ فرمایا حضور پاک نے مشرق سے لے کر مغرب تک تمام آدمیوں سے بعد نبی کے

ابابکر صدیقؓ افضل ہیں۔

بعد نبیاںؑ دے ابوبکرؓ ہے افضل خلقت [illegible]ی
جس اوّل آخر نال نبیؐ دے محکم رکھی یاری

اوہ پیش بنوت دوست آہا پچھے [illegible]ت پیارا
غار اندر بھی اوہو ساتھی جانے عالم سارا

بھی علی کہیا خود ابوبکر نوں توں [illegible]ردار ہمارا
وِچ سب اصحاباں ناوں بہتر آہو یوں نبیؐ پیارا

نبیؐ کہیا احسان کیتا جس میں پر وِچ [illegible]عمر دے
اداکیتا میں بدلہ سب دا باجھوں ابوبکرؓ دے

اسنوں بدلہ دیسی اللہ اندر دوہاں جہاناں!
میں اسدے مالوں نفع جو پایا باہر حد بیانوں

عمرؓ کہیا جو عمر ساری وچہ میں خود [illegible]ں کمائے
اوہ سارے ہکے رات برابر ہرگز مول نہ آئے

جس وچہ یار پیارے جانی دنجہ پہنچے وچہ غارے
صدیق ولی وڑ غار تمامی کرے درست سنوارے

جو کجھ آفت میں نوں آوے تینوں کجھ نہ تھیوے
ٹاکیاں پاڑ دیوے وچہ دتھاں جتھے سوراخ دسیوے

چادر پاڑ مکائی پر دو کھڈاں [illegible]ق[illegible] رہیاں!
اونہاں دوہاں وچہ ابوبکرؓ نے اڈیاں آپ پھسائیاں

پھر حضرت آکر سُتے رُکھ سر [illegible] دے
ڈنگیا سپ نہ پیر ہلایا پر چشموں آنسو جھڑدے

نبیؐ کہیا کی ہویا تینوں [illegible]
سرور لب لایا دُکھ ہٹیا وچہ مشکوٰۃ لیایا

واہ واہ شان صدیقؓ [illegible] وچہ [illegible] آوے
اسدا دشمن رب دا دشمن پاک نبیؐ فرماوے

بلکہ دشمن کل جہاناں وچہ زمین اسماناں
ہیں لکھ حدیث دیکھاواں تینوں سُنتوں مردجاناں

كَمَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ يَكْرَهُ فَوْقَ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ اِنْ تُخَطَّاَ اَبُوْبَكْرٍ فِي الْاَرْضِ۔
(از مشکوٰۃ)

ترجمہ۔ عبداللہؓ بن عمرؓ سے روایت ہے [illegible]رم صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق اللہ تعالےٰ بہت بُرا جانتا ہے سات آسمانوں پر اس شخص کو جو زمین میں ابوبکرؓ کی قسم کی بدگوئی [illegible]ے۔ الغرض جو کوئی مرد عورت ابوبکر صدیقؓ کی بدگوئی کرے یا سنے بخوشی رضا اس پر سات آسمانوں کے فرشتے اور خود اللہ [illegible]ے لعنت کرتے ہیں۔

اے دشمن ابابکرؓ دے کرے تو یہ الیس خبر[illegible]ں
اوہ مؤمن بھی ہک قبر وچہ دو نویں توں نچ نکل دیاوں

اوہ دنیا وچہ اکٹھے برزخ [illegible]
یعنے ہکے روضے اندر دو نویں یار سمائے

بھی روضیوں اٹھ کر[illegible]ن
صدیق ولی دے دشمن جیہڑے اسدن کچھیونا سن

مسئلہ:۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہ فرمایا کر[illegible] صدیقؓ سے بڑھ کر کوئی مرد بہادر نہ تھا۔ جب کوئی شخص کہ [illegible] جلدی [illegible] آپ کی حمایت کے [illegible] ہو جاتے۔ چنانچہ جنگ احد میں جب اصحابہ کرام کو شکست ہوئی تو ابابکر صدیقؓ جلدی [illegible] کر حضور پاک کے سر مبارک پر نگہبانی کیواسطے کھڑے ہو گئے کہ شاید کوئی کفار آپ کو تکلیف نہ دے۔

ذکر ایمان [illegible]یق اکبرؓ

آپ کا ایمان لانا تو شیعہ کتابوں میں بھی ثابت ہے۔ جیسا [illegible] صاحب نور اللہ شوستری جو معتبر مورخ شیعہ ہے وہ اپنی کتاب المومنین میں یوں لکھتے ہیں کہ خالد بن سعید نے خواب میں دیکھا کہ میں ایک آتش کے کنارے پر پڑا ہوں۔ اور باپ میرا مجھکو آتش کی طرف کھینچتا ہے تو اچانک مجھے رسول پاک محمد صلی [illegible] علیہ وآلہ وسلم [illegible] کھینچ۔ اور فرمایا کہ میری طرف آ کہ تو آتش میں نہ

Marfat.com

پڑے۔ پس جب خالد بن سعید خواب سے جاگے تو کہا قسم ہے خدا کی یہ خواب سچا ہے۔ اُسی وقت رسُول پاک کی طرف چلا تو راستے میں ابو بکرؓ سے ملاقات ہوگئی۔ تو خالد نے اپنا خواب ابو بکرؓ کو سنایا۔ ابو بکرؓ نے بھی اس کی موافقت کی۔ اور دونوں مل کر حضرت محمد صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کی خدمت میں آکر مشرف باسلام ہوئے۔ چنانچہ اس عبادت کی جو خالد بن سعید سے سنا تھا اسلام لائے۔

فائدہ:۔ اس روایت سے دو فائدے حاصل ہوئے ایک یہ کہ سب سے اوّل ایمان لانا۔ دوم صرف خواب ہی سُن کر مشرف باسلام ہو جانا ثابت ہوگیا ہے۔

اور صدیق اکبر کا صحیح واقعہ ایمان لانیکا یوں ہے جو سنت اہلجماعت کی معتبر کتابوں سے پایا جاتا ہے

جیسا کہ تفسیر مرادیہ میں ہے کہ جب آپؐ کی عمر مبارک چالیس سال کی ہوئی تو اللہ تعالےٰ نے آپ کو مرتبہ نبوت سے سرفراز فرما کر ارشاد فرمایا۔ کہ سب سے اوّل اپنے تمام اقرباء کو اسلام کی دعوت کرو۔ کما قال اللہ تعالےٰ فی سورۃ الشعراء وَاَنْذِرْ عَشِیْرَتَکَ الْاَقْرَبِیْنَ ۔ ترجمہ:۔ جیسا کہ فرمایا اللہ تعالےٰ نے اے محبوب کے یا رسول اللہ ڈرا اپنے قرابت داروں کو وَاخْفِضْ جَنَاحَکَ لِمَنِ اتَّبَعَکَ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ ۔ اور بچھا کہ بازو تواضع کر اُس کی جو تابعداری کرے تیری مومنوں سے فَاِنْ عَصَوْکَ فَقُلْ اِنِّیْ بَرِیْٓءٌ مِّمَّا تَعْمَلُوْنَ ۔ پس جو نافرمانی کرے بیفرمانی تیری پس کہو اس کو کہ تحقیق میں بیزار ہوں اس چیز سے کہ عمل کرتے ہو تم وَتَوَکَّلْ عَلَی الْعَزِیْزِ الرَّحِیْمِ ۔ اور بھروسہ کر اوپر غالب مہربان کے۔ الغرض جب رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے مطابق فرمان الٰہی ان آیات کے تمام قریش کو ایک رات ایک جگہ جمع کر کے فرمایا کہ میں اللہ کا رسول ہوں۔ اور تم کو لازم ہے کہ میری اتباع کرو۔ اور تمام غلط رسومات آباؤ اجداد کی چھوڑ کر میری تابعداری کو لازم پکڑو اور بتوں کی پوجا ترک کر کے ان کو توڑ پھوڑ کر اور سچی توبہ کر کے ایک معبود کی عبادت کرو۔ تاکہ تم کو زندگی جاودانی یعنی ہمیشہ کی زندگی نصیب ہو۔ جب تم ایک اللہ پر ایمان لاؤ گے اور میری رسالت کو حق جان کر میری تابعداری کرو گے تو تم دوزخ سے بچ کر جنت میں داخل ہوگے۔ تو صدیق اکبرؓ رسول پاک سے سنتے ہی فوراً ایمان لایا۔ اور کلمہ شریف لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ پڑھ کر مسلمان ہوگیا اور دیگر قریش طعنہ زنی کرتے ہوئے اپنے اپنے گھر واپس چلے گئے اور اس وقت سوائے ابو بکرؓ کے کوئی ایمان نہ لایا۔

نظم

ابو لہب حضرت دا چاچا ہویا عقلوں خالی ۔ کہندا ہن محمدؐ نے کیسی کلام نکالی!
پیو دادے دا دین چھوڑا دیں لٹا کراں بڑا ماندیں ۔ جنت حاصل کرنا کوں اکھدے راہیں پاویں!
اس گل اندر کی بھلیائی جو تدھ اساں سُنائی ۔ جیدے کارن تدھ بلایا لگا کہن سودائی!
اُٹھ چلے سبھ منکر کرکے قوم قریش تمامی ۔ سب نوں ابو بکرؓ فرمادے سچا نبیؐ گرامی
پکڑو اس دی تابعداری جو فرمان ستاوے ۔ کہن لگے مجہول نکارے اساں یقین نہ آوے
کوئی یتیم محمدؐ سچا معلم ہوگیا تینوں ۔ ہے صدیق پروکیاں خبراں امر الٰہوں مینوں!
سُن کر سارے ابو بکرؓ نوں آکھن جائیں جائیں ۔ کیسی خبر چڑی کی تینوں ساتوں بول سنائیں
بولیا کر تعظیم نبیؐ دی یار صدیق پیارا ۔ اجے نہ ظاہر ہویا ایسی پاک رسولؐ سہارا
میں اک بات عجیبہ ڈٹھی ۔۔۔ ۔ ۔۔۔ دن حال میرے پر کیتا کرم خدا دند عالی

موسم گرمی تھیں میں اکدن دھپ لگی گرمایا
تاں میں چھاویں بیٹھن کارن اک رکھ طرفے آیا

جد میں آ کر تلے کھلویا جھکی درختوں ڈالی
جلدی میں دل حاضر ہوئی بات سناون والی

کہن برابر میرے ہو کر بولی وانگ [illegible] تاں
کہن لگی عجب ظاہر ہوسی سرور دو جہاناں!

جنت دی سرداری جس نوں خاص [illegible] ربانا ں
اُس دی تابعداری باجھوں کسے نہ جنت جاناں

جلدی اس دا دین قبولیں لوکاں [illegible] نہ جائیں
کلمہ پڑھ کر ہو کر قربانی سب فرمان اٹھائیں

جتنیاں باتاں ڈالی مینوں نال پیار سنایاں!
میں اج سرور عالم اندر کل نشانیاں پایاں

کر نہ قبول تمامی اس نوں جانوں [illegible] نہ کوئی
کہن لگے کجھ ابوبکر دی عقل آوارہ ہوئی!

سن کر کسے یقین نہ کیتا ہو گئے سب انکاری
اوّل درجہ ابوبکرؓ نوں ملی غنیمت بھاری

میں صدقے سب قوماں اُتے جو پیغمبر آئے
ربدی طرفوں لوکاں تائیں معجزے انہاں وکھائے

ہے تساں پاس خدا دی طرفوں [illegible] کوئی نشانی
نظر اٹھا کر ابوبکر دل بولیا نبی حقانی!

تساں جو ڈٹھا خواب [illegible] اوں
ہو گئے بہت ستارے اُتھیں حکم خدا رحمانوں

پھر اوہ چن برابر [illegible] ماۓ
اوہ گل یاد کریں اس ویلے یار صدیق پیارے

جیہڑا اُس دن چن مبارک آپ تیرے گھر آیا
ایہو نشانی اساں تساں نوں پاک جمال کرایا

عاشق ہو یوں دیکھ نظارا بخت بلند [illegible] سنانا
قابو کریں جو نکل نہ جاوے میرے گھروں پیارا

حاضر ہو یوں وچ دروازے جلدی بند [illegible] کیتو نی
ہے صدیق ایہو گل کافی حاجت ہور نہ کوئی!

آمَنَّا وَصَدَّقْنَا کہہ کر کلمہ بول [illegible] سنایا
گھر گھر شروع شکایت ہوئی شور شریاں پایا!

جیہڑے گر شور کرن اس ویلے جو ہین شریر [illegible] نے
شان صدیقی سن کر جھگڑے جویں بھکھی وچ دانے

جنہاں دے دل مہراں جڑیاں ازلی قہر [illegible] ہوں
اوہ وچ گمراہی گئے پرپئے ردّ ہوئے درگاہوں

نال قرآن حدیث نہ تاں لکھ کرے نصیحت کوئی
اثر نہ اوہناں ہووے ہرگز قسمت مندی ہوئی

شان صدیق اکبر دا وچ قرآن حدیثاں آئے
پر جیہدی قسمت مندی ہووے کویں ایمان لیاوے

ہن بس کر اسمٰعیل [illegible] نی
جیہدا حب صدیق نہیں اوہ بے ایمان پچھانی

مسئلہ :- بڑوں میں سے [illegible] ایمان لائے ۔ اور لڑکوں میں سے حضرت علی کرم اللہ وجہٗ ، اور عورتوں میں سے خدیجۃ الکبریٰ [illegible] غلاموں میں سے زید بن [illegible] رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین سب سے اوّل ایمان لائے

نسب نامہ ابوبکرؓ

ابوبکرؓ بن عثمان[2] بن عامر بن عمر بن کعب بن سعد بن تیم بن مرۃ غرض کہ ساتویں پشت سے رسولِ خدا کے ساتھ ملتے ہیں ۔ اور والدین نے آپ کا نام عبدالکعبہ رکھا تھا ۔ اور اسلام میں عبداللہ مشہور [illegible] ۔ کنیت آپ کی ابوبکرؓ ہے ۔ اور بکر ایک قوم کو کہتے ہیں اور خطاب آپ کو صدیق کا ملا تھا ۔ جیسا کہ صحیح بخاری وغیرہ میں [illegible] ہے کہ جب رسولؐ پاک معراج کی رات واپس مقام ذی طویٰ میں آگئے تو آپ نے فرمایا ۔ اے بھائی جبرئیلؑ میری قوم کے لوگ میرے معراج کی تصدیق کریں گے ۔ یعنی سچ جانیں گے ۔ چنانچہ

---

[1] ایک قبیلہ کا نام ہے ۔ اور ب ثانی کو زبر سے پڑھنا چاہیے کیونکہ زیر [illegible] تبدیل ہو کر کعبی کا باپ ہو جاتے ہیں ۔ اور یہ بھی شیعوں کا گھڑنا ہے کہ ب ثانی پر زیر پڑھتے ہیں اور طعن کرتے ہیں [illegible]

Marfat.com

جس وقت سرور کائنات نے واقعہ معراج کو ظاہر فرمایا۔ تو مشرکین مکہ ... رجوع ہو کر ابا بکر صدیقؓ کے پاس آگئے۔ لگے کہ آج تیرا
ان اپنے آقا نے نامدار یا سردار پر کیا ہے کیونکہ انہوں نے کہا ہے کہ میں ایک رات میں بیت المقدس کی سیر کر کے صبح کو پھر واپس
آیا ہوں۔ حالانکہ بیت المقدس تک مکہ سے پندرہ دن کا راستہ ہے۔ اور ہم ... تجارت کیواسطے اس سفر میں کئی دفعہ گئے
ہیں کوئی شخص بھی ایک ماہ گذرے بغیر واپس نہیں آسکتا۔ تو ابا بکر صدیقؓ نے فرمایا کہ اگر تم نے خود حضور پاکؐ کی زبان پاک سے سنا
ہو تو بالکل سچ ہے۔ اور بیت المقدس جانیسے جو ایک ماہ کا راستہ ہے تعجب کرتے ہو۔ اگر وہ سرور کائنات آقائے نامدار مولائی
ہیں کہ ہم ساتوں آسمانوں سے اوپر عرش معلی تک سیر کر آئے ہیں جو کئی کروڑ ... سوں بلکہ بے شمار کوسوں کا رستہ ہے تو بھی
یقین کرو۔ کیونکہ آپ کبھی جھوٹ نہیں بولتے اور بیت المقدس تک جا کر آجانا حضورؐ کے شان کے مطابق کوئی بڑی بات
نہیں ہے بلکہ یہ تو ایک معمولی سی بات ہے۔ اُس دن سے حضورؐ پاک نے صدیقؓ لقب عنایت فرمایا۔ اور اسی دن آپ کو
ابا بکر صدیق کہا جاتا ہے۔

بھی جد نبی معراج گذاری مدت سال اٹھاراں | کون کرے اعتبار ... جوں نبی کرے گفتاراں
رب فرمایا نبی صاحب نوں توں سن یار ہمارے | ابا بکر ... کا ... ایہ معراج پیارے
فَذَ الِكَ سُمِّيَ الصِّدِّيقُ ۔ پس اسی لئے رکھا گیا نام ابوبکر کا صدیق ... صدیق کی معراج کی۔

ذکر وفات صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ

ابن عامر سے روایت ہے کہ حضرت علیؓ نے فرمایا کہ جب آپ کا وقت وفات قریب آیا تو مجھ کو اپنے سر کے پاس بٹھا لیا۔ اور
وصیت فرمائی کہ علیؓ جب میں وفات پاؤں تو مجھ کو آپ اس چادر سے غسل دینا جس سے حضرت محمد الرسول اللہ کو غسل دیا تھا۔
جنازہ میرا اس گھر کی طرف لے جانا جس گھر میں محمد مصطفےٰ ہیں۔ اور بعد اس کے روضہ اقدس پر کھڑے ہو کر عرض کرنا کہ یا رسول اللہ
آپ کا یار ابا بکرؓ آپ کے پاس دفن ہونے کی اجازت مانگتا ہے۔ اگر روضہ پاک سے آواز اجازت دفن ہونے کی آئے تو بہتر
ورنہ مجھے جنت البقیع میں دفن کر دینا۔ چنانچہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے مطابق آپ کی وصیت کے ایسا ہی کیا، تو روضہ مقدس
سے آواز آئی کہ اے علیؓ ہمارے یار وزیر اعظم صدیق اکبر کو ہمارے پاس ہی دفن کرو۔ (از مشکوٰۃ) یعنی اُدْخُلُوا دَارَ نُوکُوا عَمَّہٗ
غسل کرو اور دفن کرو ساتھ میرے عزت کے۔

اے دشمن ابابکر دے تینوں ہرگز شرم نہ آئے | نبی جنہاں ... پاس بولائے
علی جنہاں نوں غسل جنازہ کفن دیوں خود بھائی | ... دیریاں نال تنہاں نبی ... سعادت پائی
جو دیری ابابکر دا دیری رب رسول علی دا | بھی حسن حسین ولیاں ... اقدس ... دا
دیریا دیر جنہاں سنگ تیرا وہ دیراں لگیاں بھائی | بھی طرف رسول ... سوہنا یار سعائی
دنیا دے وچہ سچی طرفے بہندا جویں نگینہ | اوتوں روضے اندر بیٹھا جا کر دیکھ بھیدیاں
جا دیکھے اندر دیکھاں باغ بہار مدینہ | جنہاں صدق صدیق نہ جاتا سندا تنہاں نصیبہ
بھی حضرت آکھیا مومن دیدل حب صدیقے بھادے | ... ۔ منافق دے دل بھا ماس ... ذکر صدیق جاں آوے
اے دشمن کر صدق ہمیشہ اُپر صدیق پیارے | بن تصدیق صدیق بے مرسیا الیس سنگ کھارے

مندا حال تے دا جان اسمٰعیل فقیرا
شاہ ... جو سنگر ہوے بے مرشد بے پیرا

ذکر فتوحات صدیق اکبر

جب حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سلہ ہجری ماہ ربیع الاوّل میں انتقال فرما گئے تو باتفاق تمام اصحاب رضی اللہ تعالیٰ علیہم حضرت ابابکر صدیقؓ خلیفہ ہوئے۔ اور سب اصحابہ کرامؓ نے آپ سے بیعت کی۔ اور بعد وفات رسول اللہ کے بہت سے لوگ اعرابی یعنی جانگلی مرتد ہو گئے تھے۔ جو کہ آس پاس مدینہ منورّہ کے رہتے تھے۔ اور زکوٰۃ وغیرہ دینے سے انکار کیا تھا۔ اور حضرت صدیق اکبرؓ نے اُن سے لڑائی شروع کر دی۔ اور مقام موضع نقع تک جو بالمقابل نجد کے ہے فتح کر کے خالد بن ولید کو حاکم کر کے آپ واپس مدینہ منورہ آتے تھے۔ اور خالد بن ولید نے غطفان اور اسد کے ساتھ جنگ کر کے فتح کیا۔ اور مرتدوں کو واپس اسلام میں لائے۔ اور جو لوگ زکوٰۃ سے مرتد ہو گئے تھے پھر زکوٰۃ دینے کے قائل کئے اور چند اصحابی بھی اس جنگ میں شہید ہوئے۔ پھر خلیفہ اوّل نے اسامہؓ بن زید کو ملک شام کی طرف امیر کر کے بھیجا جب وہ ملک شام فتح ہوا تو خالدؓ بن ولید کو مسیلمہ کذاب کی طرف بھیجا جس نے دعویٰ نبوت کیا ہوا تھا۔ اس کو فتح یعنی قتل کر کے اُس جماعہ کو فتح کیا۔ پھر عکرمہؓ بن ابو جہل کو ملک [illegible] کی طرف امیر کر کے بھیجا۔ جب وہ فتح ہوا تو ملک بحران کو فتح کیا۔ جب تمام ملک عرب فتح ہو گیا تو [illegible] اور دیگر ملکوں یعنی عراق کی طرف بے رخ کیا۔ اور انبارین و مزیج اور [illegible] آپ نے اتنے ملک فتح کر کے وفات پائی۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

مسئلہ:۔ حضرت صدیق اکبرؓ دو برس تین ماہ دس دن خلافت نشین ہوئے۔ بوقت شام بروز دو شنبہ یعنی سوموار دوسری جمادی الثانی سلہ ہجری وفات پائی۔

فصل چہارم

در فضائل و ایمان و نسب نامہ و فتوحات و وفات حضرت عمرؓ فاروق

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ لَا یَاْتِیْ الشِّفَاءُ [illegible] اِلَّا هُوَ وَلَا یَنْفَعُ الْمَکَانُ اِلَّا هُوَ وَمَا اَرَادُ الْعَاشِقِیْنَ اِلَّا هُوَ وَمَا مَطْلُوْبُ [illegible] اِلَّا هُوَ اَلْعِبَادُ کُلُّهُمْ ضُعَفَاءُ لَا قَوِیَّ اِلَّا هُوَ وَالنَّاسُ کُلُّهُمْ فُقَرَاءُ [illegible] اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ وَالَّذِیْنَ مَعَهٗ اَشِدَّاءُ عَلَی الْکُفَّارِ [illegible]

ترجمہ:۔ فرمایا اللہ تعالیٰ نے محمد رسول اللہ کے ہیں۔ اور جو لوگ اُس کے ساتھی ہیں وہ سخت ہیں اوپر کفار کے مراد اس سے حضرت عمر فاروقؓ ہیں۔ جیسا کہ ترمذی شریف میں ابو ہریرہ سے روایت ہے قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَشَدُّ هُمْ فِیْ اَمْرِ اللّٰهِ تَعَالٰی عُمَرُ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ۔ ترجمہ فرمایا حضور پاکؐ نے کہ حضرت عمرؓ بہت دبدبہ والے ہیں بلکہ جاری کرنے [illegible] کے اور اب تک کفار اس کی ہیبت سے کانپتے ہیں۔ اور حضرت عمر فاروقؓ ایمان لائے تو کفر کا زور ٹوٹ

بعد صدیقؓ کسب تھیں فضل حضرت عمرؓ پایا ❊ دین ایمان خوبی حسن کیتا رونق عزت پائی
دوئی کفار اتھیں سب دو من اندر پڑ من نالاں ❊ یا رب دینا خدمت رکھیں کر دے عجز نیاز

جس دن عمرؓ ایمان لیا یار رحمت فضل غفاروں ‏— کلمہ [illegible] بلند سنایا ڈردا گیا بازاروں

ڈرلے ملے وچہ رہندے آہے مومن کافر سارے ‏— دین چھپا [illegible] جان بچاون ساتوں بات نہ بھاوے

حکم نبیؐ دا بند جو کردا میری طرفے آوے ‏— کر انکار رسول اللہ دا کوئی سلامت جاوے

کجھ گفتار کلام نہ کیتی ویکھ عمرؓ دا سایہ ‏— جدا کیتے سد [illegible] مومن کافر شان فاروقی پایا

مسئلہ: ابن ماجہ میں حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت ہے [illegible] کہ فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ دن قیامت کے دین اسلام کو آدمیوں کی شکل ملے گی۔ اور حضرت عمرؓ کی شکل کے [illegible] سایہ ہوگی۔ اور دین اسلام میدان حشر میں حضرت عمرؓ کو تلاش کرے گا اور کہے گا اے عمرؓ تو نے مجھے دنیا میں عزت دی تھی آج میں [illegible] کو عزت دیتا ہوں۔ یعنی جس شخص نے دنیا میں تیرے ساتھ پیار کیا میں آج اس کے ساتھ پیار کروں گا۔ اور جس نے دنیا میں تیرے ساتھ بغض اور عداوت کی آج میں اس کے ساتھ عداوت اور بغض کروں گا۔ یہ سن کر دشمنان عمرؓ اور از حد گریہ کریں گے [illegible] پہلے کی [illegible] کر لیا جاتا۔ اگر ہم دنیا میں ان سے محبت کرتے تو کیا اچھا ہوتا۔

[illegible]

دین اسلام نوں آدمیاں دی صورت رب کریسی ‏— [illegible] حکم آن زیارت دیسی

پچھدا پچھدا محشر اندر [illegible] عمرؓ دے جاوے ‏— دوست [illegible] بیوں کر دوست آوے

ایہ کہسی جو طلب زیارت آہی اساں تساڈی ‏— عالم اندر [illegible] عزت تساں اساڈی

عدلوں نور نشان عمرؓ نوں نسی پاک جنابوں ‏— صاحب [illegible] ساں سایہ ہوسی بچن حشر عذابوں

ش [illegible] عمرؓ دا ویکھن دشمن رودن مارن دھاہیں ‏— اکھن ہے افسوس [illegible] وگذری ساڈی عمر گناہیں

دنیا دے وچہ جے کر کردے نال پیار عمرؓ دے ‏— تاں اسیں اجہیں ہو [illegible] دوزخ وچہ نہ مڑدے

رتنے پاک تے [illegible] مکان جنہاں نوں ‏— کفر دین انہاں دے دشمن قہر نصیب جنہاں نوں

بھی فرمایا سرور عالم ہادی بن بشر دے ‏— مومناں دے دل حب [illegible] تے کافر سڑ سڑ مردے

پیشی گوئی ہک پاک محمد اصحاباں فرماوے ‏— بد ذات میری ہک [illegible] بد بخت ناں آوے

دعویٰ اہل البیت محبت کرسن سب زباں نوں ‏— صدیقؓ [illegible] نوں سنداں بن ہوسن دور ایماں نوں

حدیث: کما قال النبی ﷺ قتلہ عمر فہو کافر [illegible] سنت عمرؓ کو [illegible] وہ کافر ہے۔

حدیث: ابی بن کعب از ترمذی قال قال رسول اللہ [illegible] فرمایا حضور ﷺ نے اول جس کے ساتھ دن قیامت کے اللہ تعالیٰ مصافحہ کرے گا وہ حضرت عمرؓ ہیں [illegible]

حدیث: از ابو داؤد۔ حضرت جابرؓ سے روایت ہے قال قال رسول اللہ صلی اللہ [illegible] اول من یسلم [illegible] یا محمد [illegible] الجنۃ عمرؓ۔ ترجمہ فرمایا محمد رسول اللہ نے اول جس پر اللہ تعالیٰ [illegible] سلام کرے گا دن قیامت کے اور جس کا اول ہاتھ پکڑ کر جنت میں داخل کرے گا وہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں۔ [illegible] اللہ تعالیٰ نے مومنوں کو دن قیامت کے قرآن کریم سے ثابت ہوتا [illegible] طرح سورۂ یٰسین میں ہے سلام قولا من رب الرحیم

مسئلہ: حضرت ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ [illegible] رسول اللہ [illegible] قسم ہے [illegible] ذات [illegible] جس کے قبضے میں میری جان ہے [illegible] جس [illegible] میں حضرت عمرؓ کا گذر ہوتا ہے [illegible] پاک ہوتا ہے [illegible] حضرت عمرؓ [illegible] شیطان [illegible] جاتا [illegible] کما قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان الشیطن یفرق [illegible]

[illegible] فاروقؓ سے ڈر کر [illegible] جاتا

بے ڈر کر شیر سے۔

ترمذی ابو ہریرہ ؓ لیایا آکھے نبی ؐ ... باناں — سائے عمر فاروق ؓ ہیندی بھاجڑ کل شیطاناں

جیوں گر گلدوں شیر دے کووں جائے نس نکارا — ایویں نس شیطان جاوں تکھ آوے عمر ؓ پیارا

موافق رائے عمرؓ رب نے بہت احکام بنائے — ہیں آیت لکھ دکھاواں تینوں جے تیرا شک جائے

مثلاً پردہ کی آیت۔ اور دوسری وہ آیت جس میں حکم ہے کہ تین وقتوں میں غلام اور نابالغ لڑکا بھی بغیر اجازت گھر میں داخل نہ ہووے۔ جیسا کہ سورۃ نور پارہ اٹھارہ میں ہے۔ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لِيَسْتَاْذِنْكُمُ الَّذِيْنَ مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ وَالَّذِيْنَ لَمْ يَبْلُغُوا الْحُلُمَ مِنْكُمْ ثَلٰثَ مَرّٰتٍ ؕ مِنْ قَبْلِ صَلٰوةِ الْفَجْرِ وَحِيْنَ تَضَعُوْنَ ثِيَابَكُمْ مِّنَ الظَّهِيْرَةِ وَمِنْۢ بَعْدِ صَلٰوةِ الْعِشَآءِ ۫ؕ ثَلٰثُ عَوْرٰتٍ لَّكُمْ۔

ترجمہ۔ اے لوگو جو ایمان لائے ہو چاہیئے کہ اجازت طلب کریں غلام تمہارے اور نابالغ لڑکے کہ تم میں سے ہیں تین وقتوں میں پہلے نماز فجر کے اور پہلے نماز ظہر کے بیچ ... دن ... پیچھے نماز عشاء کے یہ تین وقت پردہ کے ہیں۔ شان نزول اس آیت کا یہ ہے کہ ایک دن حضرت عمر فاروق ؓ ... میں تھے۔ کہ کسی کو اس وقت دیکھنا نہ چاہتے تھے تو اچانک ایک غلام آپ کا بلا اجازت گھر میں داخل ہوا تو آپ ... اور دل میں خیال کیا کہ اگر اللہ تعالیٰ ان تین وقتوں میں غلام اور لڑکے کا آنا گھر میں سوا اجازت کے اپنی کلام میں بند کر دے تو کیا ہی اچھا ہو۔ اسی وقت اللہ عزوجل نے موافق رائے عمر فاروق ؓ کے قرآن مجید میں ان تین وقتوں میں بغیر اجازت کسی کا گھر میں آنا منع فرمایا ہے۔ اور تیسری آیت یہ ہے کہ جب جنگ بدر کے قیدی آگئے تو سرور کائنات نے اپنے تمام اصحاب کرام سے مشورہ لیا کہ ان قیدیوں کے ساتھ کیا سلوک کرنا چاہیئے تو سب سے اول حضرت عمر فاروق ؓ نے یہ رائے دی کہ ان قیدیوں کو قتل کرنا چاہیئے تاکہ کفر کا زور ٹوٹ جائے۔ اور حضرت ابا بکر صدیق ؓ نے یہ رائے دی کہ ان سے جزیہ لے کر چھوڑ دیا جائے تاکہ اس مال سے اسلام کو فائدہ پہنچے۔ یعنی ہتھیار وغیرہ سامان بن جائے۔ تو آپ نے مطابق رائے صدیق اکبر ؓ کے فیصلہ کیا تو اللہ تبارک وتعالیٰ نے بذریعہ وحی ارشاد فرمایا جیسا کہ پارہ دسویں سورہ انفال میں ہے۔ لَوْلَا كِتٰبٌ مِّنَ اللّٰهِ سَبَقَ لَمَسَّكُمْ فِيْمَاۤ اَخَذْتُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ۔ اگر نہ ہوتا لکھا ہوا اللہ کی طرف سے پہلے اس سے البتہ پہنچتا تم کو عذاب بڑا دکھ دینے والا۔ پس رو دئے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور فرمایا کہ اگر عذاب کرے اللہ تعالیٰ تو سوا عمر ؓ کے کوئی نہیں بچ سکتا۔ اور فرمایا اے عمر ؓ مبارک ہو تجھ کو کہ تیری رائے کے مطابق اللہ تعالیٰ نے ... اور بہت سی آیتیں مطابق رائے عمر ؓ کے اللہ تبارک وتعالیٰ نے نازل فرمائی ہیں۔ كَمَا قَالَ النَّبِيُّ ... اِنَّ الْحَقَّ يَنْطِقُ عَلٰى لِسَانِ عُمَرَ وَقَلْبِهٖ۔ ترمذی از عبداللہ بن مسعود ؓ جیسا کہ فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تحقیق حق جاری ہوتا ہے اوپر زبان اور دل حضرت عمر فاروق ؓ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے

دیکھ ... کہیا حضرت حبیب جبرائیلا — دیکھ فرشتیاں شان عمر ؓ دا کیکر دس جلیلا

وحی کہیا جے شاہ عمر ؓ دا درجہ سب سناداں — ساڈے نو سو برساں گزرن تاں بھی سرے نہ جاداں

جیہڑا امیدا ہے نبیر ے کیہوں کارن امت تیری — ایویں سب صدیق عمر ؓ دی چاہیئے اوہناں دو جیہڑی

حاصل کلام جس طرح سوائے کلمہ محمدی کے کسی کی نجات نہیں ... اسی طرح سوائے محبت صدیق و عمر ؓ کے کسی کی نجات نہیں خواہ کیسا ہی عابد زاہد ہو۔ جیسا کہ امام منصور باللہ ابن یحییٰ بن حمزہ زیدی ... اپنی کتاب انوار الخافیہ کی آخر بحث امامت میں سوید بن غفلہ سے روایت کرتے ہیں جو بہت لمبی عبارت ہے گر یہاں مختصر بیان کرتا ہوں۔ اور پورا بیان انشاء اللہ آگے آوے گا۔ قَالَ مَرَرْتُ بِنَفَرٍ يَنْتَقِصُوْنَ اَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ ... عَلِيٌّ كَرَّمَ اللّٰهُ ... وَالَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ لَا يُحِبُّهُمَا اِلَّا مُؤْمِنٌ فَاضِلٌ وَلَا يُبْغِضُهُمَا اِلَّا شَقِيٌّ مَارِقٌ۔ ... سوید بن غفلہ سے کہ میں گزرا ہیں

Marfat.com

ایک قوم پر جو بدگوئی کرتی تھی ابو بکرؓ و عمر فاروقؓ کی۔ پس خبر دی ابن [illegible] حضرت علیؓ کرم اللہ وجہہٗ کو۔ پس فرمایا حضرت علیؓ نے قسم ہے مجھ کو خدائے رحمان کی جس نے پیدا کیا زمین آسمان کو نہیں کوئی [illegible] دوستی رکھتا ابابکر صدیقؓ و عمر فاروقؓ سے۔ مگر مومن مخلص اور نہیں کوئی دشمنی رکھتا ساتھ ان کے مگر بڑا بدبخت خارج دین ایمان کَمَا قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ لَوْ کَانَ بَعْدِیْ نَبِیٌّ لَکَانَ عُمَرَ۔ از مشکوٰۃ روایت ہے عبداللہ بن عمرؓ سے کہ فرمایا نبی [illegible] کریم نے اگر میرے بعد کوئی نبی ہوتا تو عمر فاروقؓ ہوتا۔

نظم

حضرت آکھیا ساتھیں پچھے نبی جے ہوندا کوئی — بیشک عمرؓ [illegible] نبی ہوندا پر ایہ بات نہ ہوئی
اخبار فرنگی وچہ انگریزی لکھیا اک عیسائی — عمر جیہیا اک [illegible] کر نیل جے ہوندا کفر نہ رہندا کائی

حدیث، عبداللہ بن مسعودؓ از بخاری، قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ مَا زِلْنَا اَعِزَّۃً مُنْذُ اَسْلَمَ عُمَرُ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ۔ فرمایا رسول اللہ نے کہ ہم ہمیشہ با عزت رہے جس دن سے حضرت عمرؓ ایمان لائے ہیں۔

رہے ہمیشہ باعزت اسیں سرور نے فرمایا — جس [illegible] تو [illegible] بہادر وچہ اسلام دے آیا
دشمن اسدے سر نیڑ مرنے کردے حسد ہزاراں — شا[illegible] [illegible] اسلام نے بیدیناں کی ساماں
واہ دا باغ بہار محمدی حضرت عمرؓ سجایا — کسریٰ [illegible] عمرؓ پڑھایا
ایڈی ہمت جو رکسے نے مول نہ کیتی بھائی — پر بیدیناں [illegible] نوں حسد عداوت ہار نصیبوں آئی
عادت آہی عمرؓ والی دی رات پوے جد بھائی — ہر اک شخص ٹکانے لگے آپ دا اپنی جائی
موج آراموں نال خوشیدے لوگ تمامی سوندے — ایہ لوکاں دی دریافت کارن رہن ہمیشہ بھوندے
سادہ کھانا سادا بانا آپ ہمیش ہنڈایا — سنت پاک نبیؐ دی اندر ذرہ فرق نہ پایا
بھاویں قیصر کسریٰ والے بخشے رب خزانے — تاں بھی مول نہ سادگی اپنی چھوڑی عمرؓ یگانے
پاٹے مونٹے کپڑے اپنے رکھے سدا دوالے — کردے پسند لباس نہ ہرگز عمرؓ اکبر والے
جس دن تخت خلافت بیٹھا اوہ مقبول تعالیٰ — اُسدن گل پیراہن آہا سترہ ٹاکیاں والا
ظاہر وچہ پیراہن اُسدا پیراں نال بھر دیا — ایہ [illegible] باطن گوڈریا نوں وچہ لعل لپیٹیا ہویا
ناکوئی پاس وزیر تے نہ کوئی چوکیدار سپاہی — نا [illegible] حشمت شاہی
قصہ کوتاہ رہن ہمیشہ ایویں سادہ مرادے — کد [illegible] کیتا مرد خدا دے
آیو بھائی اصلی برکت بخشے رب جنہاں نوں — ظاہر شوکت شاناں والی کجھ نہیں لوڑ تنہاں نوں
تاں کجھ فخر لباساں والی لوڑ انہاں نوں کائی — خدمت دینی سمجھن اپنی عزت تے وڈیائی
لیسے خدمت ملتیں او، عزت جگ سارے وچہ پاون — بھلیاں چھونداں تنہ وڈیائیاں ہرگز کم نہ آون

غزل

کی ہے عمرؓ نے خلافت دھوم دھام سے — ایران سے خراج لیا شام انگلستان سے
شوکت بھی فخر کی تھی عمرؓ کے نام سے — اگر شبہ ہو تو پوچھ لو ہر خاص و عام سے
طہران اور عراق میں سکہ جما لیا — گبروں کا نام ملک عجم سے مٹا دیا
اگر دشمن زمانے تو کیا [illegible] ہے — جس کی تعریف کر رہا سارا جہان ہے
مانند جام جیٹھ کے ان کی [illegible] ہے — ہمیشہ ہی وہ تو یہ بھی سورج کا زوال ہے

مگر اس سے نہیں مٹتا سورج کو زوال ! یوں ہی بے سرٹر سرٹر مرگئی قوم بے اقبال

ذکر حلم وانصاف وکرامات حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالے عنہٗ

مسئلہ :- روایت کرتے ہیں کہ ایک دن حضرت عمر فاروقؓ کا قدم مبارک بھول کر ایک کے پیر پر آگیا تو اُس نے کہا کہ اندھا ہے، تو نے میرا پاؤں توڑ دیا۔ حضرت عمرؓ نے نرمی سے جواب دیا۔ کہ اے بھائی میں اندھا تو نہیں ہوں مگر میری خطا معاف کرنا۔ یا مجھ سے بدلہ لے لو۔ سبحان اللہ حضرت عمر فاروقؓ کیسے منصف مزاج تھے۔

عدل انصاف جو شاہ عمرؓ دا راجی ذکر سنایا ۔ حال اک دا دیکھن کارن ساتھ غلام رلایا
اک ڈاچی اسواری کارن ایسا عدل کماون ۔ وارو وار غلام اپنے نوں ہک ہک میل چڑھاون
ڈاچی اپر غلام چڑھایا جیسی ... دی واری ۔ مہار ہتھ تے پاپیوں لنگھے عرض غلام گذاری
خدمت وچ مسلمانی ہوون کی ... ۔ ایہ ادیکھن نہیں تساں نوں دعوٰی جنہاں غلامی
عمرؓ کہیا ہے عزت ساری ... ۔ درجہ شاہی گھٹ نہ جاوے نرم طبیعت یارو

مسئلہ :- سیرۃ الفاروق ... پانچواں سال آپ کی خلافت کا جس وقت ہوا تو ملک عرب پر بڑا سخت قحط پڑا اور تمام عربی لوگ مدینہ منورہ میں جمع ہوئے تو حضرت عمرؓ نے تمام وزرا و امراء کو حکم فرمایا۔ کہ ہر ایک ملک کے مسافر کی نہایت مہمان نوازی کرو۔ اور اسی اثنا میں اپنے فرزند عبداللہ کو حکم فرمایا۔ کہ خبردار تم نے گھوڑے کی اسواری نہیں کرنی ہو گی غریبوں مسکینوں کو اپنی شوکت مت دکھاؤ۔

سب لوکاں تھیں ماجرا ... اپنا حال نماناں ۔ دل مسکین جدائی یاروں یار رسولؐ دا باناں !
دانہ آٹا ہر اک راتیں بھر کر بوجھ اٹھاون ۔ جا کر گلی بازاراں اندر مسکیناں ورتاون !
ٹکڑے بوجھ عمرؓ بہادر آپ چاندر آہے ۔ حال ہویں مزدور غریباں شوکت شان نکائی
درجہ شاہی نہ دکھلایا اس ... سوہارے ۔ نرمی حال غریباں دا نگوں نیول کرنی پایے
زر دولت سب خرچ کرائی عمرؓ بہادر ... ۔ مسکیناں محتاجاں اپر ہو گئے ... تم خزانے
سوبیداراں ... غریباں ... آیا ۔ جو کجھ شاہی مال ہوئے سبھ چاہیے اتھ پہنچایا
شام زمیں دا حاکم ... عامی ۔ کئی ہزاراں بدرے زردے بھیجے اوس سلامی
عمرؓ بیٹا عاص بہادر صوبہ ملک عراقی ۔ لکھیا جو کجھ غلہ دانہ بھیجو نال چلاکی
جلدی نال خرید یا ... غلہ اوس سفینے ۔ کئی ہزاراں شتر لدا کر بھیجے شہر مدینے!
خرمن ہور تریاں اندر ... رخت خزینے ۔ تو نرخ برابر ہویا اندر مصر مدینے
بکراں ہور اُٹھ ... کر کر ذبح کھواون ۔ راہ سولا مسکین غریباں خدمت جا اٹھاون
قیمت کون ہر ملکاں تھیں کتنا مال منگایا ۔ ... حساب نہ آون ... گنتی وچ نہ آیا

مسئلہ :- ایک دن آپ کی لڑکی حضرت حفصہؓ جو زوجہ رسول خدا تھیں نے عرض کیا۔ کہ بابا جان آپ اس وقت تمام ملک عرب روم شام عراق کے بادشاہ ہیں اور بیت المال بھی آپ کے قبضہ میں ہے پھر بھی آپ مسکینوں غریبوں کی طرح موٹے موٹے پورانے سوراخ کپڑے پہن رکھتے ہو۔ کبھی ہم کو ... بادشاہانہ لباس بھی پہن کر دکھا دیا کرو آپ پہلے پہنتے تھے۔ تو آپ نے اپنی بیٹی حضرت حفصہؓ کو رو کر فرمایا

Marfat.com

رو کر آکھیا سردار عالم بندے ہیں اسانوں ــ بے مسکینی اونہاں گزاری سب معلوم تسانوں
سوہنے شملے والا سوہنا دلنوں بھل نہ جاوے ــ جو ... غریباں وانگوں نت لباس ہنڈاوے

مسئلہ :- حلم و سخاوت، وانصاف و شجاعت حضرت عمر فاروقؓ کا مثل سورج کے روشن ہے حتیٰ کہ حیوان بھی کسی حیوان کو دکھ نہیں دیتا تھا (نقل از مشکوٰۃ)

نا ہر شیر نہ دکھ پہنچاون نال کسے دے تائیں ــ امن سلامت بیٹیاں ڈنبے بکریاں ہور گائیں
عدل انصاف نوشیرواں وانگوں عہد فاروقؓ وچالے ــ واہ وارث ... خلیفے ثانی دشمناندے منہ کالے

کرامت اوّل

عمر بن عاص جو صوبیدار ملک مصر کا تھا۔ اُس کی طرف حضرت عمرؓ نے ... نامہ لکھا کہ کوئی کام ... قانون محمدی کے نہ کرنا اتفاقاً اسی سال مصر کی کل نہریں خشک ہو گئیں۔ اور باغ زراعت وغیرہ ویران ہونے لگے تو تمام مصر کے لوگوں نے صوبیدار عمرؓ بن عاص کے آگے فریاد کی۔ اور عرض کیا کہ اس شہر کی قدیمی رسم ... ایک لڑکی نوجوان خوبصورت بیت المال سرکاری سے خرید کر اس کو اچھی طرح سنگار پہنا کر زندہ ہی کو دریا میں ... تب تک دریا کا پانی باہر نہیں نکلے گا۔ تو صوبیدار نے یہ تمام ماجرا حضرت عمر فاروقؓ کی خدمت میں لکھا تو آپ نے اس کے جواب میں لکھا کہ اے عمرو بن عاص تم نے بہت ہی اچھا کیا جو ہم کو اس ماجرا کی اطلاع دی۔ کہ اگر تم لوگوں کے کہنے پر لڑکی کو دریا میں ڈال دیتے تو اس کے قصاص میں تم خود قتل ہو جاتے۔ اور یہ جو میرا خط ہے۔ اس کو دریا میں ڈال دینا۔ اور خط دریا میں ڈالتے وقت سب شہر مصر کے سردار امیر اکابر کو ساتھ لیجانا اور خط ڈالتے ہی جلدی واپس شہر کو چلے آنا ورنہ تم کو پانی دریا کا سیراب کرے گا اور اس خط کا مضمون یہ تھا۔

کی کجھ خط دے اندر لکھیا حضرت عمرؓ پیارے ــ آکھ سناں سب مومن تائیں طالب ہوسن سارے
لکھیا اس دریا دے تائیں اس مقبول غفارے ــ ہیں سنیا نذرانہ تیرا ظلم طریقہ جاری
اج تک تیری پوجا اندر احمق لوگ دیوانہ ــ بس ہوئی ہن پوجا تیری بھریا ہور زمانہ
کجھ نہیں تیرڑوں حاجت سانوں دائم فضل ربانی ــ ہویا ... محمدی جاری آگیا نیک زمانہ
تیری اساں تعظیم نہ کرنی برکت ... ــ ایہ ... دے پانی
اے دریا ... نہ کرنی جلدی ہو جا جاری! ــ طفیل ... محمد ... نوں ہرشے بہ سرداری
ایہ فرمان حضور دوں جسدم اس حاکم ول آیا ــ ... سردار بلا کر جلدی اس پہ عمل کمایا
کرن روایت اوس دیہاڑے رحمت نال ربانی ــ سب لوکاں تکیں اوّل آیا شہر مصر ول پانی
اس تھیں پچھے اوہ سب نہراں رہن ہمیشہ جاری ــ عظمت برکت عمرؓ بہادر دائم فضل غفاری

مسئلہ :- تاریخ واقدی میں لکھا ہے کہ جب حضرت عمرؓ نے ملک مصر فتح کیا تو ایک وسیع علاقہ مصر کا بیت اللہ اور روضۂ نبویؐ کے نام پر وقف کیا۔ آج تک اسی وقف ... علاقہ کی آمدنی سے بیت اللہ کا غلاف اور لنگر مکہ کا خرچ اور روضۂ نبوی کا غلاف اور لنگر مدینہ منورہ کا خرچ ... ہر سال آتا ہے۔

جو اوہ وقف کیتا ہے عمرؓ خلیفے مرد ... ــ مشرق مغرب تائیں اس دا فیض ہمیشہ جاری
ہر ہر سال غلاف جو آون ... ــ ایہ عمرؓ خلیفے طرفوں آون سنتوں یار نگینے

Marfat.com

بھی مکے ہور مدینے اندر جو ہے لنگر جاری ایہ بھی عمر خلیفے طرفوں جو ہے مرد غفاری

واہ واسان خلیفے ثانی عمرؓ بہا دی [illegible] نامی اسنوں بُرا مناون والے جانو لوُں شیطانی

بیشک دین ایماتوں خالی گلہ جو اس [illegible]دا کرے روز قیامت پچھو تاسن جو دنیا ندے پردے

ویکھو دیکھی دین دنجاون سخن بے [illegible]ب سناون معلم ہوسی روز قیامت جاں پاس خدا دے جاون

فائدہ :- عدل آپ کا نوشیرواں [illegible]ے بھی زیادہ تھا مثلاً ایک منافق اور ایک یہودی کا آپس میں کچھ جھگڑا تھا تو ان دونوں نے اپنا مقدمہ سرورِ دو [illegible]لم کے سامنے پیش کیا تو رسولؐ خدا نے ان کا فیصلہ کر دیا مگر وہ فیصلہ یہودی کے حق میں تھا۔ تو اُس منافق نے وہی مقدمہ [illegible] عمر فاروقؓ کے سامنے پیش کیا تو عمر فاروقؓ نے تلوار سے اس منافق کا سر جُدا کر دیا۔ اور ایسا ہی اپنے لڑکے ابو شحمہ پر [illegible]نا کی حد ماری۔ حتیٰ کہ چند کوڑے لگنے سے فوت ہو گیا تو باقی ماندہ کوڑے آپ نے اس کی لاش پر پورے کیے۔

مسئلہ :- اَخْرَجَ اِبْنُ عَسَاکِرَ عَنْ عَلِیِّ ابْنِ اَبِیْ طَالِبٍ قَالَ مَا عَلِمْتُ اَحَدًا هَاجَرَ اِلَّا مُخْتَفِیًا اِلَّا عُمَرَ ابْنَ الْخَطَّابِ ۔

ترجمہ :- ابن عساکر نے حض[illegible]ایت کی ہے کہ تمام اصحابوں نے چھپکر ہجرت کی ہے اور حضرت عمر فاروقؓ سے ظاہر مکہ کو چھوڑ کر مدینہ کی طرف ہجرت [illegible]ی ہے۔

فائدہ :- لکھتے ہیں کہ جب حضرت عمر فاروقؓ نے مدینہ منورہ کی طرف جانے کا ارادہ کیا تو تمام جنگی ہتھیار پہن کر بیت اللہ شریف کا طواف کر کے ایک میدان میں جہاں بڑے بڑے بہادر قریش کے جمع تھے آئے اور اعلان کیا کہ میں مدینہ شریف کو جا رہا ہوں جس نے میرے روکنے کے لئے میرے پیچھے آنا ہو وہ میرے سامنے آوے تو بعض کفار نے آپ پر حملہ کرنا چاہا تو آپ نے فرمایا۔ اے کفار جس کا دل چاہے کہ ماں اس کی اُس کو گم کرے یا لڑکے اس کے یتیم ہوں اور عورت اس کی بیوہ ہو وہ ہمارے مقابلہ میں آوے۔ پس کسی کو طاقت نہ پڑی کہ آپ کے پیچھے آوے۔ پس آپ آرام مدینہ منورہ چلے گئے۔

کرامت دوم

بیہقیؒ نے دلائل نبوۃ میں لکھا ہے عَنْ اِبْنِ عُمَرَ بَعَثَ جَیْشًا وَ اَمَّرَ عَلَیْهِمْ رَجُلًا یُدْعٰی سَارِیَةَ فَبَیْنَهُمَا عُمَرُ یَخْطُبُ [illegible] یَا سَارِیَةَ الْجَبَلَ [illegible] رَسُوْلٌ مِنَ الْجَیْشِ فَقَالَ یَا اَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ لَقِیْنَا عَدُوَّنَا فَهَزَمُوْنَا فَاِذَا الصَّائِحُ یَا سَارِیَةَ الْجَبَلَ فَاَسْنَدْنَا ظُهُوْرَنَا فَهَزَمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰی

ترجمہ :- ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضرت عمرؓ نے اپنی خلافت کے وقت ایک لشکر کو ملک نہاوند کی طرف بھیجا۔ اور اس لشکر کا سپہ سالار حضرت ساریہؓ کو بنایا اور چند روز کے بعد ایک دن آپ خطبہ پڑھ رہے تھے۔ اچانک چلانے لگے کہ یَا سَارِیَةَ الْجَبَلَ ۔ یعنی اے ساریہ پہاڑ کو لازم پکڑ لو۔ یعنی پہاڑ کو پیٹھ پیچھے کر لو۔ تو لوگوں نے اس سے تعجب کیا مگر کسی کو طاقت نہ تھی کہ دریافت کرے۔ جب چند روز کے بعد لشکر نہاوند سے فتحیاب ہو کر واپس آیا تو انہوں نے اپنا تمام ماجرا بیان کیا کہ یا امیر المومنین فلاں دن جب ہم م[illegible] پڑ گئے تو دشمن کی کچھ فوج تو مقابلہ پر تھی اور کچھ پہاڑ کے پیچھے سے ہم پر چڑھ آئے۔ اور دشمن کا ہم کو پتہ نہ تھا جب دشمن غالب ہونے کو تیار تھے اور ہم ہلاک ہونے کو ہی تھے تو ایک پکارنے والے نے پکارا کہ اے ساریہؓ پہاڑ کو لازم پکڑ لو۔ پس آواز سنتے ہی ہم نے پیٹھیں پہاڑ سے لگا لیں اور اپنی حالت کو سنبھال لیا تو خدا تعالیٰ نے دشمن کو شکست دی اور ہم کو فتح [illegible]

Marfat.com

فائدہ :۔ اس کرامت سے حضرت عمر فاروقؓ کی کئی طرح کی بزرگی و قوۃ ثابت ہوئی ۔ ایک تو مدینہ منورۃ سے نہاوند نظر آنا جو کئی دن کا راستہ ہے ۔ دوسرا آپ کی آواز کا اس میدان جنگ میں سُنا جانا ۔ تیسرا کفار نہاوند کا آپ کی آواز کی دہشت سے ڈر کر بھاگنا ۔ چوتھا آپ کی برکت سے مسلمانوں کی بگڑی ہوئی حالت کا درُست ہونا اور فتح میں کامیاب ہونا ۔ حاصل کلام آپ کے فضائل تو بے شمار ہیں مگر جو ان کے حاسد ہیں ان کو خوبیاں بھی برائیاں معلوم ہوتی ہیں جیسا کہ شیخ سعدی علیہ الرحمتہ فرماتے ہیں ۔

حسد آتش و آنکہ چوں برفروخت ۔۔۔ حسد و ۔۔ لحظ بسوخت

حسد کی آگ جب روشن ہووے ۔۔۔ حسد کرنیو ۔۔ ے کو ہر وقت ساڑے

گرفتم بصورت جہاں دین شوی ۔۔۔ حسود کہ گد ۔۔ د کہ حق بیں شوی

بقول کہیں میں نے تمام عادتیں بزیدین وا ونگی ۔۔۔ پر حاسد ب ۔۔ ین کب حق کو دیکھتا ہے

الغرض گو تمام خصلتیں حضرت عمرؓ کی نیک ہیں مگر ان کے حاسدوں کو کب اچھی لگتی ہیں ۔

مسئلہ :۔ روایت ہے کہ جب ملک شام فتح ہوا تو آپ ملک کی خ ۔۔ کے واسطے تشریف لے گئے اور تمام امیر کبیر استقبال کے واسطے شہر سے نکلے تو اس وقت آپ ایک ایسے اونٹ ۔۔ تھے جس پر سامان وغیرہ لدا ہوا تھا جب قریب شہر کے پہنچے تو خواص اصحابی نے عرض کیا ۔ یا حضرت ملک شام کے ۔۔رک والا بر خرف ملازمت سے مشرف ہوں گے اگر آپ گھوڑے کی اسواری اختیار فرمادیں تو آپ کی شوکت و ہیبت زیادہ ہوگی ۔ تو آپ نے فرمایا کہ اَنَا قَوْمٌ اَعَزَّنَا اللّٰہُ بِالْاِسْلَامِ ۔ یعنی ہم وہ قوم ہیں کہ عزت دی ہے اللہ تعالےٰ نے ہم کو ساتھ اسلام کے

ذکر ایمان حضرت عمر فاروقؓ

صحیح بخاری و مسلم میں لکھا ہے کہ نبی رسالت مآبؐ صبح شام یہ دعا فرماتے تھے اَللّٰھُمَّ اَعِزِّ الْاِسْلَامَ بِعُمَرَ ابْنِ الْخَطَّابِ ۔ یا اللہ عمر بن الخطاب کو مسلمان کر کے اسلام کو غلبہ عنایت کر ۔ اور حضرت امام باقر رضی اللہ تعالےٰ فرماتے ہیں کہ ایک دن تمام قریش بیت اللہ میں جمع ہوئے اور مشورہ کیا کہ جب تک محمد مصطفےٰؐ قتل نہ کیا جاوے ہم کو امن نہ ہوگا ۔ تو اس موقعہ پر ابوجہل لعین بولا کہ جو کوئی محمدؐ کا سر کاٹ کر میرے پاس لے آوے میں اس کو دو سو اونٹ اور جتنا سونا چاندی طلب کرے دے دوں گا ۔ تو عمر بہادر نے کہا کہ میں اس کام کو کروں ۔۔ بشرطیکہ تم اپنا وعدہ پورا کرو جب ابوجہل نے دوبارہ وعدہ کیا تو عمر بہادر نے تلوار پکڑی اور چل دیئے ۔ اللہ تبارک و تعالےٰ نے فرشتوں کو خوشخبری فرمائی کہ آج عمر بہادر حضرت محمدؐ کا سر لینے جا رہا ہے مگر اپنا سر دے کر آتے گا یعنی مومن ہو کر اپنا مال جان حضرت محمدؐ پر قربان کرے گا ۔ اور اسی تلوار سے انہی کفار کو قتل کرے گا

ملکاں نوں خوشخبر سناوے حضرت ذات الٰہی ۔۔۔ اس کم اندر حکمت دیکھو میری بے پرواہی

کفر شرارت لے کر ہویا محمدی طرف روانہ ۔۔۔ آوے گا اج مومن ہو کر نالس نفسی دانا

ایہہ ہن دشمن ہو کر چلیا طرف رسول حقانی ۔۔۔ عاشق ہو کر اُس دے اُپر ہووے گا قربانی

جسدم ایہہ فرمان سنایا فضلوں رب تعالےٰ ۔۔۔ شوقوں دیکھن ملک تماشہ قدرت کامل والا

کرن روایت شاہ نبیؐ ارب کریم جیسا یا ۔۔۔ جسدم حضرت عمر بہادر اوّل قدم اُٹھایا

اک وچھیڑے نے نال شتاب ۔۔ ان کی سنایا ۔۔۔ پڑھن جویں انسان تمامی غیبی آوازہ آیا

Marfat.com

سُنکر عمر بہادر کلمہ حیرت اندر آیا ہو گیا اثر جیوانان تائیں دل نگران وچہ پایا

الغرض عمر بہادر اسی ارادہ پر آمادہ ہو کر جا رہے تھے کہ راستہ میں ابو نعیمؓ سے ملاقات ہو گئی اُس نے پوچھا اے عمر آج تلوار لے کر کہاں جا رہے ہو۔ تو عمر نے اپنا ارادہ ظاہر کیا۔ ابو نعیمؓ بولے کہ تم اُن کا مقابلہ نہیں کر سکتے تو عمرؓ بہادر نے کہا کہ تم کو قتل کرنا چاہا تو اُس نے کہا کہ دوسروں کو کیا کہتے ہو۔ پہلے اپنی ہمشیرہ فاطمہ اور بہنوئی سعید کو [illegible] دیکھو تو عمر بہادر اسی وقت اپنی ہمشیرہ کے گھر سیدھے گئے تو باہر سے سُنا کہ کچھ پڑھ رہے ہیں دروازہ پر جا کر جنبش [illegible] دی آپ کی ہمشیرہ فاطمہ اور سعید ڈر گئے اور قرآن کریم چھپا دیا۔ اور دروازہ کھولا تو عمر بہادر نے دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ قرآن کریم پڑھ رہے تھے۔ تب غصہ میں آکر سعیدؓ کو ایسا مارا کہ غش آگیا اور قتل کرنے کو تلواریں بھی چلائیں مگر آپ کی ہمشیرہ ہاتھ پکڑتی تھیں اور اپنے خاوند کو بچانے کی خاطر آپ زخمی ہو رہی تھیں۔ اور کہتی تھیں اے میرے ویر مجھے بیوہ نہ کر د۔ عمرؓ نے بہت سا مارا مگر انہوں نے دین محمدی سے گردن نہ پھیری۔ اور اسی حالت میں بھی وہ دم بدم خدا کا حمد کرتے تھے۔ جب یہ حال عمر بہادر نے دیکھی تو حیران ہوا کہ اس دین محمدی میں ایسی خوبی ہے کہ خواہ کتنی ہی تکلیف ہو بلکہ قتل ہونے کو تیار ہیں مگر اس سے ہرگز روگردانی نہیں کرتے

نظم

کر فریاد چھوڑا دن لگی بی بی خاوند پیارا تینوں زخم پیشانی ہو یا چلیا خون فوارا

مُنہ سر سینہ لہو بھریا ڈٹھا عمر جدا ہیں دلو چہ ترس حاضر ہوئی ہٹیا عمر پچھا ہیں!

دیکھ حوالا عمر پیارا جیرت اندر آیا واہ واسبق تساڈے تائیں رہبر پیر پڑھایا

خویش قبیلے کنوں بیزاری پکڑی ہے جس پڑوں تن من جان تساں قربانی خوف نہیں تلواروں

پڑھ کر تسیں سناؤ سانوں اوہ کلام پیاری جو تسیں اگے پڑھدے آہے اوہوں عرض گذاری

بھین کہیا جے غسل وضو کرکے پاک پوشاک لگا دیں تاں اسیں تدھ قرآن سنائیے دلدا مطلب پادیں

تاں فوراً غسل وضو کر اس نے پاک پوشاک لگائی سوق دلیو چہ سُننے کارن ہور نہ حاجت کائی

پھر بھین کہیا بوہ نیواں ہو کر ادب قرآن زیادہ سُن کے جو سردار محمدؐ لیایا حکم خدا دا!

سورۃ طٰہٰ تھیں کجھ آیتاں پڑھ کر انہاں سنایاں سو توں عمر بہادر تائیں چھم چھم ہنجوں آیاں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝ طٰهٰ ۝ مَآ اَنْزَلْنَا عَلَيْكَ الْقُرْاٰنَ لِتَشْقٰۤى ۝ اِلَّا تَذْكِرَةً لِّمَنْ يَّخْشٰى ۝ تَنْزِيْلًا مِّمَّنْ خَلَقَ الْاَرْضَ وَالسَّمٰوٰتِ الْعُلٰى ۝ اَلرَّحْمٰنُ عَلَى الْعَرْشِ اسْتَوٰى ۝ لَهٗ مَا فِى السَّمٰوٰتِ وَمَا فِى الْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا وَمَا تَحْتَ الثَّرٰى ۝ وَاِنْ تَجْهَرْ بِالْقَوْلِ فَاِنَّهٗ يَعْلَمُ السِّرَّ وَاَخْفٰى ۝ اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ؕ لَهُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى

ترجمہ:- نہیں اتارا ہم نے اوپر تیرے یا رسول اللہ قرآن کو کہ تنگ ہو جائے تو۔ مگر یہ نصیحت ہے واسطے اُس کے جو ڈرے پروردگار اپنے سے۔ اتارا ہے قرآن کو اُس نے جس نے پیدا کیا زمین آسمان کو بلند بہت وہ ہے بخشش کرنے والا غالب ہے حکم اس کا اور وصف اس کا۔ واسطے اس کے ہے جو کچھ بیچ آسمان اور زمین کے ہے۔ اور جو کچھ درمیان ان دونوں کے ہے۔ اور جو کچھ تلے ساتوں زمینوں کے ہے۔ اگر اونچی بات کر دیں جانتا ہے اس کو اللہ۔ اور پوشیدہ سے پوشیدہ کو بھی جانتا ہے۔ اللہ نہیں کوئی لائق واسطے عبادت کے مگر اللہ واسطے اس کے ہیں نام اچھے۔

فائدہ:- یہ آیتیں سُن کر عمرؓ کا دل نرم ہو گیا۔ اور زبان سے یہ کلمات جاری ہو گئے۔

نظم

Marfat.com

عمر کہیا ہے سچ کلام برحق رسولؐ الٰہی ۔۔۔ سچ خدا [illegible] نازل کیتی اس وچہ شک نہ کائی
بُت پوجن نے دینی دین محمدؐ سچا آیا ۔۔۔ نام خدا [illegible] بخشو میتوں جو میں دکھ پہنچایا
خوش ہو کرے نال انہاں نوں عمرؓ امیر گرامی ۔۔۔ ادیوں سرور عالم تائیں جایا ہون سلامی
ہوئی دعا قبول نبیؐ دی وچہ درگاہ ربانی ۔۔۔ داخل ہون لگا اسلامے عمر پیارا نامی

حاصل کلام سرورِ کائناتؐ بمعہ اصحابہ اکرام ابو نعیمؓ کے گھر رونق افروز تھے اور دروازہ بند تھا تو باہر سے ایک آدمی نے خبر دی کہ عمر بہادر اس طرف آ رہے ہیں ۔ یہ بات سن کر تمام لوگ بھاگنے لگے ۔ تو سرور کائناتؐ نے ارشاد فرمایا کہ کوئی [illegible] نہ کرو ۔ اور دروازہ کھول دو ۔ اور حضرت امیر حمزہؓ نے کہا کہ اے عمر خبردار اگر برائے جنگ آئے ہو تو یہ تلوار تیار [illegible] اور اگر برائے اسلام آئے ہو تو مرحبا ۔ مگر عمرؓ بہادر نے کوئی کلام نہ کی اور زار زار رونے لگے تو آنحضرت صلی اللہ [علیہ] وآلہٖ وسلم نے عمرؓ کو اپنے گلے لگا لیا ۔ فوراً عمر فاروقؓ کلمہ پڑھ کر مسلمان ہوئے ۔

حضرت حمزیوں پچھے عمرؓ فاروق ایمان لیاندا ۔۔۔ ہر دل مومن خوشیوں بھریا ذکر نہ کیتا جاندا !
جسدم حضرت عمر بہادر خدمت اندر آیا ۔۔۔ پنڈراں زناں [illegible] مرداں کلمہ بول سنایا
سال نبوۃ چھیواں بناوں سنتوں یار یگانہ ۔۔۔ جد فاروق ایمان [illegible] [illegible] ہور زمانہ
خدمت وچہ رسولؐ الٰہی بولیا عمرؓ پیارا ۔۔۔ ہیں ہک ادیوں عرض سناداں عالم دے سردارا
کافر ظاہر کفر کماون ٹھاکر پوجن سوئی ۔۔۔ رب دی بندگی چھپ کر کرنی ایہہ کد لائق ہوئی
عمرؓ ایماں نوں اگے اُچی بانگ نہ آکھے کائی ۔۔۔ عمرؓ ایمان لیایا حضرتؐ اُچی بانگ دیوائی !
جسدن عمرؓ ایمان لیاندا دین ہوئی روشنائی ۔۔۔ اُسدن زور کفر دا ٹٹا ہار کفاراں آئی
جدوں کفاراں سنیاں حضرت عمرؓ ایمان لیایا ۔۔۔ سوگ کفاراں کیتا وافر اَنّ نہ کسے پکایا !
اسدی برکت پاروں رحمت کرم کیتا رب باری ۔۔۔ روم دمشق تے شام زمیں وچہ کلمہ ہویا جاری
یک ہزار تے چھتی شہر کفر دے اندر دین لیاندے ۔۔۔ دہ سے دور کیتے بُت خلتے راوی ذکر سناندے
گرجے اندر گھر انگریزاں کتنے ٹوٹے کیتے سارے ۔۔۔ انہے جگہ تیار مسیتاں کیتیاں عمرؓ پیارے
کسریٰ قیصر دے گھر کر حضرت عمر ڈھایا ۔۔۔ رافضیاں بیدیناں تائیں حسد [illegible] تداہیں آیا !
جسنوں حضرتؐ منگ دعائیں اندر دین لیاندا ۔۔۔ منکر اُسدے دشمن ہوئے [illegible] [illegible]یاں دا

حدیث ۔ ازاحمد قَالَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ کَانَ اِسْلَامُ عُمَرَ فَتْحًا وَّھِجْرَتُہٗ نَصْرًا وَّ کَانَتْ اِمَامَتُہٗ رَحْمَۃً ۔

ترجمہ ۔ کہا ابن مسعودؓ نے کہ تھا اسلام لانا عمرؓ کا سراسر فتح اسلام کی اور ہجرت اُس کی مدد اسلام کی اور امامت یعنی خلافت [ان] کی بالکل رحمت تھی اسلام ہیں ۔ یعنی خلافت حضرت عمرؓ میں تمام فتنے فساد کے دروازے بند تھے ۔ اور باغیوں کو اپنی سرکشی [کا مو]قع نہ ملا ۔ جب آپؓ نے وفات پائی تو اسلام پر طرح طرح کی آفتیں آئیں جس کی تاریخ گواہ ہے ۔ یعنی عثمان غنیؓ کا شہید [ہونا] ۔ حضرت علیؓ کو خارجیوں نے تکلیف دینا اور شہید کرنا ۔ اور امیں کے ساتھ جنگ وجدال ہونا ۔ یہ سب کچھ فتنے فساد حضرت [فا]روق کے بعد ہی ہوئے ۔ جیسا کہ جلال الدین سیوطی نے "[تاریخ الخل]فاء" میں لکھا ہے کہ جناب رسالتمآبؐ نے حضرت عمرؓ کی [طر]ف ہاتھ کا اشارہ کر کے فرمایا ھٰذَا غَلْقُ الْفِتْنَۃِ وَاَشَارَ بِیَدِہٖ اِلٰی عُمَرَ لَا یَزَالُ بَیْنَکُمْ ۔ ترجمہ ۔ کہ فرمایا [حضو]ر پاکؐ نے ہاتھ کے اشارے سے یہ ہے فتنوں کی بندش یعنی فتنے فساد کے بند کرنے والا ۔ جب تک یہ شخص تم میں زندہ ہے [ف]تنوں کے دروازے بند رہیں گے ۔ [illegible] [illegible] [illegible] ۔ یعنی سچ فرمایا رسول کریمؐ نے بے شک حضرت عمرؓ

Marfat.com

فاروقؓ فتنہ فساد کی بندش تھے۔

ذکر نسب نامہ حضرت عمر فاروقؓ

عمرؓ بن خطاب بن نفیل بن عبد العزیٰ بن رباح بن عبد اللہ بن قرط بن رزاح بن عدی بن کعب یعنی دسویں پشت سے حضرت رسولؐ خدا کے ساتھ حضرت عمرؓ کا نسب نامہ ملتا ہے

ذکر وفات حضرت عمر فاروقؓ

مسعود بن مخرمہ سے روایت ہے قَالَ لَمَّا طُعِنَ عُمَرُ جَعَلَ یَالَمُ فَقَالَ لَهُ ابْنُ عَبَّاسٍ۔ ترجمہ۔ کہا اس نے کہ جب زخمی کیے گئے حضرت عمرؓ تو اپنا درد ظاہر کرتے تھے۔ ساتھ آہ آہ وغیرہ کے پس کہا حضرت عباسؓ نے عمرؓ آپ نے صحبت کی ہے رسول پاکؐ کی اور اچھی صحبت کی ہے آخر دم تک اور تمام حقوق ادب آداب بجا لائے۔ حتیٰ کہ آخر دم تک آپؐ تجھ پر راضی تھے۔ اور آپ کے حق میں فرمایا لَوْ كَانَ بَعْدِي نَبِيٌّ لَكَانَ عُمَرُ۔ غرض کہ حضرت عباسؓ و حضرت علیؓ کرم اللہ وجہہ آپ کو تسلی دیتے تھے کہ اے عمرؓ صبر کر اور اس درد مصیبت کے وقت جزع فزع نہ کر تو یہ بات سن کر آپ نے جواب دیا۔ کہ اے علیؓ یہ میرا بے صبری کرنا اس وقت اپنے درد کی وجہ سے نہیں ہے بلکہ مجھے تمہارا ڈر ہے کہ بعد میری وفات کے عنقریب دیکھے گا تو کہ تیرے اور تیری اولاد کے درپیش کتنی مصیبتیں آتی ہیں۔ اور میں سامنے تیرے مثل دروازہ کے تھا کہ کسی دشمن خارجی کو تجھ پر اور تیرے اقربا پر حملہ نہیں کرنے دیتا تھا۔

فائدہ :۔ حضرت عمر فاروقؓ کا فرمان سچ ہے۔ کیونکہ بعد ان کی وفات کے جو حادثہ و مصیبتیں اہل بیتؓ پر آئیں مثل سورج کے روشن ہیں۔ اور عمرؓ کی موجودگی میں اہل بیت کو کوئی اُف تک بھی نہیں کہہ سکتا تھا۔

فائدہ :۔ روایت ہے کہ جب حضرت عمرؓ حج سے تشریف لائے تو ایک دن آپ مدینے کے بازاروں میں حضرت زبیرؓ کے پاس تکیہ لگائے ہوئے بیٹھے تھے کہ مغیرہ بن شعبہ کا غلام جس کا نام فیروز کنیت ابو لؤلؤ تھی آیا اور کہا یا امیر المومنین میرے ذمے ہر روز دو درہم ٹھہرائے ہیں اور میں ادا کرنے سے عاجز ہوں۔ اگر آپ کے کہنے سے کچھ کم کر دے تو بہتر ہے۔ آپ نے فرمایا کہ تو کیا پیشہ کرتا ہے۔ تو اس غلام نے کہا کہ میں نجاری حدادی و نقاشی جانتا ہوں۔ آپ نے فرمایا۔ ایسا پیشہ کرنے والے سے دو درہم لینا تو نہایت انصاف ہے ابو لؤلؤ کو یہ بات نہایت بری معلوم ہوئی۔ اور اس کا سینہ بغض سے بھر گیا۔ حضرت عمرؓ نے پوچھا کہ میں نے سنا ہے کہ تو ایک پن چکی بنانا جانتا ہے۔ اگر ایک چکی ہم کو بنا دو تو تمام اہل مدینہ کو فائدہ ہو۔ اور وہ پن چکی ہوا سے چلتی ہے۔ ابو لؤلؤ نے کہا کہ میں تم کو ایسی پن چکی بنا دوں گا کہ جب تک آسمان کی چکی گردش کرتی رہے گی تب تک اس کا ذکر باقی رہے گا۔ تو حضرت عمرؓ سمجھ گئے کہ اس غلام نے مجھے قتل کر دینے کی طرف اشارہ کیا ہے القصہ ابو لؤلؤ نے اس بات کو دل میں رکھا۔ اور ایک خنجر دو دھارا جس کا دستہ درمیان میں تھا تیار کر کے زہر کی پان دی اور موقع تلاش کرتا رہا۔ آخر ایک روز امیر المومنین حضرت عمرؓ نماز فجر میں کھڑے ہوئے اور صفوں کو درست کرنے کا حکم دیا۔ اور تکبیر کہہ کر نماز میں مشغول ہوئے تو ابو لؤلؤ نے پہلی صف سے قدم بڑھا کر تین ضربیں ماریں جن میں سے ایک زیر ناف لگی تو حضرت عمرؓ غش کھا کر گر پڑے اور عبد الرحمٰن بن عوف کو امام کر کے جلد نماز پڑھوائی۔ ابو لؤلؤ نے اٹھارہ زخم اور لگائے تو ایک جوان عراقی نے پکڑ لیا۔ جب ابو لؤلؤ نے دیکھا کہ بری طرح سے مارا جاؤں گا تو اپنے گلے پر آپ خنجر چلا کر جہنم رسید ہوا۔ حاصل کلام حضرت عمرؓ نے دس برس چھ ماہ سات دن خلافت کی۔ آخر بروز جمعرات ستائیس ماہ ذوالحجہ [illegible] ہوئی إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ

Marfat.com

جنازہ آپ کا صہیبؓ نے پڑھایا۔ اور روضہ اقدس کے اندر دفن کئے گئے اور عمر آپ کی تریسٹھ سال کی تھی

ذکر فتوحات حضرت عمر فاروقؓ

حضرت ابابکر صدیقؓ کی وفات کے بعد جمادی الآخرہ ۱۳ھ ہجری میں آپ خلیفہ ہوئے۔ اور دن بدن اسلام کو ترقی حاصل ہوتی گئی چنانچہ ۱۴ھ ہجری میں دمشق حمص بعلبک وغیرہ فتح ہوئے۔ اور ۱۵ھ ہجری میں اردن اور طبریہ فتح تھا اور اسی سال جنگ یرموس اور قادسیہ بھی واقع ہوا۔ اور ۱۶ھ ہجری میں مدائن فتح ہوئی اور سعدؓ بن وقاص نے ایوان کسریٰ میں جمعہ پڑھایا۔ اور یہ پہلا جمعہ تھا جو عراق میں پڑھا گیا۔ اور اسی سال میں جلولا میں لڑائی ہوئی۔ یزدجرد بن کسریٰ نے شکست کھائی۔ اور اسی سال تکریت فتح ہوا۔ اور حضرت عمرؓ نے بیت المقدس کی طرف رخ مبارک کیا۔ اور اس کو فتح کر کے جابیہ میں خطبہ پڑھا۔ اور اسی سال میں قنسرین انطاکیہ حلب منج سروج قرقیسیا فتح ہوا۔ اور اسی سال حضرت علیؓ کے مشورہ سے تاریخ ہجری لکھی گئی۔ اور ۱۷ھ ہجری میں مسجد نبویؐ کو بڑھایا گیا۔ اور اسی سال قحط واقع ہوا اور ابن عباسؓ نے نماز استسقاء پڑھائی۔ اور ۱۸ھ ہجری میں جندیسابور اور حلوان اور رہا اور سمیساط اور حران اور نصیبین اور موصل اور اطراف موصل فتح ہوئے اور ۱۹ھ ہجری میں صاریہ فتح ہوا۔ اور ۲۰ھ ہجری میں مصر اور اسکندریہ فتح ہوا اور روم کا بادشاہ فوت ہوا۔ اور یہود جزیرہ نجران سے نکال دیئے گئے۔ اور ۲۱ھ ہجری میں ریحان اور دینواہ اور ہاسدار اور اطرابلس اور ملک رے اور عسکر اور قومس فتح ہوئے۔ اور ۲۳ھ ہجری میں کرمان۔ سجستان اور مکران اور صلیحان فتح ہوئے۔ حاصل کلام اتنے ملک فتح کر کے ستائیسویں ذوالحجہ ۲۳ھ ہجری کو حضرت عمر فاروقؓ نے وفات پائی اور یہ فتوحات آپ کے مختصر لکھے گئے ہیں

حضرت عمر خلافت اپنی اندر حسن نوں بھائی ۔۔۔ یک ہزار تے چھتی ملکاں اپر فتح سی پائی
ہور چار ہزار مسجد جامع اس تیار کرائی ۔۔۔ جس جگہ بت خانے آہے اہل کفر گمراہی
زمین دا بند وبست بھی اول عمرؓ نے شروع کرایا ۔۔۔ بھی مردم شماری والہ رواج اسی نے پایا
قصری کیسر دے گھر کلمہ حضرت عمرؓ پڑھایا ۔۔۔ جویں مورخ واقدی والا وچہ تاریخ لیایا
دس سال حکومت عمرؓ خلیفے وچہ کتاباں پایا ۔۔۔ ایہ شرع محمدؐ ستھر ور واہ واہ عمل کمایا
سنگ آل محمدؐ پاک عمرؓ نے بہت پیار کمایا ۔۔۔ پر چھ لگاں ٹھگاں جاہل لوکاں نوں بھسلایا
اسماعیل پھسلے اوہ جو لوگ کینے پاندی ۔۔۔ بو اصحاب ثلاثہ تائیں کرن تبرا بازی

فصل پنجم

در فضائل و ایمان و نسب نامہ و وفات و فتوحات حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ وَاٰلِہِ الطَّیِّبِیْنَ وَاَصْحَابِہِ الْمُطَہَّرِیْنَ ٥ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ٥ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ وَالَّذِیْنَ مَعَہٗ اَشِدَّآءُ عَلَی الْکُفَّارِ رُحَمَآءُ بَیْنَہُمْ ٥

ترجمہ۔ محمدؐ اللہ کے رسول ہیں۔ جو آپ کے ساتھی ہیں وہ سخت ہیں اوپر کفار کے اور رحم دل ہیں آپس میں

Marfat.com

رُحَمَآءُ بَیْنَھُمْ سے مراد عثمان غنیؓ ہیں۔ یہ صاحب ایسے رحمدل تھے کہ اپنے قاتلوں سے بھی بدلہ لینا نہیں چاہتے تھے چنانچہ روایت ہے کہ جس وقت آپ کو دشمن شہید کرنے لگا تو آپ نے فرمایا اے قاتل اگر تو قتل کرنے کے لئے میری طرف ہاتھ بڑھائے تو میں نہیں چاہتا کہ ہاتھ بڑھاؤں تیری طرف واسطے قتل کرنے تیرے کے۔ بلکہ میں چاہتا ہوں کہ لے جائے تو گناہ میرے اور گناہ اپنے۔

مسئلہ:- حضرت عثمانؓ کو خطاب کامل حیا دلایا حبیب الرحمان اس سے ملا تھا کہ ایک دن بہت سے اصحابؓ سرور کائنات کی مجلس میں بیٹھے تھے اور آپ کا تو کچھ قدرے ننگا ہو رہا تھا۔ جب عثمانؓ آئے تو آپ نے کپڑا درست کرلیا تب اصحابہ کرام نے عرض کی یا رسول اللہ کیا وجہ ہے کہ پہلے آپ نے کپڑا درست نہیں کیا مگر جب عثمانؓ غنی آئے ہیں تو آپ نے فوراً کپڑے درست فرمائے ہیں۔ تو آپ نے فرمایا کہ حضرت عثمانؓ سے تو ساتوں آسمان کے فرشتے حیا کرتے ہیں میں کیوں نہ کروں

نظم

بعد عمرؓ عثمانؓ ہے بہتر ساری خلقت تاریں ۔۔۔ جس تھیں حضرت شرم کریندے نالے ملک کاوں
اوہ ہے کوٹ حیا شرم دا صورت حد نہ کائی ۔۔۔ مال متاع وتارب دا نر کیتی بہت سخائی
اسنوں حضرت بیٹی بخشی بی بی رقیہؓ بھائی ۔۔۔ فوت ہوئی پھر دوجی بخشی اوہ بھی لد سدھائی
نبیؐ کہیا جے تیجی ہوندی اوہ بھی بخشش کردا ۔۔۔ بھی جمع قرآن کیتا اس حضرت سب جہان جو پڑھدا
نبیؐ کہیا جو اس دا دشمن میرا دشمن سوئی ۔۔۔ میرا دشمن رب دا دشمن دوزخ جا لگ ہوئی
بھی اوہ دشمن کل خدائی حضرت دس گیوئی ۔۔۔ جو دشمن عثمان غنیؓ ادس کتے نہ ملسی ڈھوئی

مسئلہ:- ایک شخص حضرت عثمان غنیؓ سے دشمنی رکھتا تھا جب وہ مرگیا تو سرور کائنات نے اس کا جنازہ نہ خود پڑھا اور نہ کسی اور کو پڑھنے کی اجازت دی۔ بلکہ بغیر جنازہ ہی کے اس دشمن عثمانؓ کو دفن کردیا (نقل از فتاوی عزیزی جلد دوم) اور ترمذی میں یوں آیا ہے کہ ایک جنازہ آپ کے حضور میں لایا گیا تو آپ نے اس کا جنازہ نہ پڑھا اور اسی طرح دفن کروادیا۔ لوگوں نے سبب پوچھا تو آپ نے فرمایا اِنَّہٗ کَانَ یُبْغِضُ عُثْمَانَ فَیُبْغِضُ اللّٰہُ تعالےٰ یعنی اس نے غصہ کیا عثمانؓ پر پس، اللہ نے اس پر غصہ کیا

نبیؐ کہیا بدبخت نوں تیں شرم نہ آئی ۔۔۔ دشمن شاہ عثمان دا جیہڑا اساں جوائی
جس نے جوائی ساڈے دے نال عداوت چائی ۔۔۔ میں کیوں پڑھاں جنازہ اسدا آکھیا نبیؐ خدائی
جو کوئی نال عثمانؓ رکھے بغض عداوت کینہ ۔۔۔ خالی دین ایمانوں مرسی اوہ مردود کمینہ

فائدہ:- تمام لوگوں میں عام رواج ہے کہ جس شخص کی کسی گاؤں میں شادی ہو جائے تو تمام گاؤں والے اس کو جوائی بھائی سمجھتے ہیں۔ اور اس کا ادب لحاظ اپنے جوائی بھائی جیسا ہی کرتے ہیں۔ اب جو لوگ حضرت عثمانؓ کو گالی دیتے ہیں ان کو اتنی بھی شرم نہیں آتی کہ آخر یہ ہمارے نبیؐ کے جوائی ہیں۔ اور حضرت عثمانؓ کا جوائی ہونا عقلی و نقلی دلیلوں سے ثابت ہے دلیل اول جیسا کہ مشکوٰۃ شریف میں ابو ہریرہؓ سے مروی ہے اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ لَقِیَ عُثْمَانَ عِنْدَ بَابِ الْمَسْجِدِ فَقَالَ یَا عُثْمَانُ ھٰذَا جِبْرَآئِیْلُ اَخْبَرَنِیْ اَنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی قَدْ زَوَّجَکَ اُمَّ کُلْثُوْمٍ بِمِثْلِ صَدَاقِ رُقَیَّۃَ عَلٰی مِثْلِ صُحْبَتِھَا۔

ترجمہ:- کہ تحقیق رسول خدا نے ملاقات کی عثمان غنیؓ سے نزدیک دروازہ مسجد کے پس فرمایا اے عثمانؓ یہ جبریلؑ ہیں اور

خبر دیتے ہیں مجھ کو کہ تحقیق اللہ تعالےٰ نے حکم دیا ہے کہ نکاح کر دوں میں تم کو لڑکی اپنی ام کلثومؓ کا رقیہؓ بی بی کے حق مہر پر بشرطیکہ سلوک رکھیں تو ں ساتھ اس کے جیسا کہ سلوک رکھا توں نے میری لڑکی رقیہؓ بی بی سے۔

فائدہ: - رقیہ بی بیؓ اور ام کلثومؓ محمد الرسول اللہؐ کی صاحبزادیاں اور بی بی فاطمہؓ کی ہمشیرہ تھیں۔ اور یہ تینوں صاحبزادیاں حضرت خدیجۃ الکبریٰؓ کے شکم مبارک سے تھیں۔ پہلے یہ دونوں ام کلثومؓ اور رقیہؓ بی بی ابو لہب کے لڑکوں عتبہ اور عتیبہ سے نکاحی گئی گئی تھیں۔ مگر جب انہوں نے عداوت کی وجہ سے طلاق دے دی تو آپؐ نے یکے بعد دیگرے دونوں کے نکاح حضرت عثمانؓ کے ساتھ کر دیئے۔ حاصل کلام جس طرح حضرت علیؓ آپؐ کے داماد ہیں ویسے ہی حضرت عثمانؓ بھی داماد ہیں۔ جس طرح علیؓ کا دشمن خارجی خارج از ایمان ہے ویسے عثمانؓ غنی کا دشمن بھی رافضی ایمان سے دور ہے

رافضیاں نوں گدّے مارو خارجیاں نو گھتّے ایہ دونویں ٹوٹے بھلّے راہوں جاسن دوزخ تھلّے
حضرت علیؓ داماد نبیؐ دا خارجی مندا بولن شاہ عثمانؓ داماد نبیؐ دا رافضی جھگڑ تولن

مسئلہ: - خارجی وہ ہے جو حضرت علیؓ کو برا جانے نَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ ذَالِکَ آپ کو خلافت کا حقدار نہ سمجھے جیسا کہ رافضی کہتے ہیں کہ ابا بکر صدیقؓ خلافت کا حقدار نہیں تھا۔ اسی طرح خارجی کہتے ہیں علیؓ خلافت کا حقدار نہیں تھا الغرض جس طرح خارجی کا جنازہ کرنا از روئے شریعت جائز نہیں اسی طرح رافضی کا جنازہ بھی از روئے شریعت منع ہے۔

دلیل دوم حضرت عثمان کے داماد ہونے کی یہ ہے کہ آپ کا لقب ذوالنورین خود حضور پاک کی پاک زبان سے نکلا ہے۔ یعنی دو نور کا مالک۔ اس واسطے کہ حضرت عثمانؓ کے گھر رسولؐ پاک کی دو صاحبزادیاں تھیں جیسا کہ اوپر ذکر ہو چکا جناب رسالتمآب کی چار بیٹیاں تھیں۔ اور جو لوگ کہتے ہیں کہ آپ کی ایک ہی لڑکی بی بی فاطمہؓ ہی تھیں وہ اس آیت کا منکر ہے جو سورۃ الاحزاب پارہ بائیس میں ہے یٰاَیُّھَا النَّبِیُّ قُلْ لِّاَزْوَاجِکَ وَبَنٰتِکَ وَنِسَآءِ الْمُؤْمِنِیْنَ یُدْنِیْنَ عَلَیْھِنَّ مِنْ جَلَابِیْبِھِنَّ - ترجمہ - فرمائیے اے نبیؐ واسطے بیویوں اپنی کے اور بیٹیوں اپنی کے اور تمام عورتوں مومنوں کی کو کہ نیچے کریں چادریں اپنی - یعنی جب گھروں سے باہر نکلیں تو سر سے پاؤں تک چادریں اوڑھ لیں۔ حاصل کلام جس طرح ازواج جمع زوجہ کی ہے اسی طرح بنات جمع بنت کی ہے۔ اگر آپ کی ایک ہی لڑکی ہوتی تو لفظ بِنْتِکَ آتا یعنی کہدے یا محمدؐ بیٹی اپنی کو۔ اور قرۃ الواعظین میں آیا ہے کہ آپ کے تین لڑکے اور چار لڑکیاں تھیں۔ جیسا کہ برکویؒ فرماتے ہیں وَاَبْنَآءُ الرَّسُوْلِ صَلَّی اللّٰہُ ثَلٰثَۃٌ وَقَاسِمٌ وَاِبْرَاھِیْمُ وَعَبْدُ اللّٰہِ - ترجمہ - یعنی فرزند محمد الرسول اللہ کے تین تھے (۱) قاسمؓ، یہ صاحب نبوۃ سے پہلے پیدا ہوئے۔ اور ستاراں دن زندہ رہے (۲) ابر[illegible] صاحب نبوۃ سے بعد پیدا ہوئے اور سات دن زندہ رہے (۳) عبد اللہؓ یہ صاحب بھی نبوت کے بعد پیدا ہوئے اور نابالغ ہی فوت ہو گئے، اور ان کو طیب طاہر بھی کہا جاتا ہے فَاَمَّا بَنَاتُہٗ فَاَرْبَعٌ رُقَیَّۃُ وَزَیْنَبُ وَاُمُّ کُلْثُوْمَ وَفَاطِمَۃُ ترجمہ - پس آپ کی چار بیٹیاں تھیں (۱) حضرت رقیہؓ (۲) زینبؓ (۳) ام کلثومؓ (۴) فاطمہؓ - وَلِدْنَ کُلُّھُنَّ مِنْ بَطْنِ خَدِیْجَۃَ سِوَا اِبْرَاھِیْمَ اور یہ تمام اولاد حضرت خدیجہؓ کے بطن سے تھی سوائے ابراہیمؓ کے کہ یہ ساریہ قبطیہؓ کے شکم مبارک سے تھے وَاَوْلَادُہٗ عَلَیْہِ السَّلَامُ کُلُّھُمْ مَاتُوْا اَغْیَرَ فَاطِمَۃُ الزَّھْرَا اور تمام اولاد آپ کی زندگی ہی میں فوت ہو گئی سوا حضرت فاطمہؓ کے وَھِیَ مَاتَتْ بَعْدَ [illegible] وَفَاتِہٖ عَلَیْہِ السَّلَامُ بِسِتَّۃِ اَشْھُرٍ وَّھِیَ اَفْضَلُ بَنَاتِہٖ کُلُّھُمْ اور یہ فوت ہوئی بعد وفات آپ کی سے چھ مہینے اور یہ فاطمہؓ تمام لڑکیوں سے افضل ہیں۔

قرآن حدیثوں ثابت لڑکیاں پاک نبیدیاں چارے جو انہاندے منکر ہوئے جنت تھاندے ہارے
ہکو آکھن فاطمہ باجھوں [illegible] کائی وَبَنٰتِکَ لفظ جمع دا آیا دیکھ قرآنوں بھائی

قرآن حدیثوں منکر ہوئے بھی نار یحثوں بھائی ! | جو کہن محمد دی ہک لڑکی ہور اولاد نہ کائی
بھی قبراں جیہڑیاں مدینے اندر بنیاں یکجا ہیں | جنت البقیع اندر کچھن حاجیاں تائیں
جیہڑیاں وڈ ھ تھیں اشرف افضل حضرت فاطمہ مائی | بلکہ کل جہانوں افضل اشرف فاطمہ مائی
اولاد بھی اس دی کل اولاداں نالوں بہتر جانی | حضرت حسنؓ حسینؓ شہزادے مسئلہ حق پچھانی

حدیث عبداللہ از مشکوٰۃ - قَالَ لِکُلِّ نَبِیٍّ رَفِیْقٌ وَرَفِیْقِیْ یَا عُثْمَانُ فِی الْجَنَّۃِ ترجمہ۔ فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر ایک نبی کا ساتھی ہے اور میرا ساتھی اے عثمان تو ہیں بیچ جنت کے

نظم

حضرت شان عثمان غنیؓ دی خبر نبی فرمائی | جو ہیں خداوند عالم اسنوں خوشخبری فرمائی
ستر ہزاراں ایس طفیلوں جنت اندر جاسن | پر اس نوں بُرا مناون والے کدی نہ نجات پاسن
جو میرے اصحاباں سند اگلہ شکایت کرسن | لکھ اعمال کماون اوڑک کافر ہوکر مرسن

ذکر سخاوت عثمان رضی اللہ تعالےٰ عنہ

سورۃ بقرہ پارہ سوم میں اللہ تعالےٰ عثمان غنی کے حق میں فرماتے ہیں اَلَّذِیْنَ یُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَھُمْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ ثُمَّ لَا یُتْبِعُوْنَ مَآ اَنْفَقُوْا مَنًّا وَّلَآ اَذًی ۙ

ترجمہ - وہ لوگ جو خرچ کرتے ہیں مالوں اپنوں کو بیچ راستے اللہ تعالےٰ کے پھر نہیں لاتے پیچھے خرچ کرنے کے یعنی جس کو سدنہ دیتے ہیں اس کو نہورا یا تکلیف نہیں دیتے۔ لَھُمْ اَجْرُھُمْ عِنْدَ رَبِّھِمْ واسطے ان کے اجر ہے نزدیک اللہ تعالےٰ کے۔ شان نزول اس آیت کا یہ ہے کہ جنگ تبوک میں سرور کائنات کو مال کی بڑی ضرورت پڑی تو حضرت عثمانؓ نے پونے گیارہ سو اونٹ مع اسباب خدمت عالیہ میں ارسال کئے تو اللہ تعالےٰ نے ارشاد فرمایا وَلَا خَوْفٌ عَلَیْھِمْ وَلَا ھُمْ یَحْزَنُوْنَ ۝ یعنی نہیں خوف انکو اور نہ غم کھائیں گے۔

سرورِ عالم راضی ہوکر ایہہ دُعا فرمائی | اس تھیں بعد عثمانؓ غنی نوں عملاں لوڑ نہ کائی
نیکیاں تھیں پُر ہو گیا دفتر اسدا عملاں والا | بخشیا شان عثمان ولی نوں جنت رب تعالےٰ

مسئلہ :- جب سرور مدینہ مدینہ میں رونق افروز ہوئے تو شروع میں مسلمانوں کو پانی کی بڑی تنگی تھی - کیونکہ سوا ایک کنوئیں بیر رومہ کے کوئی کنواں نہ تھا۔ تو آپ نے فرمایا کہ کوئی مومن ہے جو اس بیر رومہ کو خرید کر تمام مومنوں پر وقف کر دے تو حضرت عثمان نے مطابق فرمان وہ کنوئیں خرید کر تمام مسلمانوں پر وقف کر دیا جواب تک مدینہ منورہ میں ہے - اور حاجی لوگ بھی جا کر زیارت کرتے ہیں - اور بیر رومہ کے خریدنے پر حضرت عثمانؓ کا پینتیس ہزار روپیہ خرچ آیا - حدیث سیوطی نے حاکم سے اور حاکم نے ابو ہریرہ سے روایت کی ہے۔ اِشْتَرٰی عُثْمَانُ الْجَنَّۃَ مِنَ النَّبِیِّ مَرَّتَیْنِ حَیْثُ حَفَرَ بِئْرَ رُوْمَۃَ وَحَیْثُ جَھَّزَ جَیْشَ الْعُسْرَۃِ ۔

ترجمہ - فرمایا نبی کریمؐ نے کہ حضرت عثمانؓ نے دو مرتبہ جنت خریدا ہے۔ ایک بار جب بیر رومہ خرید کر وقف کیا - اور دوسری بار جب جنگ تبوک میں لشکر کو خرچ کی سخت تنگی تھی - تو عثمانؓ نے بہت سامال اسباب دیگر امداد فرمائی جیسا کہ بخاری شریف میں ہے۔ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ مَنْ جَھَّزَ جَیْشَ الْعُسْرَۃِ فَلَہُ الْجَنَّۃُ ۝ یعنی جو شخص اس لشکر کی تنگی دور کرے گا اس کے لئے اللہ تعالےٰ جنت عنایت فرمائے گا

مسجد نبویؐ تنگ ہوئی عثمانؓ فراخ کرائی — کئی ہزار روپیہ لایا سُنتوں میرے بھائی
بھی حد حج تشریف لے جادن سنتوں یار سیانا — ساریاں حاجیاں تائیں دیندے تن دیہاڑے کھانا
یعنی وچہ مکان منادے کردے لنگر جاری — تن دن کھانا دیندے شاہ عثمانؓ جومرد غفاری
کئی ہزار مناں گھیو چاول گوشت نت کھوانندے — دیگر ساریاں حاجیاں تائیں پچھوں کھانا کھاندے

ذکر ایمان حضرت عثمانؓ

روایت ہے کہ ایک دن آپؓ اپنی خالہ یعنی ماسی کے گھر گئے جس کا نام سعدیہ بنت کُرَیز بن زمعہ جو علم نجوم ورمل کا بہت ساماہر تھیں وہ کہنے لگی کہ میرے بھانجا عثمانؓ میں تم کو خوشخبری سناؤں کہ تیری دو بیویاں ہوں گی اور دونوں نبی آخرزمانؐ کی بیٹیاں ہوں گی۔ اور یکے بعد دیگرے نکاح کرو گے۔ اور اس نبی آخرزمان کا عنقریب ظہور ہونے والا ہے۔ جو کوئی اس کا تابعدار ہوگا دونوں جہان میں عزت پائے گا۔ اور جو اس کا دشمن نافرمان ہوگا دونوں جہان میں ذلیل وخوار ہوگا۔ تو آپ یہ بات سن کر حیران ہوگئے۔ جب اس واقعہ کے چند سال بعد حضرت محمد الرسول اللہ نے دعویٰ نبوۃ کا کیا تو حضرت عثمانؓ غنی نے اپنے خاص دوست ابابکر صدیقؓ کے سامنے ایک دن وہ ماجرا جو کہ ان کی ماسی صاحبہ نے بذریعہ نجوم فرمایا تھا بیان کیا تو ابابکر صدیق نے دصیت فرمائی کہ یہ جو بت کفار لوگ پوجتے ہیں یہ سب بیکار ہیں۔ اور محمد الرسول اللہ برحق اللہ کی طرف سے سچے رسولؐ ہیں۔ بہتر تو یہی ہے کہ تو مسلمان ہو جا اور محمدؐ الرسول اللہ کا تابعدار بن جا۔ اتنے میں اتفاقاً حضرت محمد الرسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اور حضرت علی کرم اللہ وجہ بھی آپہنچے تو آپؐ نے بھی حضرت عثمان بن عفانؓ کو فرمایا کہ اے عثمان تو جوانی جنت کے واسطے تیار ہو جا تو فوراً عثمان غنیؓ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ پڑھ کر مسلمان ہوا اور حضرت عثمانؓ کا ایمان شیعہ کی کتابوں سے بھی ثابت ہے جیسا کہ کلینی نے اپنی کتاب روضہ میں لکھا ہے وَلَمَّا اُخِذَ عُثْمَانُ وَاَبَانُ بْنُ سَعِيْدٍ الخ یعنی جب ہجرت کر چلے عثمانؓ اور ابان بن سعید۔ پس لڑے ان دونوں سے کفار اور گرفتار کر لیا حضرت عثمانؓ کو مشرکوں نے۔ جب خبر سنی گرفتاری عثمانؓ کی رسولؐ خدا نے تو بیعت لی رسول اللہؐ نے تمام حاضرین مجلس مہاجروں سے جنگ کے لئے کفار مکہ سے اور مارا آپؐ نے ایک ہاتھ اپنا دوسرے ہاتھ پر واسطے بیعت عثمانؓ کے۔ اور اس بیعت کو بیعت الرضوان کہتے ہیں۔ حضرت رسولؐ پاک کو اس قدر عثمانؓ پر اعتماد تھا کہ وہ حاضر بھی نہ تھا مگر پھر بھی آپ نے بیعت الرضوان میں اس کو اپنے ہاتھ پر ہاتھ مار کر شامل کر لیا۔

ذکر نسب نامہ حضرت عثمانؓ

عثمانؓ بن عفانؓ بن ابو عاص بن امیہ بن عبدالشمس بن عبدالمناف یعنی پانچویں پشت سے حضورؐ کے ساتھ مل جاتا ہے۔

ذکر وفات عثمان غنیؓ

حضرت عثمان غنیؓ نے گیارہ برس اٹھارہ دن خلافت کر کے بروز جمعہ اٹھارہ ذوالحجہ ۳۵ھ ہجری کو شہید ہوئے۔ اور واقعہ مفصل شہادت دربیان عبداللہ بن سبا شیدائے شیعہ میں بیان ہوگا۔ عمر آپ کی بیاسی سال ہوئی۔ اور جنت بقیع میں دفن کئے گئے اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ

Marfat.com

ذکر فتوحات حضرت عثمانؓ

حضرت ذوالنورین ۲۳ھ ہجری میں بعد وفات عمر فاروقؓ کے انیسویں ۱۹ ذوالحجہ کو خلیفہ ہوئے۔ اور آپ کے زمانہ میں بہت سے ملک اسلام میں داخل ہوتے۔ چنانچہ ہمدان و آذربائیجان وافریقہ و گاذرون اور مازندان اور نیشاپور اور طرطوس اور ہرات اور بلخ اور کابلکا اور قسطنطنیہ وغیرہ وغیرہ فتح ہوئے۔

فصل ششم

در فضائل و ایمان و نسب نامہ و فتوحات و عبادت حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَالْعَاقِبَۃُ لِلْمُتَّقِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ وَالَّذِیْنَ مَعَہٗ اَشِدَّآءُ عَلَی الْکُفَّارِ رُحَمَآءُ بَیْنَہُمْ تَرٰاہُمْ رُکَّعًا سُجَّدًا ط۔

ترجمہ۔ محمد اللہ کے رسولؐ ہیں۔ اور جو لوگ اس کے ساتھ ہیں (مراد ابابکرؓ) سخت تر ہیں اُوپر کفار کے (مراد عمر فاروقؓ) رحمدل ہیں آپس میں (مراد عثمانؓ) دیکھتا ہے۔ تو یا رسول اللہ رکوع سجود کرنیوالے (مراد علی کرم اللہ وجہہ) اس واسطے کہ آپؓ بہت ہی رکوع سجود کرتے تھے۔ لیکن کثرت سے نفل پڑھتے تھے۔ جیسا کہ ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ جب فوج اسلامی کسی جگہ قیام فرماتی تو تمام لوگ اپنے اپنے کام میں لگ جاتے یعنی جو جو کام اُن کے سپرد تھا۔ مثلاً کوئی تنبو قناتیں لگاتا۔ کوئی اونٹ چرانے جاتا۔ کوئی پانی لینے جاتا۔ کوئی لکڑیاں وغیرہ لاتا اور کوئی کھانے وغیرہ کا انتظام کرتا۔ مگر حضرت علیؓ کے سپرد کوئی کام نہ تھا۔ آپ نفلوں میں مشغول ہوجاتے اور بہت ہی کثرت سے نفل نماز پڑھتے جیسا کہ نسائی نے اپنی تالیف خصائل علیؓ میں روایت کی ہے۔ وَعَنْ عَلِیٍّ قَالَ اَعْرِفُ اَحَدًا مِنْ ھٰذِہِ الْاُمَّۃِ عَبَدُ اللّٰہِ تَعَالٰی بَعْدَ النَّبِیِّ غَیْرِیْ عَبَدْتُ اللّٰہَ تَعَالٰی قَبْلَ اَنْ یَعْبُدَہٗ مِنْ ھٰذِہِ الْاُمَّۃِ تِسْعَ سِنِیْنَ۔

ترجمہ:۔ فرمایا حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے نہیں جانتا ہوں میں کسی کو اس امت محمدیہ میں کہ عبادت کی ہو اللہ تعالیٰ کی بعد رسول اللہ کے سوا میرے کیونکہ میں نے اس امت کے عابدوں میں سب سے پہلے نو سال اللہ تعالیٰ کی عبادت کی ہے۔

فائدہ:۔ یہ اس واسطے حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا کہ آپ تمام اصحابوں سے نو سال پہلے ایمان لائے تھے

مسئلہ:۔ حضرت علیؓ کا عبادت الٰہی میں اس قدر خشوع خضوع وخوف تھا کہ جب کسی نماز کا وقت آتا تو آپ کا رنگ خوف الٰہی سے متغیر ہوجاتا۔ اور کانپنے لگ جاتے جیسا کہ مناقب حضرت علیؓ میں داؤدستقی نے لکھا ہے اِنَّہٗ کَانَ کُلَّمَا دَخَلَ وَقْتُ الصَّلٰوۃِ تَغَیَّرَ لَوْنُہٗ فَقِیْلَ لَہٗ ذَالِکَ۔ ترجمہ۔ جب کسی نماز کا وقت آجاتا تو آپ کا رنگ بدل جاتا اور چہرہ مبارک کملا جاتا۔ لوگوں نے سبب پوچھا تو آپ نے فرمایا فَقَالَ جَآءَ وَقْتُ الْاَمَانَۃِ الَّتِیْ عَرَضَھَا اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ۔ کہ وقت نماز کے میرا رنگ کیوں نہ متغیر ہو کہ یہ ایک ایسی امانت ادا کرنے کا وقت ہوتا ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے آسمان اور زمین کے پیش کیا فَاَبَیْنَ اَنْ یَّحْمِلْنَہَا وَاَشْفَقْنَ مِنْہَا فَقَدْ حَمَلْنَہَا عَلٰی ضُعْفِیْ۔ پس وہ دونوں ڈر گئے اس امانت کے اٹھانے سے۔ پس تحقیق ہم انسان نے اس امانت کے ادا کرنے کا بیڑا باوجود اپنی کمزوری کے اٹھا لیا

Marfat.com

وَلَا اَدْرِیْ کَیْفَ ... جانتا ہیں کہ کس طرح اُس کو ادا کروں گا۔ یعنی یہ امانت ... نے ادا کرنے سے بڑی ہستی
والے زمین آسمان بھی ڈر گئے تھے۔ مجھ سے پورے طور پر ادا ہو گی یا نہیں

ضرارؓ صدائی تائیں ہکدن معاویہ بول سنایا ۔۔۔ جویں صواعق محرقہ اندر میں نہیں دوں بنایا
آکھیا اوس اوصاف علیؓ دے دس اساڈے تائیں ۔۔۔ جو کجھ تو بیان حیدرؓ اندر واضح کر سمجھائیں
ضرارؓ کہیا ہن قسم خدا دی سنیں اہیر جواناں ۔۔۔ اوہ بہت بزرگ تے عالم عادل حکمت جان خزانہ
اوہ دنیاداروں دور ہمیشہ دیندار اندے جانی ۔۔۔ پارسا ہو کار سرشتہ تخائف سی روحانی
ضرارؓ کہیا میں ویکھیا حیدرؓ تائیں کتنی واری ۔۔۔ رات ہنیری اندر داہڑی پھڑ کر کردے زاری
تڑ ہو جاندی داہڑی حیدرؓ رالیسی زاری کردے ۔۔۔ نرم آواز نکالن ہوہوں خوف ربادوں ڈردے
بڑا جوان چالاک بہادر علی حیدرؓ مردانہ ۔۔۔ دشمن بھنگیاں بے نمازاں داہڑی مون شیطاناں
منڈیئے ڈیریاں والے بھنگی چرسی اتے افیمی ۔۔۔ حیدر ہے بیزار اونہاں کولوں مسئلہ جان یقینی
پوست بھنگ برابر دوویں ہکو جیہے حرام ۔۔۔ پوست پانی پاک ایہائی بھنگ پلید تمام

حدیث :- قَالَتْ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ عَنْ كُلِّ مُسْكِرٍ وَّ مُفَتِّرٍ - اُمِّ سلمہؓ سے روایت ہے حضرت علیؓ نے تحقیق فرمایا آپؐ نے جو چیز مستی لاوے بہتی ہو یا تھوڑی حرام ہے۔

فائدہ :- حضرت مولانا جامیؒ حضرت علیؓ کی نماز کا حال لکھتے ہیں۔ تحفۃ الاحرار میں

حضرت شاہ علیؓ مردانہ شاہ ولایت سائیں ۔۔۔ کفر شرک نوں دُور ہٹاون دیہاں نال رضائیں
احد دیہاڑے وچہ میدانے اندر جنگ مچائی ۔۔۔ دشمن تیر چلایا لگا پُشت مبارک جانی!
جاں جسم مبارک اندر پڑیا راوی ذکر سناوے ۔۔۔ بہت ہوتی تکلیف علیؓ نوں لکھن وچہ نہ آوے
تاں پھر حیدر شاہ مردانہ نیت نماز کھلویا ۔۔۔ جلدی تیر نکالیا پشتوں درد نہ معلم ہویا
سجی کھبی طرفوں چلے خون فوارے بھائی ۔۔۔ کھلا نماز گذارے حیدرؓ دردوں خبر نہ کائی!
پھیر سلام جاں ویکھیا حضرت بھریا خون مصلیٰ ۔۔۔ لوکاں کولوں پچھن دسو خون کیہدا ڈھلا
تا لوکاں آکھیا تیر جو لگا اندر جسم تمہارے ۔۔۔ اس تیر نکالن یاروں حضرت چلے خون فوارے
تا حیدرؓ آکھیا قسم خدا دی مینوں خبر نہ کائی ۔۔۔ ایسا شوق نماز دں حیدرؓ دیکھ کتنا یوں بھائی

الغرض کہ نماز کی حالت میں آپ کے جسم مبارک سے تیر نکالنا اور آپ کو خبر نہ ہونا یہ آپ کے استغراق کی پوری دلیل ہے جیسا کہ فرمایا رسول پاک نے اَلصَّلٰوۃُ مِعْرَاجُ الْمُؤْمِنِیْنَ کہ نماز مومن کا معراج ہے۔ کَمَا قَالَ شَاعِرٌ هُوَ الْبَكَّاءُ فِی الْمِحْرَابِ لَيْلًا ، هُوَ الضَّحَّاكُ فِی الضِّرَابِ ۔ جیسا کہ ایک شاعر نے کہا ہے کہ حضرت علیؓ رونے والے تھے رات کو بیچ محراب کے اور ہنسنے والے تھے دن کو بیچ جنگ کفار کے۔

رووں وچہ محراباں راتیں نفل نماز گذارن ۔۔۔ دن سارا وچہ جنگاں ہسن حدوں کفاراں مارن
روروراتیں نفلاں اندر رب نوں عرض گذارن ۔۔۔ دنے کفاراں بدکرداراں کس تلواراں مارن!
ایہ فضیلت شاہ علیؓ دی وچہ قرآن گواہی ۔۔۔ ہے ایہ جو تھا یار نبی دا چو نہاں یار سوائی
جو چارے یار برابر سُنّے مومن جان یقینی! ۔۔۔ جو کوئی فرق تنہاں وچہ جانے کافر جان بیدین
صدیقؓ، عمرؓ، عثمانؓ، علیؓ وچہ مومن فرق نہ جانن ۔۔۔ اوہ جان ایماندں خالی جیہڑے شک تنہاں وچہ آنن

Marfat.com

یارب سانوں رکھ سلامت ثابت قدم لے جائیں   حب چوہاں دی یارب ساڈے دل وچ خوب جمائیں
نزع کے وچہ کریئے نائیں آخر مردیاں تائیں   یارب طفیل محمدؐ ساڈیاں کریں قبول دعائیں

حدیث۔ قال النبی لا یجتمع حب هٰؤلاء الاربعة الا فی القلب المؤمن۔ ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ فرمایا اللہ نے نہیں جمع ہوتی محبت چار یار کی مگر مومن کے دل میں۔ حدیث۔ نقل از تفسیر جلی۔ قال رسول اللہ ان علیاً منی وانا منه وهو ولی کل مؤمن۔ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ تحقیق علیؓ مجھ سے ہے اور میں علیؓ سے ہوں۔ اور وہ دوست ہے ہر ایک مومن کا

کیہا نبی نے کرے محبت نال علیؓ نہ کوئی   مگراں مخلص خالص بندہ خبر حدیثوں ہوئی
نہ کرے عداوت نال علیؓ دے گر منافق بندہ   جو شاہ علیؓ سنگ ویر رکھے ہے اوس عقیدہ گندا
اوہناں باہر شان علیؓ دا کون بیان سنائی   سب بھتیں وڈہ قرابت اسدی نال نبیؐ دے آہی
اول سکے چاچے جایا پاک نبیؐ دا بھائی   دوجا سب بھتیں پیاری بیٹی اُسدے نال نکاحی
تریجا چھوٹی عمراں اندر اوہ ایمان لیایا   منکروں کفروں اول آخر تائیں رب بچایا
چوتھا کعبے اندر حیدرؓ خاص پیدائش پائی   طواف کریندیاں بی بی صاحبہؓ جایا شیر الٰہی
پنجواں باپ شہیداں سندا حضرت حیدرؓ آیا   حسنؓ حسینؓ شہزادے اُسدے عالی منصب پایا
چھیواں یاراں کولوں تیراں وانگ بارود اڑائے   جدے فتح کرن تھیں کل اصحابی عاجز آئے
ستواں ساری عمر نبیؐ سنگ واہ واسا نبھایا   غسل کفن ہور دفن کرن دا درجہ حیدرؓ پایا
حضرت بن عبداللہ نبیؐ ابی طالب دا جایا   قرابت وَلوں سبھتوں افضل شاہ علیؓ فرمایا
خلافت وَلوں سب تھیں افضل شاہ صدیق سوہارا   رشتے وَلوں حیدرؓ بہتر جانے عالم سارا

چنانچہ ابن ماجہ میں عبداللہ سے روایت ہے قال علیؓ انا عبد اللّٰہ واخو رسوله۔ فرمایا علی کرم اللہ نے کہ میں بندہ ہوں اللہ تعالیٰ کا۔ اور چچا زاد بھائی ہوں رسول اللہ کا انا الصدیق الاکبر کا لفظ آپ نے اپنی خلافت کے زمانہ میں فرمایا ہے۔ اور آپ نے فرمایا بعد میرے جو دعویٰ کرے گا وہ جھوٹا ہے۔ اور حضرت صدیق اکبرؓ خلیفہ اول اس بات سے باہر ہیں کیونکہ وہ پہلے گذر چکے ہیں۔ صلیت قبل الناس بسبع سنین۔ اور نماز پڑھی میں نے نو سال سب لوگوں سے پہلے۔

فائدہ:۔ یعنی حضرت علی کرم اللہ وجہہ پہلے بالغ ہونے کے ایمان لائے اور کئی برس پوشیدہ کفار مکہ سے رسول پاک کے ساتھ نماز پڑھتے رہے۔

حدیث:۔ عن علیؓ قال عهد الی النبی الامی لا یحبنی الا مؤمن ولا یبغضنی الا منافق۔ ترجمہ۔ فرمایا حضرت علیؓ نے کہ عہد کیا تھا ساتھ میرے رسولِ خدا نے کہ او دوست رکھے گا تجھ کو مگر ایمان والا مومن اور نہ عداوت کرے گا تجھ سے مگر منافق۔

فائدہ:۔ محبت اس کا نام نہیں ہے کہ یا علیؓ کے نعرے بلند کرنا یا حسینؓ ہر وقت بکتے رہنا۔ جیسا کہ آجکل بھنگی پوست بے نماز، شراب نوشی کرتے ہیں۔ بلکہ محبت نام تابعداری کا ہے۔ جس طرح اُن کا طور طریقہ عبادت ذکر اذکار روزہ نفل نوافل شکل شباہت لباس وغیرہ تھا اسی طرح اُن کی تابعداری کرنی۔

صرف زبانی کرن محبت نہیں ایمان نشانی   جاں تک نفس [illegible] ولوں مومن نہ ہووے قربانی

Marfat.com

اجکل بعضے لوک زبانی محبت دعوئی کردے — اے پر امر قبولن ناہیں پچھو تاسن مردے
بے نمازتے داہڑی منے چونپٹ تاش کھڈاری — سر پر بودے وانگ عیسائیاں سنت کولوں عاری
لمیاں مچھاں سکھاں وانگوں ذیر میچاں لائیاں — بھنگیاں چرسیاں بے نماناں نال محبتاں پائیاں
مسجد وچہ نماز پیار نہ کردے ہرگز واہی — اروڑی وانگ مسیت تے ڈیرہ رکھن خوب سجائی
منہ تھیں یاعلی دے نعرے مارن کرن ملے — بعضے یاحسینؓ پکارن عملوں دور نکارے
ساری عمراں حضرت علیؓ نماز نہ یک گھسائی — رپر بودے رکھے نہ پھر داہڑی کدی منائی
توں پڑھیں نماز نہ کدی منڈھوں داہڑی گرمنائی — یاحسینؓ یاعلیؓ پکاریں صرف زبانی واہی
حضرت علیؓ محبت نہیں جس اوہ منافق سوئی — جیکر قولوں فعلوں اسدی نہیں محبت ہوئی

حدیث ابن وقاص از بخاری و مسلم ، قَالَ لِعَلِیٍّ اَلَا تَرْضٰی اَنْ تَکُوْنَ مِنِّیْ بِمَنْزِلَةِ هَارُوْنَ مِنْ مُوْسٰی
ترجمہ - فرمایا آپ نے واسطے علیؓ کے کیا تم راضی نہیں اس سے کہ تم ہماری طرف سے بمنزلہ ہارونؑ کے ہو - یعنی جس طرح ہارون موسیٰ علیہ السلام کے بعد خلیفہ ہوئے تم بھی میرے بعد خلیفہ ہوگے ۔

فائدہ :- اس سے صریح ثابت ہے کہ خلافت حضرت علیؓ کی ایک وقت ہیں - مگر یہ ضروری نہیں کہ خلافت بلا فصل ہو جیساکہ روافض نے سمجھا - حدیث براء ابن عازب از ابن ماجہ قَالَ اَقْبَلْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ فِیْ حَجَّتِهِ الَّتِیْ حَجَّ فَنَزَلَ فِیْ بَعْضِ الطَّرِیْقِ فَاَمَرَ الصَّلٰوۃَ جَامِعَۃً ترجمہ - براء ابن عازب نے کہا کہ جب ہم ساتھ رسول اللہ کے حج سے واپس آئے تو قیام کیا رستہ میں ایک جگہ پس حکم فرمایا آپ نے کہ تمام لوگ نماز کے لئے جمع ہو جائیں فَاَخَذَ بِیَدِ عَلِیٍّ فَقَالَ اَلَسْتُ اَوْلٰی بِالْمُؤْمِنِیْنَ مِنْ اَنْفُسِهِمْ - پس پکڑا ہاتھ علیؓ کا اور فرمایا کیا میں دوست نہیں ہوں ان کی جانوں سے بڑھ کر قَالُوْا بَلٰی لوگوں نے کہا ہاں بیشک تو دوست ہے ہماری جانوں سے زیادہ قَالَ اَلَسْتُ اَوْلٰی بِکُلِّ مُؤْمِنٍ مِنْ نَفْسِهٖ قَالُوْا بَلٰی پھر فرمایا کیا میں نہیں ہوں دوست ہر مومن کا اس کی جان سے زیادہ - لوگوں نے کہا ہاں آپ ہماری جانوں سے بھی زیادہ دوست ہیں ہمارے فَقَالَ هٰذَا وَلِیُّ مَنْ اَنَا مَوْلَاهُ اَللّٰهُمَّ وَالِ مَنْ وَالَاهُ اَللّٰهُمَّ عَادِ مَنْ عَادَاهُ پس فرمایا آپ نے علیؓ جس کا ولی ہے میں اس کا ولی ہوں یا اللہ تو دوست رکھ اس کو جو دوست رکھے علیؓ کو اور دشمن رکھ اس کو جو اس سے دشمنی رکھے ۔

فائدہ :- جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حجۃ الوداع سے فارغ ہوکر واپس مدینہ منورہ آرہے تھے تو راستے میں مکہ اور مدینہ کے درمیان مقام غدیر پر حضرت علی کرم اللہ وجہہ کا ہاتھ پکڑ کر آپ نے یہ حدیث بیان فرمائی - اور بعضوں کا قول ہے کہ اونٹوں کے پالانے جوڑ کر منبر بنا کر کے آپ نے اس منبر پر چڑھ کر یہ حدیث بیان فرمائی

فائدہ :- لفظ ولی یا مولیٰ مشترک ہے اکثر معنے سے اور مولیٰ بمعنے اولیٰ بھی آیا ہے - غرض اس حدیث سے تنبیہ کرنا ہے لوگوں کو حضرت علیؓ کی محبت پر اور بچانا ہے ان کے بغض سے - حاصل کلام جو شخص حضرت علیؓ کا دشمن ہے وہ کافر بے دین ہے وہ کیسا ہی عابد زاہد کیوں نہ ہو - اور اس کی خلافت سے کوئی بھی انکار نہیں کرسکتا - مگر فرق صرف اتنا ہے کہ خلافت کی باری ان کی تینوں خلیفوں کے پیچھے تھی جیساکہ ہوئی - اور اس میں حضرت علیؓ کا شان کم نہیں ہوتا جیساکہ ہمارے آقائے نامدار گو سب سے افضل ہیں مگر نبوت کی باری سب کے بعد آئی ۔

مَنْ کُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِیٌّ مَوْلَاهُ پاک نبی فرمایا — میں جس دا دوست علیؓ بھی اسدا دوست بیشک آیا
ہے مولیٰ معنے اولیٰ یعنے بہتر ان خلق جہانی — جو کوئی علیؓ نہ بہتر جانے اوہ ٹولی شیطانی

Marfat.com

بھی مولیٰ آکھنے دوست جانی یار رفیق پیارا
جو دوست عمید رہین اوہ دوست ہے شیطان نکارا

بعضے دوست بنن زبانی عملوں رہن کنارے
جو عملوں رہن کنارے ناہیں دوست علیؓ پیارے

دوست دائم دوست دانگوں شکل شباہت نالے
بھی قولوں فعلوں ریس کرے اتے برخلاف نہ جاوے

اوہ بیشک دوست بیشک دوست ہرگز شک نہ آنی
جس دعوی دوست عملوں خالی جان نفاق نشانی

قرآن حدیثوں ثابت ہووے دوست علیؓ جنہاندا
نفل نوافل شغل تلاوت رہے ہمیش تنہاندا

صرف زبانی ورد علیؓ دا فائدہ کوئی نہ کرسی
جب تک وانگ علی دے زیادہ نفل نوافل پڑھسی

ذکر سخاوت حضرت علی کرم اللہ وجہہ

سورہ بقر پارہ تیسرا بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اَلَّذِیْنَ یُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ بِالَّیْلِ وَالنَّهَارِ سِرًّا وَّعَلَانِیَةً
ترجمہ - جو لوگ خرچ کرتے ہیں مال اپنے راہ حق پر دن کو اور رات کو پوشیدہ اور ظاہر غرض کہ صدقہ دینے میں تمام وقتوں کو گھیر لیا ہے ۔ شان نزول اس آیت کا یہ ہے کہ ایک دن حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے پاس چار درہم تھے ۔ آپ نے فی سبیل ایک کو دیا اور ایک رات کو اور ایک پوشیدہ اور ایک ظاہر کر کے دیا ۔ تو اللہ تعالےٰ نے بذریعہ اس آیت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو خبر دی تو آپ نے حضرت علیؓ سے دریافت کیا کہ اے علیؓ تجھکو اس طرح صدقہ دینے پر کس چیز نے آمادہ کیا تھا ۔ جواب کہ یا رسول اللہ میں نے ان چار وقتوں میں صدقہ اس آرزو سے دیا ہے کہ ان میں سے کوئی تو مقبول ہو کر رضا کو پہنچ جائیگا حاصل کلام اس آیت میں اللہ تعالےٰ نے حضرت علیؓ کے صدقہ کی تعریف فرمائی فَلَهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ پس واسطے اُن نزدیک رب اُن کے کے اجر یعنی جنت ہے ۔ جو ہمیش رہیں گے بیچ اُس کے وَلَا خَوْفٌ عَلَیْهِمْ وَلَا هُمْ یَحْزَنُوْنَ ؕ اور کوئی خوف ہوگا ۔ اور نہ وہ غم کھائیں گے

حکایت حضرت فاطمہؓ کا بیمار ہونا

روضۃ المتقین میں کعب احبار روایت ہے مَرِضَتْ فَاطِمَةُ وَجَآءَ عَلِیٌّ اِلٰی مَنْزِلِهَا فَقَالَ یَا فَاطِمَةُ یُرِیْدُ قَلْبُكِ مِنْ حَلَاوَتِ الدُّنْیَا فَقَالَتْ یَا عَلِیُّ اَشْتَهِیْ رُمَّانًا ؕ
ترجمہ :- بیمار ہوئے حضرت فاطمہؓ اور آئے حضرت علیؓ گھر اپنے پس فرمایا اے فاطمہؓ کیا کسی چیز کو دل چاہتا ہے آپ لذت دنیا میں سے تو فرمایا حضرت فاطمہؓ نے اے علیؓ میرا دل انار کو چاہتا ہے فَتَفَکَّرَ سَاعَةً لِاَنَّهٗ مَا کَانَ ثُمَّ قَامَ ذَهَبَ اِلَی السُّوْقِ وَاسْتَقْرَضَ دِرْهَمًا وَاشْتَرٰی بِهٖ رُمَّانَةً فَرَجَعَ اِلٰی بَیْتِهٖ -
ترجمہ :- پس فکر کیا آپ نے کچھ دیر تک اسواسطے کہ گھر میں کوئی چیز موجود نہ تھی - پھر کھڑے ہوئے کسی طرف میں اور قرضہ لیا ایک درہم اور خریدا اس کا ایک انار پس واپس آئے گھر کو تو راستے میں ایک بیمار پر آپ کی نظر پڑی تو اس سے دریافت کیا کہ اے شخص تیرا دل کس چیز کو پسند کرتا ہے اور تو کب سے بیمار پڑا ہے تو اُس نے جواب دیا کہ یا حضرت اس جگہ بیمار پڑے پانچ دن گذر چکے ہیں ۔ مگر کسی نے میرا حال نہیں پوچھا اور اب میرا دل انار کو چاہتا ہے ۔ پس حضرت علی کرم وجہہ نے فکر کیا کہ کیا کروں حضرت فاطمہؓ کے واسطے انار خریدا ہے اور میرے پاس کوئی رقم نہیں جس کا اور خریدوں اور یہ اس کو دیدوں ۔ اگر اس کو نہ دوں تو مخالفت ہوتی ہے خدا کے پاک کے فرمان کی کہ وَاَمَّا السَّآئِلَ فَلَا تَنْهَرْ یعنی سوالی کو مت جھڑک اور قَالَ النَّبِیُّ لَا تَرُدُّ السَّآئِلَ وَلَوْ کَانَ عَلٰی فَرَسٍ ترجمہ - یعنی فرمایا رسول پاک نے نہ رد کر سوال

Marfat.com

ہوڑے اسوار گھوڑے کا پس حضرت علیؓ نے توڑا انار اور کھلایا اس بیمار کو تو تندرستی پائی حضرت فاطمہؓ نے اسی وقت سنے کہ فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے الصَّدَقَۃُ رَدُّ الْبَلَآءِ - صدقہ ہر ایک بیماری کو دور کرتا ہے - اور جب ت علیؓ کرم اللہ وجہہ گھر تشریف لائے تو شرماتے ہوئے اندر داخل ہوئے تو حضرت فاطمہؓ اظہار محبت کے لئے کھڑے ے - پس کہا اے علیؓ کیوں غم ناک ہوتے ہو قسم ہے خداوند کریم کی جسوقت آپ نے اس بیمار کو انار دیا اسی وقت ی بیماری دور ہو گئی پس حضرت یہ بات سن کر خوش ہوئے -

شان سخاوت ظاہر ہویا فضل کنوں رب باری — جنت خاتوں دی اسویلے ہو گئی دور بیماری
حضرت فاطمہؓ عرض گذاری اے سردار گرامی — میں کل بیماریوں صحت پائی فضل کنوں رحمانی
تساں انار دتہ راہ مولا جدوں سوالی تائیں — ہو گئی دور بیماری میری بخشیاں رب تعالیٰ ایں
بھی ہک قدرت کامل مولیٰ بات عجیبہ ہوئی — میں ہرگز طلب اناراں کارن لوڑ نہ رکھی کوئی
دو نویں صفتاں کردے داہ دا رب غریب نوازا — تاں باہروں کسے آواز کیتا کھولو دروازہ
تاں علیؓ کہیا توں کون اس ویلے کس کارن اٹھ آیا — میں سلمانؓ پیغمبر بھیجیا نرم کلام سنایا!
کیا دیکھے اس پر تھالی عجب اناراں والی — سلمانؓ کہیا ایہ تحفہ حضرت طرفوں رب متعالی
جنت خاتوں لے گھر گھلو انہاں اناراں تائیں — حضرت شاہ دے کر حوالے امر کرے رب سائیں
کھول رمال گنے تاں شاہ نے نرمی نال سنایا — جیکر ایہ رب گھلے سا نوں تاں دسواں کیوں نہیں آیا
دہ دنیا نے سنئے آخر وعدہ رب تعالیٰ — جیو نکر وچ کلام الٰہی ہویا حکم نرالا
مَنْ جَآءَ بِالْحَسَنَۃِ جو کوئی نیکی ہک کماوے — فَلَہٗ عَشْرُ اَمْثَالِہَا اوہ دس نیکیاں تھیں پاوے
پھر ہس پیا سلمان اصحابی ادبوں عرض سنایا! — جیوں کر ہاسا کیتا ہیسی جس کارن ازمایا!
ہک انار جدا کر رکھیا میں کر خوشی تداہیں — دیکھیا جاوے شاہ مرداں نوں لبیندا ہے یا نا ہیں
قسم خدا دی دہ بھیجے رب خاص جنابوں تینوں — ایہ ازمائش خوشی خیالوں دل وچہ آئی مینوں

مسئلہ :- ایک دن بہت سے کفار مکہ جمع تھے - ایک سائل نے آکر ان کو سوال کیا - اتفاقاً اسی موقعہ پر حضرت علیؓ ہاں سے گذر ہوا تو مسخری کے طور پر کفار نے اس سائل سے کہا کہ یہ بڑا امیر ہے - اس سائل نے جا کر حضرت علیؓ سے ل کیا - امیر المومنین نے فرمایا - ہاتھ کر جب اس تے ہاتھ کیا تو آپ نے درود شریف پڑھ کر پھونک دیا اور فرمایا ہاتھ بند کرلے - جب وہ کفار کے پاس گیا تو سب نے پوچھا کیا ملا ہے - اس نے ہاتھ کھول کر کہا یہ پانچ مہریں سونے کی ت مجھے دے گئے ہیں یہ دیکھ کر سب کفار شرمندے ہوئے -

کیہڑی خوبی علیؓ دی بندہ کرے بیان — دیکھ سخاوت علیؓ دی حاتم ہیں حیران
پیش شجاعت علیؓ دے رستم ہیں کمزور — درخیبر سی پٹیا نوک نیزے تھیں توڑ!
جسنوں لعنت نبیؐ دی اس نوں حب علیؓ — جو دشمن ہے علیؓ دا دشمن رب جلی!

ذکر حلم حضرت علی کرم اللہ وجہہ

روضۃ الشہدا میں لکھا ہے کہ ایک دن حضرت علیؓ کو نئے کے بازار سے سودا خریدنے کے لئے گھر سے نکلے اور ب کا غلام علیؓ بھی آپ کے ساتھ تھا اس وقت آپ افریقہ اور سمرقند وغیرہ کے بادشاہ تھے اور لوگ اپنے

کام میں مشغول تھے۔ جب آپ کو دیکھا تو آپس میں کہنے لگے کہ راستہ خالی کرو خلیفہ صاحب آ رہے ہیں۔ اور آپ نے جو چیزیں اپنے گھر کے لئے خریدی تھیں خود اپنے کندھے پر اٹھائے ہوئے تھے۔ اور غلام ہر چند عرض کرتا تھا کہ یا حضرت یہ بوجھ مجھے دو مگر آپ نے فرمایا کہ جو چیزیں اپنے اہل و عیال کے لئے خریدی جائیں۔ مالک اہل و عیال کا اس بوجھ اٹھانے کا زیادہ حقدار ہے۔

مسئلہ:۔ حضرت جابر انصاری سے روایت ہے کہا اُس نے کہ میں نے حضرت علیؓ کے سوا کوئی زیادہ سب سے زاہد نہیں دیکھا۔ کہ آپ نے تین دن سے زیادہ پیٹ بھر کر جو کی روٹی بھی کبھی نہیں کھائی تھی۔ اور فرماتے تھے حَسْبِیْ مِنَ الطَّعَامِ مَا یُقِیْمُ ظَهْرِیْ یعنی مجھے اتنا طعام کافی ہے جو میری پشت سیدھی ہو جائے۔

ذکر ایمان حضرت علی کرم اللہ وجہہٗ

ایک دفعہ مکہ مکرمہ میں بڑا قحط پڑ گیا۔ اور ابو طالب کا بڑا خرچ تھا بسبب زیادہ عیال کے تو حضرت محمد رسول اللہ نے حضرت عباسؓ کو فرمایا کہ ہم ابو طالب کی امداد کریں کہ اُس کے تین لڑکے ہیں۔ ایک ایک کا خرچ ہم اپنے ذمے لیں۔ جب ابو طالب کے پاس جا کر اپنا ارادہ بیان کیا تو ابو طالب نے کہا کہ عقیل کو ہمارے پاس رہنے دو۔ اور جعفر کو حضرت عباس نے لیلیا اور حضرت علی کرم اللہ وجہہٗ کو محمد الرسول اللہ لے آئے اس وقت حضرت علیؓ کی عمر دس برس کی تھی۔ تو اسی موقعہ پر جناب رسالتمآب کو نبوۃ عنایت ہوئی۔ اور اس وقت آپ کی عمر چالیس سال کی تھی۔ جب حضرت علیؓ گھر آئے تو حضور پاک اور حضرت خدیجۃ الکبریٰ کو نماز پڑھتے ہوئے دیکھا تو حیران ہو کر پوچھا کہ یہ کیا ہے تو آپ نے فرمایا اے علیؓ یہ سب تعالیٰ کا دین اسلام ہے۔ اور میں نبی آخر الزمان ہوں تو بھی ہمارے ساتھ نماز پڑھ اور اسلام قبول کر اور عزیٰ لات منات وغیرہ بتوں کی پوجا نہ کرنا۔ تو آخر حضرت علیؓ نے کہا کہ میں اپنے والد سے مشورہ لے لوں کیونکہ میں اپنے والد بزرگوار کی مرضی کے سوا کچھ نہیں کر سکتا۔ چنانچہ اپنے والد سے جا کر عرض کر دیا تو اس نے جواب دیا اگر تو محمد رسول اللہ کا دین قبول کرے تو اس کو ظاہر نہ کر۔ اسی وقت حضرت علیؓ نے آکر اسلام قبول کیا۔ اور یہ مسئلہ متفق ہے کہ لڑکوں میں سب سے اول حضرت علیؓ ایمان لائے

ذکر نسب نامہ حضرت علی کرم اللہ وجہہٗ

علی بن ابی طالب کنیت آپ کی ابو الحسن تھی۔ آپ کا نام بھی حضرت رسول خداؐ نے ہی رکھا تھا۔ اور پیدائش آپ کی بیت اللہ شریف کے اندر ہوئی۔ کیونکہ آپ کی والدہ ماجدہ فاطمہ بنت اسد بیت اللہ کا طواف کر رہی تھی۔ اور درد زہ کے سبب وہیں بیت اللہ شریف کے اندر بیٹھ گئیں۔ اور آپ تولد ہوئے سوائے آپ کے کوئی بیت اللہ کے اندر پیدا نہیں ہوا۔

ذکر شہادت حضرت علی کرم اللہ وجہہٗ

جب آپ نے ایک بدبخت قوم پر فتح پائی یعنی بارہ ہزار نوے آدمی اس قوم کے قتل کئے۔ تو ارشاد فرمایا کہ کوئی آدمی ہے جو اس بات کی خوشخبری کوفہ میں پہنچائے تو ابن ملجم نے عرض کیا کہ یا حضرت میں ... کو شہر کوفہ میں پہنچا دوں ... اہل تاریخ لکھتے ہیں کہ ابن ملجم قبیلہ مراد سے تھا اور دراصل یمن کا باشندہ تھا۔ اور مصر ... جو حضرت عثمانؓ کے شہید کرنے کو آئے تھے یہ بھی آیا ہوا تھا۔ اور نہایت بدشکل تھا۔ اور اس کے ... ایک ... نہایت ...

Marfat.com

حضرت علیؓ کی خدمت میں آ کر کہنے لگا کہ حضور میں آپ کو یہ تحفہ دیتا ہوں۔ تو حضرت علیؓ نے اس کو قبول نہ کیا۔ اور رُخ مبارک اس سے پھیر لیا۔ تو ابن ملجم نے نہایت عاجزی و انکساری سے عرض کی کہ یا حضرت میں نے آپ کی محبت میں اپنا وطن اور قبیلہ اور مال متاع قربان کیا ہے۔ اور میں آپ کے مخلص شیعوں سے ہوں جیسا کہ اس رباعی میں ہے

حاشا کہ دلم تو جدا خواہد شد ۔ تو با کس دیگر آشنا خواہد شد
پناہ خدا دی دل میرا جے جدا تیتھوں ہو جاوے ۔ تاں پھر کس شخص دے نال اوہ دوستی کرنی چاہوے
از بر تو بگسلد کرا دارد دوست ۔ در کوئے تو بگذرد کجا خواہد شد
جو دوستی تیری توڑے اوہنوں دوست کون بناوے ۔ جو دروازہ تیرا چھوڑے اوہ کس دروازے جاوے
ابن ملجم آکھے یا حضرت میں مخلص شیعہ تیرا ۔ مال وطن قربان کیتا نہ رد کر تحفہ میرا
علیؓ کہیا توں قاتل میرا خبر نبیؐ فرمائی ۔ میں کویں قبول کراں ایہ تحفہ ظاہر بات سنائی
ایہ گل سن کر ابن ملجم شمشیر علیؓ پکڑائی ۔ تے آکھیا ہتھ تے گردن میری کٹ اے شیر خدائی
علیؓ کہیا نہ جد تک تیتھوں واقعہ ہووے کائی ۔ کویں قصاص لواں میں تیتھوں باجھوں امر الٰہی

الغرض کہ موجب فرمان حضرت علی کرم اللہ وجہہ ابن ملجم نے کوفہ کی گلی گلی کوچہ کوچہ بہر بازار میں جا کر فسخ کی منادی کر دی تو فسخ کی خوشخبری سُن کر سوائے خارجیوں کے تمام اہل کوفہ نے خوشی کی۔ لکھتے ہیں کہ جب ابن ملجم جب منادی کر رہا تھا تو کوفہ کی ایک گلی میں قطام نام ایک عورت ملی جو نہایت ہی خوبصورت تھی اُس کی طرف دیکھتے ہی ابن ملجم اس پر عاشق ہو گیا۔ اور اس سے دریافت کرنے لگا کہ تو شادی شدہ ہے یا کنواری۔ تو اس عورت نے جواب دیا کہ میں کنواری ہوں جو کوئی میرا حق مہر ادا کرے گا میں اس سے نکاح کر دوں گی۔ ابن ملجم نے پوچھا کہ تیرا حق مہر کیا ہے۔ اُس عورت نے جواب دیا کہ میرا حق مہر تین شرطوں پر ہے۔ اوّل یہ کہ تین ہزار درہم دوسرا ایک لونڈی خوبصورت تیسری شرط یہ ہے کہ امیر المومنین علی کرم اللہ وجہہ کا سر مبارک یعنی قتل۔ یہ اس واسطے کہا کہ وہ عورت خارجیہ تھی اور اس کے تمام اقربا حضرت علیؓ نے بُری طرح سے قتل کئے تھے۔ الغرض ابن ملجم نے کہا کہ دو شرطیں تو تیری مجھے منظور ہیں یعنی تین ہزار درہم اور ایک لونڈی خوبصورت مگر تیسری شرط حضرت علیؓ کا قتل کرنا مجھے منظور نہیں، اس واسطے کہ میں اس کے مخلص شیعہ سے ہوں۔ اور دوسرا وہ بڑا زور آور بہادر پہلوان ہے۔ اور اس وقت مشرق تا مغرب کوئی آدمی اُس کا ثانی توت نہیں ہے۔

چوں او برکشد ذوالفقار از غلاف ۔ ز ہیبت فتد لرزہ بر کوہ قاف
جد کھچے تلوار میاں نوں حیدر شیر الٰہی ۔ تا ہیبت کولوں تھر تھر کنبے کوہ پربت سب بھائی
ذوالفقار تلوار علیؓ دی چیرداں طبقاں پار اوڑائی ۔ کستوں طاقت اسد اللہ سنگ جا کر کرے لڑائی
چوں دست او نیزہ گرداں شود ۔ ہوائے دلیراں دگرداں شود !!
جد حیدر دا نیزہ ہتھ پہلوانانے آوے ۔ آرزواں دلیراں دیاں ساریاں توڑ ونجاوے
با ملجم کہے قطامی تیرے عشق دیوانہ کیتا ۔ دو شرطاں منظور کراں توں چھڈ دے قتل علیؓ دا
قتل علی حیدرؓ دا کرنا مشکل بہت ایہہ آئی ۔ بے ایماں نوں جانوں خطرہ اسدے اندر ناہی
کہے قطامی رن دیوانی ابن ملجم دیناں ئیں ۔ قتل علیؓ دے باجھوں نہ تیں لے مراد کدائیں
تن ہزاراں درہم تے لونڈی معاف کیتا ئیں تینوں ۔ ایہہ پر قتل علیؓ توں کر کے پھیر ملا دیں مینوں

ابن ملجم اور قطامی لعنت اللہ علیہ آپس میں گفتگو کر رہے تھے کہ حضرت علیؓ بھی سفر سے واپس تشریف لے آئے اور تمام

Marfat.com

کوفہ کے مرد عورت مومن کو خوشی حاصل ہوئی - اور آپ نے مسجد میں آکر خطبہ پڑھا بعد حمد و صلوٰۃ کے اپنی داہنی طرف دیکھا
حسنؓ بیٹھے ہیں - ارشاد فرمایا اے فرزند دلبند آج ماہ رمضان کے کتنے دن گذرے ہیں ۔ تو امام حسنؓ نے عرض کی کہ حضور آج
گذرے ہیں - پھر بائیں طرف نظر کی تو امام حسین علیہ السلام بیٹھے ہیں - فرمایا اے شہید کربلا ماہ رمضان کے کتنے دن با
امام حسینؓ نے عرض کی کہ حضرت ستاراں دن باقی ہیں - پھر آپ نے اپنی داڑھی مبارک کو پکڑ کر فرمایا - بڑا بدبخت اس امت
وہ شقیہ کم بخت ہے جو اس داڑھی اور سر کو خون آلودہ کرے گا - یعنی مجھے قتل کرے گا - کیونکہ مجھے حضرت محمد الرسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تھا کہ تجھ کو فلاں شکل کا آدمی یمن کا رہنے والا قبیلہ مراد یہ سے ماہ رمضان میں شہید کرے گا جو مجھے شکل
ملجم کے معلوم ہوتا ہے - جب یہ بات ابن ملجم نے سُنی تو وہ حضرت علیؓ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض معاذ ت کرنے لگا - حضرت
علیؓ نے فرمایا - اے کمبخت تو نے فلاں عورت کے ساتھ یہ عہد و پیمان نہیں کیا - اور تو اس پر عاشق نہیں ہوا - غرض وہ خ
ہو کر اٹھ کر قطام سے گھر چلا گیا - اور دل میں کینہ زیادہ بڑھا - اور اس عورت قطام نے اس کی مدد کے واسطے ایک جماعت
آدمیوں کی تیار کی کہ حضرت علیؓ کو ضرور شہید کرو - حاصل کلام جب حضرت علیؓ نے صبح کی اذان کہی تو قطام نے ابن ملجم کو کہا
اب موقع ہے جلدی جا کر حضرت علیؓ کو قتل کرو - اور میرے دل کی مراد پوری کرو - ورنہ پھر تمام مسلمان جمع ہو جائیں گے تو
نہیں ملے گا - پس جب امیر المومنینؓ مسجد کے محراب میں دو سنتیں پڑھ رہے تھے تو ابن ملجم نے تلوار ماری آپ کے مغز کو
گئی - امیر المومنین نے بلند آواز پکارا فُزْتُ بِرَبِّ الْكَعْبَةِ - پس قسم ہے خدا کی پا لیا میں نے رب کعبہ کو - پس یہ سن
امام حسنؓ حسینؓ و دیگر مسلمان دوڑتے ہوئے آئے تو دیکھا کہ آپ محراب میں گرے پڑے ہیں اور سر اور داڑھی آپ کی خون
ہے - ابن ملجم کو لوگوں نے پکڑ لیا اور اسی وقت حضرت علیؓ کے پاس لائے تو آپ نے فرمایا اے بدبخت تو ہی کہتا تھا کہ میں
تیرے مخلص شیعوں سے ہوں کیا مخلص شیعہ اس طرح ہی کرتے ہیں - کیا میں تم کو نہیں کہتا تھا کہ تو میرا دشمن ہے - بعدہٗ آپ
نے فرمایا کہ اس کو قید کرو - اگر میں زندہ رہا تو جس طرح میری مرضی ہو گی میں اس کو سزا دوں گا - اگر میں فوت ہو گیا تو اس
کو ایک بار تلوار سے قتل کرنا کیونکہ اس نے مجھے ایک بار تلوار ماری ہے - اور امام حسنؓ حسینؓ کو استقلال کی وصیت فرمائی ، ا
فرمایا کہ مجھ کو مقام نجف میں رات کے وقت دفن کرنا - اور قبر میری کو زمین کے ساتھ ملا دینا کہ نشان معلوم نہ ہو - اس س
کہ خارجی لوگ مجھ کو قبر سے نکال نہ دیں - پس آپ نے بروز اتوار اُنیس ۱۹ ماہ رمضان کو شہادت پائی - اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ
رَاجِعُوْنَ ۝

مسئلہ - اہل بیت کے سوا حضرت علیؓ کی قبر کسی کو بھی معلوم نہ تھی تا خلافت عباسیہ تک - ایک دن ہارون الرشید
بادشاہ نے شکار کا ارادہ کیا اور جنگل نجف کو شکار گئے تو ایک جگہ بہت سے ہرن جمع ہو کر بیٹھے تھے - اور بادشاہ کے کتے
سب ارد گرد بیٹھ رہے تھے مگر ان ہرنوں کو نہیں پکڑتے تھے - بادشاہ کو یہ معاملہ دیکھ کر بڑا تعجب آیا اور اس شہر کے رہنے
والوں سے بلا کر پوچھا کہ یہاں کیا چیز ہے - جو ان شکاروں کو شکاری جانور پکڑ نہیں سکتے - تو چند بوڑھے آدمیوں نے کہا کہ ہم
اپنے باپ دادوں سے سُنا ہے کہ اس جگہ حضرت علیؓ کا مرقد شریف ہے تو ہارون الرشید بادشاہ نے اسی وقت شکار کو چھوڑ
دیا اور جب تک زندہ رہا ہر سال اس مرقد مبارک کی زیارت کو آیا کرتا تھا -

نظم

حسنؓ حسینؓ جاں فارغ ہوئے دفن علیؓ تھیں بھائی
باہر کو نیوں بندہ دیکھیا کردا حال دہائی

عاجز بہت رنجور دوہیا سی بیٹھا اوہ پورانی
ہتھوں ٹنڈا پیروں منڈا بہت ذلیل نمانی

گھٹے اوہ لیٹیا ہویا طاجسمندر حال تسبا ہی
ہیں پر دلیسی غولیشی قبلہ میرا سُول نہ کائی

Marfat.com

ماں باپ نہ بھائی میرا نہ فرزند رسیلا ! تے نہ کوئی دوست یار پیارا عورت خویش قبیلہ
حسن حسینؑ کہیا اٹھ بابا کتنی مدت ہوئی اس آکھیا سال برابر گذریا اسھنیں ودھ نہ کوئی
سال ہویا ہے مینوں میری ایسی حالت ہوئی جھولا مارے ہتھاں پیراں طاقت مول نہ کوئی
ہر روز اک شخص سرہانے میرے آگر بہندا بھائی کرے پیار محبت جیوں کر کرے پیاری مائی
کھانا پیون اندر میری بہت کرے ہمراہی دودھ دہی ہور شکر چاول ہیں پرواہ نہ کائی
اسے پر تن دن گذرے اوسنوں میرے پاس نہ آیا واللہ اعلم رب نوں معلم کی اُس نال ویہایا
حسنؑ کہیا کی نام ہے اُسدا دس اساں نوں بھائی اس آکھیا مینوں معلم ناہیں کی اس نام ایہائی
امام کہیا توں اُسدے کولوں کیوں نہ پچھیا بھائی اس آکھیا میں پچھیا پر اُس دسیا مول نہ کائی
اس آکھیا تینوں نام میرا ہے مول نہ حاجت کائی میں کراں تواضع باللہ تیری کارن حب الہٰی
ریا وس پُھھا نہ میں مینوں اپنا نام بتائیں ریاکاراں نوں روز قیامت ملے خلاصی ناہیں
امام کہیا کی شکل سی اُسدی کجھ نشان بتائیں اس آکھیا میں نابیناں اکھوں کیکر دیکھاں سائیں
کہیا امام کلام کرے جد کی کجھ آکھے بھائی کیوں کر کرے آوازہ موہنوں دس اساں نوں کائی
اس آکھیا دم دم نال خداوند یاد کریندا بھائی ہکدم یاد خدا دی کولوں غافل ہوندا ناہی
تسبیح اتے تہلیل ہمیشہ اُسدی عادت آہی خوف خدا دے کولوں اُسدا لوں لوں کمبے بھائی
جاں میرے پاس آبہندا موہنوں ایہو لفظ الاوے مسکیناں درویشاں مجلس مسکیناں دی بھاوے
لتے غریب دلی سنگ غرباں مجلس بھائی بادشاہ سنگ بادشاہاں دے بیٹھن نال وڈیائی
میں مسکین تے مجلس مینوں مسکیناں دی بھاوے تاں حسینؑ کہیا ایہ نشان اساڈے باپ علیہ دے ہے
اس بڈھے آکھیا کی کجھ بھائی اسیے نال ویہایا اُس آکھیا دار فناہ تھیں دار بقا وچ ڈیرہ لایا
ہائے آہ اس بڈھے غم تھیں دنیا چھوڑ اُسدا یا جیوں کر عاشقاں اپنے معشوقاں دا طریقہ آیا

مسئلہ :- حضرت علی کرم اللہ وجہٗ کے زمانہ میں کوئی نیا ملک فتح نہیں ہوا۔ بلکہ تا دم اخیر تک آپس ہی میں قتال رہا۔ یہاں تک کہ اس کے شیعوں میں سے آپ کو شہید کر ڈالا ۔

فصل ساتویں

اصحاب کبار کے فضائل ہیں اور اصحابی کس کو کہتے ہیں اور چار چار آٹھ آٹھ دس دس اصحاب کے مشتمل فضائل

جو شخص حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو بحالت ایمان پہنچے اور دین اسلام قبول کر کے کچھ مدت (یعنی کم سے کم) آپ کی خدمت میں شرف حاصل کرے اور اسی حالت یعنی ایمان پر اُس کا خاتمہ ہو اس کو اصحابی کہتے ہیں - اور جس نے آپ کو ایک مرتبہ دیکھا یا کلام کی یا حالت نابالغی میں دیکھا ہو اگرچہ اُس کو بھی شرف حاصل ہے مگر اصحابی کا (لقب نہیں) پا سکتا - نقل از مشکوٰۃ - حدیث حضرت جابرؓ از ترمذی - قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ لَا تَمَسُّ النَّارُ مُسْلِمًا رَآنِیْ

مَنْ رَّاٰنِیْ ۔

پاک نبیؐ فرمایا ترمذی اندر دیکھیں سائیں — ہرگز اگ نہ ساڑے جسنے دیکھیا میرے تائیں
جو میرے اصحاباںؓ دیکھے دوزخ سڑسی ناہیں — پر دیکھے صدق یقینوں تے نہ شل کفار بلائیں
یزید پلید تے قوم اُسدی نے بہت اصحابی پائے — پر موذی دوزخ سڑسن جنہاں اہل البیت ستائے
ویکھن کنوں مراد جو دیکھے دلدی نال صفائی — نہ ابو جہل دے دانگوں دیکھن فائدہ کجھ ایہا ئی
ہرگز کسے اصحاب نبیؐ نہ مندا بولو بھائی — ہر اک تائیں چنگا جانو آکھے نبیؐ الٰہی

کَمَا قَالَ النَّبِیُّ لَا تَسُبُّوْا اَصْحَابِیْ فَوَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ ۔

ترجمہ ۔ جیسا کہ فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نہ گالی نکالو میرے کسی اصحاب کو ۔ پس قسم ہے خدا کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے اَحَدَ کُمْ اَنْفِقَ مِثْلُ اُحُدٍ ذَھَبًا ۔ اگر تم میں سے کوئی خرچ کرے مثل احد پہاڑ کے سونا پس نہ پاوے میرے کسی اصحابؓ کی ایک پڑوپی بلکہ آدھی پڑوپی جتنا ثواب ۔

فائدہ :۔ اس حدیث میں آپ غیر اصحاب کی طرف مخاطب ہو کر ارشاد فرماتے ہیں ۔ تاکہ میرے بعد میرے اصحابوں کو لوگ گالی وغیرہ نہ دیویں ۔

کہیا نبیؐ نے بعد میرے اک ہوسی قوم رذالی — جو گالی دے اصحاباں تائیں جنہاں منصب عالی
اصحاب نبیؐ سنگ کرن عداوت خالی جان ایمانوں — درجے نے اصحاباں سندے باہر حد بیانوں
عالی منصب شان تنہاں دا کون بیان سناوے — اسمٰعیل نقیر وچارا کی کجھ صفت سناوے
ابو ہریرہؓ ابو داؤد وں دیکھ حدیث لیایا — جیوں کر اک نبیؐ فرمایا میں نہیں دلوں بنایا

کَمَا قَالَ النَّبِیُّ اِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی اَمَرَنِیْ بِحُبِّھِمْ قِیْلَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ مَنْ ھُمْ ۔

ترجمہ ۔ جیسا کہ فرمایا محمد الرسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تحقیق اللہ تعالےٰ نے حکم کیا ہے مجھکو کہ دوست رکھوں میں چار شخصوں کو کہ وہ بھی اُن کو دوست رکھتا ہے ۔ اصحابہ کرام نے عرض کیا کہ یارسول اللہؐ وہ کون کون شخص ہیں ۔ قَالَ عَلِیٌّ مِنْھُمْ عَلِیٌّ مِنْھُمْ عَلِیٌّ مِنْھُمْ یَقُوْلُ ذٰلِکَ ثَلَاثًا اَبُوْذَرٍ وَّسَلْمَانُ وَالْمِقْدَادُ ۔ فرمایا علیؓ اُن میں سے ہے ۔ علیؓ ان میں سے ہے ۔ علیؓ اُن میں سے ہے ۔ اور چوتھی بار فرمایا ابوذرؓ اور سلمانؓ اور مقدادؓ اُن میں سے ہیں

فائدہ :۔ اس حدیث سے علیؓ کی فضیلت اُن دوسرے تین شخصوں پر ثابت ہوئی ۔

مسئلہ :۔ اس جگہ شیعہ صاحبان جاہلوں کو دھوکہ دینے کے لئے کہتے ہیں کہ چار یار محمد الرسول اللہ کے یہی چار اصحاب یعنی حضرت علیؓ ۔ ابوذرؓ ، سلمانؓ ، مقدادؓ اور ابوبکر صدیقؓ اور عمر فاروقؓ اور عثمان غنیؓ نہیں ہیں کیونکہ آپ نے فرمایا ہے ۔ اِنَّ اللّٰہَ اَمَرَنِیْ بِحُبِّھِمْ ۔ تحقیق اللہ تعالےٰ نے حکم کیا ہے مجھ کو کہ دوست رکھوں میں ان چاروں کو

فائدہ :۔ اول تو یہ حدیث احاد ہے یعنی اکیلی ہے اور ابابکر صدیقؓ اور عمر فاروقؓ اور عثمان غنیؓ کے حق میں بابوں کے باب بھرے پڑے ہیں دوسرا ان چاروں کے حق میں لفظ مضارع کا ہے جس کے عام معنے ہیں ۔ اور ابابکر صدیقؓ کے حق میں صیغہ افضل التفضیل کا ہے جس کے معنی بہت ہی محبت کرنے کا ہے ۔ جیسا کہ ابن ماجہ سے روایت ہے ۔ اور ابو داؤد قَالَ قِیْلَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ اَیُّ النَّاسِ اَحَبُّ اِلَیْکَ قَالَ عَائِشَۃُ قِیْلَ مِنَ الرِّجَالِ قَالَ اَبُوْھَا کہا ابن ماجہ نے کہ عرض کی اصحابہ کبار نے یارسول اللہؐ زیادہ آپکو پیارا کون ہے ۔ فرمایا عائشہؓ صدیقہؓ پھر عرض کی مردوں میں یارسول اللہ کون پیارا ہے فرمایا باپ اس کا یعنی ابابکر صدیقؓ الغرض اصحاب ثلاثہ کے فضائل مجلس گیارہ

Marfat.com

دیکھو ۔ دیگر ہر ایک اصحابی کے حق میں آپ نے اعلیٰ سے اعلیٰ خوشخبریں فرمائیں ۔ چنانچہ حضرت زبیرؓ کے حق میں فرمایا
عن زُبَیْرٍ قَالَ لَقَدْ جَمَعَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ اَبَوَیْہِ یَوْمَ اُحُدٍ ط درترمذی کہا زبیرؓ نے کہ تحقیق میرے لئے
جمع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اے زبیرؓ میرے والدین تجھپر قربان ہوں تو نے ہم کو بہت مدد دی دن احد
کے اور تو ہمارا حواری ہے ۔

احد دیہاڑے نبیؐ کہیا زبیرؓ بہادر بھائی — خبر لیا جا بنی قریظہ کی اس حالت آئی
زبیرؓ ڈٹھا یا بنی قریظہ والیاں لوکاں تائیں — لس چلے سب گھر دل اپنے چھوڑ اسباب دتھائیں
جاں لے کر خبر خراب قریظہ پاس نبیؐ دے آیا — ناں حق زبیرؓ دعا فرمائی بخاری مسلم لیایا
ماں باپ میرے قربان تیں اُپر اے زبیر سپاہی — جو جنگ احد دے اندر توں نے داہ دا قوت لائی
ہر نبیؐ حواری آہے ساڈا ہے زبیرؓ حواری — حواری معنے مخلص کماں اللہ دیوے یاری
پھیر طلحہؓ دے حق فرمایا اسو چہ شک نہ کائی — ایہ زندہ اُپر زمین دے پھردا ہے شہید خدائی
ایہ طلحہؓ ہے ابو بکر دا سکہ بھائی آیا — ایہ بدری یار نبیؐ دا ایکا وچہ حدیثاں آیا

کَمَا قَالَ النَّبِیُّ اَنَّ طَلْحَۃَ مَرَّ عَلَی النَّبِیِّ شَہِیْدٌ یَمْشِیْ عَلٰی وَجْہِ الْاَرْضِ ۔
ترجمہ ۔ حضرت جابرؓ نے کہا کہ سنا میں نے کہ فرمایا آپ نے یہ طلحہؓ شہید زندہ پھر رہا ہے زمین پہ
فائدہ :۔ جنگ احد کے دن طلحہؓ کا ہاتھ کاٹا گیا تھا ۔ مگر آپ نے لب مبارک لگائی تو ہاتھ درست ہو گیا فضیلت
حضرت سعدؓ بن ابی وقاص یَقُوْلُ اِنِّیْ اَوَّلُ الْعَرَبِ رَمٰی بِسَہْمٍ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ ۔ کہا سعدؓ نے کہ تحقیق سب سے
پہلے میں نے ہی تیر چلایا ہے خدا کے راستے پر ۔

نظم

سعدؓ کہے ہیں سب توں اوّل وچہ عرب دے بھائی — وچہ اسلام دے تیر چلایا کارن حب الٰہی
سب توں اوّل عرب اندر میں نال کفاراں لڑیا — مارے تیر میدیاں نوں میں دین اندر جاں وڑیا

فضیلت عبداللہ بن مسعودؓ عَنْ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ قَالَ لَوْ کُنْتُ مُسْتَخْلِفًا اَحَدًا عَنْ غَیْرِ مَشُوْرَۃٍ لَاسْتَخْلَفْتُ
عَلَیْہِمْ عَبْدَ اللّٰہِ ط ۔ ترجمہ ۔ علی بن ابی طالب سے روایت ہے کہ فرمایا آپ نے اگر میں سوا مشورہ کے خلیفہ کرتا تو
عبداللہ بن مسعودؓ کو خلیفہ کرتا ۔ مگر خلافت خاص قریش کے لئے ہے ۔
فضیلت عمارؓ بن یاسر عَنْ ہَانِیِٔ ابْنِ ہَانِیٍٔ قَالَ دَخَلَ عَمَّارٌ عَلِیًّا فَقَالَ مَرْحَبًا بِالطَّیِّبِ الْمُطَیَّبِ قَدْ
سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ یَقُوْلُ مُلِئَ عَمَّارٌ اِیْمَانًا اِلٰی مُشَاشِہٖ ۔
ترجمہ ۔ حضرت ہانی ابن ہانی سے روایت ہے کہ داخل ہوئے حضرت عمارؓ بن یاسرؓ اوپر علی کرم اللہ وجہہ ۔ پس فرمایا
آپ نے اے پاک کئے ہوئے کہ تحقیق سنا تھا میں نے رسول اللہ سے فرماتے تھے عمارؓ ایمان سے بھرا ہوا ہے ۔ مشام یعنی
سر سے لے کر پاؤں تک ۔
فائدہ :۔ اس سے حضرت عمارؓ کی بزرگی اور کمال ایمان کی بشارت ثابت ہوئی جس کے حق میں شیعہ صاحبان کہتے
ہیں بعد وفات محمد رسول اللہ نعوذ باللہ من ذالک تمام اصحاب مرتد ہو گئے تھے ۔ سوا چند اصحاب کے اور عمارؓ بن یاسر
بھی ان میں سے ہیں
فضیلت سعد بن معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ اِہْتَزَّ عَرْشُ الرَّحْمٰنِ

Marfat.com

عَزَّ وَجَلَّ لِمَوْتِ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ

ترجمہ - حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہل گیا عرش اللہ تعالےٰ کا جب فوت ہوئے حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ تعالےٰ

فائدہ : - یعنی خوشی سے اللہ کا عرش جوش میں آیا جب پہنچا روح پاک وہاں تک اس حدیث سے نیک روح کا اللہ کے عرش تک جانا ثابت ہوگیا

فضیلت حضرت عباسؓ ابن عبدالمطلب عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ اتَّخَذَنِیْ خَلِیْلًا کَمَا اتَّخَذَ اِبْرَاهِیْمَ خَلِیْلًا ط

ترجمہ - عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ فرمایا آپؐ نے کہ تحقیق اللہ تعالےٰ نے پکڑ لیا مجھ کو دوست مثل ابراہیمؑ کے یعنی جس طرح ابراہیم اللہ کے دوست تھے میں اللہ کا دوست ہوں فَمَنْزِلِیْ وَمَنْزِلُ اِبْرَاهِیْمَ فِی الْجَنَّةِ یَوْمَ الْقِیَامَةِ تُجَاهَیْنِ وَالْعَبَّاسُ بَیْنَنَا مُؤْمِنٌ بَیْنَ خَلِیْلَیْنِ - پس مکان میرا مکان ابراہیمؑ کے برابر ہے بیچ جنت کے دن قیامت کے اور مکان حضرت عباسؓ کا درمیان میں ہے۔

کرن روایت ابن عمرؓ تھیں پاک نبیؐ فرمایا — تحقیق اللہ نے مینوں بھی ہن مثل خلیل بنایا
گھر میرا گھر ابراہیمؑ دے نال برابر جانی — روز قیامت جنت اندر نال یقین پچھانی
تے ابن عباسؓ جو چاچا میرا عبدالمطلب جایا — گھر اوسدا وچکار اساڈے اللہ پاک بنایا

دیگر حدیث - قَالَ ضَمَّنِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ وَقَالَ اَللّٰهُمَّ عَلِّمْهُ الْحِکْمَةَ وَتَاْوِیْلَ الْکِتَابِ ؕ

ترجمہ - ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ مجھے حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے سینہ مبارک سے لگالیا - اور دعا فرمائی یا اللہ عنایت کر میرے چچا کو دانائی اور تاویل کتاب اللہ کی -

وچہ ہور روایت ابن عباسؓ نے آکھیا آپ زبانی — سینے نال لگایا مینوں پاک رسول حقانی
میرے حق دعا فرمائی سرور پاک زبانوں — یا اللہ دے حکمت اسنوں اتے تاویل قرآنوں
پوری اوس مراد کیتی رب نبی محمدؐ راہوں — سردار مفسراں اندر ہویا شان ملے درگاہوں
تفسیر عباسی بہت عجائب اتنے عزاب آہی — سب تفسیراں ناتوں بہتر برکت نبیؐ الہی
ابن عباسؓ دی فضیل بزرگی لکھن وچہ نہ آوے — ایہ سکا چاچا پاک نبیؐ دا کون بیان سناوے
تفسیر عباسی اندر دیکھیں اوس فضائل بھائی — ایہ چھوٹا بہت رسالہ اندر اسلے نہیں سمائی
میں چند اصحاباں سندا تھوڑا تھوڑا ذکر سناواں — طفیل اونہاندی رب کولوں جے بخشش رحمت پاواں

فضائل آٹھ اصحاب کبار رضی اللہ تعالےٰ عنہم اجمعین - عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ اَرْحَمُ اُمَّتِیْ بِاُمَّتِیْ اَبُوْبَکْرٍ الصِّدِّیْقُ - ترجمہ حضرت انسؓ بن مالک سے روایت ہے کہ تحقیق فرمایا آپؐ نے زیادہ رحمت کرنیوالے میری امت میں میری امت پر ابابکر صدیقؓ ہیں - وَاَشَدُّهُمْ فِیْ دِیْنِ اللّٰهِ عُمَرُؓ - اور زیادہ سختی کرنے والے اوپر کفار کے دین اسلام کے لئے یعنی دین اسلام جاری کرنے کے لئے حضرت عمر فاروقؓ ہیں وَاَصْدَقُهُمْ حَیَاءً عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَؓ اور زیادہ حیا کرنیوالے میری امت میں حضرت عثمان بن عفانؓ ہیں وَاَقْضٰی هُمْ عَلِیُّ بْنُ اَبِیْ طَالِبٍؓ اور افضل اور بہتر فیصلہ کرنے والے میری امت میں حضرت علی کرم اللہ وجہ بن ابی طالب ہیں وَاَقْرَؤُهُمْ لِکِتَابِ اللّٰهِ تَعَالٰی اُبَیُّ بْنُ کَعْبٍؓ - اور بہتر قرائت پڑھنیوالے میری امت میں حضرت ابی کعب ہیں

Marfat.com

وَاَعْلَمُهُمْ بِالْحَلَالِ وَالْحَرَامِ مُعَاذُ بْنُ الْجَبَلِؓ اور زیادہ حلال اور حرام کی پہچان کرنیوالے حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالےٰ عنہ ہیں وَاَفْرَضُهُمْ زَیْدُ بْنُ الثَّابِتِ اور میری اُمت میں زیادہ فرائض احکام کے جاننے والے حضرت زید بن ثابتؓ ہیں اَلَا وَاِنَّ لِکُلِّ اُمَّةٍ اَمِیْنًا وَاَمِیْنُ هٰذِهِ الْاُمَّةِ اَبُوْ عُبَیْدَةَ بْنِ الْجَرَّاحِ خبردار ہر ایک اُمت میں امین ہے اور میری اُمت میں امین حضرت عبیدہ بن جراحؓ ہے

انسؓ بن مالک کرے روایت تحقیق رسول الہٰی   اٹھ اصحاباں صفت اکھٹی سانوں آکھ سنائی
رحیم زیادہ میری امت رحمت کرنے والا   ہے صدیق پیارا جس دا منصب خاص نرالا
بہتی سختی کرنے والا اندر دین حقانی !   عمرؓ پیارا در جانی جس نوں ڈرن کفار تمامی
بہتر فیصلہ کرنے والا ابو طالب دا جایا   یعنی حیدر شیر علی ہے عالی جس دا پایا
تے بہت قرأت پڑھنے والا کعب ابی ہے بھائی   یعنی کتنوں لفظاں سندی چنگی کرے ادائی
بہت حلال حراموں واقف معاذ جبل نوں آئی   جسنوں یمن خلیفہ کرکے بھیجیا نبیؐ الہٰی
ساری یمن ولایت وچہ معاذ خلیفہ سائی   ساری یمن معاذ جبل دے ہتھ ایمان لیائی
تساں معاذ جبل دے اندر بہت حدیثاں بھائی   ایہ بہت پیارا پاک نبیؐ نوں جس دی حد نہ کائی
تے بہت فرائض جانن والا زیدؓ ثابتؓ دا جایا   جو علم فرائض اندر سب توں اکمل کامل آیا !
تقسیم حساب وراثت جانے پاک نبیؐ فرمایا   علم وراثت سب توں مشکل وکھین اندر آیا !
خبردار ہر اُمت وچہ اک بہت امین پچھانی   میری امت اندر ابو عبیدہؓ حق پچھانی
ایویں ہور بھی دس اصحاباں صفت نبی فرمائی   عشرہ مبشرہ کہن تنہانوں خاص بہشتی بھائی

قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ اَبُوْبَكْرٍ فِی الْجَنَّةِ وَعُمَرُ فِی الْجَنَّةِ وَعُثْمَانُ فِی الْجَنَّةِ وَعَلِیٌّ فِی الْجَنَّةِ وَطَلْحَةُ فِی الْجَنَّةِ وَالزُّبَیْرُ فِی الْجَنَّةِ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ فِی الْجَنَّةِ وَسَعْدُ بْنُ اَبِیْ وَقَّاصٍ فِی الْجَنَّةِ وَسَعِیْدُ بْنُ زَیْدٍ فِی الْجَنَّةِ وَاَبُوْ عُبَیْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ فِی الْجَنَّةِ -

ترجمہ ۔ صحیح بخاری میں ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ابو بکرؓ و عمر فاروقؓ و عثمانؓ و علیؓ و طلحہؓ و زبیرؓ و عبدالرحمٰنؓ بن عوف و سعدؓ بن وقاص و سعیدؓ بن زید و ابو عبیدہ بن جراح بہشتی ہیں۔

نظم

ایہ دس اصحابی خاص بہشتی پاک نبیؐ فرمایا   اینہاں نوں جو دشمن جانے جاسی دوزخ پایا
بُرا نہ کہو اصحاباں میریاں سرور نے فرمایا   جیو نگر را دی ابن ماجہ وچہ ابن عمر تحقیق لیایا

قَالَ كَانَ یَقُوْلُ لَا تَسُبُّوْا اَصْحَابَ مُحَمَّدٍ فَلَمُقَامُ اَحَدِهِمْ سَاعَةً خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِ اَحَدِكُمْ عُمُرَهٗ

حضرت ابن عمر کہتے تھے کہ بُرا نہ کہو اصحاب محمدؐ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو اس واسطے کہ ان کا ایک گھڑی بیٹھنا پاس رسولؐ پاک کے بہتر تھا تمہاری ساری عمر کے عمل صالح سے جیسا کہ مولانا روم فرماتے ہیں

یک زمانہ صحبتِ با اولیاء   بہتر از صد سالہ طاعتِ بے ریا
ہک پاس بزرگاں بیٹھن سنتوں بہرے جانی   سو سال عبادت ناوں بہتر آکھے مرد حقانی
اگر تو سنگِ خارا مرمر شوی   اگر تو مرمرے گوہر شوی
بدبخت ہو دیں ناں صحبت نیکو ہا نیک بخت ہو جاوی   نیک ہو دیں تاں صحبت نیکو ں قطباں وچہ پا دیں

Marfat.com

خیال کرو جنہاں صحبت پائی سرور دوہاں جہاناں — کیگر ریس تہاڈی ہووے توں سن مردا داناں
جنہاں صحبت نال نبیدے کیتی نال یقینے — تاں جو قبر بھی ساتھ اوہناں دے بن گئی وچ مدینے
دُنیا برزخ اندر جنہاں ساتھ نبی دا کیتا — رہدی مار اوہناں نوں جیہڑے سندا بولن بیتا

ماحصل کلام حضرت محمد الرسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تمام اصحاب کبارؓ نے آپؐ پر مال جان اولاد قربان کر دیے تھے۔ اور ان کی بیبیوں نے بھی آپ کی محبت میں سب کچھ فدا کر دیا تھا۔ جیسا کہ ایک عورت کا قصہ ہے۔ جب وقت آپ جنگ احد سے واقف آ رہے تھے تو مدینہ منورہ کے تمام لوگ آپ کے استقبال کے لیے نکلے۔ کیونکہ اس جنگ میں ستر آدمی شہید ہو گئے تھے۔ اور آپؐ کی شہادت کی بھی افواہ اڑ گئی تھی

اک عورت پچھدی لوکاں کوں حال نبیؐ کی آیا — لوکاں آکھیا باپ تیرا ہے دنیا چھوڑ سدھایا
پھر اوس ہور کسی کو پچھیا دس حقیقت مینوں — شہید ہویا ہے بھائی تیرا آکھ سنایا تینوں
پھر ہوراں تائیں کہے سلامت سرور ہیا نا ہیں — خاوند تیرا شہید ہویا اج کہندے عورت تائیں
بیٹا بھائی باپ خاوند قربان نبیؐ توں کیتا — پر میں سُنیا سرور عالم اجل پیالہ پیتا
کہیا اوہناں سردار محمد زندہ شاہ جہاناں — تاں الحمد کہیا اس عورت پایا کل خزاناں
دیکھو پیار اصحاب محمد کا سن محب حبیباں — پر دشمن اوہناں گالی دیون وِتی مار نصیباں
پاک نبیؐ توں جان اولاداں مال کیتے قربانی — اجے بھی دشمن جانن اوہناں کرم جنہاں دے خامی
اسمٰعیلا نیک نصیباں والے اوہ کوئی جانی — جیہڑے سب اصحاباں اتے دلی جاون قربانی
حسد عداوت نال کیندے نے رکھن مول نہ کائی — تابعدار غلام اصحاباں دل دی نال صفائی

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ۝ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝ وَالسَّابِقُوْنَ الْاَوَّلُوْنَ مِنَ الْمُهَاجِرِيْنَ وَالْاَنْصَارِ وَالَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُمْ بِاِحْسَانٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ وَاَعَدَّ لَهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ تَحْتَهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَاۤ اَبَدًا ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ۝

ترجمہ۔ اور آگے بڑھنے والے بیچ نیک کاموں کے سب سے پہلے مہاجر اور انصار تھے۔ اور وہ لوگ جو تابعدار ہوئے اُن کے ساتھ بھلائی کے راضی ہوئے وہ اللہ تعالیٰ سے اور راضی ہوا اللہ تعالیٰ اُن سے، اور وعدہ کیا اللہ تعالیٰ نے اُن کے لئے جنت کا جو چلتی ہیں نیچے اُن کے نہریں ہمیشہ رہیں گے بیچ جنت کے ہمیشہ رہنا اور یہ کامیابی ہے بڑی۔

فائدہ ۱۔ پس اس آیت شریف میں اول درجہ مہاجرین کا فرمایا۔ اور دوسرا درجہ انصار کا فرمایا۔ اور پھر تابعین کا۔ اور یہ بات اظہر من الشمس ہے کہ سب سے پہلے ابابکر صدیقؓ نے مکہ مکرمہ چھوڑ کر رسول اللہ کے ساتھ مدینہ کی طرف ہجرت کرنے والا ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ پارہ دس میں ارشاد فرماتے ہیں۔ اِذْ يَقُوْلُ لِصَاحِبِهٖ لَا تَحْزَنْ اِنَّ اللّٰهَ مَعَنَا ۝ یعنی جس وقت کہا حضرت محمد الرسول نے واسطے ساتھی اپنے کے (مراد ابابکر صدیقؓ) کہ نہ ڈر تحقیق اللہ تعالیٰ ہمارے ساتھ ہے

فائدہ ۲۔ اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں اصحاب اول (یعنی مہاجر و انصار) کو چار چیزیں عنایت فرمائی ہیں۔ اول راضی ہوا اللہ تعالیٰ ان سے۔ دوسرا وہ راضی ہوئے اللہ تعالیٰ سے۔ تیسرا وعدہ دیا ان کو جنت کا۔ چوتھا فرمایا کہ وہ جنت میں ہمیشہ ہی رہیں گے۔ بعد فرمایا۔ کہ یہ مراد وندی سب سے بڑی۔

سب اصحاب نبیؐ دے پیارے شان مراتب عالی — جو بغضیاں تھیں بغض تنہاں اوہ ایماناں خالی
عیسائی ایک عیسیٰ نوں منن باراں ہور حواری — اراں نقیب یہودی منن اوہناں توں انکاری

اُمیہ یاراں اماں باجھوں ہور نہ منن کائی ! ہور اصحاباں منن ناہیں وانگ یہود عیسائی

فائدہ :- اصحاب کبارؓ نے آپ کی محبت میں تمام رشتہ داری چھوڑ دی اور اپنے اعلیٰ قسم کے مکانات کی پرواہ نہ کی۔ جن کے مکانوں کے نشانات اب تک مکہ مکرمہ میں موجود ہیں۔ مثلاً مکان صدیق اکبرؓ مکان عمر فاروق رضؓ مکان علی کرم اللہ وجہہٗ وغیرہ، حاجی لوگ زیارت بھی کرتے ہیں اور طرح طرح کی مصیبتیں دین کی خاطر اٹھائیں۔ اور آخر دم تک حضرت محمد الرسول اللہ اور آپ کے اہل بیت کے تابعدار اور خدمت گذار رہے۔

تابعدار نبیدے دوست سارے دلڑیاں نال صفائیں — کرن غلامی دعوی سارے روز قیامت تائیں
اہل البیتؓ نبیدے دوست دلوں زباتوں گئے — پر دشمن آکھن توں دل کت وچوں پر کمائے
یار نبیدے جے کر دشمن اہل البیت ایہائی — تورات انجیل قرآن اندر رب صفت کیوں فرمائی
ویکھ سیپارے چھتی اندر تیجے پارے وچہ بھائی — سورۃ وچہ فتحا چوہاں یاراں صفت بنائی
جیوں کر چار کتاباں منن ساڈوں فرض ایہائی — ایویں چوہاں یاراں منو دل دی نال صفائی
جو کوئی چوہاں کتاباں وچوں ہے اِکدا انکاری — اوہ کافر بیدین نکارامت شیطاناں یاری
ایویں جو کوئی یار نبی نہ یار نبی دا جانے — اوہ بھی کافر بیشک ہویا آیت ویکھو قرآنے
وچہ تورات کرے رب صفتاں چوہنہ نبیدیاں یاراں — مومن تابعدار چوہاں دے ویکھو انجیل اخباراں

فائدہ :- آیت دوم اصحاب کبارؓ کا خاص بہشتی ہونا۔ اور اگر ان سے بھول کر خطا بھی ہوگئی ہو تو معاف ہونا اس سے ثابت ہے پارہ چہ سورۃ آل عمران فَالَّذِیْنَ هَاجَرُوْا وَاُخْرِجُوْا مِنْ دِیَارِهِمْ وَاُوْذُوْا فِیْ سَبِیْلِیْ وَقٰتَلُوْا وَقُتِلُوْا - ترجمہ - پس وہ لوگ جنہوں نے اپنا وطن چھوڑا اور اپنے گھروں سے نکالے گئے۔ اور تکلیف دیئے گئے بیچ راستے میرے کے اور لڑے وہ اور لڑائی کئے گئے لَاُكَفِّرَنَّ عَنْهُمْ سَیِّاٰتِهِمْ اور معاف کئے اللہ تعالیٰ نے گناہ ان کے وَلَاُدْخِلَنَّهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ثَوَابًا مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ اور داخل کرے گا اُن کو بہشت میں جو نیچے اس کے چلتی ہیں نہریں، اور ثواب اُن کا نزدیک پروردگار اُن کے ہے : وَاللّٰهُ عِنْدَهٗ حُسْنُ الثَّوَابِ اللہ تعالیٰ اُن کو اچھا ثواب عطا فرمائے گا - آیت سوم در پارہ دسں سورۃ انفال - اس آیت میں اصحابوں کا خاص ہونا اُن لوگوں نے ان کو مدد دی ہے اُن کے بھی گناہ معاف کر کے اُن کو رزق نیک دُنیا و آخرت میں دینے کا وعدہ فرمایا وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَهَاجَرُوْا وَجٰهَدُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ - اور وہ لوگ جنہوں نے ایمان قبول کیا اور وطن چھوڑا اور جنگ کیا بیچ راہ خدا کے وَالَّذِیْنَ اٰوَوْا وَّنَصَرُوْا اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ حَقًّا - اور وہ لوگ جنہوں نے جگہ دی اور امداد کی یہ لوگ ہی ہیں مومن سچے لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّرِزْقٌ كَرِیْمٌ - واسطے ان کے بخشش اور روزی ہے اچھی دنیا اور آخرت میں۔

فائدہ :- اب ہم چہار یار کبارؓ کا ایمان و اسلام لانا کتب شیعہ سے ثابت کرتے ہیں۔ اور وہ حدیثیں جو لعقول سے مروی ہے -

عبارت اوّل - رُوِیَ عَنْ مُوْسٰی رِضَا رَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ اَصْحَابِیْ كَالنُّجُوْمِ بِاَیِّهِمُ اقْتَدَیْتُمْ اهْتَدَیْتُمْ - ترجمہ - حضرت موسیٰ رضا سے مروی ہے کہ فرمایا رسول اللہ نے کہ تمام اصحابی میرے مثل ستاروں کے جس کی پیروی کروگے راہ ہدایت پاؤگے - یعنی میری اور میرے اصحاب کی راہ ایک ہی ہے۔ اور میرا کوئی گمراہ نہیں ہے جو ان کو گمراہ کہے وہ خود گمراہ ہے - جیسا کہ دوسری حدیث میں ہے دَعُوْا لِیْ اَصْحَابِیْ - یعنی

چھوڑو مجھ کو اور میرے اصحابوں کو اور ان کو برا مت کہو۔

فائدہ :- پس ان دونوں حدیثوں سے تین باتیں ثابت ہوئی ہیں۔ اول اصحاب مثل ستاروں کے شمار کیے دوسرا وہ سب کے سب بے خطا اور راہ نما تھے۔ تیسرا ان کی بدگوئی سے آپؐ نے منع فرمایا کہ میرے لحاظ سے ان کا لحاظ کرو۔ پس اہل ایمان کے لئے تو یہ حدیثیں ہی کافی ہیں

شہادت دوم صدیق اکبرؓ کے صدیق ہونے کی۔ علی ابن عیسٰے اربلی امام اثنا عشریہ نے اپنی کتاب کشف الغمہ فی معرفت الائمہ میں لکھا ہے (نقل از تحفۃ البلاغۃ) سُئِلَ الْاِمَامُ اَبُوْ جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَنْ حُلْيَةِ السَّيْفِ هَلْ يَجُوْزُ قَالَ نَعَمْ ۔

ترجمہ - کسی نے امام جعفر صادقؓ سے پوچھا کہ تلوار کا قبضہ حلہ کرنا (یعنی تلوار کے دستہ کو سونا چاندی لگانا) درست ہے یا نہیں تو امام صاحب نے فرمایا ہاں جائز ہے فَاِنَّ كَانَ حَلّٰى اَبُوْ بَكْرٍ الصِّدِّيْقُ بِسَيْفِهٖ - اس لئے کہ تحقیق ابابکر صدیق کی تلوار کا قبضہ چاندی کا تھا فَقَالَ الرَّاوِیْ اَتَقُوْلُ هٰكَذَا - پس راوی کہتے ہیں کہ اس سائل نے عرض کہ یا حضرت آپ بھی ابابکر کو صدیق کہتے ہیں فَوَثَبَ الْاِمَامُ عَلٰى مَكَانِهٖ فَقَالَ نَعَمْ الصِّدِّيْقُ نَعَمْ الصِّدِّيْقُ نَعَمْ الصِّدِّيْقُ - پس یہ سنتے ہی امام صاحب جوش میں آکر اپنی جگہ سے اچھلے اور فرمایا، ہاں وہ صدیق ہے، وہ صدیق ہے وہ صدیق ہے فَمَنْ لَّمْ يَقُلْ لَهُ الصِّدِّيْقُ فَلَا صَدَّقَ اللّٰهُ قَوْلَهٗ فِى الدُّنْيَا وَلَا الْاٰخِرَةِ ۔ پس امام جعفرؓ نے فرمایا کہ جو شخص صدیق اکبرؓ کو صدیق نہ کہے۔ اس کی دنیا اور آخرت میں کوئی تصدیق نہ کرے۔ یعنی امام صاحب نے اس کمبخت کے حق میں بددعا فرمائی۔

فائدہ :- پس امام صاحب کے قول نے تو جھگڑا ہی طے کر دیا کہ جو کوئی صدیق اکبرؓ کو صدیق نہ جانے وہ خود بے تصدیق ہے۔ یعنی جھوٹا ہے۔

مسئلہ :- قواعد نص قرآنی سے ظاہر ہے کہ بعد انبیاء علیہم السلام کے تمام امت سے صدیق کا درجہ بڑا ہے چنانچہ اللہ تعالےٰ پارہ پانچ سورۃ نساء میں ارشاد فرماتے ہیں فَاُولٰٓئِكَ مَعَ الَّذِيْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِّنَ النَّبِيّٖنَ وَالصِّدِّيْقِيْنَ وَالشُّهَدَآءِ وَالصّٰلِحِيْنَ وَحَسُنَ اُولٰٓئِكَ رَفِيْقًا ۔ ترجمہ - پس وہ لوگ جو ساتھ اُن کے ہیں۔ انعام کیا اللہ تعالےٰ نے ان پر نبیوں سے اور صدیقوں سے اور شہیدوں سے اور صالحینوں سے اور یہ اچھے ہیں دوست۔

خاتمہ :- امام جعفر صادقؓ کا دوسرا قول جو صدیق اکبرؓ اور عمر فاروقؓ کے حق میں آپ نے فرمایا ہے۔ جس کو امام مومن بابویسی نے اپنی کتاب طوق الجماعت کی آخری بحث امامت میں لکھا ہے لَعَنَ اللّٰهُ مَنْ اَضْمَرَ لَهُمَا اِلَّا الْحَسَنَ الْجَمِيْلَ ترجمہ - لعنت کرتا ہے اللہ تعالےٰ اس شخص پر جو اپنے دل میں بھی ان دونوں (ابابکرؓ و عمرؓ) کے حق میں بدگمانی و بدظنی کرے

فائدہ :- اس کلام تمام سے تین فائدے حاصل ہوتے۔ اول تو صدیق اکبرؓ کا صدیق ہونا خود امام جعفر صادقؓ کی زبان پاک سے ثابت ہوا۔ دوسرا صدیق اکبرؓ کا درجہ خود خدائے رحمان کی کلام پاک سے ثابت ہوا۔ تیسرا جو دل میں بھی بدگمانی یا بدگوئی صدیق اکبرؓ کی کرے اس پر خدا کی لعنت نازل ہوتی ہے۔

ایس کلام امام صاحب دیوں ایہ گل ثابت ہوئی ابابکرؓ دے شان برابر ثانی ہور نہ کوئی
اول گل کفار منافق سٹے دوزخ کھائی دین درست محمدی کیتا واہ دلا تیغ چلائی
کتنے ملک کفار یہوداں وچہ اسلام لیایا بے دیناں گمراہاں تائیں اہل اسلام بنایا
دوجا دین محمدی تائیں کر مضبوط اساس دیایا بدعت مارکئی تمام نہ چھوڑیا وانگ بانود مٹایا
تیجا اس دنیا تھیں دامن پاک بے عیب رہایا سب اصحاباں تھیں اول اوس روضے ڈیرہ لایا

Marfat.com

چوتھا حق خلافت ابوبکرؓ نے خوب ادا یا ۔ پنجواں اوّل کل فسادوں دنیا چھوڑ سدھایا
خلافت ابوبکرؓ وچ ہویا جھگڑا مول نہ کائی ۔ کل فسادوں امن سلامت ویکھ تاریخوں بھائی
افضل بعد نبیؐ دے جان زمانہ ابوبکر دا ! ۔ کوئی نہ اوس مخالف ہویا علیؓ رعایت کردا
چھیواں اطاعت لئے عبادت دا حق خوب ادایا ۔ ایہ کجھ خوبی شان صدیقی حیدرؓ نے فرمایا
ستواں ظن برا جو حضرت ابوبکرؓ پر کردا ۔ اُس پر لعنت وارد ہوئے کہنا ہے سرور دا
جو تصدیق صدیقوں منکر رب اُسنوں جھٹلایا ۔ اندر دوہاں جہاناں حضرت جعفرؓ نے فرمایا
تاں تاں کرن تعریف اونہاندی حضرت علیؓ پیارے ۔ برا اونہاں نوں جانن او ہوجان شیطانی سارے
ایویں بہت فضائل حق صدیقؓ عمرؓ دے بھائی ۔ بھی عثمانؓ علیؓ دے حق وچ جنہاں انت نہ کائی
بھی سب آل اصحاب محمدؐ سبھناں شان بلندی ۔ جو بغضیاں منن بغض نہ منن جانی ٹولی گندی

الغرض یہ تمام فضائل اصحاب ثلاثہ خود شیعہ کی کتب سے ثابت ہیں ۔ مگر یہ اُن کو احادیث اکیلی خبر کہکر جھٹلا دیتے ہیں اصحاب ثلاثہ کے فضائل کے منکر ہو جاتے ہیں ۔ جب کبھی کسی علماء اہلسنت نے بھی ثبوت دیا تو پھر اس میں اپنی دلیل تاویل بڑھا کر معنے تبدل تغیر کر دیتے ہیں ۔ مثلاً امام جعفر صادقؒ نے اپنی کتاب مسند احقاق الحق میں حضرت ابابکر صدیقؓ فاروقؓ کے حق میں فرمایا ہے هُمَا اِمَامَانِ عَادِلَانِ قَاسِطَانِ كَانَ عَلَى الْحَقِّ ۔ ترجمہ ۔ یہ دونوں امام عادل انصاف کرنیوالے ہیں وَمَاتَا عَلَيْهِ فَعَلَيْهِمَا رَحْمَتُ اللّٰهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ۔ اور فوت ہوئے دونوں حق پر رحمت کرے اللہ تعالیٰ اُن پر دن قیامت تک ۔

امام جعفرؓ دی پاک زباں نوں ایہ گل ثابت ہوئی ۔ صدیقؓ عمرؓ دے حق خلیفہ عادل منصف سوئی
دوویں صاحب نال ایمانے دنیا چھوڑ سدھائے ۔ اُپر اونہاں دے رحمت دائم جعفرؓ خود فرمائے
ایس حدیثوں شیعہ صاحب ہور مراد بتاون ۔ کر تفسیر طویل تغیر معنیاں نوں بدلاون
بہت فضائل یاراں شیعہ کتبوں ثابت آون ۔ پر ایہ اس جا کر تاویلاں مطلب نوں اُلٹاون

غرض کہ جس کو کوئی موقعہ نہ ملا تو اس نے امامین پر تقیہ کا الزام لگا دیا ۔ مثلاً کوئی شخص کہے کہ نعوذ باللہ من ذالک اگر اصحاب ثلاثہ مسلمان اور مومن نہ تھے تو حضرت علیؓ نے ان کی بیعت کیوں کی تھی ۔ اور اُن کے پیچھے نماز با جماعت اور جمعہ عیدین کیوں پڑھتے تھے تو فوراً کہہ دیتے ہیں کہ یہ تمام کام حضرت علیؓ کے تقیہ کی وجہ سے تھے ۔ یعنی حضرت علیؓ نے تقیہ کیا ہوا تھا ۔

فائدہ :۔ ان حضرات شیعہ نے اصحاب ثلاثہ کی دشمنی کی وجہ سے اہل بیت کی وہ توہین کی ہے کہ خدایا الامان کے لکھنے سے ہمارا دل کانپتا ہے ۔ مگر نقل کفر کفر نہ باشد مثل مشہور ہے ۔ ازاں جملہ ان کے حق الیقین میں شیعہ صاحبان لکھتے ہیں کہ جب خلفائے ثلاثہ نے خلافت غصب کر لی یعنی چھین لی تو حضرت علیؓ نے اپنے دونوں صاحبزادوں کو انگلی پکڑا اور حضرت خاتون جنت کو ساتھ لیئے ہوئے گھر گھر امداد کے لئے بیلا بنا کر پھرتے رہے کہ ہمیں خلافت لے دو ۔ کسی مسلمان نے مدد نہ کی ۔ اور اسی حق الیقین طعن سوم میں ہے کہ حضرت فاطمہؓ خاتون جنت اونچی اونچی بلند آواز سے فریاد کرتے تھے کہ اے لوگو ہم کو اصحاب ثلاثہ سے خلافت کیوں نہیں لے دیتے ہو ۔ مگر کسی مسلمان نے بھی فریاد رسی نہ کی حضرت عمرؓ نے ابوبکرؓ کو کہا ۔ تو چند آدمیوں کو کیوں نہیں بھیجتا کہ حضرت علیؓ کو پکڑ لا دیں ۔ پھر لکھا ہے کہ حضرت عمرؓ قنفذ میں اگر اہل بیت کے دروازہ پر لکڑیاں جمع کیں اور آگ لگوا دی ۔ تو حضرت فاطمہؓ نے زور سے فریاد کی تو حضرت

Marfat.com

علیؓ نے تلوار نکالی حضرت عمرؓ نے حضرت علیؓ کے ہاتھ سے تلوار چھین لی۔ اور امیر علیؓ کو گلے میں رسی ڈال کر گھسیٹ
گھر سے باہر لے آیا

بدست یکے بود رسیماں دگر در کف خالد پہلواں
فگندہ نہ گردنِ شیرِ نر کشیدند اورا بر ابوبکر

ترجمہ۔ ایک رسی عمرؓ کے ہاتھ میں تھی اور دوسری خالد پہلوان کے ہاتھ میں، پس ڈالی ہوئی تھی پیچ گردن مبا
علیؓ کے پس کھینچ کر لائے پاس ابوبکرؓ کے اور اسی غضب میں عمرؓ نے دہلیز اکھاڑ کر ماری حضرت فاطمہؓ کے پہلو پر کہ
چوٹ سے آپ کے استخوان ٹوٹ گئے اور آپ کا حمل بھی گر گیا۔ نعوذ باللہ من ذالک جس کا نام امام محسن بتاتے
اور ایسا ہی مفتاح البرکات بجواب فواتح برکات مصنف علامہ عبدالکریم شہرستانی میں لکھا ہے۔ بروایت نظام ا
ضَرَبَ بَطْنِ فَاطِمَةَ حَتّٰی اَسْقَطَ الْمُحْسِنَ بَطْنَهَا۔ ترجمہ۔ تحقیق عمرؓ نے اس غضب سے مارا کہ حضرت فاطمہؓ کا
گر گیا۔ یعنی امام محسن علیہ السلام ساقط ہو گئے، حالانکہ حضرت علیؓ بھی موجود تھے۔ اور ایسا ہی صاحب احتجاج نے بھی لک
ہے۔ غرضیکہ اس قسم کے کئی افترات لغویات ان کی کتابوں میں موجود ہیں۔ جن کے ذکر کا کتب سنت اہل جماعت
میں کوئی نام و نشان بھی نہیں۔

فائدہ:۔ اے دین کے عزیزو دیکھو تو سہی کس طور پر ان مفتروں نے اہل بیت کی ہتک و توہین کی ہ
پھر گھر گھر یہ باتیں جاہل لوگوں کو سنا سنا کر گمراہ کرتے ہیں جن باتوں کو کوئی بیوقوف بھی اپنے بزرگوں کی نسبت سن نہیں
سکتا۔ توبہ توبہ ایسا کون ہے کہ جو اس شیر خدا لا فتیٰ حضرت علی اسد اللہ الغالب کے سامنے حضرت فاطمہؓ کو ایسا صد
پہنچا سکے کہ آپ کے استخوان ٹوٹ جائیں اور حمل بھی گر جائے۔ اب غور کا مقام ہے کہ اس سے زیادہ بھی کوئی ہتک
توہین اہل بیتؓ کی ہے

حکایت

ایک علی کسی شیعہ نے اہل سنت علماء سے کہا۔ کہ آپ حضرت علیؓ کی تعریف کیجئے۔ علما یا دفا نے کہا کہ کیا تم شیعہ کے
علیؓ کی تعریف پوچھتے ہو یا سنت اہل جماعت کے علیؓ کی تعریف سننا چاہتے ہو۔ سائل نے گھبرا کر عرض کی کہ میرے نزدیک
تو ایک ہی علیؓ ہے تو اس عالم باوفا نے فرمایا کہ بھائی شیعوں کا علیؓ تو خیالی علی ہے جو ہمیشہ ہی مغلوب رہا تھا۔ اور اصحاب
ثلاثہ سے ڈرتا تھا۔ بیعت خلافت بھی اصحاب ثلاثہ سے کرتا بیٹھا تھا یہاں تک کہ دشمنوں نے اس کی بیوی کو بھی مار مار کر
ادھ موئی کر دیا۔ اور اس کا حمل بھی گرا دیا۔ اور ان کا گھر بھی جلا دیا پھر بھی اس نے کچھ نہ کہا۔ وہ علیؓ ایسا ڈرپوک کمزور ڈرا
کل علی تھا اور فی الواقعہ سنت اہل جماعت علی وہ علی کرم اللہ وجہہ ہے جو اسم مسمیٰ سے مشہور ہے۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ
الرَّحِيْمِ۔ اَسَدُ اللّٰهِ الْغَالِبِ عَلٰی كُلِّ غَالِبٍ مُظْهِرُ الْعَجَائِبِ وَالْغَرَائِبِ حَيْدَرِ كَرَّارٍ قَاتِلِ الْكُفَّ
لَا فَتٰى اِلَّا عَلِيٌّ لَا سَيْفَ اِلَّا ذُوالْفِقَارِ۔

ترجمہ۔ علیؓ شیر ہے خدا کا اور غالب ہے اوپر تمام شیروں کے اور اس پر کوئی غالب نہیں ظاہر کرنے والا عجیبہ غریبہ کو مان
شیر کے بار بار حملے کرنے والا کفار کو قتل کرنے والا نہیں کوئی بہادر پہلوان مگر علیؓ اور نہیں کوئی بہتر تلوار مگر تلوار علیؓ کی جس کا نام ذوالفقا
تھا یعنی سنت اہل جماعت کا علیؓ بڑا بہادر پہلوان تھا۔ جس نے بارہ کوٹ خیبر کے ایک دم میں اکھاڑ دیئے۔ اور جنات
کفار کو مار مار کر ایک دم خاک میں ملا دیا۔ جس کے فتح کرنے سے تمام اصحاب گھبرا گئے تھے۔ اور تلوار آپ کی ذوالفقار وہ
تلوار تھی جو حضرت رسول پاک نے خود علی کرم اللہ وجہہ کو عنایت فرمائی تھی جس کی یہ صفت تھی کہ ایک بار مارنے سے

Marfat.com

گردن سے لے کر کمر تک تمام مُہرے یعنی کندھے توڑ دیتی تھی۔ الغرض انصاف سے دیکھنا چاہیے کہ کون شخص صفت و ثنا و عزت حضرت علیؓ کی بیان کرتا ہے اور کون ذلت و توہین اُن کی بیان کرتا ہے۔!

فائدہ :۔ بھلا جو شخص آپ کی اس طرح ہتک کرے کہ حضرت علیؓ ہمیشہ مغلوب رہے اور اپنی خلافت بھی کھو بیٹھے اور اپنی بیوی بنت رسول خدا اور دونوں صاحبزادوں کو گدھے پر چڑھا کر گھر گھر مبلہ بنا کر لئے پھرے۔ پھر بھی کسی نے امداد نہ کی۔

علیؓ اساڈا صفدر حیدر شیر بہادر بھائی — تے علیؓ شیعہ ڈرپوک ڈرا کل ڈر ڈر عمر گھائی
علیؓ اساڈے کوٹ خیبر دے بوہے توڑ وکھائے — تے علیؓ شیعہ اصحاب ثلاثہ قابو مول نہ آئے
علیؓ اساڈے شیر بہادر شیراں مار بھجایا — عثمانؓ غنی بھی علی شیعہ توں لے خلافت دھایا
علیؓ شیعہ دے گھر گھر جا کر عاجز شکل وکھائی — تے علیؓ اساڈے مول کسے دی نہیں پرواہ رکھائی
علیؓ اساڈے ولی الٰہی ڈرن کسے توں ناہیں — تے علیؓ شیعہ دا شیعہ وانگوں ڈر دا ہوے ناہیں
علیؓ اساڈا کل مخلوقاں اُپر غالب آیا! — تے علیؓ شیعہ نے عمرؓ فاروقوں بیوی حمل جھڑایا
علیؓ اساڈے باراں کوٹ خیبر دے توڑے بھائی — تے علی شیعہ دے گلو پہ رسی خالد فوجی پائی
علیؓ اساڈا بھائیاں وانگوں عثمانؓ عمرؓ صدیقؓ پیارا — تے علی شیعہ دا اُتوں دوست وچوں دشمن یارا

مجلس بارہویں[۱۲]

اور یہ چار فصلوں میں منقسم ہے

فصل اوّل

• در زیر ابتدا مذہب شیعہ و شہادت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ۔ اے برادران اسلام عبداللہ بن سبا یہودی مذہب شیعہ کا بانی ہے۔ نقل کرتے ہیں کہ زمانہ صدیق اکبرؓ میں جب ملک فارس روم فتح ہوئے تو کچھ یہودی قتل ہوئے اور کچھ پکڑے آئے جن میں عبداللہ بن سبا نام یہودی بڑا عالم نامی گرامی اپنے علم کا عالم اور ہر فن و فریب میں کامل تھا پکڑا آیا۔ لاچار ہو کر ظاہر طور پر مسلمان ہوا۔ مگر اپنے قریبیوں کے قتل و قید ہونے سے بہت ہی غم ناک اور اہل اسلام کا جانی دشمن تھا۔ لیکن دن بدن اسلام ترقی پر تھا۔ اس واسطے کچھ نہ کر سکتا تھا۔ حتیٰ کہ اس نے اندرونی طور پر اپنے شاگردوں کو جو روم شام فارس میں رہنے والے تھے خط لکھے۔ اور اُن سب سے اہل اسلام سے بدلہ لینے کے لئے امداد چاہی تو سب نے جواب دیا کہ ہم اہل اسلام سے کسی طریقے سے بھی بدلہ نہیں لے سکتے کیونکہ اہل اسلام کی دن بدن ترقی ہو رہی ہے اور آپس میں متفق ہیں۔ اُس کے بعد عبداللہ بن سبا نے ان تمام شاگردوں سے مشورت چاہی کہ جب تک میں مسلمانوں

Marfat.com

سے بدلہ نہ لوں مجھے صبر نہیں آتا۔ تمام شاگردوں نے یہ رائے پیش کی کہ مطلب اس ترکیب سے نکل سکتا ہے کہ بظاہر مسلمان ہوکر اُن کے مذہب میں تفرقہ ڈالنا شروع کرو۔ کبھی نہ کبھی آپ کا مقصد پورا ہو جائے گا۔ چنانچہ بعد از شہادت عثمانؓ اس منافق عبداللہ بن سبا نے موقعہ پاکر اس زہر باطنی کو ظاہر کیا۔ تو اوّل تو تجاوز اکثر لوگوں میں اس طرح شروع کی کہ اہلبیتؓ کی محبت کا ڈھنگ لگایا۔ پھر آہستہ آہستہ اس مکار نے کچھ کچھ خلفائے ثلاثہ پر الزام لگانا شروع کیا یہاں تک کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو خبر ہوگئی کہ عبداللہ بن سبا ابابکرؓ و عمرؓ و عثمانؓ کے حق میں کچھ عیب جوئی کرتا ہے۔ پس فوراً آپ نے اُس کو بلاکر معہ شاگردوں کے اس کو قید کر دیا۔ اور منبر پر کھڑے ہوکر خطبہ دیا کہ دیکھو جن لوگوں نے اصحاب ثلاثہ کی بدگوئی کی ہے میں اُن کو کیسی سزا کرتا ہوں اور بعد اس کے آپؓ نے اُن ملعونوں کو یعنی عبداللہ بن سبا اور اُس کے شاگردوں کو دُرے لگا کر شہر مدینہ سے نکال دیا۔ تو بعد وفات حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے اس موذی نے دو تین رسالے ایسے لکھے جن میں کچھ اہل بیت کی صفت ثنا لکھی اور کچھ اصحاب ثلاثہ کی بدگوئی لکھی اور یہ رسالے امام جعفر صادق رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے نام منسوب کرکے امام صاحب کے دفتر میں چھپا کر ملا دیئے۔ بعد وفات امام جعفر صادق علیہ السلام کے یہ رسالے ظاہر ہوئے تو محقق لوگوں نے کہا کہ رسالے امام جعفر صادق کے مذہب کے برخلاف ہیں۔ مگر منافق لوگ جن کا عقیدہ باطنی گندا تھا کہنے لگے کہ یہی مذہب امام صاحب کا تھا۔ اور اُن رسالوں کو اب علمائے شیعہ نے آئمہ علیہ السلام کے نام منسوب کر لیا۔ پس یہاں تک نوبت پہنچی کہ اصحاب ثلاثہ کو کافر منافق جاننے لگے۔ اور روایات سے ثابت ہے کہ عبداللہ بن سبا یہودی سیاہ رُو امام جعفر صادقؓ کے زمانہ تک زندہ رہا۔

فائدہ:۔ غرض کہ یہ مذہب عبداللہ بن سبا کا ایجاد کردہ ہے۔ اگر کوئی شیعہ اپنی عادت کے مطابق ان رسالوں عبداللہ بن سبا سے انکار کرے (جو کہ عبداللہ بن سبا نے خود تحریر کرکے امام جعفرؓ کے نام منسوب کرکے کتب خانہ امام صاحب میں داخل کر دیئے تھے) تو ہم کتب شیعہ سے حرف بحرف ان رسالوں کا ثبوت دیتے ہیں۔ جیسا کہ امام مؤید باللہ یحیی ابن حمزہ زیدی شیعہ نے اپنی کتاب اطواق الحمایہ کی آخری بحث امامت میں سوید بن غفلہ سے روایت لکھی ہے إِنَّهُ قَالَ مَرَرْتُ بِقَوْمٍ يَنْتَقِصُونَ أَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ۔ ترجمہ۔ روایت ہے سوید بن غفلہ سے کہا اُس نے گذرا میں ایک قوم پر کہ کرتے بدگوئی ابابکرؓ و عمرؓ کی فَأَخْبَرْتُ عَلِيًّا وَقُلْتُ لَوْلَا إِنَّهُمْ يَرَوْنَ پس خبر دی میں نے حضرت علیؓ کو اور عرض کی کہ اگر نہ ہوتی یہ بات جو کہ یہ لوگ گمان کرتے ہیں کہ تو چھپاتا ہے جو کچھ ظاہر کرتے ہیں۔ البتہ نہ دلیری کرتے یہ إِنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ سَبَا وَكَانَ أَوَّلَ مَنْ أَظْهَرَ ذٰلِكَ اور ان سب کا افسر عبداللہ بن سبا تھا اور وہ پہلا شخص تھا جس نے ظاہر کیا۔ ان باتوں کو (یعنی عیب جوئی بدگوئی اصحاب ثلاثہ) فَقَالَ عَلِيٌّ أَعُوذُ بِاللّٰهِ رَحِمَهُمَا اللّٰهُ عَلَيْهِمَا۔ پس فرمایا علی کرم اللہ وجہہ نے پناہ مانگتا ہوں میں اللہ کی ایسے بزرگ لوگوں کی بدگوئی کرنے والوں بدکاروں سے اور رحمت کرے اللہ تعالےٰ ان دونوں پر دنیا و آخرت میں ثُمَّ نَهَضَ وَأَخَذَ بِيَدِي وَأَدْخَلَنِي الْمَسْجِدَ فَصَعِدَ الْمِنْبَرَ۔ پھر کھڑے ہوئے اور پکڑا ہاتھ میرا۔ اور داخل کیا مجھکو مسجد میں پھر چڑھے منبر پر اور پکڑا داڑھی اپنی کو مٹھی میں اور وہ سفید تھی پھر شروع ہو گئیں آنسو آپ کی حتیٰ کہ داڑھی تر ہوگئی اور بہت سے لوگ جمع ہوگئے۔ ثُمَّ خَطَبَ فَقَالَ مَا بَالُ قَوْمٍ يَذْكُرُونَ أَخَوَيْ رَسُولِ اللّٰهِ وَوَزِيرَيْهِ وَصَاحِبَيْهِ سَيِّدَيْ قُرَيْشٍ وَأَبَوَيِ الْمُسْلِمِينَ پھر خطبہ پڑھ کر فرمایا کیا حال ہوگا اُس قوم بے حیا کا جو یاد کرتی ہے بھائی رسول خداؐ اور وزیر اعظم آپ کے جو ایک یار غار اور دوسرا سردار ہے قریش کا اور دو باپوں مسلمانوں کے کو ساتھ بدگوئی کے وَقَالَ عَلِيٌّ كَرَّمَ اللّٰهُ وَجْهَهُ أَنَا بَرِيءٌ مِمَّا يَذْكُرُوا عَلَيْهِ مُعَاقِبٌ اور فرمایا علی کرم اللہ وجہہ نے میں بیزار ہوں اُس سے جو وہ ذکر کرتے ہیں ساتھ بدگوئی ابابکرؓ

دین ... عمر اور ...

نظم

علیؓ کہیا میں اونہاں تائیں دلسیاں خوب سزائیں | جو عمرؓ صدیقؓ نوں لبدا بولن برباں کرن ادائیں
منبر پر چڑھ خطبہ پڑھیا خوب طرح سمجھایا | میں بیزار اونہاندے کولوں ظاہر آکھ سنایا
ایہ دونویں یار پیارے جانی خاص رسول الٰہی | دین اندر اینہاں بدنی مالی ساری قوت لائی
چنگے فیصلے کیتے اونہاں موجب امر الٰہی | قدم بقدم ایہ سارے چلے چال رسول خدائی
وقت وفات تائیں اوہ راضی نال تماماں بھائی | بھی لوک تنہاں پر راضی نال سلوک خلافت پائی
اونہاں دی بدگوئی کرنی روا کسینوں ناہیں | مسلماناں پر حق تنہاندے بے شمار ودائیں

اَمَّا بَعْدُ فَقَالَ عَلِیٌّ نَوَالَّذِیْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَلَا یُحِبُّهُمَا اِلَّا مُؤْمِنٌ فَاضِلٌ وَلَا یُبْغِضُهُمَا اِلَّا شَقِیٌّ مَارِقٌ وَحُبُّهُمَا قُرْبَةٌ وَّ بُغْضُهُمَا مُرُوْقٌ۔

قسم مینوں اس ربدی جوہے رب زمین اسماناں | جس دے قبضے جان میری ہے کہے علیؓ مردانہ
صدیقؓ عمرؓ سنگ پیار کرے جو مومن خاص یقینوں | جو کرے عداوت نال اونہاندے اوہ ہے خارج دینوں
صدیقؓ عمرؓ دی حُبتوں قرب الٰہی حاصل آوے | دشمن اونہاں دشمن ربدا خود حیدر فرماوے
اے مومن بھائیو تسیں بھی جیکر قرب ربانا چاہو | صدیقؓ عمرؓ سنگ پیار کرو نہ ویر عداوت چاہو
صدیقؓ عمرؓ دا ویری رب رسول دا ویری آیا | ایہ حضرت علیؓ روایت کردا میں نہیں کول بنایا

وَقَالَ عَلِیٌّ کَرَّمَ اللّٰہُ وَجْہَهٗ لَعَنَ اللّٰہُ تَعَالٰی مَنْ اَضْمَرَ مِنْهُمَا اِلَّا الْحُسْنَ الْجَمِیْلَ ترجمہ۔ اللہ تعالے لعنت کرے اس شخص پر جو صدیقؓ اکبر و عمر فاروقؓ پر دل میں بدظنی رکھے سوائے نیک گمان کے وَعَنْ سُوَیْدِ بْنِ غَفْلَةَ ... ذٰلِكَ ثُمَّ اَرْسَلَ اِلَی ابْنِ السَّبَا وَقَالَ لَا سَاکِنِیْ فِیْ بَلْدَةٍ اَبَدًا۔ قریب ہے اے سوید بن غفلہ دیکھے گا تو کہ میں ... حال کرتا ہوں۔ اُن کا جو صدیقؓ اور عمرؓ کی بدگوئی کرتے ہیں۔ پھر بھیجا ایک آدمی طرف عبد اللہ بن سبا کی۔ اور بلایا اس کو ... نکال دیا آپ نے عبد اللہ بن سبا کو مدینہ منوّرہ سے طرف شہر مدائن کے اور فرمایا کہ نہ ٹھہرے گا۔ تو اس شہر مدینہ میں ... اے یہودی۔

فائدہ:۔ ان دو روایتوں سے کئی فائدے حاصل ہوئے۔ اوّل تو معلوم ہوا کہ تبرہ باز شیعہ کا بانی سبائی عبد اللہ ... سبا منافق یہودی تھا۔ جو صدیق اکبرؓ و عمر فاروقؓ کی بدگوئی کرتا تھا۔ دوسرا حضرت علیؓ نے شیخین کی بدگوئی کرنے والو ... سے خدا کی پناہ مانگی۔ تیسرا حضرت علیؓ کی داڑھی مبارک اتنی لمبی تھی کہ مُٹھ میں آجاتی تھی۔ تو معلوم ہوا کہ داڑھی مُٹھ بھر ... بھی سُنّت علیؓ اور سُنّت نبوی ہے جو کوئی مُٹھ سے کم رکھے گا اُس کے حق میں حضرت محمد الرسول اللہ نے سخت وعید ... آئی ہے جیسا کہ عَنْ عَلِیٍّ کَرَّمَ اللّٰہُ وَجْہَهٗ قَالَ النَّبِیُّ مَنْ قَطَعَ اللِّحْیَةَ اَوْ قَصَّرَهَا مِنْ قَبْلِ الْقَبْضَةِ بَعَثَهُ اللّٰہُ تَعَالٰی یَوْمَ الْقِیَامَةِ مُسْوَدَّ وَجْهِهٖ وَلَمْ یَنَلْ شَفَاعَتِیْ

ترجمہ۔ روایت ہے علی کرم اللہ وجہٗ سے کہ فرمایا حضرت محمد الرسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے جو شخص منڈائے ... کترائے داڑھی اپنی کو پہلے مٹھ بھر ہونے سے اٹھائے گا اللہ تعالے اس کو دن قیامت کے مُنہ اس کا کالا ہوگا ... شفاعت کروں گا میں اس کی۔

جو داڑھی تین مچھاں رکھن سور نے شیطانے | منہ شرمندے رب تھیں ہوسن اوس جہان

الله کرسی حکم جاں سجدہ خلق ہجوم   مجھاں سیجھاں ہوسی بدے تھیں گردم
جو مجھاں سکھاں وانگوں رکھن اہڑیاں انگ ہنولاں   شرح محمدی تہناں نہ بھانی لکھ لعنت مردوداں

چوتھا فائدہ :- حضرت علی کرم اللہ وجہ نے حضرت شیخین[۱] کو حضرت محمد الرسول اللہ کے بھائی اور دوست اور وزیر اعظم اور یار غار اور رفیق اور تمام قریش کے سردار اور تمام مسلمانوں کے باپ فرمایا ہے۔ پس جیسا ماں باپ کا بے ادب گستاخ دوزخی ہوتا ہے ویسا ہی شیخین کا بے ادب بھی دوزخی ہے۔ پانچواں وہ صاحب حیا و وفا اور عادل باانصاف تھے کبھی اہل اسلام کو دکھ تکلیف نہیں دیتے تھے۔ چھیواں امیر علی کرم اللہ وجہ نے فرمایا کہ مجھے قسم ہے خدا کی جو کوئی ان دونوں کا دشمن ہے وہ کافر بیدین ہے وہ ہمیشہ دوزخ میں جلتا رہے گا۔

فائدہ :- پس ہم سنت اہل جماعت کا مذہب وعقائد واصول تو حضرت علیؓ کے مذہب وعقائد واصول کے موافق ہے جس طرح وہ شیخین کے دشمن کو اپنا دشمن جانتے تھے ویسا ہی ہم بھی دشمن ابابکر صدیقؓ و عمر فاروقؓ کو اپنا دشمن جانتے ہیں اور وہ دشمن خدا اور رسول ہے۔

قصہ شہادت عثمان غنی رضی اللہ تعالےٰ عنہ

نوٹ :- حضرت عثمانؓ کی شہادت بھی اسی عبد اللہ بن سبا یہودی بانی شیعہ ہی کے سبب سے ہوئی مگر اس میں مردان منافق کی شرارت ملی ہوئی تھی۔ اس قصہ کو ہم نظم میں بیان کرتے ہیں۔ نظم از دقائق الاخبار

وچہ دقائق الاخبار دے قصہ ذوالنورین ایہ آیا   جو بی بی عائشہؓ مکہ کرکارڈ طرف عثمان چلایا
محمد ابوبکرؓ دا بیٹا میرا سکا بھائی   وچہ خلافت تیری اس نے بدوں تنگی پائی
کے عثمانؓ خلیفہ بنیوں ہرگز خبر نہ کائی   اُنہہ میں خدمت کرساں اُسدی مدتاں صفائی
جاں پھر پاس خلیفے آیا بیٹا ابوبکرؓ دا   وہ غلام کیتے اُس تابع خدمت دا فرکردا
پھر شام ولایت حاکم کیتا دے کر حکم چلایا   تے شام ولایت والیاں تائیں کر تاکید تمایا
جاں ایہ پاس تساڈے آسے کرو قبول اُستائیں   عزت دا فرکریاسدی ولدیاں نال رضائیں
مردان آہا خط لکھن والا کیتی اُس بد خواہی   اِقبنوا دی جاگہ اِقتلوہ لکھیا قتل کرو استائیں
جاوچہ رستے خط نوں ویکھیا کی کجھ اُس لکھایا   کھول ڈٹھا کی دیکھے اُس وچ حکم قتل دا پایا
بے اعتقاد عثماں نوں ہویا جا تس وغا کمایا   ہو حیران اتھا ہیں بیٹھا ہک سوداگر آیا
عبد اللہ بن سبا منافق دشمن دین پیا لے   آکھیوس توں حیران ہو بیٹھوں آکر حوض کنارے
اوہ مڑمڑ پچھے دسے ناہیں آخر بول سنایا   منافق وقت غنیمت جاتا جاں موقعہ ہتھ آیا
میں بن بدلہ بیتاں وچہ اصحاب تفرقہ پایا   اس بیٹے ابوبکرؓ دے نوں اج بے بھرے دل جاواں
جا کر بصری لوکاں تائیں آکھیا ہور کی چاہو   میں ابوبکر دا بیٹا آندا حاکم ایس بناؤ
سبھناں نے سردار بنایا پھر کہیا محمدؐ تائیں   ہے عثمانؓ تساڈا دشمن لڑیئے وچہ اوتھائیں
رل کے اوہناں نال محمدؓ راتو راتی آیا   ادھی رات بیٹے اللہ گھر عثمانؓ سدایا
گھر عثمانؓ محمدؓ وڑیا باہر لوک کھلاریے   حضرتؓ کرے قرآن تلاوت اہڑی پھڑی اسکارے

۱؎ شیخین سے مراد ابوبکرؓ و عمر فاروقؓ ہے۔

عثمانؓ کہیا اس دا ہڑی عزت نبی صاحب سی کردا
باپ تیرا بھی عزت کردا توں نہیں رب تھیں ڈردا
تاں کنب گیا دل دا ہڑی چھوڑی دوڑیا پاس علیؓ دے
سب کیفیت ظاہر کیتی وچہ حضور ولی دے
حضرت علیؓ تسلی دتی اپنے پاس بہایا
حضرت حسنؓ حسینؓ دوہاں نوں ول عثمانؓ چلایا
دروازے پر پہرہ دیہو اندر وڑے نہ کوئی
وچ شہزادیاں پہرہ دتا صبح جاں روشن ہوئی
صبح ہوئی تاں علیؓ وی آکر وڑیا گھر عثمانے
شہید ہویا سر کٹیا ڈٹھا ہوئے سخت حیرانے
پس معلوم حقیقت کیتی عبداللہ دے کارے
ایہ منافق عبداللہ دے سارے کم نیارے
محمدؓ بیٹا ابوبکر دا جاں سیرے گھر آیا
حضرت علی کہیا ایہ مگروں اوس فریب کمایا
دو خاص غلام آہے عبداللہ اونہاں نوں سنجایا
دیگر رشوت اونہاں کولوں سر عثمان کٹایا
لوکاں وچہ مشہور ہویا جو بیٹا ابو بکرؓ دا
کیتا قتل خلیفہ تائیں راتیں آکر وڑدا
عائشہؓ طرف علیؓ دی لکھیا ایہ کیوں تساں بھلایا
ایہ قاتل ہے عثمانؓ خلیفے قتل کرن اس آیا
علیؓ کہیا جو قاتل ناہیں بی بی تیرا بھائی
اوہ قاتل کہن ایہ کہن نہ قاتل ہوئی سخت لڑائی
اول آخر سب حقیقت مسلم حیدر تائیں
اوہ سمجھ گئے جو ابوبکرؓ دا بیٹا قاتل ناہیں
لوکاں ٹھیک یقین ہویا جو لیایا لشکر تائیں
قتل کیتا عثمان غنیؓ نوں شک شبہ کوئی نائیں
عبداللہ بن سبا منافق ایہ مذہب شیعہ دا آیا
جس نے سب تھیں اول مسلماناں وچہ فتنہ پایا
اس لالا زور در کتاب عجائب زینت ناک بنائی
کتب خانہ جعفر وچہ اس نے اوہ کتاب چھپائی
بعد وفات اونہاں دی لوکاں وچہ کتاباں پائی
اوہ زینت ناک عجائب وچوں نظر لوکاں نوں آئی
عبداللہ کہیا جو اسوچہ لکھیا مذہب جعفر سارا
ایہ تاہیں زینت زیب زیادہ ہوسی بہت پیارا
جاں نظر کیتی علماواں پائی کل خلاف کتاباں
سب خلاف قرآن حدیثوں بھی اقوال اصحاباں
انکار کیتا علماواں جو ایہ مذہب جعفر دا ناہیں
ایہ مذہب جعفر کنوں مخالف کیتی رد تداہیں
اوہ سبھ تھیں پہلے نکلا پھر لوکاں اوس بھلایا
بہتان تمام اماماں دے سر کوڑ وکوڑ ہلایا
اس اپنا مقصد پورا کیتا جو اس دو وچہ آیا
اُمت وچہ محمدی اُس نے دغا فریب کمایا
پھر اس تھیں پچھے اس مذہب وچہ کامل ہوندے ہوئے
جویں عبدالعال نصیر طوس ایہ جوڑ کتاباں سوئے
جعفر طوسی ہور کلینی جوڑیاں اونہاں کتاباں
جویں صدق اللہ دلدار علی بھی لایق ہوئے عذاباں
اونہاں مسئلے غیر شریعت لکھے نالے کفر عقیدے
بہتان طوفان ہزاراں جوڑے اندر دین نبیدے

مسئلہ:۔ حاصل کلام عبداللہ بن سبا یہودی بانی مبانی مذہب شیعہ کا تھا۔ اسی واسطے بہت سے مسائل شیعہ [مذ]ہب کے مشابہ یہود ہیں جن کا مفصل ذکر تو آگے آئے گا۔ مگر یہاں چند مسائل لکھے جاتے ہیں۔ مثلاً مچھلی خرگوش یہودی مذہب [میں] حرام تھا اسی واسطے اس نے شیعہ مذہب میں بھی حرام کر دیا۔ اور یہودی افطاری روزہ کے وقت تاروں کی روشنی تک دیر [کر]تے تھے۔ اسی طرح شیعہ بھی تاخیر کرتے ہیں۔ اور بیت المقدس کے سوا ان کی نماز کامل نہیں ہوتی تھی۔ اگر نہ بھی پہنچ سکیں [و]ہاں کی مٹی کی ٹکیہ بنا کر سجدہ کی جگہ رکھ لیتے تھے۔ اسی طرح مذہب شیعہ بھی کربلا معلی کی مٹی کی ٹکیہ بنا کر سجدہ کی جگہ رکھ لیتے ہیں اگر [کربل]ا کی مٹی نہ ملے تو ان کی نماز کامل نہیں ہوتی۔ اور یہودیوں میں میت کے غسال پر خود غسل واجب تھا۔ ویسے ہی مذہب [ش]یعہ میں بھی غسائل پر غسل واجب ہے۔ اور یہودی مذہب میں موزہ پر مسح کرنا جائز نہیں ہے۔ اسی طرح شیعہ بھی

موزہ پر مسح کرنا نجائز جانتے ہیں جیساکہ رسالہ نماز امامیہ میں سیّد علی حاری صاحب فرماتے ہیں کہ جو چیز کھانے میں آئے یا آگ سے جلی ہوئی ہو (مثلاً پکی اینٹ) یا کسی قسم کی کان (سونا چاندی تانبا۔ پھتر وغیرہ) ہو اس پر سجدہ کرنا جائز نہیں۔ اگر کوئی شخص کرے گا تو نماز ٹوٹ جائے گی۔ بہتر تو سجدہ کے لئے کربلا کی مٹی ہونی چاہیئے۔ ورنہ مطلق مٹی ہو۔

فصائل دوم در فرقہ ہائے شیعہ

اور مذہب شیعہ کے کئی فرقے ہیں بعضوں نے توخدا کی وحدانیت میں کفر بکے ہیں بعضوں نے نبوۃ میں شور مچایا ہے اور بعض ملائکہ کے ساتھ دشمنی رکھتے ہیں۔ اور بعض حشر نشر کے منکر ہیں۔ اور اکثر قرآن مجید کے حلیف کے قائل ہیں یعنی موجودہ قرآن تبدّل وتغیّر کیا ہوا ہے۔ مولانا عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ نے تحفہ اثنا عشریہ میں ان تمام فرقوں کا بیہودہ عقاید باطلہ بیان کیا ہے۔ اور حضرت پیر دستگیر شیخ عبدالقادر جیلانی قدس سرہٗ نے شیعہ کے تئیس۲۳ فرقہ بیان کئے ہیں اوّل فرقہ سبابیہ، دوسرا فرقہ معفضلیہ تیسرا فرقہ سرعیۃ چوتھا فرقہ دجودیہ پنجواں فرقہ زجفیۃ چھیواں فرقہ کاملیہ ستواں فرقہ تفوبدیہ اٹھواں فرقہ خطابیۃ نانواں فرقہ امویہ دسواں فرقہ ذمیۃ گیارھواں فرقہ اثنیۃ بارہواں فرقہ اسحاقیہ علی ھذا القیاس ایسے ہی تئیس فرقہ ہیں۔ اور بیسواں فرقہ اثنا عشریہ امامیہ جو تمام باقی فرقوں کو کافر اور لعنتی کہتا ہے۔ اور اپنے آپ کو مومن اور ناجیہ قرار دیتا ہے۔ لیکن اصحاب محمدؐ کو وہ بھی بُرا جانتا اور تبرہ بازی کرتا ہے گویا کہ لِيَغِيظَ بِهِمُ الْكُفَّارَ کا پورا پورا مورد بنا ہوا ہے۔ اور اُن کی معتبر کتابوں سے بطور نمونہ چند عقائد فاسدہ بیان کئے جاتے ہیں تاکہ لِيَغِيظَ بِهِمُ الْكُفَّارَ کے معنے واضح ہو جائیں۔ اس تئیسویں فرقے کا عقیدہ ہے کہ قیامت کے دن حضرت محمد الرسول اللہ کے سوا دوسرے تمام نبیوںؑ سے حضرت علیؓ کی شان افضل ہے۔ اور جو تمام انبیاء پر مصیبتیں آئیں وہ بھی آئمہ علیہ السلام کے حسد کرنے سے آئی ہیں۔ مثلاً آدم علیہ السلام جنت سے اسواسطے نکالے گئے کہ انہوں نے آئمہ علیہ السلام کے ساتھ حسد کیا۔ اور ان کی امامت سے انکار کیا۔ مفصل حال مجلس پندرویں میں دیکھو۔

فصل سوم

آیات قرآنی جس میں لفظ شیعہ آتا ہے اور شیعہ سے کیا مراد ہے

خدا کی قدرت دیکھو ان دشمنان اصحاب پر جب ازل سے ہی غضب تھا اسی لئے اِن کو اپنے مذہب کا نام رکھنے میں لفظ شیعہ کا اتفاق پڑا۔ جس لفظ کو اللہ تعالےٰ نے قرآن حکیم میں پہلی امتوں کے کفار بدکردار اور فاسق مشرکین پر استعمال کیا۔ چنانچہ قرآن کریم کی دس آیتوں میں لفظ شیعہ آتا ہے جن کو مختصر طور پر بغیر تفصیل کے آیت بمعہ ترجمہ ناظرین کے پیش کیا جاتا ہے۔ آیت اوّل اِنَّ فِرْعَوْنَ عَلَا فِي الْأَرْضِ وَجَعَلَ أَهْلَهَا شِيَعًا۔ ترجمہ۔ تحقیق فرعون نے مغرور کیا زمین میں اور بنایا اس کے رہنے والوں کو شیعہ شیعہ۔

آیت دوم۔ اِنَّ الَّذِينَ فَرَّقُوا دِينَهُمْ وَكَانُوا شِيَعًا لَّسْتَ مِنْهُمْ فِي شَيْءٍ۔ تحقیق وہ لوگ جنہوں نے ٹکڑے ٹکڑے کیا دین اپنے کو اور ہو گئے شیعہ تجھکو اُن سے کوئی کام نہیں۔

Marfat.com

فائدہ :- جو ان آیتوں کی تفسیر لکھی جائے گی وہ سب شیعہ کی کتابوں سے لکھی جائے گی۔ جیسا کہ تفسیر عمدۃ البیان (جلد) اول صفحہ ۳۰۷ میں خلاصہ ان آیات کا یہ لکھا ہے۔ کہ اس آیت میں شیعہ کا لفظ یہود اور نصاریٰ و دیگر کفار پر وارد (ہو)ا ہے۔

آیت سوم :- قُلْ هُوَ الْقَادِرُ عَلٰى اَنْ يَّبْعَثَ عَلَيْكُمْ عَذَابًا مِّنْ فَوْقِكُمْ اَوْ مِنْ تَحْتِ اَرْجُلِكُمْ اَوْ (يَلْ)بِسَكُمْ شِيَعًا وَّيُذِيْقَ بَعْضَكُمْ بَاْسَ بَعْضٍ ؕ - ترجمہ۔ اللہ تعالیٰ قادر ہے اس بات پر کہ بھیجے عذاب (او)پر تمہارے سے یا نیچے پاؤں تمہارے سے یا ملا دیوے تم کو شیعہ شیعہ۔ اور چکھاوے تم کو خوف بعض کا۔ تفسیر (عم)دۃ البیان میں اس آیت کی تفسیر یہ ہے کہ یہاں شیعہ کا لفظ استعمال شریروں اور فتنہ بازوں پر ہوتا ہے۔

آیت چہارم :- وَلَا تَكُوْنُوْا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ مِنَ الَّذِيْنَ فَرَّقُوْا دِيْنَهُمْ وَكَانُوْا شِيَعًا - ترجمہ۔ اور (نہ) ہو تم مشرکین سے جنہوں نے ٹکڑے ٹکڑے کیا دین اپنا اور ہو گئے شیعہ۔ اس تفسیر عمدۃ البیان جلد سوم صفحہ ۱۴۳ میں لکھا (ہ)ے کہ یہاں شیعہ مشرک بت پرست کفار کو کہا گیا ہے۔

آیت پنجم :- وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ فِيْ شِيَعِ الْاَوَّلِيْنَ وَمَا يَاْتِيْهِمْ مِّنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا كَانُوْا بِهٖ (يَسْ)تَهْزِءُوْنَ - ترجمہ :- تحقیق بھیجے ہم نے پہلے تجھ سے پیغمبر بیچ پہلے شیعوں کے اور نہیں آتا کوئی نبی پاس ان کے (مگ)ر تھے وہ ساتھ ان کے ٹھٹھے کرتے تھے۔

آیت ششم :- كَمَا فُعِلَ بِاَشْيَاعِهِمْ مِّنْ قَبْلُ ؕ اِنَّهُمْ كَانُوْا فِيْ شَكٍّ مُّرِيْبٍ - ترجمہ۔ جیسا کہ (کی)ا شیعہ کے پہلوں کو تحقیق وہ تھے بیچ شک کے بے قراری میں ڈالنے والے اسی تفسیر کے جلد سوم صفحہ ۴۳۰ پر لکھا ہے (کہ) یہاں شیعہ ان کافروں کو کہا گیا ہے جو کعبہ کے گرانے کے لئے آئے تھے۔ اور پھر ان پر عذاب آیا۔

آیت ہفتم :- وَلَقَدْ اَهْلَكْنَا اَشْيَاعَكُمْ فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ - تحقیق ہم نے ہلاک کیا شیعوں تمہاروں کو (پ)س کیا ہے کوئی نصیحت پکڑنے والا۔ اسی تفسیر جلد سوم پر لکھا ہے کہ اس آیت میں شیعہ اگلے کافروں کو کہا گیا ہے

آیت ہشتم :- وَدَخَلَ الْمَدِيْنَةَ عَلٰى حِيْنِ غَفْلَةٍ مِّنْ اَهْلِهَا فَوَجَدَ فِيْهَا رَجُلَيْنِ يَقْتَتِلٰنِ هٰذَا (مِ)نْ شِيْعَتِهٖ وَهٰذَا مِنْ عَدُوِّهٖ - ترجمہ :- داخل ہوئے موسیٰ علیہ السلام بیچ شہر کے بارہ بجے پس پائے بیچ اس کے دو آدمی (ل)ڑتے تھے ایک شیعہ سے اور ایک دشمن اس کے سے تھا۔ پس شیعہ نے آپ سے مدد طلب کی تو موسیٰ علیہ السلام نے (اپ)نے شیعہ کی مدد کی۔ اور دشمن کو مکہ مار کر ہلاک کر دیا۔ موسیٰ علیہ السلام اس فعل سے پشیمان ہوئے [illegible] اپنے (بخ)شش مانگی۔ اور کہا یا اللہ میں کبھی آئندہ کسی شیعہ گنہگار کی مدد نہ کروں گا۔ جب دوسرے دن موسیٰ علیہ السلام شہر میں (ٹہ)لنے کو گئے تو کل والا شیعہ پھر آپ کو مدد کے لئے پکارتا ہوا ملا تو فرمایا قَالَ لَهٗ مُوْسٰۤى اِنَّكَ لَغَوِيٌّ مُّبِيْنٌ - یعنی (موس)یٰ علیہ السلام نے اس کو فرمایا کہ تحقیق تو ہی گمراہ ظاہر۔

آیت نہم :- حضرت نوح علیہ السلام کی وہ قوم جو کافر و مشرک بت پرست تھی۔ اور آپ کے مخالف چلتی تھی اُسی (...)سے ابراہیمؑ کا باپ آذر بھی بت پرست تھا پس ابراہیم علیہ السلام بھی انہی شیعہ سے ہوئے تھے لیکن خداوند تعالیٰ نے (ان) کی رہنمائی کر دی اِذْ جَآءَ رَبَّهٗ بِقَلْبٍ سَلِيْمٍ جب اللہ تعالیٰ کے پاس دل نرم سے حاضر ہوا۔ اِذْ قَالَ لِاَبِيْهِ (وَقَ)وْمِهٖ اِنَّنِيْ بَرَآءٌ مِّمَّا تَعْبُدُوْنَ ۙ یاد کر یا رسول اللہ جب کہا ابراہیمؑ نے واسطے باپ اپنے اور قوم اپنی کے (تح)قیق میں بے زار ہوں اس چیز سے جس کی پوجا کرتے ہو تم۔

آیت دہم :- فَوَرَبِّكَ لَنَحْشُرَنَّهُمْ وَالشَّيٰطِيْنَ ثُمَّ لَنُحْضِرَنَّهُمْ حَوْلَ جَهَنَّمَ جِثِيًّا - ترجمہ۔ پس قسم

Marfat.com

ہے رب تیرے کی البتہ اکٹھا کریں گے ہم اُن کو ساتھ شیطانوں کے۔ پھر البتہ حاضر کریں گے ان کو دوزخ کے گرداگرد پر گرے ہوئے۔ ثُمَّ لَنَنْزِعَنَّ مِنْ كُلِّ شِيْعَةٍ اَيُّهُمْ اَشَدُّ عَلَى الرَّحْمٰنِ عِتِيًّا۔ ترجمہ۔ پھر کھینچ لیں گے ہم دوزخ میں ہر ایک شیعہ کو جو ان میں سے بہت سخت ہیں اوپر سرکشی کے۔ تفسیر عمدۃ البیان شیعہ جلد دوم صفحہ ۳۱۶ میں خلاصہ اس آیت کا یہ لکھا ہے۔ فرمایا اللہ تعالےٰ نے ان شیعوں میں جو بہت سرکش شریر ہوگا پہلے ہم اس کو دوزخ میں ڈالیں گے۔ اور اس کے بعد دوسرے سرکش شیعوں کو دوزخ میں ڈالیں گے

فائدہ:۔ پس ہر مسلمان پر ضروری اور واجب ہے کہ ایسی بداعتقادی سے پرہیز کریں۔ اور اپنے پیارے رسول محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے پیارے یاروں سے دشمنی عداوت نہ رکھیں۔

فصل چہارم

سات شخصوں کے منکر کو شیعہ کہتے ہیں، اُن کا ذکر اور ایک حکایت عجیبہ غریبہ

اے برادران اسلام سات شخصوں کے منکر کو شیعہ کہتے ہیں۔ اوّل ابابکر صدیقؓ۔ دوم عمر فاروقؓ سوم عثمانؓ بن عفان چہارم عائشہ صدیقہؓ پنجم امیر معاویہ جس کے حق میں جناب محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی پاک زبان سے ارشاد فرمایا رُوِیَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عُمَرَ قَالَ النَّبِيُّ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ الْمُعَاوِيَةَ هَادِيًا مَهْدِيًّا وَاهْدِ بِهِ۔ ترجمہ۔ عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ سرورِ کائنات محمد الرسول اللہؐ امیر معاویہؓ کے حق میں دُعا فرماتے تھے کہ باری تعالیٰ امیر معاویہؓ کو ہدایت کرنیوالا ہدایت پایا گیا۔ ہدایت یافتہ کر۔

عبدالرحمانؓ روایت کیتی پاک نبیؐ فرمایا — جیوں کر وچہ حدیثاں آیا میں نہیں دوں بنایا
پاک محمدؐ معاویہ دے حق کردے نت دعائیں — یا مولی توں معاویہؓ تائیں سدھے راہ چلائیں!
یارب کریں معاویہ تائیں ہادی مہدی نالے — بھی ہووے اسدے کولوں لوک ہدایت پاون والے

مسئلہ:۔ عمرؓ بن سعدؓ کو جب عمر فاروقؓ نے حکومت حمص سے معزول کر دیا۔ اور اس کے قائم مقام امیر معاویہؓ کو حمص کا گورنر بنا دیا تو کچھ لوگ امیر معاویہ کو بُرے لفظوں سے یاد کرنے لگے تو عمرؓ بن سعدؓ نے آواز بلند پکارا کہ اے امیر معاویہؓ کو بُرا نہ جانو۔ کیونکہ میں نے خود اپنے کانوں سے سُنا ہے کہ آپؐ امیر معاویہ کے حق میں فرماتے تھے اَللّٰهُمَّ عَلِّمْ مُعَاوِيَةَ الْكِتَابَ وَالْحِسَابَ وَقِهِ الْعَذَابَ الْقَبْرِ وَالْجَهَنَّمَ۔ ترجمہ۔ باری تعالےٰ امیر معاویہؓ کو لکھنے کا اور حساب کا وقوت سکھا۔ اور قبر و دوزخ کے عذاب سے بچا۔

مسئلہ:۔ برادران اسلام حضرت معاویہؓ بن سفیانؓ نے حضرت علی کرم اللہ وجہٗ کو بُرا نہیں کہا بلکہ معاویہ بن خدیج نے بُرا کہا ہے۔ اور جو الفاظ مسلم و ترمذی میں ہیں کہ معاویہؓ بن سفیان نے سعد بن ابی وقاص کو کہا کہ مَنَعَكَ اَنْتَ سُبَّ اَبَا تُرَابٍ الخ یعنی اے سعد بن ابی وقاص کس نے منع کیا ہے تجھکو کہ امیر علیہ السلام حضرت علیؓ کو بُرا نہیں کہتے۔ یہاں امیر معاویہؓ کی مراد یہ تھی کہ تم حضرت علیؓ کے ساتھ سخت کلامی کیوں نہیں کرتے کہ قاتلانِ حضرت عثمانؓ سے ہاتھ اٹھالیں۔ یعنی ان کی امداد نہ کریں

مسئلہ:۔ از فتاوی عزیزی جلد دوم۔ حضرت امیر معاویہؓ حضور صلعم کے اصحابی اور ان کی ہمشیرہ حضور صلعم کے گھر

Marfat.com

دشمنان امیر معاویہ کو اگر دوسرے رشتہ سے شرم نہیں آتی تو دوسرے رشتہ کو چھوڑ دیں ۔ اور اصحابی ہونے کا
ہی کیا کم ہے ۔ صحیح مسلم میں آتا ہے قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ اَصْحَابِیْ کُلُّھُمْ عُدُوْلٌ ۔ فرمایا حضرت رسول کریم
صلعم نے میرے تمام اصحاب صاحب عدل و انصاف ہیں ۔ ششم یہ لوگ امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کو برا جانتے ہیں
طعن کرتے ہیں کہ آپ اجرت لے کر مسئلہ بتاتے تھے ۔ اور ان کو بافندہ یعنی جولاہا بتاتے ہیں ۔ حالانکہ آپ کا سلسلہ
نسب نوشیرواں بادشاہ سے ملتا ہے جو بہت عادل منصف گذرے ہیں ۔ حدیث شریف میں آتا ہے کہ فرمایا
حضور پاک محمد رسول اللہ نے کہ مجھ کو بہت فخر ہے اس بات کا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھ کو دو شخصوں کے درمیان
پیدا کیا ۔ یعنی نوشیرواں عادل اور حاتم طائی سردار سخیوں کے ۔

ذکر نسب نامہ امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ

نام نعمان کنیت ابو حنیفہ اور لقب امام اعظمؒ اور آپ کا شجرہ نسب یہ ہے ۔ نعمان بن ثابت بن زوطی بن ماہ
مرز بن نوشیرواں ۔ اور شہر بانو جو حرم محترم امام حسین علیہ السلام والدہ امام زین العابدین تھی ۔ یہ پوتی ہے نوشیرواں
اور پھوپھی ہے حضرت امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کی ۔

مسئلہ :- از تاریخ اسلام حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے تمام مسائل کو حل فرما دیا ۔ مگر ایک مسئلہ آپ
نے بعد از وفات بھی حل فرمایا ۔ چنانچہ لکھا ہے کہ ایک بادشاہ نے اپنی بیوی کی چارپائی پر کوئی چیز مثل منی انسان
کی دیکھی تو بادشاہ حیران ہوا ۔ اور یہ ماجرا بادشاہ نے امام ابو یوسف شاگرد امام صاحب کے پاس عرض کیا ۔ وہ
یہ بات سن کر حیران ہوئے ۔ خواب میں امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ اے ابو یوسف چمگادڑ کا پیشاب مثل
انسان کے ہوتا ہے چنانچہ ان کی چارپائی کے اوپر چھت پر چمگادڑ کا گھونسلہ پایا گیا ۔ زیادہ فضائل مطلوب ہوں
سیرت النعمان مصنفہ مولانا شبلی نعمانی رحمۃ اللہ علیہ کا مطالعہ کریں ۔ شیخ عطار رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں

بو حنیفہ شد امام با صفا ۔ آں سراج امتانِ مصطفےٰؐ

ابو حنیفہ نائب جانی جیوں کر مالی باغاں ۔ امت دیچہ محمدی روشن ہویا وانگ چراغاں
دین محمدی اندر اس نے ساری قوت لائی ۔ مشکل مسئلے حل کیتے اس کسر نہ چھوڑی کائی
جو مسئلہ بولن ابو حنیفہؒ سندے حال اونہاندے ۔ دنیا اندر بھائی جیویں [illegible]

فرمایا حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جو شخص میرے کسی ولی کو دشمن جانتا ہے وہ شخص گویا میرے ساتھ
لڑائی کرتا ہے

بیت

جو ولی میرے نوں دشمن جانے اس میرے ساتھ لڑائی ۔ ہے اللہ نال لڑائی جسدی اوہ کیکر بچسی بھائی
جو کوئی نال اماماں تائیں دشمن دلتھیں جانے ۔ اوہ دشمن رب رسول پچھانے دوزخ وِچ ٹھکانے
بعضے بندن مواحد اُتوں ویری ولی اماماں ۔ کہن اماماں مگر جو لگن اوہ ویری رب جہاناں
شہر دیار حق قرین جان اد ۔ شاد یاد ارواحِ شاگردان اد
ہو وے فضل اللہ دا سانوں جان اسدی دتیائیں ۔ بھی شاگرداں اسدیاں تے رب راضی ہے سدائیں

ہفتم ۔ حضرت پیران پیر میراں محی الدین شاہ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کو برا جانتے اور کہتے ہیں کہ

Marfat.com

انہوں نے حضرت امام موسیٰ علی رضاؓ کو شہید کروا دیا تھا - حالانکہ آپ امام صاحب کے سو برس بعد پیدا ہو
دیکھو تاریخ اسلام -

شعر

شیخ اعظم پیر ما محمود آں صاحب قرآں — چوں او نیا شد ہیچ کس ہم مشتم ہم مشتہر

ترجمہ - بزرگ شیخ ہمارے تعریف کئے گئے - مثل انکی نہ کوئی داتا ہے اور نہ کوئی مشہور ہے

نا شرح : - صاحبقرآن اس کو کہتے ہیں جس کی پیدائش زہرہ اور مشتری سیارگان کے درمیان ہو -

شعر

عالم بعلم ہیچو او ہرگز ندیدہ مردمے — اندر کرامت ہیچوں او خیزد کجا دور قمر

ترجمہ : - عالم ساتھ علم کے نہیں دیکھا گیا کوئی آدمی بیچ کرامت کے مثل اس کے کب ہے دورا چاند کا - یعنی صحابہ کرام کے بعد کوئی شخص پیران پیر کی شان کا نہیں ہوا -

شعر

او شیخ مقتدا او را جہانی مقتدی — گشتند اعمیٰ سالکاں چوں نت او صاحب نظر

ترجمہ - اوہ بزرگ پیران کے پیر تمام جہان ان کا مرید ہے - وہ اندھوں کے آگے چلنے والے صاحب نظر یعنی آپ جملہ طریقوں کے منبع ہیں -

شعر

دارد تمنا عالمے خاکِ درش سرمہ کند — خوش وقت آں صاحبدلاں گشتند او مفر

ترجمہ - تمام جہان خواہش رکھتا ہے کہ ان کے دروازے کی خاک سرمہ کریں - اس صاحب دل کیلئے کیا اچھا وقت تھا جس نے آپ سے بیعت کی -

فائدہ : - آپ کی کرامتیں اظہر من الشمس ہیں - جملہ طریقت پر ہیں اور ماسوائے شیعہ حضرات کے آپ کو کوئی برا نہیں جانتے - اور جو بڑے چار تک آپ کی عزت کرتے ہیں مگر آپ کو شیعہ سید نہیں مانتے - حالانکہ آپ حسنی سید ثابت ہیں

شکر دیگر کہ ہستم از دل و جاں — از غلامان خسرو جیلاں !!!

ترجمہ : - شکر ہے کہ ہم حضرت جیلانی کے غلاموں سے ہیں -

عندلیبم بر آں گل دو چمن — داں جگر گوشۂ حسینؓ و حسنؓ
آں کہ از وگشت زندہ دیں متین — قطب الاقتاب شیخ محی الدین

غزل

جتنے ہمارے نزدیک بزرگ اصحاب اولیا عالیشان ہیں — اتنے ہی شیعہ ہر ایک پر بدظن اور بدگمان ہیں
ہم کہتے ہیں صدیق اکبر سب سے صدیق تھا — شیعہ کہتے ہیں نعوذ باللہ وہ کاذب اور زندیق تھا
ہم کہتے ہیں کہ عمر فاروق فارق کفر و اسلام تھا — شیعہ کہتے ہیں نعوذ باللہ وہ ظالم و بد دیان تھا
ہم کہتے ہیں کہ عثمان غنیؓ تا حیا جامع قرآن تھا — شیعہ کہتے ہیں معاذ اللہ وہ بے حیا اور منکر قرآن تھا
ہم کہتے ہیں علی شیر خدا بہادر تھا — شیعہ کہتے ہیں عیاذاً باللہ بزدل اور ڈرپوک تھا

Marfat.com

جیسا کہ مجلس تیرھویں فصل اوّل میں مفتاح البرکات بجواب بفوائد البرکات میں سے ذکر کیا گیا ہے ۔ یعنی اس
جلس کی پہلی فصل میں دیکھو ۔

غزل

ہم کہتے ہیں کہ فاطمہؓ زہرا جب دُنیا سے پاک تھیں   شیعہ کہتے ہیں نعوذ باللہ وہ دنیا کی مشتاق تھیں

جیسا کہ اس مجلس کی فصل اوّل میں حق الیقین سے نقل کیا گیا ہے ۔ دیگر باغ فدک کے بارہ میں شیعہ کہتے ہیں
ہ باغ فدک کے واسطے کئی بار دربار صدیق اکبرؓ میں گئیں ۔ یہاں تک کہ سر سے کپڑا اتار دہائی دہائی کی ۔ اور آخر
وت تک ابوبکر صدیقؓ سے کلام نہیں کی ۔ اس رنج سے کہ آپ نے باغ فدک نہیں دیا ۔ کوئی عقلمند یقین کرتا ہے کہ جس
کے باپ بزرگوار فرماتے ہیں ۔ اَلدُّنْیَا جِیْفَۃٌ وَّطَالِبُھَا کِلَابٌ ۔ یعنی دنیا مردار ہے اور طالب اس کا کتا ہے
س دنیا مردار کے لئے ایک پردہ نشین عورت باحیا خیر النساء اور فخر انبیا کی بیٹی ہو کر عام مخلوق کے سامنے دنیا مردار کی
اطر برہنہ سر ہو کر دہائی دہائی کرے ۔ والد بزرگوار تو فرماتے ہیں حُبُّ الدُّنْیَا رَأْسُ کُلِّ خَطِیْئَۃٍ ۔ ترجمہ ۔ دنیا کی
بت کل گناہوں کی جڑ ہے اور بیٹی کو طالب دنیا بنایا جا رہا ہے ۔ اور اپنے باپ کے صادق سے رنج رکھے محض دنیاوی
غراض کی خاطر ۔ غرضیکہ شیعہ صاحبان اس قسم کی باتیں بنا کر سناتے ہیں ۔ تاکہ اصحاب ثلاثہ سے مخلوق خدا بدظن ہو جائے

غزل

ہم کہتے ہیں حسنین یک دیگر محبت جان تھے   شیعہ کہتے ہیں نعوذ باللہ وہ رنجیدہ جان تھے

جیسا کہ کتاب العلل الشرح باب علت میں آتا ہے ۔ امام حسنؓ نے جب امیر معاویہ سے صلح کر لی اور خلافت ان
کے سپرد کر دی تو امام حسین علیہ السلام رنجیدہ ہو کر فرمانے لگے کہ میری ناک اور کان کاٹ ڈالتے امیر معاویہؓ کی صلح
ور خلافت سے بہتر تھے ۔

غزل

ہم کہتے ہیں کہ فاطمہؓ زہرا علیؓ کی فرماں بردار تھی   شیعہ کہتے ہیں بے ادب اور بد گفتار تھی ۔

جیسا کہ شیعہ کی معتبر کتاب حق الیقین میں ہے کہ حضرت فاطمہؓ خطابہا شجاعانہ داشت و باستید او نمود ۔
ترجمہ ۔ حضرت فاطمہؓ زہرا بنت رسول خدا القاب بہادروں کی طرح رکھتی تھی ساتھ علی کرم اللہ وجہٗ کے کہ مانند
نین رحم پردہ نشیں شدہ ئی ۔ کہ کہتی تھی کہ حضرت علیؓ کو کہ تو اس طرح بے فکر بیٹھا رہتا ہے جس طرح رحم کے اندر بچہ
بے فکر بیٹھا رہتا ہے و مثل خائنان درخانہ گریختہ خود را خوار و ذلیل کردہ کہ تو خنفیبن کی طرح نس کر گھر میں چھپ
کر بیٹھ رہا ہے ۔ اور اپنے آپ کو خوار و ذلیل کر دیا ہے ۔ روزے دست سطوت خود را برداشتی ۔ اور دشمن
ی تو نے اپنے ہاتھ سے دبدبہ اٹھایا ہے ۔ یعنی تو اپنا رعب آپ گنوا بیٹھا ہے ۔ دن دنے اور خلافت ابابکرؓ نے
چھین لی ہے اور تو مثل رحم کے بچہ کے بے فکر یا مثل خسرو کے گھر میں چھپ کر بیٹھ رہا ہے ۔ اور تم نے اپنی جوانمردی
اور بہادری کو لیک لگا دی ہے ۔ گرگان ے درندۂ تو از جائے حرکت نمے کنی الخ یعنی گرگان نے پاڑ کھایا
ہے اے جھنڈ و تو اپنی جگہ سے نہیں ہلتا ۔ تو تو میرے بیخ پڑ گیا ہے ۔ نکاریا انہوں نے خلافت تجھ سے چھین لی
ہے ۔ اس جگہ اشارہ گرگ کا ابابکرؓ و عمرؓ پر شیعہ نے لگایا ہے ۔ امیر المومنین فرمود صبر کن و آتش غضب فرو دہ ۔ اور
حضرت علیؓ نے کہا اے فاطمہؓ زہرا صبر کر ۔ اور غصہ کو جانے دو ۔ نعوذ باللہ من ذالک ۔ ایسے کلمات ترک آداب لکھنا
شیعہ صاحبان ہی کا کام ہے

Marfat.com

فائدہ :- اے شیعہ صاحبان خدا سے ڈرو۔ اور ایسے مجہول طریقے کو چھوڑ کر سنت اہل جماعت کا طریقہ اختیار کرو اور اہل بیت رسول خدا کی بے ادبی سے باز آؤ۔ اور آداب بجا لاؤ۔ ورنہ بے ادبی کے سبب دوزخ میں مکان ملے گا اور مرنے کے بعد پھر توبہ قبول نہ ہوگی۔ اب وقت ہے توبہ کرو۔ گیا وقت پھر ہاتھ آتا نہیں۔

غزل

ہم یہ کہتے ہیں کہ عائشہ صدیقہ معشوقہ رسول تھی — شیعہ کہتے ہیں کہ رسول کی طبع اس سے ملول تھی
ہم یہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ کی بیٹیاں چار با غور تھیں — شیعہ کہتے ہیں کہ سوا فاطمہ زہرا کے کوئی نہ اور تھیں
ہم یہ کہتے ہیں کہ معاویہ حسنین پر بعد صلح کے مہربان تھے — شیعہ کہتے ہیں کہ ظاہر صلح باطن میں دشمن جان تھے
ہم کہتے ہیں پیران پیر محی الدین امین تھے! — شیعہ کہتے ہیں نعوذ باللہ من ذالک رہزن دین تھے
اس رنگیلا مذہب کی کیا ہی رنگیلا کان ہے — نہ تو ایک اعتقاد ہے اور نہ ہی ایک کلام ہے
جو منہ پر آئے بک جائے ہر ایک بیباکی سے — اور سنو داستان اس بندہ عاجز خاکی سے
کبھی تو حضرت علی کو عرش سے بھی بلند بناتے ہیں — کبھی تحت الثریٰ سے بھی تلے پہنچاتے ہیں!
کبھی کہتے ہیں کہ حضرت علی کو دیکھ کر حضرت عمر لرزتے تھے — کبھی کہتے ہیں کہ حضرت علی کی گردن میں عمر رسی پاتے تھے

جیسا کہ ملا باقر مجلسی حیات القلوب میں لکھتے ہیں جس کا خلاصہ یہ ہے کہ حضرت عمر فاروق کے دل میں حضرت علی کی کمان مثل موسیٰ علیہ السلام کے تھی۔ کبھی تو وہ کمان اژدہا بن جاتی تھی۔ اور عمر فاروق وغیرہ کو مثل فرعون کے ڈراتی تھی۔ اگر اس کا زیادہ دیکھنا ہو تو اسی رسالہ میں بحث خلافت میں دیکھو

مسئلہ :- نقل کفر کفر نہ باشد۔ یہ مسئلے تمام کتب شیعہ میں موجود ہیں۔

غزل

کبھی کہتے ہیں کہ علی کی کمان نے اژدہا بن کر عمر کو ڈرایا — کبھی کہتے ہیں علی کے ہوتے عمر نے فاطمہ کا حمل گرایا
کبھی کہتے ہیں کہ علی حیدر توڑے کوٹ خیبر غالب سب جہان تھے — کبھی کہتے ہیں اس سے خلافت چھینتے والے صدیق عمر عثمان تھے

جیسا کہ لکھتے ہیں کہ حضرت علی کی تلوار ذوالفقار ایسی زبردست تھی کہ سات زمینوں اور سات آسمانوں کو کاٹ کر تحت الثریٰ تک پہنچ جاتی تھی۔ اور اسی تلوار سے آپ نے باراں کوٹ خیبر کے فتح کئے تھے۔ جو اصحاب ثلاثہ اور تمام صحابہ سے فتح نہیں ہوئے تھے [illegible] اس ذوالفقار تلوار کے ہوتے ہوئے ایک کوٹ مدینہ کا فتح نہ ہوا اور ہاتھ سے صداقت پہنچے کہ حضرت علی کے گلے میں رسی ڈالی گئی۔ اور گھر جلایا گیا۔ اور حضرت فاطمہ کا حمل گرایا گیا۔ اور خلافت بھی چھینی گئی یعنی کوئی بے حرمتی باقی نہ چھوڑی گئی

فائدہ :- بھلا بتلاؤ کہ تلوار ذوالفقار علی کی کس کام اور کس مرض کی دوا تھی کہ ایسے نازک وقت پر اس سے کام نہ لیا گیا۔ پس معلوم ہو گیا کہ یہ تمام باتیں لغویات اور عبد اللہ بن سبا یہودی کی من گھڑت ان کی کتابوں میں داخل ہو رہی ہیں ورنہ حضرت علی اور اصحاب ثلاثہ کی آپس میں کسی قسم کی رنجش نہ تھی۔ اور ہر ایک خلیفہ نے بخوشی رضا بموجب فرمان مصطفےٰ خلافت کی ہے

غزل

کبھی کہتے ہیں کہ عباس کا پرنالہ علی نے جبر لگایا — کبھی کہتے ہیں کہ عمر نے حضرت علی کو ڈرایا دبایا

جیسا کہ لکھتے ہیں معتبر کتاب شیعہ الاعماد الاسلام میں حضرت ابن عباس کا پرنالہ حضرت عمر نے عصا مار کر گرا دیا۔ اور فرمایا کہ جو کوئی اس پرنالے کو پھر لگائے گا مجھے قسم ہے خدا کی میں اس کی گردن کاٹ دوں گا۔ حضرت عباس

Marfat.com

حضرت علیؓ کے پاس اس بات کی شکایت کی تو حضرت علیؓ نے جاکر اسی جگہ پرنالہ لگا دیا۔ اور فرمایا کہ جو کوئی اس پرنالے کو اکھاڑے گا میں اس کی گردن کاٹ دوں گا۔ حضرت عمرؓ کو جب اس بات کی خبر پہنچی تو دیکھا کہ پرنالہ وہاں ہی لگا ہوا ہے تو کہا اپنے لگا کون ہے جو علیؓ کو رد کرے۔ اور میں اپنی قسم کا کفارہ دیدوں گا

غزل

کبھی کہتے ہیں کہ یہ قرآن کتاب آسمانی ہے ۔ کبھی کہتے ہیں کہ نعوذ باللہ یہ بیاض عثمانی ہے

جیسا کہ حسن عسکر اور مجمع البیان اور عمدۃ القرآن وغیرہ میں لکھتے ہیں کہ یہ وہی قرآن ہے جو اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد رسول اللہ پر نازل کیا تھا۔ اور حق الیقین اور تفسیر صافی اور فضائل مرتضوی وغیرہ میں شیعہ صاحب فرماتے ہیں کہ چوں ایں تنظم قرآن نظم عثمانی است بر شیعان احتجاج آں نشاید ۔ ترجمہ۔ یعنی یہ قرآن جمع کیا ہوا ہے اور ترکیب کیا ہوا ہے عثمان غنیؓ کا۔ اے پر شیعوں کو اس کی کوئی محتاجی نہیں۔ یعنی شیعوں کو اس قرآن کی کوئی ضرورت نہیں۔ اگر زیادہ دیکھنا ہو تو اسی رسالہ طعن نو قرآن عثمان میں دیکھو

غزل

اس فریب مذہب کی کیا ہی فریبی چال ہے ۔ جاہلوں کے پھنسنے کے لئے کیا ہی عجیبہ جال ہے
جو کوئی آئے سو سمائے اس مذہب کا اصول ہے ۔ بھنگی چرسی چٹم داہڑی سب شیعہ میں دخل ہے
چرس چنڈو پینے والے جو منڈیئے فقیر ہیں ۔ بے نمازی ڈوم کنجر نام کے جو پیر ہیں
دشمن جن کے انبیاؑ اور اولیا غفور ہے ! ۔ ان کی بھرتی سے یہ مذہب سارا ہی بھرپور ہے
مثل سناتن دھرم کے اس کی انوکھی چال ہے ۔ ظاہر میں خواہ کچھ ہو مگر باطن میں شیعہ خیال ہے

اگر زیادہ دیکھنا ہو تو اسی رسالہ باب تقیہ میں دیکھو ۔ سناتن دھرم ایک اہل ہنود کا نیا ایجاد کردہ مذہب ہے جس میں چوہڑے چمار وغیرہ سب داخل کر لیتے ہیں۔ اور ان کو ہندو لا بیگئیے سناتن دھرم کہتے ہیں۔ ان کا دستور ہے کہ ظاہر میں خواہ کسی مذہب کا کام کریں۔ مثلاً چوہڑے چمار وغیرہ کا مگر باطن میں سناتن دھرم اعتقاد رکھتا ہو کہ گائے وغیرہ کا گوشت نہ کھائے۔ ایسے ہی شیعہ بھی کہتے ہیں کہ بظاہر خواہ سنت اہل جماعت کے ساتھ عید جنازہ جمعہ جماعت پڑھے اور اصحاب ثلاثہ کی تعریف بھی سنے اور کرے مگر باطن میں شیعہ خیال کا ضرور ہو یعنی سات بزرگوں کا دشمن ضرور ہو پس وہ شیعہ جماعت میں داخل ہے

مجلس تیرہویں ۱۳

اس مجلس میں دو فصلیں ہیں

فصل اول

شیعہ کے ساتھ مباحثہ کرنا منع ہے

شیعوں کے مذہب میں مباحثہ کرنا سخت منع اور حرام ہے۔ جیسا کہ امام موسیٰ رضا فرماتے ہیں کہ نہیں وہ شخص مسلمان

Marfat.com

اور مومن جن کے دل میں تقیہ نہ ہو۔ لَا اِیمَانَ لِمَنْ لَا تَقِیَّةَ لَهٗ کہ وہ بے ایمان ہے جو درپردہ جھوٹ نہ بولے۔ اور جو شیعہ ہونا تھا ہو چکا اب کوئی ہدایت نہیں پا سکتا۔ اس واسطے کہ تمام آئمہ علیہم السلام نے اس بحث کو سخت منع اور حرام فرمایا ہے۔ جیسا کہ شیعہ کے مجلسی صاحب نے بھی بحار میں اس کی بہت ہی ممانعت فرمائی ہے۔ اور بہت سی روایات ہیں جن میں سے دو چار یہاں بیان کی جاتی ہیں۔ برائے عبرت و برائے نمونہ۔ عَنْ اَبِی عَبْدِ اللّٰہِ عَلَیْہِ السَّلَامُ قَالَ لَا تُخَاصِمُوا النَّاسَ فَاِنْ لَوْ یَسْتَقِیمُوا اَنْ یُحِبُّوْا اِلَّا یُحِبُّوْا۔ ترجمہ۔ امام عبد اللہ علیہ السلام فرماتے ہیں کہ اے لوگو مباحثہ نہ کرو۔ اگر ہم کو لوگ دوست رکھ سکتے تو بیشک دوست رکھتے اِنَّ اللّٰہَ اَخَذَ مِیثَاقَ شِیعَتِنَا اَخَذَ مِیثَاقَ النَّبِیِّینَ فَلَا یَزِیْدُ فِیهِمْ اَحَدًا اَبَدًا وَلَا یُنْقِصُ مِنْهُمْ اَحَدٌ اَبَدًا۔ بتحقیق اللہ تعالیٰ نے عہد لیا تھا انبیاء علیہم السلام سے اور ہمارے شیعوں سے بھی عہد لیا تھا۔ پس اب نہ کوئی زیادہ ہوسکتا ہے۔ اور نہ کوئی ان میں سے کبھی کم ہوسکتا ہے۔

فائدہ:۔ دوسری روایت شیعہ ابی صفوان سے مباحثہ کی ممانعت یوں منقول ہے عَنْ اَبِی صَفْوَانَ وَفَضَالَةَ مِنْ دَاوٗدَ بْنِ فَرْقَدٍ قَالَ کَانَ اَبِی یَقُوْلُ وَالِدُ عَا ءِ النَّاسِ۔ ترجمہ۔ ابی صفوان اور فضالہ داؤد بن فرقد سے روایت ہے کہ باپ میرا فرماتا تھا کہ اے جماعت شیعہ کی تمہیں لوگوں کو اپنے دین کی طرف بلانے کی کوئی ضرورت نہیں۔ اِنَّهٗ لَا یَدْخُلُ فِی هٰذَا الْاَمْرِ اِلَّا مَنْ کَتَبَ لَهٗ۔ ترجمہ۔ تحقیق یہ اس واسطے کہ اس دین میں نہیں کوئی داخل ہوتا مگر جس کو اللہ تعالےٰ نے داخل ہونا لکھ دیا ہے قَالَ سَمِعْتُ اَبُوْ جَعْفَرٍ یَقُوْلُ اِنَّمَا شِیعَتُنَا الْخُرْسُ:۔ ترجمہ۔ کہا صفوان نے کہ سنا ہے میں نے ابو جعفر سے کہ فرماتے تھے کہ سوائے اس کے نہیں کہ ہم لوگ مثل گونگے کے ہیں یعنی بحث مباحثہ کرنے کی ہم کو کوئی ضرورت نہیں۔

بحث مباحثہ مذہب شیعہ وچہ کرن نہ جائز آیا
پر ایس زمانے شیعاں اپنا مذہب ہے بدلایا
ایہ کرن خلافت اماماں اپنیاں چلن الٹے راہیں
دن راتیں پئے کرن مباحثے جو حرام تنہائیں
لائق ہے شیعہ دے کارن جھگڑیوں باز آجاون
نہیں تاں شیعہ مذہب چھوڑن سنی نام دھراون
کرن تقیہ فرض شیعہ وچہ جانی شک دراتیں
جے بحث کرن تاں مول تقیہ پھیر نہ ہے کدا ہیں
معلوم ہوئے ہن ایہ شیعہ کرن جو بحث کلاماں
ایہ شیعہ نہیں سنیے[1] ہوئے کرن خلافت اماماں
بحث کرن جو شیعہ ایہ تقیہ ظاہر نھیوے
تقیہ منے وچوں ہودے تے ظاہر ہو دسیوے

فصل دوم

مذہب شیعہ میں دو چار اصحاب کا باایمان رہنا اور بعد انکا بھی مرتد ہوجانا یعنی وفات حضرت رسول کریم

اب ماسوائے اصحاب ثلاثہ دیگر اصحاب کی نسبت شیعہ صاحبان کا خیال ہے۔ چند ان ہی کتابوں سے چند روایات جیسا کہ سلیم بن قیس ہلالی اپنی کتاب وفات النبیؐ میں ابن عباسؓ سے روایت کرتے ہیں عَنْ اَمِیرِ الْمُؤْمِنِینَ اِنَّ اَصْحَابَهٗ اِرْتَدُّوْا بَعْدَ النَّبِیِّ اِلَّا اَرْبَعَةٌ۔ ترجمہ۔ قیس نے ابن عباسؓ سے روایت کی ہے کہ بعد وفات سرور کائنات

[1] یعنی ابتر سے بھی ابتر

بعد از رسول اللہ تمام اصحاب دین سے پھر گئے تھے سوا چار شخصوں کے وَفِی رِوَایَۃٍ عَنْ صَادِقٍ اِلَّا سِتَّۃً ۔ اور بیچ روایت جعفر صادقؓ کے چھ اصحاب کے سوا دیگر سب مرتد ہو گئے۔

تیس روایت کردا ابن عباسؓ علی تھیں بھائی — بعد وفات نبیؐ دے کل اصحاب مرتد بنائی
نگراں چھ یا چار رہے ایہ ثابت دین ایمانوں — تے ودھ جے کل مرتد ہوئے ایہ بعد نبیؐ سلطانوں
ایہ قیس ہلالی وچہ کتاب وفات نبیؐدے لیایا — جو یکا شیعہ مذہب ہویا ایہہ نہیں دوں بنایا

روایت دوم :- باقر مجلسی حق الیقین میں لکھتا ہے قَالَ فَلَمَّا كَانَ اللَّيْلُ حَمَلَ عَلِيٌّ كَرَّمَ اللّٰهُ وَجْهَهٗ فَاطِمَۃَ عَلٰی حِمَارٍ ۔ ترجمہ ۔ کہا باقر نے بعد وفات محمد الرسول اللہ کے جب رات پڑی تو حضرت علیؓ نے حضرت فاطمہؓ کو گدھے پر سوار کیا وَاَخَذَ بِیَدِ الْحَسَنَیْنِ فَلَمْ یَدَعْ بِہٖ اَحَدًا مِنْ اَھْلِ بَدْرٍ مِنَ الْمُھَاجِرِیْنَ وَلَا مِنَ الْاَنْصَارِ اور امام حسنؓ حسینؓ کو ہاتھ پکڑ کرے چلے اور نہ چھوڑا کوئی گھر مدینہ منورہ میں گھروں اہل بدر مہاجرین و انصار سے وَذَکَرَ حَقَّہٗ وَدَعَاھُمْ اِلٰی نُصْرَتِہٖ فَمَا اسْتَجَابَ لَہٗ اِلَّا اَرْبَعَۃٌ وَاَرْبَعُوْنَ رَجُلًا ۔ اور بیان کیا ان کے سامنے حق اپنا اور بلایا ان کو واسطے امداد اپنی کے پس کسی نے بھی فریاد رسی نہ کی سوائے چوتالیس آدمیوں کے فَاَمَرَ ھُوَ اَنْ یُصْبِحُوْا مُحَلِّقِیْنَ رُؤُسَھُمْ مَعَ سِلَاحِھِمْ ۔ پس حکم کیا ہیں نے ان کو یہ کہ منڈا ڈالو تم لوگ سروں اپنوں کو اور جنگی ہتھیار پہن لو ۔ عَلٰی اَنْ یُّبَایِعُوْہُ عَلَی الْمَوْتِ فَاَصْبَحُوْا لَمْ یُوَافِہٖ مِنْھُمْ اِلَّا اَرْبَعَۃٌ رَجُلًا ۔ اوپر اس بات کے کہ بیعت کی انہوں نے اوپر موت کے پس جب صبح ہوئی تو تمام بیعت کو توڑ گئے یعنی کسی نے بھی وعدہ وفائی نہ کی سوائے چار شخصوں کے ۔

بعد وفات نبیؐ دے ملا باقر ایہ فرمائی — جاں رات پئی تے علی نے فاطمہؓ اُپر گدھے چڑھائی
ہتھ وچہ دونویں حسنؓ حسینؓ شہزادے علی پیارے — لیکر پھریا اونہاں تائیں ہر ہر گلی بازارے
چھوڑیا کوئی نہ گھر جو سب انصار مہاجر آیا — اپنی مدد کارن شہر مدینہ سب بولایا
تے آکھیا مدد کریو میری کارن حب الٰہی — اتے طفیل حسنینؓ تے فاطمہؓ بنت محمد جائی
میں میلا گھر ہیں بنا تسا دے آل محمد لیایا — خلافت حق میرا سی ایپر کھوہ صدیقؓ سدھایا
تے یاد کرایا حق اپنا میں مولیٰ علی ثبتایا — اپنی مدد کارن ہر اک تائیں سد بلایا
کسے نہ منیاں حکم میرے نوں نگراں شخص چوتالی — جنہاں آکھیا میرے تائیں کرساں تیری یاری
پس امر کیتا میں اونہاں تائیں سارے سر منڈاؤ — پہن لباس جنگی تے کارن جنگ تیار ہو جاؤ
لڑ مرنا نال صدیقؓ عمرؓ ایہ میری بیعت بھراؤ — خلافت حق میرا سی مینوں اونہاں کنوں دیواؤ
تاں صبح ہوندی نوں کوئی شخص نال پاس علی دے آیا — وعدہ کسے وفا نہ کیتا صاف جواب سنایا
نگراں چارے شخص جنہاں نے وعدہ پورا کیتا — ہور سب ہوئے مرتد کسے مدد نہ کیتی بیتا

نَقَلْتُ سُلَیْمَانُ مِنَ الْاَرْبَعَۃِ قَالَ اَنَا اَبُوْ ذَرٍّ وَالْمِقْدَادُ وَالزُّبَیْرُ بْنُ الْعَوَّامِ ۔ ترجمہ ۔ پھر قیس نے عرض کی اے سلیمان وہ چار شخص جو بعد وفات محمد صلعم مرتد نہیں ہوئے تھے وہ کون کون ہیں ۔ کہا سلیمان نے ایک میں اور دوسرا ابو ذر اور تیسرا مقداد اور چوتھا زبیر بن عوام رضی اللہ تعالیٰ عنہم

قیس کہیا میں پچھیا آہا اے سلماناں بھائی — اوہ کیہڑے چار جو رہے سلامت اُپر دین الٰہی
جنہاں مدد علی دی کیتی بعد وفات نبیؐدے — دس اساں نوں کیہڑے آہے موہنے جنہاں عقیدے

سلمان کہیا ہک ہیں تے دوجا ابوذر غفاری آیا ۔ تیجا سی مقداد تے چوتھا زبیر عوام دا جایا
ایہ چارے رہے سلامت اسلیں تے ہو دنہ آیا کوئی ۔ ایہ ملا باقر مجلسی وڈا شیعہ آکھ گیوئی

روایت سوم :۔ مصنف کتاب اختصاص نے عمر بن ثابت سے یوں روایت کی ہے ۔ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا عَبْدِ اللّٰہِ یَقُوْلُ اِنَّ النَّبِیَّ لَمَّا قُبِضَ اِرْتَدَّ النَّاسُ عَلٰی اَعْقَابِہِمْ کُفَّارًا ۔ ترجمہ ۔ عمر بن ثابت سے روایت ہے کہ میں نے اپنے باپ عبد اللہ سے سُنا تھا کہ فرماتے تھے کہ تحقیق بعد وفات نبی صلعم سب اصحاب مرتد ہوگئے تھے ۔ سوا ابوذر غفاری مقداد اور زبیر اور سلمان کے نعوذ باللہ من ذالک ۔

فائدہ :۔ اب ان وہ چار اصحاب جن کو شیعہ صاحب ہر جگہ شمار کر بیٹھتے ہیں ان کے حق میں کیا فرماتے ہیں قاضی صاحب مجالس امامیہ کتاب اسماء الرجال اسناد از امام محمد باقر علیہ السلام میں لکھتے ہیں اِنَّ النَّاسَ بَعْدَ النَّبِیِّ اِلَّا ثَلَاثَۃَ نَفَرٍ سُلَیْمَانُ وَ اَبُوْ ذَرٍّ وَ الْمِقْدَادُ ۔ یعنی امام علیہ السلام نے فرمایا کہ بعد وفات محمد صلعم تمام اصحاب مرتد ہوگئے سوا تین شخصوں کے یعنی سلمان ، ابوذر ، مقداد ۔ فَقُلْتُ حَمَّادُ قَالَ کَانَ حَاجِزَۃٌ ثُمَّ رَجَعَ ۔ سائل نے پوچھا عمار بن یاسر کا کیا حال تھا کہا اُس نے وہ بھی مرتد ہوگیا تھا مگر پھر واپس آگیا ۔ قَالَ اِنْ اَرَدْتَ الَّذِیْ لَمْ یَشُکَّ وَلَمْ یَدْخُلْہُ شَیْءٌ فِی الْمِقْدَادِ ۔ سائل نے کہا یا حضرت ایسا بھی کوئی شخص ہے کہ جس کے دل میں کوئی بھی شک نہ آیا ہو ۔ فرمایا ہاں وہ ایک مقداد ہے اور کوئی نہیں ۔

فائدہ :۔ پس ان روایتوں سے تین چار اصحابی بھی خاطی ٹھہرے نَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ ذَالِکَ ۔ حالانکہ اصحاب محمد بے شمار مثل تاروں کے ہیں ۔ جیسا کہ فرمایا آپ نے اَصْحَابِیْ کَالنُّجُوْمِ ۔ یعنی میرے اصحاب مثل ستاروں کے بے شمار ہیں ۔ اور شیعہ صاحب کہتے ہیں کہ ایک مقداد کے سوا کوئی پورا مومن نہیں رہا ۔ بلکہ مقداد کو بھی دوسرے طریق سے خاطی بنا دیا ۔ اور طعن لگایا جیسا کہ صدوق طائفہ شیخ ابن بابویہ قمی نے علل الشرائع کے ساتھ اسناد اپنے کے ابو عبید اللہ معتبر راوی شیعہ لکھتا ہے کہ قَالَ عَلَیْہِ السَّلَامُ لَمَّا کَانَ یَوْمَ اُحُدٍ اَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰہِ ۔ عبد اللہ نے فرمایا کہ جب جنگ احد کی لڑائی ہوئی تب تمام اصحاب بھاگ گئے اور حضرت محمد صلعم کے ساتھ کوئی نہ رہا ۔ اِلَّا عَلِیُّ بْنُ اَبِیْ طَالِبٍ وَ اَبُوْ دُجَانَۃَ وَ سِمَاکُ بْنُ خَرْشَۃَ ۔ سوا حضرت علی کرم اللہ وجہہ اور ابو دجانہ اور سماک بن خرشہ کے اور ایسا ہی شیعہ کی تفسیر صافی میں لکھا ہے کہ وَلَمْ یَبْقَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ اِلَّا اَبُوْ دُجَانَۃَ وَ عَلِیُّ بْنُ اَبِیْ طَالِبٍ ۔ یعنی احد کی لڑائی میں نہ کوئی ساتھی رہا محمد الرسول اللہ کے گرد دو شخص حضرت علی اور ابو دجانہ

فائدہ :۔ یہاں شیعہ صاحب نے مقداد کو بھی بھاگنے والوں سے بنایا ۔ اور گناہ سے بچایا ۔

اوّل شیعہ صاحب کولوں ایہ گل پچھنی چاہیے ۔ جیکر سن اصحاب نبی دے ایہو دو تن چارے
کیوں کر کے جنگ کفاراں قبضے ملک لیائے ۔ روم تے شام تے قیصر کسریٰ مار بھجائے
تبلیغ رسالت اُپر تن اصحاب ایمان لیائے ۔ ہور نہ کسے ہدایت پائی ہو مرتد سدھائے
نتیجہ کی رسالت ہویا دیہو جواب اسائیں ۔ اسو چہے تو ہین نبی ہتک پاک محمد دا تائیں
نے امیر المومنین پھر کویں ایہ سدادے ۔ جماعت کثیرہ ہو دے جیکر ایہہ [illegible]
غرض ایہ شیعہ مثل منافق تا سق [illegible] ۔ کے مومن دے تائیں ہرگز چنگا جانن ناہیں
اگر گیتی [illegible] گرد ۔ [illegible]
اگر تمام جہان ہیں ہووا مخالفت کی سبیلے ۔ تو [illegible] ہرگز [illegible] گے

Marfat.com

مجلس چودویں ۱۴

طعن بر اصحابِ کبار رض اور اس کا جواب اور آخر میں وقص کے جنگ بھی درج ہیں :

شیعہ کہتے ہیں کہ عیاذ اللہ اصحاب محمدؐ منافق تھے ۔ اور حضرت محمدؐ کو سخت سخت تکلیفیں دیتے تھے ۔ اور یہ آیت
پارہ بائی سورۃ احزاب میں ہے اصحابہ کے حق میں گمان کرتے ہیں ۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۔ اِنَّ الَّذِیْنَ
یُؤْذُوْنَ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ لَعَنَہُمُ اللّٰہُ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ ط ترجمہ ۔ تحقیق وہ لوگ جو دکھ دیتے ہیں اللہ
اور اُس کے رسول کو ان پر لعنت ہے اللہ تعالے کی دنیا اور آخرت میں

مسئلہ :۔ یہ آیت درحقیقت کفار مکہ کے حق میں ہے جو رسول خدا صلعم کو دکھ پہنچاتے تھے ۔ آپ کو زبان اور ہاتھ
سے ۔ یعنی شاعر اور ساحر اور کاہن بتاتے تھے ۔ اور بعض مفسرین بیان کرتے ہیں کہ یہ آیت عبد اللہ بن اُبی اور چندین
یس وغیرہ منافقین کے حق میں آئی ہے ۔ اور اسی طرح ہزاروں منافقوں کا قرآن کریم میں ذکر ہے ۔ اور جو آیتیں منافقوں
کے لئے آئی ہیں اُن کو شیعہ صاحبان خواہ مخواہ اصحابوں کے حق میں گمان کرتے ہیں ۔ اور محرف قرآن ہو کر اپنے ایمان
ضائع کرتے ہیں ۔ اور سیدھے سادھے مسلمانوں کو بھی گمراہ کرتے تھے ۔

فائدہ :۔ بھلا یہ تو بتائیے کہ کون سے جنگ میں اصحاب ثلاثہ حاضر نہ تھے ۔ اوّل سے لے کر آخر تک اصحاب
ثلاثہ حضورؐ پاک کے ساتھ رہے بلکہ قبر میں بھی ساتھ ہیں ۔

مسئلہ :۔ بقول شیعہ اگر اصحابہ ثلاثہؓ عیاذاً باللہ کافر منافق تھے ۔ تو آپؐ نے اُن کے ساتھ جنگ کیوں نہ کیا کیونکہ
اللہ تعالے آپ کو پارہ دسں سورۃ توبہ میں ارشاد فرماتا ہے یٰٓاَیُّہَا النَّبِیُّ جَاہِدِ الْکُفَّارَ وَالْمُنٰفِقِیْنَ وَاغْلُظْ عَلَیْہِمْ
ترجمہ :۔ اے نبیؐ جنگ کرو تم ساتھ کافروں منافقوں کے سختی پکڑو اوپر اُن کے ۔ اے شیعہ صاحبان بتائیے کہ اگر اصحاب
ثلاثہ کافر منافق تھے تو آپؐ نے ان سے جنگ کیوں نہ کیا ۔ بلکہ آپ نے اُن کے ساتھ جنگ کیوں نہ کیا بلکہ آپؐ نے اُن
کے ساتھ تعلق زیادہ پیدا کیا کہ ان کو رشتے دیئے بھی اور اُن سے رشتے لئے بھی ، کیونکہ ابابکر صدیقؓ و عمر فاروقؓ آپ کے
سسرال تھے اور حضرت عثمان غنیؓ آپ کے داماد تھے ۔ اور سورۃ ممتحن پارہ اٹھائی میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا یٰٓاَیُّہَا
الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْا عَدُوِّیْ وَعَدُوَّکُمْ اَوْلِیَآءَ ترجمہ ۔ اے ایمان دالو مومنو تم نہ پکڑو دشمن میرے
اور دشمن اپنوں کو دوست ۔

فائدہ :۔ بقول شیعہ اگر اصحاب ثلاثہ دشمن خدا اور رسولؐ تھے تو حضرت محمدؐ اور حضرت علیؓ نے اصحاب ثلاثہ
کے ساتھ دوستی کیوں کی ۔ اور علی کرم اللہ وجہہ نے ان کی بیعت کیوں کی حتیٰ کہ اپنی لڑکی ام کلثومؓ کا نکاح بھی حضرت عمر
فاروقؓ کے ساتھ کیا ۔

مسئلہ :۔ کافروں اور منافقوں کے لئے دعائے خیر کرنا منع ہے جیسا کہ سورۃ توبہ پارہ گیارہ میں اللہ تعالے
نے فرمایا مَا کَانَ لِلنَّبِیِّ وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اَنْ یَّسْتَغْفِرُوْا لِلْمُشْرِکِیْنَ وَلَوْ کَانُوْٓا اُولِیْ قُرْبٰی ۔ ترجمہ یعنی نہ
چاہیئے پیغمبر اور مومنوں کو یہ کہ بخشش مانگیں واسطے مشرکین کے اگرچہ ہوں قرابتی اُن کے

فائدہ :۔ پس بقول شیعہ اگر صدیقؓ و عمر فاروقؓ عیاذ اللہ منافق تھے تو ان کے حق میں دعا کر کے حضرت علیؓ

Marfat.com

بھی گنہ گار ہوئے - یعنی اللہ کے حکم کی نافرمانی کی - کیونکہ حضرت علیؓ نے حضرت عمر فاروقؓ اور حضرت ابا بکر صدیقؓ کے حق میں دعائے خیر کی - اور ابا بکر صدیقؓ کا جنازہ بھی حضرت علی نے پڑھا - جو کہ مجلس گیاراں میں ذکر ہو چکا ہے -

بیت

بھی جے اصحاب ثلاثہ کافر اتے منافق ساہی — تاں کیوں نہ نبیؐ بیزار انہاں تھیں سنتوں یار صحابی
کافراں اتے منافقاں دے سنگ جنگ نبیؐ نے کیتا — کیوں نہ جنگ اونہاں سنگ کیتا جے اوہ کافر ہیتا
کیوں مشورے اونہاں کولوں لیندے کردے نیک دعائیں — جے ایہ کافر مشرک ہوندے چلدے اُلٹے راہیں
اصحاب ثلاثہ مخلص مومن باجھوں شک ورائیں — جو اونہاں نوں مومن جانن کافر جان بلائیں
موجب قول شیعہ دے نبیؐ نہ منیا حکم الہٰی! — کیوں نہ جنگ اونہاں سنگ کیتا ساری عمراں بھائی
صدیقؓ عمرؓ عثمانؓ نوں ڈر کر نہ جنگ نبیؐ نے کیتا — جو نال کفاراں جنگ کرد خود حکم خداوند ہیتا
کیوں نفاق نہ ظاہر کیتا نبی محمد بھائی — تقیہ کرکے وقت لنگھایا واہ شیعیاں عقل دانائی
یہ جاہلاں دھوکہ دیون کارن لیاون جوڑ مثالاں — پر کوڑ تنہاں رب ظاہر کر دا چھوڑو اقوال چنڈالاں

مسئلہ : - اکثر شیعہ صاحبان جاہل مسلمانوں کو دھوکہ دینے کے لئے کہہ دیتے ہیں کہ پیغمبر خدا جبرائیلؑ سے مشورہ لے سکتے تھے - پھر ان کو ابا بکرؓ و عمرؓ سے مشورہ لینے کی کیا ضرورت تھی - تو اللہ تعالےٰ ان دھوکہ بازوں کو جھٹلاتا ہے - پارہ چار سورہ آل عمران وَشَاوِرْهُمْ فِي الْأَمْرِ - یعنی مشورہ کر اصحابوں سے بیچ ہر ایک کام کے - چنانچہ جنگ بدر کے دن جب ستر آدمی کفار قیدی ہو کر آپ کے آئے تو آپؐ نے اصحابوں سے ان کی بابت مشورہ لیا - اور سب نے اپنی اپنی رائے پیش کی - جیسا کہ علامہ طوسی شیعہ اپنی کتاب تفسیر مجمع البیان میں لکھتا ہے قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ يَا رَسُولَ اللّٰهِ كَذَّبُوكَ وَأَخْرَجُوكَ فَقَدِّمْهُمْ وَمَكِّنْ عَلِيًّا مِنْ عَقِيلٍ فَيَضْرِبُ عُنُقَهُ وَمَكِّنِّي مِنْ فُلَانٍ مِنْ كَذَا اِضْرِبْ فَإِنَّ هٰؤُلَاءِ أَئِمَّةُ الْكُفَّارِ -

ترجمہ : - حضرت عمر فاروقؓ نے کہا یا رسول اللہؐ ان کافروں نے آپ کو جھٹلایا اور مکہ سے نکال دیا پس ان سب کو قتل کرنا چاہیئے - اور عقیل کو حضرت علیؓ کے سپرد کر دو تاکہ قتل کرے اُس کو - اور فلانے کو فلاں کے حوالے کر دو تاکہ قتل کرے اُس کو - اور فلاں کو میرے حوالے کر دو تاکہ ماروں میں اُس کو اس لئے کہ یہ سردار اور پیشوا قریش کے ہیں وَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ فَهُمْ اَهْلُكَ وَقَوْمُكَ فَخُذْ مِنْهُمْ فِدْيَةً يَكُوْنُ لَنَا قُوَّةً عَلَى الْكُفَّارِ الخ - ترجمہ - اور ابا بکر صدیقؓ نے عرض کی یا رسول اللہؐ یہ آپ کی قوم اور قریبی ہیں - پس پکڑ ان سے جزیہ تاکہ قوت ہو ہم کو اوپر کفار کے - چنانچہ ابا بکر صدیقؓ کی رائے پر آپ نے عمل کیا اور تمام کو جزیہ لے کر چھوڑ دیا - اور دونوں صاحبوں کے حق میں آپ نے فرمایا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ فَمَثَلُكَ يَا اَبَا بَكْرٍ مَثَلُ اِبْرَاهِيْمَ اِذْ قَالَ فَمَنْ تَبِعَنِيْ فَاِنَّهٗ مِنِّيْ وَمَنْ عَصَانِيْ فَاِنَّكَ غَفُوْرٌ الرَّحِيْمُ ‎-

ترجمہ - پس مثال تیری ابا بکر صدیقؓ مثل ابراہیم کی سی ہے - جس وقت کہا ابراہیم علیہ السلام نے پس جو کوئی میرا فرمانبردار ہے پس وہ میرا ہے - اور جو تیرا لے فرمان وہ تیرا ہے تو بخشش کرنے والا مہربان ہے -

نبیؐ کہیا مثال تیری اے ابو بکرؓ سردارا — ابراہیم خلیل دا لگوں جو رب نوں بہت پیارا
تنگی دتی قوم اوہدی نے اسنوں بہت ستایا — میں جلدی کراں ہلاک اونہاں نوں رب نے حکم سنایا
تاں ابراہیم خداوند اگے جلدی عرض گذاری — جو کوئی تابعدار میرا اوہ میتھیں لے رب باری

Marfat.com

تے جو کوئی نافرمان میرا ناکردا فرمانبرداری — پس تحقیق توں بخشہارا تیری صفت ستاری

فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ فَمَثَلُکَ یَا عُمَرُ مَثَلُ نُوْحٍ اِذْ قَالَ رَبِّ لَا تَذَرْ عَلَی الْاَرْضِ مِنَ الْکٰفِرِیْنَ دَیَّارًا

ترجمہ - پس فرمایا رسول اللہ نے پس مثال تیری اے عمرؓ فاروقؓ مثل نوح علیہ السلام کی ہے ۔ پس کہا نوح علیہ السلام اے رب میرے نہ چھوڑ اوپر زمین کے چلنے والا ۔ یعنی تمام کافروں کو ہلاک کر -

نظم

حضرت کہیا مثال تیری اے عمر فاروقؓ حقانی — مثال مانند ہے نوح نبی دی جو ہے آدمؑ ثانی
جد اُسدی قوم نے تنگی دتی نالے بہت ستایا — تد نوحؑ نبی نے اپنے مولا اگے عرض سنایا
نہ اپر زمیں دے چین والا چھوڑیں کوئی کفاری — سبھناں کریں ہلاک خدایا تیری صفت قہاری

فائدہ :- پس ان روایات سے دو فائدے حاصل ہوئے ایک حضرت محمد الرسول اللہ کا اپنے اصحاب سے مشورہ ثابت ہوگیا - اور دوسرا حضرت ابابکر صدیقؓ و عمر فاروقؓ کا ایمان لانا ثابت ہوگیا - اور ایمان بھی ایسا کہ آپؐ نے ‌ی مثال اولی العزم پیغمبرؑ کے ساتھ بیان فرما کر مرتبہ بلند کیا

فائدہ :- پس اس سے زیادہ ایمان شیخین کا اور کیا ثبوت ہونا چاہیئے کہ خود حضرت محمد الرسول اللہؐ نے اپنی زبان ‌ سے ان کو انبیاؑ جیسا فرمایا -

قصہائے جنگ

شیعہ صاحبان جاہل مسلمانوں کو گمراہ کرنے کے لئے فرماتے ہیں کہ ہر میدان جنگ میں اصحاب ثلاثہ محمد الرسول اللہ کو ‌یلے چھوڑ کر بھاگ گئے ۔ اس واسطے مختصر بیان کیا جاتا ہے تاکہ احباب کو معلوم ہو جائے کہ کون سچا اور کون جھوٹا ہے ‌چ کا بول بالا جھوٹے کا منہ کالا -

جنگ بدر

سب سے اول جنگ بدر واقع ہوا - جو مدینہ منورہ کے قریب ایک میدان ریگستان ہے وہاں نوسو کفار جمع ہوگئے جن ‌ سردار ابوسفیان و ابوجہل تھے اور یہ کفار مسلمانوں سے لڑائی کرنے کے لئے مکہ سے چڑھائی کرکے آئے تھے ۔ جب آپ کو خبر ‌ی تو بروز جمعہ ستارھویں ماہ رمضان ۲ھ کو بمع ایک سو اصحاب کے وہاں پہنچکر مقابل ہوگئے واسطے جو لوگ اُس دن ‌ضرت محمد الرسول اللہ کے ساتھ تھے ان کا مرتبہ زیادہ ہے - اور ان کی مدد کے لئے اللہ تعالٰے نے آسمان سے فرشتے نازل فرمائے ‌یا ۔ پارہ چار سورۃ آل عمران میں ارشاد ہوتا ہے وَلَقَدْ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّۃٌ اور البتہ تحقیق ‌للہ تعالٰے مدد کی تمہاری دن بدر کے ساتھ فرشتوں کے اور تم اسوقت خوار تھے ۔ اور علامہ طوسی شیعہ اپنی کتاب تفسیر ‌ع البیان میں لکھتا ہے لَعَلَّ اللّٰہَ اِطَّلَعَ عَلٰی اَھْلِ بَدْرٍ فَغَفَرَ لَھُمْ فَقَالَ اِعْمَلُوْا مَا شِئْتُمْ فَقَدْ غَفَرْتُ لَکُمْ

ترجمہ :- علامہ طوسی فرماتے ہیں کہ اللہ تعالٰے نے اہل بدر کے شان میں ارشاد کیا کہ اے اہل بدر تم جو کچھ چاہو کرو تم ‌ خدا تعالٰے بخش چکا ہے - یعنی اہل بدر قطعی جنتی ہیں ۔

فائدہ :- اور حملہ حیدریہ میں مورخ شیعہ یوں فرماتا ہے کہ جب سنا محمد الرسول اللہ نے کہ کفار مکہ جنگ کے لئے چلے آتے ‌یں تو آپ نے اپنے اصحابوں کو بلا کر مشورہ لیا تو سب سے پہلے صدیق اکبرؓ اور عمر فاروقؓ نے کہا کہ یارسول اللہ کہ ہم ‌ل و جان جنگ کے لئے تیار ہیں ۔ مگر آپ کے حکم کی انتظار ہے ۔ تو آپ نے ترغیب جنگ کا خطبہ فرمایا جیسا کہ حملہ

Marfat.com

حیدریہ میں ہے۔ در نظم :-

پس ایں خبر آں سیّد المرسلین
جد ایہ خبر سُنی سی جنگ دی سرور دوٗ جہاناں!
بفرمود آں کہ باصحاب خویش
فرمایا اصحاباں اپنیاں کارن نبیؐ الہی!
بدانید کز کعبہ اہل جفا
جاتوں تسیں جا ظالماں رہ کہیا کجیوں ساڈیاں ئیں
شمار اکنوں چیست تدبیر کار
دسّو کی تدبیر تساڈی اسدے کارن آئی
بپا سخ ابو بکر از جائے خاست
پس ابو بکرؓ نے حاضر ہو کر ادبوں عرض گذاری
اسی بھتیں پچھے عمر بہادر ادبوں عرض گذارے
باگفتند یا سیّد المرسلیں
صدیقؓ عمرؓ نے آکھیا یا سردار حبیبؐ حقانی
با دشمنان دیں جہاد مے کنیم!
بیشک دشمناں تیریاں نال اسیں کریے جنگ لڑائی
اسیں جاناں تیتھوں گھول گھمایئے دشمناں اُتوں تیغے
وزاں پس جا خواست مقداد نیز
بعد اونہاں بھتیں کھڑا ہویا مقداد بہادر بھائی
بود تا بہ تن جان و درکف تواں!
اساں جاناں دھریاں تلیاں اپر پھڑیاں ہتھ تلواراں
زاں گشت خوش دل رسول خدا!
ایس کلاموں خوشی دل ہویا پاک رسولؐ الہی
ثابت قدم مہاجر کی جدسرّد دے پائے
چنیں خواست پس بہترین بشر!
ایسا چاہیا حضرت بہتر بشر رسول الہی،
دگر بفرمود کائے دوستاں
پھر فرمایا نبیؐ خدا نے دوست یار شہانے
نہ جا خواست ایں یار سعد معاذ
اجازت لے کر سعد معاذ نے ادبوں عرض گذاری
کہ با جان و دل باہم عہدست!

یکے انجمن ساخت با اہل دیں!
ناں اک وڈی مجلس قائم کیتی اہل ایماناں
کہ اے حق پرستان پاکیزہ کیش!
اے اصحابو حق پرستو نیک خصالو بھائی
کمر بستہ بر کین و پرخاش ما!
لک بدھے اونہاں مارن کارن کرکے ظلم جفائیں
کہ دشمن رسید از پئے کارزار!
دشمن آئے مارن کارن کریئے اسیں لڑائی!
وزاں پس عمر نیز قد کرد راست
یا حضرت اسیں حاضر جیویں کر حکم ہووے سرکاری
اسیں لڑیئے مریئے راضی ہو کر یا سردار ہمارے
قدم پیش بگذار ما را ببیں!
تسیں قدم رکھو اسیں پچھے تیرے جان کراں قربانی
چہ مارا چیست جان فدا کنیم
اسیں جان کراں قربان تساں بھتوں رسولؐ الہی
پھڑ تلواراں مار لکاراں ٹھنڈ کلیجے پائیے
بگفت اے حبیب خدا اے عزیز
تے آکھیا اے دوست ربّ دے سچ رسول الہی
بیاریم شمشیر بر دشمناں!
دشمناں کرے ٹوٹے ٹوٹے چلن خون فواراں!
بفرمود از حق ایشاں دعا!
سب اصحاباں دے حق سرور نیک دعا فرمائی
پھر انصار مدینہ طرفے قدم رنجہ فرمائے
کہ از راز انصار با بد خبر
اے انصار مدینہ والیو دسو ساڈوں بھائی
چہ گوئید اندر حق دشمناں
کیا کہندے تسیں دشمناں دے حق مدنی لوک نگانے
چنیں گفت اندرو کے صدق و نیاز
اسیں حاضر سب صدق یقینوں یا رسول غفاری
بدست تو روز یکہ داریم دست

Marfat.com

اساں نال جاناں سب تیتھوں وارے لے رسول بھلیرے
بمردِ نال فرزند خویش تیار
زن فرزند تے سرجاناں ہور خویش قبیلہ سارے
اے مدینے والیاں آکھیا پاک محمدؐ تائیں!
پیغمبرؐ بر ایشاں نمود آفریں!
آفریں باد پیغمبرؐ آکھیا دلدے نال یقینے
تاں پھر صفاں تیاری کارن حکم نبیؐ فرمایا
پس آورد رُوئے یزدانِ پاک!
پس ہوئے متوجہ حضرت طرف جناب الٰہی
بگفت او لے نمائندۂ عدد او
تے کہیا اے جانن والے کل حساب شماراں
تو دانی کہ مَن زغائے قریش!
توں جانے جویں نال قریشاں کردانہیں خلافی
کشیدم بر ایشاں بحکم تو تیغ!
میں نال حکم تیرے اینہاں اُپر کھچیاں اج تلواراں
الٰہی اگر ایں چند تن زعب د
ایہ چند بندے رحمانی یارب تیرے نیک گ نی
بحکم تو بستند کر میاں
حکم تیرے تے ہر اک مومن کمراں کسیاں کاری
ہکتو مومن وہ تسو کافر آون وچہ شماراں
جیکر ایہ اج نہ فتح اُپر قوم کفاراں پاون
بروئے ایں تا قیامت دگر
اج دیہاڑے کولوں لیکر روز قیامت تائیں
دراں دم صفِ خصم نزدیک شد
اسدم تائیں کفاراندا لشکر نیڑے آیا
بوبکر نزدیک نبی داشت جا!
ابوبکرؓ نزدیک نبیدے ہو کر عرض گذاری!
در آندم تنگی سپاہ ضلال!
فوج کفار خرابداں سانوں تنگی بہت گذاری
پھڑ تلواراں مارکفاراں فتح اصحاباں پائی
جو جا ہو کر یو بدد یانے حق آکھیا نبی حقانی

جان تیتھے ہتھ اساں رکھیا مال جاں سب تیرے
ہمہ روز گردیم بر تو نثار
اساں سارے تیتھوں وارے نبیا کہن انصار سوہارے
توں کرساماں لڑائی نے اسیں راضی نال رضائیں
بر آں صدق وایمانِ انصار دیں!
اُپر صدق یقین تساڈے اے انصار مدینے
حضرت آپ دعا فرماون راوی ذکر لیایا
بنالید و مالید و در رُوئے خاک
زاروزاری رودن لگے منہ پر مٹی پائی!
فرستندہ انبیائے بر عباد!
تے بھیجن والے نبیاں اوپر نیکاں نے بدکاراں
بہ حکم کہ بودم نہ بر دائے خویش
میں تیرے نال حکم دے آیا نہ اپنی نال چالاکی
مکن نصرت خویش از من دریغ!
مدد کریں میری ایہ ہودن دور جو شتر شراراں
کہ کردند مرترا الفساد!!
کیتا بے اعتبار انہاں نے جیوں کر حکم حقانی
نہ دیدند بیش و کم و دشمناں
نہ دیکھیا جو گھٹ زیادہ سائقیں فوج کفاری
اساں اُپر تیرے تکیہ کر کے کسں لیاں تلواراں
دشمناں ہتھوں کھا شکست ایہ سارے مارے جاون
نہ گردد پرسند اس[illegible]اد گر
دو جا کوئی نہ ہوسی جیہڑا پوجا کرے تسائیں
زبس گرد خورشید تاریک شد
گرداں اڈ اسماتی چڑھیاں سورج دھوڑ لکایا
بگفت اے بحق خلق راہ نما!
توں برحق سچا نبیؐ پیغمبرؐ رہبر خلقت ساری
چہ فرمائی اکنوں جوئے قتال
حکم کرو جنگ شروع کراں اسیں ولیں اللہ یاری
خوشدل ہو کر نبی اللہ دے نیک دعا فرمائی
تسیں خاص بہشتی ہوسب بدری خاصے یار تمامی

Marfat.com

جو جنگ بدر وچہ حاضر ہیں سبھنوں افضل سوئی   صدیقؓ عمرؓ عثمانؓ نے بدری اسوچہ شک نہ کوئی
پر شیعہ کہن سناقق اونہاں دین ایانوں عاری   جنہاں رب تعریف کرے ایہ کرن تنہاں بدکاری

فائدہ :- باوجود ایسے عناد اور تعصب کے پھر بھی مؤرخ شیعہ نے یہ لکھا ہے تو اس مؤرخ بیچارے کا کچھ اختیار نہیں ہے۔ مثل مشہور ہے ؎

حق کبھی چھپ سکتا بناوٹ کے اصول سے   خوشبو کبھی آ نہیں سکتی کاغذوں کے پھول سے

مسئلہ : ہندو بھی شیعہ کی طرح اصحابہ اکرام کی تعریف تو کرتے ہیں۔ مگر ایمان نہیں لاتے۔ جیسا کہ بابا نانک صاحب فرماتے ہیں ؎

چار مصلے چار کتاباں چارے یار رسولؐ   جو کوئی اینہاں منے ناہیں سو کافر مجہول

مسئلہ :- جس طرح یہود و نصاریٰ کسی وقت محمد الرسول اللہ کی تعریف کرتے ہیں۔ اور کسی وقت تکذیب کرتے ہیں۔ اسی طرح شیعہ صاحبان بھی کسی وقت اصحاب ثلاثہ کی تعریف کرتے ہیں اور کسی وقت تکذیب کرتے ہیں چنانچہ علامہ احتجاج طبرسی معتبر مفسر شیعوں سے روایت ہے قَالَ اَمِیْرُ الْمُؤْمِنِیْنَ عَلِیٌّ کُنَّا مَعَہٗ اَیْ مَعَ النَّبِیِّ عَلٰی جَبَلِ حِرَآءٍ فَاِذْ تَحَرَّکَ الْجَبَلُ فَقَالَہٗ قِرَّ فَاِنَّہٗ لَیْسَ عَلَیْکَ اِلَّا نَبِیٌّ وَصِدِّیْقٌ وَشَہِیْدٌ ۔ ترجمہ۔ فرمایا حضرت علی کرم اللہ وجہٗ نے کہ تھا میں اور ابو بکر صدیقؓ ساتھ محمد الرسول اللہ کے اوپر حرا پہاڑ کے پس اچانک پہاڑ کانپنے لگا تو فرمایا آپؐ نے اے پہاڑ مت کانپ نہیں اوپر تیرے کوئی سوائے نبیؐ صدیقؓ و شہید کے

فائدہ :- پس اس سے معلوم ہوگیا کہ بعد نبیؐ کے درجہ صدیقؓ کا ہے

قصہ جنگ حنین

شیعہ صاحب اس جگہ بھی کہتے ہیں کہ اصحاب محمدؐ آپ کو اکیلا چھوڑ کر بھاگ گئے تھے اور حضرت عباسؓ پیچھے پکارتے رہے مگر کوئی واپس نہ آیا۔ اب صاحب انصاف کو قیاس کرنا چاہیئے کہ جب سب بھاگ گئے تو تین چار اصحاب نے فتح کس طرح پائی۔ اور ہزارہا کفار کو قتل کس نے کیا۔ اور چھ ہزار غلام کس نے بنایا۔ اور چوبیس ہزار اوقیہ چاندی اور چالیس ہزار سے زیادہ دنبہ بکری کو کس نے لوٹا۔ اگر یہ کہیں کہ حضرت عباسؓ کے پکارنے سے تمام اصحاب نے واپس آکر فتح حاصل کی تو تمہارا تمام الزام خام ہوا

فائدہ :- حنین ایک مکان ہے جو درمیان مکہ اور طائف کے واقعہ ہے۔ اور بعد فتح مکہ کرمہ کے اس جگہ پر چار ہزار کفار نے جمع ہوکر مسلمانوں کے قتل کا ارادہ کیا۔ جب آپؐ نے اس مجمع کفار کی خبر سنی تو بارہ ہزار اصحاب کے ساتھ آپ بھی وہاں پہنچے تو ایک اصحاب نے اپنے لشکر کی کثرت دیکھ کر کہا لَنْ تَغْلِبَ الْیَوْمَ مِنْ قِلَّۃٍ ۔ پس آج کے دن ہم ہرگز مغلوب نہیں ہوں گے۔ آپؐ نے یہ کلام فخریہ سن کر ناپسندیدگی ظاہر کی۔ غرض اس فخر کے سبب مسلمانوں کو شکست آئی کیونکہ تکبر اللہ کریم کو ناپسند ہے۔ پھر اللہ کریم نے اصحابوں کے دلوں میں سکینت کو نازل کیا۔ اسی وقت اصحاب محمدؐ غالب آئے اور کفار کو فی النار کرکے فتح کا نقارہ بجایا۔ جیسا کہ اللہ تعالےٰ پارہ دس سورۃ توبہ میں فرماتے ہیں لَقَدْ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ فِیْ مَوَاطِنَ کَثِیْرَۃٍ وَّیَوْمَ حُنَیْنٍ البتہ تحقیق اللہ تعالےٰ نے تمہاری مدد کی بیچ بہت ملکوں کے اور خاص کر دن حنین کے اِذْ اَعْجَبَتْکُمْ کَثْرَتُکُمْ فَلَمْ تُغْنِ عَنْکُمْ شَیْئًا وَّضَاقَتْ عَلَیْکُمُ الْاَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ ثُمَّ وَلَّیْتُمْ مُّدْبِرِیْنَ ثُمَّ اَنْزَلَ اللّٰہُ سَکِیْنَتَہٗ عَلٰی رَسُوْلِہٖ وَعَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ وَاَنْزَلَ جُنُوْدًا لَّمْ تَرَوْھَا

Marfat.com

عَذَابَ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا ؕ وَ ذٰلِکَ جَزَآءُ الْکٰفِرِیْنَ ۝

ترجمہ۔ اور جب فخر میں ڈالا تم کو زیادہ ہونے تمہارے نے پس نہ فائدہ دیا تم کو کچھ بھی زیادہ ہونے تمہارے نے اور بلکہ تنگ ہوگئی زمین اوپر تمہارے بسبب اس کے کہ فراخ تھی اور بھاگ گئے تم پیٹھیں دیکر پھر اُتاری اللہ تعالےٰ نے تسکینت اپنی یعنی دل جمعی اوپر رسولؐ اپنے کے اور اوپر تمام مومنوں کے یعنی شکست کے بعد فتح دی اوپر کفار کے اور اُتاری ایک فوج مدد تمہاری کے لئے کہ نہیں دیکھتے تھے تم ان کو یعنی فرشتے اور عذاب کیا۔ اُن لوگوں کو جو کفار تھے اور ایسا ہی بدلہ ہے کفار کا۔

ان آیا توں ظاہر تھیوے شان نبیداں یاراں!
فرشتے کرن امداد تنہاندی واہ لوٹی ابراراں

بار مکائے کافر کئی ہزاراں پھیٹر تلواراں
اصحاب محمدؐ غالب آئے اُپر قوم کفاراں

کئی ہزاراں لٹاں پایاں قبضے ملک لیاندا
اٹھ سو دنبہ بکریاں دا انت شمار نہ آندا

نعوذ باللہ جے کافر ہوندے جیویں شیعہ گفتاراں
عذاب اونہاں نوں کیوں نہ کیتا ربنے مثل کفاراں

بلکہ کرے تعریف اونہاندی اللہ خالق باری
اساں اونہاندی مدد کارن ملکاں فوج اُتاری

بھی تسکین نہ مومن باجھوں ہور کسے دل آوے
شان نبیداںؐ یاراں دا رب وچہ قرآن بتاوے

صرف شکست جو اوّل واری اصحاباں نے پائی
ایہہ فخر پسند نہ ربنوں آیا تنے ہوئی رسوائی

شیعہ ایسی سببوں فاسق کہن نبیداںؐ یاراں
جاہلاں دے گمراہ کرن نوں داؤ لگا بدکاراں

مند فریب انہاندے کولوں ربا اسیں بچائیں
سچی سمجھ حقانی دے کرسدھے راہ چلائیں

قصہ جنگ خیبر

خیبر ایک قلعہ کا نام ہے جو مدینہ منورہ سے دو منزل پر واقع ہے۔ شیعہ کہتے ہیں کہ خیبر کے دن بھی اصحاب محمدؐ بھاگ گئے تھے۔ اور ایسی ویسی باتیں کرکے جاہل مسلمانوں کو گمراہ کرتے ہیں۔ اس واسطے ہم اہل اسلام کے سامنے اصلی واقعہ جنگ خیبر بیان کرتے ہیں

مسئلہ :۔ اصلی واقعہ یہ ہے کہ جب حضرت محمد رسول اللہ سفر حدیبیہ سے واپس مدینہ تشریف لائے تو حسب وعدہ خداوندی وَاَثَابَهُمْ فَتْحًا قَرِیْبًا ۔ یعنی پائیں گے رب اپنے کے حکم سے فتح قریب۔ آپؐ نے جنگ خیبر کے واسطے سامان تیار کیا۔ اور ایک ہزار چار سو آدمی ہمراہ لے کر خیبر کی طرف روانہ ہوئے جب اُن قلعوں کے نزدیک پہنچے تو وہ لوگ اپنے اپنے کاروبار میں مشغول تھے۔ لشکر اسلام کو دیکھ کر اپنے قلعوں میں جا گھسے۔ اور قلعہ حصین نام کے رہنے والوں نے لشکر اسلام کے ساتھ جنگ شروع کردیا۔ تو آپؐ کے حکم سے اصحابہ اکرام نے بھی ان کا مقابلہ کیا اور تھوڑے ہی عرصہ میں دشمنوں کو ہلاک کر ڈالا۔ پس پہلی فتح خاص آپؐ کو نصیب ہوئی۔ پھر جب دوسرے قلعہ کی طرف متوجہ ہوئے جس کا نام نطاۃ تھا تو اُس کو بھی تھوڑے عرصہ میں فتح کرلیا۔ مگر کچھ آدمی قتل ہوئے اور کچھ لوگ بھاگ گئے۔ اور تمام یہود نے جمع ہوکر قلعہ صعب بن عاص میں پناہ گزین ہوئے۔ یہ قلعہ بھی بڑی زبردست لڑائی کے بعد فتح ہوگیا اور بہت سا مال غنیمت مسلمانوں کے ہاتھ لگا۔ اسی طرح چاروں قلعوں کو فتح کرکے جب پانچویں قلعہ کی طرف متوجہ ہوئے جس کا نام قموص تھا۔ تو آپؐ نے چند آدمیوں کے ساتھ حضرت عمر فاروقؓ کو قلعہ قموص کیطرف روانہ کیا۔ بڑی بھاری لڑائی کے بعد لشکر اسلام نے شکست کھائی تو دوسرے دن حضرت علیؓ کرم اللہ وجہہٗ جو کسی عذر کے باعث اپنے گھر ہی رہ

Marfat.com

گئے تھے۔ میدان جنگ میں حاضر ہوئے اور تمام اصحابہ کرام کے ہمراہ قلعہ قموص پر حملہ کر دیا۔ اور کمال جنگ و جدال ہوا۔ آخر وہ قلعہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے ہاتھ سے فتح ہوا۔ اسدن حضرت اسد اللہ الغالبؓ تو تہ و قتاے ایسا کام لیا کر لوہے کا دروازہ اکھاڑ کر اپنے سر پر ڈھال بنا لیا۔ اس غنیمت میں بھی بہت سامال ہاتھ لگا

فائدہ:۔ اس جنگ کا تو صرف اتنا ہی حال ہے۔ اس میں نہ کسی اصحاب پر الزام آسکتا ہے اور نہ کوئی اصحابؓ آپ کو چھوڑ کر بھاگ ہی گیا تھا۔ بلکہ بااتفاق جنگ کیا۔ اور فتح حاصل کی۔ باقی سب شیعہ کی واہی تباہی باتیں ہیں جن کا ثبوت کسی معتبر کتاب میں پایا نہیں جاتا۔

دستو خیبر دے دن بیٹھا جے حضرت عمرؓ کنارے　　یا ہو مخالف نال نبیؐ دے ملیا سنگ کفارے
یا پاک نبیؐ دے لشکر وچوں نس کرکے سدھایا　　یا اپنے گھر وچہ واپس آیا یا کوئی عذر بنایا
عمر بہادر اُپر کوئی ثابت کرن برائی!　　جس شیعوں کا فر فاسق آکھن اس بد راہی
جے کر فتح نہ ہووے اُپر طعن عمرؓ پر کردے　　ایہ ہر گز طعن نہ آوے جانیں صاحب عقل فکر دے
اکدن فتح نہ پائی دوجے تیجے دن جد پائی　　عمرؓ بہادر اُپر ہر گز طعن نہ آوے کائی!
حضرت علیؓ بھی ایس طرح وچہ جنگ صفینے بھائی　　چند دناں دے بعد نہ فتح سی شامیاں اُپر پائی
آخر علیؓ تے معاویہؓ دیو چہ ناقاں صلح کرائی　　جنگ جدال ہے اوہ تک ہے دیکھ تاریخوں بھائی
جاہلاں دے گمراہ کرن توں کردے طول طویلاں　　ایہ شیعہ تے تشنیعہ بھیڑے کم نہ کرن اصیلاں

قصہ جنگ اُحد

اس جنگ میں بھی شیعہ صاحب اصحاب اکرام پر طعن کرتے ہیں۔ کہ بھاگ گئے تھے۔ اور کبیرہ گناہ کے مرتکب ہوئے تھے۔ ایسی ایسی من گھڑت باتیں سنا کر مسلمانوں کو اصحابہ اکرام کے مراتب اور شان سے بے اعتقاد کرتے ہیں۔ اس واسطے ہم اصلی واقعہ بیان کرتے ہیں۔ جس کا ثبوت قرآن و حدیث سے ہوگا۔

مسئلہ :۔ اُحد ایک پہاڑ کا نام ہے جو مدینہ منورہ سے تین میل کے فاصلہ پر واقعہ ہے۔ چنانچہ ستائی ماہ شوال ۳ھ ہجری کو ابو سفیان وغیرہ قریش کفار مکہ تین ہزار سوار اور پیدل لے کر واسطے جنگ کے مدینہ منورہ کی طرف آئے۔ اور اُحد پہاڑ کے گرد لشکر [illegible] ا۔ جب حضرت محمد الرسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کو خبر ہوئی تو آپ بھی سات سو آدمی اہل اسلام کو ہمراہ لے کر کفار کے مقابلہ کو نکلے۔ اور دشمنوں کے تعاقب کے لئے صفیں درست کیں۔ اور عبد اللہ رضی اللہ عنہ بن زبیر کو پچاس آدمی تیر انداز دے کر ایک درہ پر اس شرط سے مقرر کیا کہ خواہ ہم غالب ہوں یا مغلوب ہوں تم نے اس جگہ سے قدم نہ اٹھانا ہوگا۔ لڑائی شروع ہوتے ہی کفار کو شکست ہوئی تو مسلمانوں نے لوٹنا شروع کر دیا۔ جب ان تیر اندازوں نے دیکھا کہ لوٹ شروع ہے تو کچھ آدمی وہاں کھڑے رہے اور باقی مال غنیمت لوٹنے کے لئے لشکر گاہ کی طرف متوجہ ہوئے پس اس حکم عدولی کی وجہ سے لشکر اسلام نے فتح پا کر پھر شکست کھائی۔ مگر اللہ تعالےٰ نے یہ قصور معاف بھی فرما دیا۔ جیسا کہ پارہ چار سورۃ آل عمران میں ارشاد فرمایا۔ وَلَقَدْ صَدَقَكُمُ اللّٰهُ وَعْدَهٗٓ اِذْ تَحُسُّوْنَهُمْ بِاِذْنِهٖ حَتّٰىٓ اِذَا فَشِلْتُمْ ترجمہ۔ البتہ تحقیق سچا کیا وعدہ اپنا جب قتل کرتے تھے تم کفار کو ساتھ حکم اللہ تعالےٰ کے تاجو ہمت اری تم نے۔ وَتَنَازَعْتُمْ فِى الْاَمْرِ وَعَصَيْتُمْ مِّنْۢ بَعْدِ مَآ اَرٰىكُمْ مَّا تُحِبُّوْنَ ۔ اور جھگڑا کیا تم نے بیچ کام اپنے کے۔ اور بے فرمانی کی تم نے (رسول اللہ کی) یعنی جو حکم مورچہ کو نہ چھوڑنے کا دیا تھا اس کو چھوڑ دیا) اور پیچھے

Marfat.com

ے تم اُس کے جس کو دوست رکھتے ہو (یعنی مال غنیمت) وَمِنْكُمْ مَّنْ يُّرِيْدُ الدُّنْيَا وَمِنْكُمْ مَّنْ يُّرِيْدُ الْاٰخِرَةَ
بعض تمہارے چاہتے ہیں دنیا کو اور بعض چاہتے ہیں آخرت کو ثُمَّ صَرَفَكُمْ عَنْهُمْ لِيَبْتَلِيَكُمْ وَلَقَدْ عَفَا عَنْكُمْ
ُ ذُوْ فَضْلٍ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ ۝ ترجمہ۔ پھر پھیرا تم کو اُن سے یعنی بھاگ چلے تم تاکہ امتحان کرے تمہارا۔ البتہ تحقیق معاف
تم کو یعنی یہ بھاگ جانے کا گناہ۔ اور اللہ تعالیٰ صاحب رحمت کا ہے اوپر مومنوں کے

فائدہ:۔ برادران اسلام اس آیت میں اصحاب ثلاثہ تو در کنار بلکہ جنہوں نے یہ بے فرمانی کی تھی اللہ تعالیٰ نے ان
ں گناہ معاف کیا۔ اور مومن کا خطاب دیا۔ غور کرنا چاہیئے کہ جن کے حق میں اللہ تعالیٰ ہر جنگ پر بخشش کا وعدہ فرمادیں
چوک چوک بھی معاف فرمادیں۔ تو پھر بھی شیعہ صاحبان ان کو طرح طرح کے الزام دے کر گالی گلوچ نکالیں فی الحقیقت
بہ اکرام کی دشمنی نہیں بلکہ قرآن کریم کی تکذیب ہے۔

قصہ غار ثور جبل

اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک پارہ دس سورۃ توبہ میں ارشاد فرمایا اِلَّا تَنْصُرُوْهُ فَقَدْ نَصَرَهُ اللّٰهُ اِذْ اَخْرَجَهُ
ىنَ كَفَرُوْا ۔ ترجمہ:۔ اگر نہ مدد کروگے اُس کی تم لوگ پس مدد کی اُس کی اللہ نے جب نکالا اس کو کافروں نے
ىى ثَانِيَ اثْنَيْنِ اِذْ هُمَا فِي الْغَارِ اِذْ يَقُوْلُ لِصَاحِبِهٖ لَا تَحْزَنْ اِنَّ اللّٰهَ مَعَنَا ۝ ترجمہ:۔ جب تھے وہ دونوں
ں بیچ غار کے جس وقت کہا اُس نے یار غار اپنے کو نہ خوف کر دشمنوں سے تحقیق اللہ تعالیٰ ہمارے ساتھ ہے۔ یعنی
ں صدیق اکبرؓ نے دیکھا کہ کافر غار کے منہ پر کھڑے ہیں۔ تو کچھ خوف کھایا۔ اسوقت حضورؐ پاک نے فرمایا کہ نہ ڈر دشمنوں
ہمارا ساتھی اللہ ہے فَاَنْزَلَ اللّٰهُ سَكِيْنَتَهٗ عَلَيْهِ وَاَيَّدَهٗ بِجُنُوْدٍ لَّمْ تَرَوْهَا پس اتارا اللہ تعالیٰ نے
ت اپنی کو اوپر دل صدیق اکبرؓ کے اور امداد دی محمد الرسول اللہ کو اللہ تعالیٰ نے ساتھ لشکروں کے کہ تم ان
یکھ نہیں سکتے۔ وَجَعَلَ كَلِمَةَ الَّذِيْنَ كَفَرُوا السُّفْلٰى ۝ اور کافروں کی بات اللہ تعالیٰ نے نیچے سے نیچے کی
لغار کا ارادہ تو تھا۔ کہ محمد الرسول اللہ کو قتل کر ڈالیں مگر اللہ تعالیٰ نے ان کے ارادے کو درہم برہم کر دیا

فائدہ:۔ یہ آیت تو صرف ابابکر صدیقؓ کے حق میں نازل ہوئی ہے۔ مگر شیعہ لوگ اس میں بھی کئی طرح کی تاویلیں
ہیں۔ اب ہم ان کی معتبر تفسیر سے نقل کرکے ہدیہ ناظرین کرتے ہیں۔ علامہ طبرسی اپنی کتاب تفسیر جامع البیان میں لکھتا
وَقَدْ ذَكَرَتِ الشِّيْعَةُ فِيْ تَخْصِيْصِ النَّبِيِّ فِيْ هٰذِهِ الْاٰيَةِ بِالسَّكِيْنَةِ كَلَامًا رَأَيْنَا الْاِضْرَابَ عَنْ
ذِكْرِهٖ ۝

ترجمہ۔ اور تحقیق ذکر کیا ہے شیعوں نے اس آیت میں سکینہ کو خاص محمد الرسول کے حق میں، اور وہ شیعہ ایسی باتیں
ہیں کہ ہم ان کا لکھنا مناسب نہیں سمجھتے تاکہ کوئی کہنے والا مجھکو بھی نہ کہدے۔

فائدہ:۔ علامہ طبرسی شیعہ نے خود شیعہ کو جھٹلایا ہے۔ ایک نہیں بلکہ صدہا روایتیں اُن کے مخالف ہیں۔ اول وجہ مخالفت
ہے کہ ان کے مؤخرین و متقدمین میں کمال اختلافات ہیں۔ دوم اُن کے مؤرخین میں سے دو بڑے متعصب مورخ گذرے ہیں
قاضی نور اللہ شوستری دوسرا مولوی دلدار علی کہ انہوں نے تو عبداللہ سبا یہودی سے بھی بڑھ کر قدم رکھا ہے کہ اپنے
ے افترے جوڑ کر کتابیں بنائی ہیں۔ اور طرح طرح کی باتیں من گھڑت بنا بنا کر لوگوں کو گمراہ کیا ہے۔ اب موجودہ شیعہ
ملقین کے مقلدین ہیں۔ اور اب پہلے متقدمین لوگوں کی تو کوئی سنتا ہی نہیں۔ بلکہ جہاں تک ہو سکے اُن کے کلام کی
ب کرتے چلے جاتے ہیں۔ یہاں تک کہ اُن کو کہتے ہیں کہ میاں وہ تو اصلی شیعہ ہی نہ تھے۔

Marfat.com

مسئلہ :- ابابکر صدیقؓ کا یار غار ہونا پہلے شیعہ تاریخ دان اقرار کرتے ہیں - مگر پچھلے شیعہ تاریخ دان مثل نور اللہ شوستری کے انکار کرتے ہیں - دیکھو معتبر شیعہ حملہ حیدریہ میں ابابکر صدیقؓ کا یار غار ہونا کس دھوم دھام سے لکھتا ہے -

چنیں گفت راوی کہ سالار دیں!
راوی کہیا جو سرور عالم نبی محمدؐ بھائی
نزدیک آں قوم پر مکر رفت
سنیاں حضرت جدوں کفاراں قتل ارادہ کیتا
آکر آکھیا ابوبکر نوں سن اے یار حقانی
پئے ہجرت او تیز آمادہ بود
ہجرت کارن ساتھ نبیؐ دے تیار ہویا اوہ بھائی
نبیؐ بر درِ خانہ اش چوں رسید!
ابوبکر دے دروازے پر آکر نبیؐ غفاری
چوں بوبکر زاں حال آگاہ شد!
حضرت ابوبکرؓ نوں جد اس حالوں ہوئی آگاہی
گرفتند راہ یثرب بہ پیش
رستہ پھڑیا طرف مدینے لیگئے نام غفاری
برانچہ راہ رفتند گرفت
او پر اوسے رستہ کھڑیا رستہ بہت عجیبہ
چوں رفتند چندے بداماں دست
جاں چند قدم چلے اس ماتیں جنگل دیوچہ کنارے
بوبکرؓ آں کہ بدوشش گرفت!!
پھر پاک نبیؐ نوں موڈھیاں اُپر ابوبکر نے چایا!
کہ درکس چناں قوۃ آمد پدید
جو اتنی قوت ابابکرؓ توں کیھتوں ظاہر آئی
بھارستاں آسماناں زمیاں ہکول پاتے جاون
یعنی بھار نبیؐدا انجارا ہے زمین اسماتوں
برفتند القصہ چنداں دگر
تھوڑے دمے گئے سن حضرت باہر شہر گراؤں
بدیدند غارِ مدراں تیرہ شود
غار دکھیی یک جنگل اندر اندر دن گھنت اندھاری
گرفتند درجوف آں غار جائے

چوں سالم بحفظ جہاں آفریں
جسدی پاک طفیلوں سب جہان سلامتی پائی
سوئے سرائے ابوبکرؓ رفت
ابوبکرؓ دے گھر ول آئے نبی محمدؐ میتا
میرے مارن کارن کیتے مت قریش تمامی
کہ سابق رسولش خبر دادہ بود
جو پہلے اسنوں جاون والی خبر نبیؐ فرمائی!
بگوشش ندائے سفر بشنید!
کن وچہ آکھیا نال شتابی کریو سفر تیاری
زخانہ بروں رفت ہمراہ شد
جلدی گھروں روانہ ہویا نال رسول الٰہی!
نبی کند نعلین از پائے خویش
پاک محمدؐ پیراں وچوں بھی پاپوش اتاری
پئے خود دشمن نہفتن گرفت!
کھوج اپنے نوں دشمناں کولوں لگے کرن پوشیدہ
قدوم فلک سامی مجروح گشت
قدم نبیؐ دے زخمی ہوئے چلن کولوں ہارے
ولے زیں حدیث است جائے شگفت
پر ایہ بات تعجب والی مؤرخ نے فرمایا!
کہ بارِ نبیؐ ش تواند کشید!
جو بھار نبیؐدا چایا اُس نے جسدی حدنہ کائی
تاں بھی بھار نبیؐدا بھارا راوی ذکر سناون
جیوں کر قدر نبیؐدا اعلیٰ ملکوں جن انسانوں
چو گردد پیدا نشان سحر
تاں نشان صبح دا ہویا ظاہر امر الٰہوں
کہ خوانند عرب غاسورش لقب
عرب اندر مشہور اوہ ہیسی شورش غار نیاری
ولے پیش بنہاد بوبکر پائے!

Marfat.com

وڑا اسدے پر جا کر بیٹھے دونویں یار پیارے
ایہہ اول ابوبکر جا اندر اوس سنوارے

ہر جا کہ سوراخ بار رخنہ دید!
قبا را بدرید و آں رخنہ چید

ہر جگہ سوراخ جو اندر غار دے اسدم ظاہر ساہی
بند کرن نوں ابابکرؓ نے کڑتہ پاڑیا بھائی

بدیں گونہ تا شد تمام قبا
کہ رخنہ نہ گرفت ماند قضاء

کڑتہ سارا پاڑ ونجایا ابوبکر نے جانی
پر دو کھُڈاں باقی رہیاں نال قضا ربانی

بر آں رخنہ ماندہ آں یار غار
کفِ پائے خود را نمود استوار

دوہاں کھڈاں وچہ ابوبکر نے اڈیاں اپنیاں پائیاں
پاک نبیؐ نوں دکھ نہ پہنچے آکھ سناواں بھائیاں

درآمد رسولِ خدا ہم بغار!
نشستند یک جا بہم ہر دو یار

ابوبکرؓ تے پاک محمدؐ آوڑے وچہ غارے
ہکسے جا گہ رل کر بیٹھے دونویں یار پیارے

بغار اندروں باسہ روز و شب
بسر برد آں شہ بہ فرمان رب

ترے دن ثور جبل دے اندر کیتا دوہاں ٹکانا
اس تھیں پچھے باہر آئے جیوں کر حکم رہانان

شمے پور بوبکرؓ ہنگام شام
ببردی دراں غار آب و طعام

شاموں پچھے باہر آیا یار صدیقؓ ستانا
اندر غار لیایا جا کر کیتوں پا کھانا!

نبیؐ گفت پس پور بوبکر را!
کہ چوں پدر اہل صدق و صفاء

پاک محمد سرورؐ آکھیا ابوبکر دیتائیں
بیشک باپ صدیقاں دا توں اہل صدق صفائیں

کہ دو ناقہ باید کنوں راہ سوار
کہ مارا رساند بہ یثرب دیار

جا گھروں دو ڈاچیاں لیاویں پاک نبیؐ فرماون
جو ساڈوں شہر مدینے اندر جلدی پہنچاون

برفت از برِ حق پور بوبکر زود!
بدنبال کارے کہ فرمود زود!

راتیں باہر گیا اس غاروں جلد صدیق حقانی
جلدی کم کیتا اس جنہڑا آکھیا نبیؐ زبانی

اندر جملہ ایں سخن شود ا ا!
دو ناقہ در دم مہیا کرد

دونویں ڈاچیاں آپنیاں کر جلد صدیق لیایا
جیہڑیاں بہت چالاک تے موٹیاں راوی ذکر ب

بصبح چہارم آمد بغار!!
دو ناقہ آوردہ بہ جملہ دار

جاں چوتھا دن چڑھیا حضرت غاروں باہر آئے
غار دے منہ اگے دو ڈاچیاں آن صدیق بہائے

نشست از ہر یک شتر شاہِ دین
بوبکر گردد باخود قرین!

اک اک ڈاچی اُپر چڑھ کر بیٹھے شاہ مردانے
ابوبکرؓ نوں ساتھ لیا خود حضرت شاہ جہانے

برآمد بداں دیگرے جملہ دار
ہمراہ او گشت عامر سوار

نال دوہاں دے رل کر ٹریا تیجا شتر اسواری
رہبر بن کر چلیا ہیسی عامر مرد غفاری

شہر مدینے اندر پہنچے دونویں یار پیارے
٩ جو صدق صدیقؓ نہ جانن موذی بخت تہانڈے مارے

فائدہ:- اس عبارت میں کمال تفضیلت ابوبکرؓ صدیق کی ثابت ہوئی۔ ایسا رتبہ اور کسی کو نہیں ملا۔ کیونکہ آپ نے ایسے نازک وقت میں اپنا ساتھی اور یار غار بنایا۔

Marfat.com

مجلس پندرہویں

اس مجلس کی تین فصلیں اور چند بہتان ہیں

فصل اوّل

در بحث تقیّہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۝ وَالْعَاقِبَۃُ لِلْمُتَّقِیْنَ ۝ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ۝ وَاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ ۝ بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ ۝

نوٹ :- برادران اسلام اہل شیعہ کے دل میں تین رکن اعظم ہیں۔ اوّل، تبرّہ بازی کرنا یعنی لعنت کرنا۔ دوم :- تولّی - یعنی بات کہہ کے پھر جانا سوم :- تقیّہ - یعنی در پردہ جھوٹ بولنا۔ حاصل کلام کسی آدمی سے کر اپنی مطلب برآری کے واسطے جھوٹ بول کر اپنا کام نکال لینے کو تقیہ کہتے۔ جس کو اہل شیعہ نے اپنے دین کا بڑا بھاری رکن اعظم قرار دیا ہے۔ اور اپنا آبائی اجدادی اصول ٹھہرایا ہے۔ اور نماز روزہ وغیرہ عبادت سے بھی اس کا زیادہ ثواب بتایا ہے۔ جیسا کہ شیعہ کی کتاب کشف الغمہ باب دوم فصل اوّل میں امام موسیٰ رضا سے روایت ہے۔ لَا دِیْنَ لِمَنْ لَا وَرَعَ لَہٗ وَلَا اِیْمَانَ لِمَنْ لَا تَقِیَّۃَ لَہٗ۔ نہیں دیندار وہ آدمی جس میں پارسائی نہیں۔ اور نہیں ایماندار وہ آدمی جس میں تقیّہ نہیں۔ قِیْلَ یَا ابْنَ رَسُوْلِ اللّٰہِ اِلٰی مَتٰی قَالَ اِلٰی وَقْتِ یَوْمٍ مَعْلُوْمٍ۔ اور پوچھا گیا یا بیٹے رسولؐ خدا کے کب تک ہم تقیہ کریں گے۔ یعنی ہم کو کب تک در پردہ جھوٹ بولنا جائز ہے فرمایا جب تک امام مہدی نہ آویں۔ اگر کوئی شخص امام مہدی کے آنے سے پہلے تقیّہ چھوڑ دے گا فَلَیْسَ مِنَّا پس وہ ہم سے نہیں۔ اور جامع الآثار باب دوم فصل اوّل یہ حدیث امام صاحب سے منقول ہے۔ قَالَ النَّبِیُّ تَارِکُ التَّقِیَّۃِ کَتَارِکِ الصَّلٰوۃِ جو جھوٹ بولنا چھوڑ دے وہ مثل بے نماز کے ہے۔ حاصل کلام جس طرح نماز کی تاکید ہے اسی طرح مذہب شیعہ میں تقیّہ کی تاکید ہے۔ جیسا کہ نہج البلاغت میں لکھا ہے کہ حضرت علی کرم اللہ وجہٗ تو تقیہ کے ایسے پابند تھے کہ اگر کوئی ادنیٰ سا آدمی بھی پوچھتا کہ آپ کس طریقہ پر چلتے ہیں تو آپ فرماتے کہ میں خلفاء کے راشدین کے طریقہ پر چلتا ہوں۔ اور تمام عمر حضرت علیؓ تقیہ کے پابند رہے۔ اور کبھی اپنے مذہب تشیع کو ظاہر نہیں کیا۔ الغرض اس مذہب کا دارومدار تقیہ ہے۔ اس کے سوا یہ فرقہ بیکار ہے، جیسا کہ لاٹھی کے سوا اندھا لاچار ہے ایسا ہی تقیہ کے سوا شیعہ ہونا دشوار ہے۔ جیسا کہ بیوہ اولاد کے بغیر چلنا محال ہے۔ ایسا ہی شیعہ اور تقیہ کا وصال ہے۔

فائدہ :- اگر شیعہ میں تقیہ نہ ہوتا تو یہ مذہب ایک قدم بھر آگے نہ بڑھ سکتا۔ الغرض جب اہل شیعہ نے سب سے بڑھ کر اہل بیت کی محبت کا دعویٰ کیا تو علمائے دین سنت اہل جماعت نے جو جو آئمہ علیہ السلام کی کتابوں میں فضائل اصحاب ثلاثہ کے لکھے تھے ان کے پیش کئے بخصوصاً حضرت علیؓ کا ابا بکر صدیقؓ و عمر فاروقؓ و عثمان بن عفانؓ کے ساتھ نل کر

نماز جماعت جمعہ جنازہ عیدین وغیرہ پڑھنا - اور جنگوں میں ان کا رفیق ہو کر مشورہ لینا اور امیر علیؓ کا اُن کے ساتھ بیعت کرنا اور ابابکر صدیقؓ کا جنازہ کرنا - اور عمر فاروقؓ کو اپنی دختر ام کلثومؓ کا نکاح کر دینا اور اپنے عہد خلافت میں حضرت علیؓ کا ہمیشہ اصحاب ثلاثہ کے فضائل بیان کرتے رہنا شیعوں کے پیش کیا - یہاں تک کہ جو گیاراں آئمہ تک سب نے اپنی اپنی کتابوں میں اصحاب ثلاثہ کے فضائل بیان فرمائے - سب اُن کے سامنے پیش کئے تو سب شیعہ نے خیال کیا کہ اگر ہم تمام اماموں کی کلام کو صحیح اور سچ مانیں گے تو پھر اس ہمارے مذہب تشیعی کی بیخ کنی ہو جائے گی - اور اگر ہم ظاہر طور پر ان آئمہ کے اقوال کو جھٹلائیں تو اس مذہب شیعہ سے خارج ہونا پڑے گا - اس لئے علمائے عقلا شیعہ نے ایک ایسا طریقہ سوچا کہ جس سے آئمہ علیہ السلام کی تکذیب بھی ہو جائے اور مذہب تشیعی بھی ہاتھ سے نہ جائے تو ایک لفظ خوش نمایعنی تقیہ کو آئمہ علیہ السلام کی طرف منسوب کیا اور اس کو اپنا اصل اصول دین قرار دیا جس سے دو نوں مطلب حاصل ہو گئے یعنی ایک تو اصحاب کبار کے فضائل کے انکار کا ہتھیار ہاتھ آیا - دوسرا آئمہ علیہ السلام کی کلام کو جھٹلا بھی دیا مگر اتنا لحاظ کیا کہ جھوٹ کے بجائے لفظ تقیہ سے کام لیا -

فائدہ :- دیکھو اس ابن سبا فرقے نے آئمہ علیہ السلام کو جھٹلا کر تین جرم کا مجرم بنایا - ایک تو آئمہ کو خدا کے سوائے اور سے ڈرنے کا الزام دیا - اور ان کو ڈرپوک اور بزدل بنایا - اور اس فرمان خداوندی کے مخالف قرار دیا کہ اللہ تعالےٰ اپنے مخلص بندوں کے حق میں ارشاد فرماتے ہیں - فَلَا تَخْشَوُا النَّاسَ وَاخْشَوْنِ - یعنی اے میرے بندو تم مت ڈرو کسی آدمی سے سوائے میرے - تو جب تقیہ کیا تو غیروں سے ڈر گیا - اور دوسرے آئمہ علیہ السلام کو بھی معاذ اللہ تہمت نفاق لگا کر اس آیت کا مصداق بنایا - جو پارہ چار سورۃ آل عمران میں ہے - يَقُوْلُوْنَ بِاَفْوَاهِهِمْ مَّا لَيْسَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ - یعنی منافق لوگ وہ بات نفاق کی مونہوں سے کہتے ہیں جو نہیں بیچ دلوں اُن کے - اور تیسرے آئمہ دین کو نعوذ باللہ لعنت کا مصداق بھی بنا دیا - جس طرح اللہ تعالےٰ نے فرمایا لَعْنَتُ اللّٰهِ عَلَى الْكٰذِبِيْنَ ٥ یعنی خدا کی لعنت ہے اُوپر اُن کے جھوٹ بولتے ہیں -

فائدہ :- برادران اسلام کو غور کرنا چاہیئے کہ جو فرقہ قرآن کریم اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو جھٹلائے اور صحابہ کرام کو لعنت پائے اور آئمہ علیہ السلام کو بھی جھوٹ بولنے کا الزام لگائے - اور جھوٹ بولنے کو نماز روزہ سے افضل بتائے جیسا کہ مذکور ہوا تَارِكُ التَّقِيَّةِ كَتَارِكِ الصَّلٰوةِ وَالصَّوْمِ - ترجمہ - یعنی چھوڑنے والا در پردہ جھوٹ کا مثل بے نماز بے روزہ کے ہے -

فائدہ :- شیعہ کہتے ہیں کہ تقیہ کے معنے جھوٹ کے نہیں - پھر اپنی عادت کے موافق چند صیغے گردان کے معنے حذر کردن خوف کردن پرہیز کردن بتاتے ہیں - اور چوتھے معنے رجو لغوی اور عرفی اور شرعی معنے ہیں کہ اور دل سے ڈر کر سچی بات چھپانا - اور جھوٹ ظاہر کرنا) حاصل کلام کہ اب بھی موجودہ شیعہ سے پوچھا جائے کہ جب اصحاب ثلاثہ حق پر نہ تھے تو آئمہ علیہ السلام نے اُن کی تعریف کیوں کی تو وہ بھی یہی جواب دیتے ہیں کہ انہوں نے تقیہ سے تعریف کی ورنہ ولی دشمن تھے - مگر جو شیعہ متقدمین تھے وہ اس تقیہ کے مخالف ہیں - جیسا کہ بڑا معتبر شیعہ ملا باقر مجلسی کتاب البحار الانوار کی جلد اول میں یہ تین حدیثیں نقل کرتے ہیں جن کے معنے یہ نکلتے ہیں کہ حضرت محمد رسول اللہ نے تقیہ بازوں پر لعنت فرمائی ہے - حدیث اول فَقَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِذَا ظَهَرَتِ الْبِدَعُ فِيْ اُمَّتِيْ فَلْيُظْهِرِ الْعَالِمُ عِلْمَهٗ فَاِنْ لَّمْ يَفْعَلْ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ - ترجمہ - زید بن محمد سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ جب میری امت میں نئی باتیں ظاہر ہونے لگیں تو عالم کو چاہیئے کہ ظاہر

Marfat.com

کرے علم اپنا پس اگر ایسے موقع پر خاموش رہے گا۔ پس اسی پر خدا کی لعنت ہے۔ دوسری حدیث عبداللہ بن ابا یدسے روایت ہے قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ تَعَالٰی لِمَا اتکاتِمُ یُبْعَثُ اَنْتَ اَھْلُ الْفِتْیَا مِنْہ :۔ ترجمہ۔ کہ فرمایا آپؐ نے جو کہ علم اپنے کو چھپانے والا عالم ہے اُٹھایا جاوے گا دن قیامت کے اور ہوگا سب سے زیادہ بدبو والا وَیُلْعَنُ عَلَیْہِ کُلُّ دَآبَّۃٍ حَتّٰی دَوَآبُّ الْاَرْضِ الصِّغَارِ ۔ اور لعنت کرتے ہیں اوپر اُس کے تمام جانور یہاں تک کہ جو زمین میں چھپے ہوئے چھوٹے چھوٹے کیڑے رہتے ہیں وہ بھی اس عالم کے چھپانیوالے پر لعنت کرتے ہیں

.فائدہ :۔ پس تقیہ کے معنے بھی حق بات کو چھپانے کے ہی ہیں ۔جس پر خدا رسول بلکہ تمام اشیاء زمین کے اندر رہنے والی لعنت کرتے ہیں۔

حدیث تیسری جو خاص حضرت علیؓ کرم اللہ وجہہ اپنی کتاب نہج البلاغت میں فرماتے ہیں عَلَامَۃُ الْاِیْمَانِ اِیْثَارُکَ الصِّدْقَ حَیْثُ یَضُرُّکَ عَلَی الْکِذْبِ حَیْثُ یَنْفَعُکَ ۔ ترجمہ :۔ نشانی ایمان کی یہ ہے کہ مقدم رکھ تو سچ کو اس جگہ کہ تیرا نقصان ہو، اور باز رہو تو جھوٹ سے اس جگہ کہ تیرا فائدہ ہو۔ یعنی اگر سچ بولنے سے تیرا نقصان ہو تو ہونے دے۔ اور اگر جھوٹ بولنے سے تجھکو فائدہ ہو تو بھی جھوٹ نہ بول۔ کیونکہ جھوٹ بولنا مومن کا کام نہیں کَمَا قَالَ النَّبِیُّ اَلْمُؤْمِنُ لَا یَکْذِبُ جیسا کہ فرمایا رسول اللہؐ نے کہ مومن کا کام نہیں کہ جھوٹ بولے۔ اور اللہ تعالےٰ نے فرمایا ہے لَعْنَتُ اللّٰہِ عَلَی الْکٰذِبِیْنَ ۔ یعنی لعنت ہے جھوٹ بولنے والوں پر اللہ کی۔

غزل

جو ایسے لعین مذہب کو اپنا دین ٹھیراتے ہیں
رب رسول جس مذہب پر لعنت فرماتے ہیں

بلکہ جو شئے بھی زمین آسمان پر چلتی ہے!
سب کی سب تقیہ بازوں پر لعنت ہی کرتی ہے

کیا ایسے لعین مذہب کو تعلق ہے دین سے
جس کی بنا ہو جھوٹ پر اپنے یقین سے

تُو ذرا مردانگی والی جس کوئوں بھی آوے
تن جگہ اوہ بھی چپ کر دا دل نہ مول چرادے

دین اندر نقصان جے ویکھے یا کھوہے کوئی سرداری
یا پھر ستراں اپنیاں اندر دیکھے کجھ خواری!

تے رافضیاں نے شاہ علیؓ پر سب کجھ ثابت کیتا
جد عثمانؓ قرآن گھٹایا تد بھی رہیا چپیتا

تے جد ابوبکرؓ خلافت کھوہی گلو چہ رسّا پایا
بھی جد عمرؓ نے ماریا حضرت فاطمہؓ حمل گرایا

حضرت محسن خبیثیاں نے ایہ جس دا نام ٹکایا
ایہ سب جھوٹ طوفان بنا کر ذِمّے عشر لگایا

بھی ام کلثومؓ جو بیٹی شاہ دی دوہتی پاک نبیؐ دی
عمرؓ دھگانے گھر لے ودھیا ایہہ سب انہاں پلیدی

ایہ رافضیاں طوفان ہولائے ہرگز سچ نہ جاتوں
جو شاہ علیؓ نوں ایسا جانن خالی دین ایماناں

اوہ ہکو شیر بہادر جن اناتاں مار ونجائی
صدیقؓ عمرؓ عثمانؓ کی طاقت کرن اس نال لڑائی

نال اوس ہزاراں جن انسان فرشتے بھائی
صدیقؓ عمرؓ عثمانؓ کی طاقت کرن اس نال لڑائی

اسد اللہ اس نام ٹکایا حضرت نبی الٰہی!
صدیقؓ عمرؓ عثمانؓ کی طاقت کرن اس نال لڑائی

باماں کوٹ خیبر دے حیدرؓ مانگ پارو دا اڈائی!
صدیقؓ عمرؓ عثمانؓ کی طاقت کرن اس نال لڑائی

ذوالفقار تلوار علیؓ چوداں طبقاں پاڑ ونجائی
صدیقؓ عمرؓ عثمانؓ کی طاقت کرن اس نال لڑائی

ہاشمی سائے تیغ بہادر پر ثانی تنہاں نہ کائی
وہ گھٹ جانن والا کافر اس وچ شک نہ کائی

جائے حق نبلنے ہوئے جوہاں شان سوائی

تقیہ کرنا جائز ناہیں وچ اسلام نہ آوے ۔۔۔ اتے تقیہ بازاں اوپر لعنت رب فرماوے
بھلا جے علیؓ تقیہ کردا معاویہؓ نال نہ لڑدا ۔۔۔ جمل صفین تے نال خوارج جنگ کیوں پھر کردا
وچ خلافت اپنی ایہ سب کیتے جنگ علیؓ نے ۔۔۔ جیکر فرض تقیہ تاں کیوں چھوڑیا کیوں ولی نے
جیکر تیرا سچ منائیے تاں بھی توں ہیں کوڑا! ۔۔۔ جیکر علیؓ تقیہ کیتا توں کیوں چھوڑیا بوڑا!
خلفاء دی علی متابعت کیتی مگر نمازاں پڑھیاں ۔۔۔ توں کیوں نال اونہاں دے لاویں گدڑ دی ہنگراڑیاں
نال جماعت نماز نہ پڑھدے آکر وچ مسیتاں ۔۔۔ نیک اعمالوں رڈی ہوئی ٹولی ایہ خبیثاں

فصل دوم

دربحث معصومیت انبیاء واعتراض شیعہ کا جواب

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ ۙ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ مَالِکِ یَوْمِ الدِّیْنِ ۙ اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْھِمْ غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْھِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ ۝ اٰمِیْن وَصَلَّی اللّٰہُ عَلٰی خَیْرِ خَلْقِہٖ مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَاَھْلِ بَیْتِہٖ اَجْمَعِیْنَ بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ

برادران اسلام کو غور کرنا چاہیے کہ شیعہ لوگ انبیاء علیہم السلام اور اہل بیت پر کیا کیا تہمتیں لگاتے ہیں۔ اور الٹا سنت اہل جماعت کا نام بدنام کرتے ہیں کہ یہ انبیاء کو معصوم نہیں جانتے۔ اور الٹا اہل بیت کو اچھا نہیں مانتے اب ہم ہر دو فریق کی تحریر لکھتے ہیں جس سے معلوم ہو جائے گا کہ سچا کون اور جھوٹا کون ہے۔

اعتراض اوّل: شیعوں کا سنت اہل جماعت پر اوّل یہ اعتراض ہے جو کہ پارہ سولہ[۱۶] سورۃ طٰہٰ میں اللہ تعالےٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کے حق میں فرمایا وَعَصٰٓی اٰدَمُ رَبَّہٗ فَغَوٰی ثُمَّ اجْتَبٰہُ رَبُّہٗ فَتَابَ عَلَیْہِ وَھَدٰی۔ ترجمہ۔ اور بے فرمانی کی آدم نے اپنے رب کے حکم کی یعنی سوائے اجازت جنت میں گندم کا دانہ کھا لیا۔ پھر راہ سے بھاگا۔ پھر نوازش کی اس کی رب اس کے نے اور متوجہ ہوا طرف اس کی اور راہ پر لایا اس کو یعنی آدم علیہ السلام کو خطا معاف فرما کر اللہ تعالےٰ نے اپنا مقبول بنا لیا۔

فائدہ: ۔ اس آیت میں سنت اہل جماعت نے کونسی بے ادبی کی ہے۔ وہی ترجمہ کیا ہے جس طرح اللہ تعالےٰ نے فرمایا ہے۔

اعتراض دوم: ۔ جو موسیٰ علیہ السلام نے ایک قبطی کو مکّہ مارا اور وہ مرگیا۔ تو بارگاہ ایزدی میں عرض کیا جیسا کہ پارہ بیس[۲۰] سورۃ قصص میں ہے قَالَ رَبِّ اِنِّیْ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ فَاغْفِرْ لِیْ فَغَفَرَ لَہٗ اِنَّہٗ ھُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ ترجمہ۔ کہا اے رب میرے تحقیق میں نے ظلم کیا ہے جان اپنی پر پس بخش واسطے میرے خطا میری پس معاف کی اللہ تعالےٰ نے اس کی خطا۔ تحقیق اللہ تعالےٰ معاف کرنیوالا مہربان ہے۔

اعتراض سوم: ۔ جو حضرت داؤد علیہ السلام نے ایک عورت سے نکاح کرنا چاہا جس کی منگنی کی درخواست کر چکے تھے۔ اور یہ کوئی بڑا گناہ نہیں تھا۔ مگر پاک لوگوں کے واسطے یہ بھی عار ہے۔ چنانچہ اس سے بھی داؤد علیہ السلام نے بارگاہ ایزدی میں معافی کی عرض کی۔ جیسا کہ پارہ تیئیس[۲۳] سورۃ صٓ میں ہے فَاسْتَغْفَرَ رَبَّہٗ وَخَرَّ رَاکِعًا وَّاَنَابَ ۝ فَغَفَرْنَا لَہٗ

Marfat.com

ذَالِكَ :- پس معاف کیا اس کو رب اس کے نے اور گرا سجدہ میں اور رجوع کیا - یعنی توبہ کی اس خطا سے پس معاف کیا اُس کو رب اُس کے نے -

فائدہ :- برادران اسلام ان قصوں کو جو اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں فرمائے ہیں پڑھنے کا سنت اہل جماعت پر کیا الزام آتا ہے - جیسا شیعہ پڑھتے ہیں ویسا ہی سُنّی بھی پڑھتے ہیں

اعتراض چہارم :- یہ حدیث جو رسول پاکؐ نے حضرت ابراہیمؑ کے قصہ میں فرمائی ہے - اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ قَالَ لَمْ یَکْذِبْ اِبْرَاھِیْمُ اِلَّا ثَلٰثَ کِذْبَاتٍ - ترجمہ - تحقیق فرمایا رسول خداؐ نے نہیں جھوٹ بولے ابراہیم سوا تین جگہ کے -

فائدہ :- جھوٹ اوّل جو ابراہیمؑ نے اپنی زوجہ کو ہمشیرہ فرمایا تو اس سے آپ کی خاص مراد اخوۃ اسلام تھی - جیسا کہ قرآن کریم سورۃ حجرات میں ہے اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ اِخْوَۃٌ - سوا اس کے نہیں کہ تمام مومن مرد عورت آپس میں ایک دوسرے کے بھائی بہن ہیں - اور حدیث شریف میں آتا ہے کُلُّ مُؤْمِنٍ اِخْوَۃٌ - یعنی فرمایا محمد الرسول اللہؐ نے کہ ہر ایک مومن دوسرے مومن کا بھائی ہے -

جھوٹ دوم :- جب کفار شریہ نے حضرت ابراہیم کو میلہ شرک پر بلایا تو آپ نے فرمایا میں بیمار ہوں - اس سے مراد آپ کی بیماری روحانی تھی - جیسا کہ قرآن میں ہے اِنِّیْ سَقِیْمٌ یعنی تحقیق میں بیمار ہوں -

جھوٹ سوم :- بتوں کو توڑنے کے بعد جب کفار نے آپ سے پوچھا کہ تم نے ان بتوں کو توڑا ہے - تو فرمایا نہیں - اس بڑے بُت نے ان تمام چھوٹے بتوں کو توڑ ڈالا ہے - اس سے مراد ابراہیمؑ کی ان کفار کو ذلیل کرنے کی تھی - تاکہ خود کہیں اور اقرار کریں - کہ یہ کچھ نہیں کر سکتے - تاکہ ان پر میری حجت قائم ہو جائے - جیسا کہ اللہ تعالیٰ پارہ ستاراں سورۃ انبیا میں فرماتے ہیں - وَتَاللّٰہِ لَاَکِیْدَنَّ اَصْنَامَکُمْ بَعْدَ اَنْ تُوَلُّوْا مُدْبِرِیْنَ - اور فرمایا ابراہیمؑ نے قسم ہے خدا کی البتہ تدبیر کروں گا میں بتوں تمہاری کی جب تم پیٹھ پھیرو گے - پس جب کفار جنگل کو چلے گئے واسطے خوشی کے فَجَعَلَھُمْ جُذَاذًا اِلَّا کَبِیْرًا لَّھُمْ لَعَلَّھُمْ اِلَیْہِ یَرْجِعُوْنَ - پس کیا تمام بتوں کو ٹکڑے ٹکڑے مگر ایک بڑے کو نہ توڑا تاکہ وہ ایمان لائیں - قَالُوْا ءَاَنْتَ فَعَلْتَ ھٰذَا بِاٰلِھَتِنَا یٰۤاِبْرٰھِیْمُ - ترجمہ - جب جنگل سے پھرے کفار اور پایا بُت خانہ ٹکڑے ٹکڑے تو کہا ابراہیمؑ کو کہ تو نے ہی ہمارے بتوں کو توڑا ہے قَالَ بَلْ فَعَلَہٗ کَبِیْرُھُمْ ھٰذَا فَسْئَلُوْھُمْ اِنْ کَانُوْا یَنْطِقُوْنَ ○ ترجمہ - کہا ابراہیمؑ نے میں نے یہ کام نہیں کیا بلکہ اُس بڑے بُت نے کیا ہے - یعنی اس بڑے بُت نے تمام چھوٹے بتوں کو مار ڈالا ہے اگر میں جھوٹ بولتا ہوں تو تم ان بتوں سے دریافت کر لو - جب کفار نے اپنی زبان سے اقرار کیا کہ یہ بُت تو بول نہیں سکتے تب ابراہیمؑ نے فرمایا قَالَ اَفَتَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰہِ مَا لَا یَنْفَعُکُمْ شَیْئًا وَّلَا یَضُرُّکُمْ ○ کیا پس عبادت کرتے ہو تم ان بتوں کی سوائے اللہ کے کہ نہ تو یہ تم کو فائدہ دیتے ہیں اور نہ ہی یہ کچھ نقصان کر سکتے ہیں اُفٍّ لَّکُمْ وَلِمَا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰہِ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ترجمہ - تف ہے تم کو اور اس چیز کو کہ سوائے اللہ کے پوجتے ہو اور پس عقل نہیں کرتے ہو تم

فائدہ :- اس حدیث سے نہ تو کہیں جھوٹ کو دخل ہے اور نہ ہی اس آیت سے تقیہ ثابت ہوتا ہے - اگر تقیہ جائز ہوتا تو جس وقت نمرود نے ابراہیم کو منجنیق میں ڈالا تھا - اسوقت تقیہ سے نمرود کو خدا کہہ دیتے -

غزل

اب سُنیئے پیغمبروں پر شیعوں کا اعتقاد
کیا کیا کرتے ہیں اُن کے حق میں فساد!

شیعہ کہتے ہیں کہ سُنی بتاتے ہیں انبیاء کو خطا وار
اے تم شیعوں کا بھی کرتے ہیں اعتقاد اظہار

Marfat.com

انہیں کی کتابوں سے پڑھ کر سُناتے ہیں! پھر جھوٹے بیجا کو اُس کے گھر تک پہنچاتے ہیں! •

اوّل آدمؑ کے حق میں سنو اُن کا بیان کیا کیا جوڑتے ہیں اُنکے حق میں بہتان وطوفان

جیسا کہ شیخ صدوق صاحب طائفہ ابو جعفر بن محمد بن علی بن حسین بن موسیٰ بن بابویہ القمی بن کتاب خصال میں یہ متواتر روایت فرماتے ہیں قَالَ اُصُوْلُ الْکُفْرِ ثَلٰثَۃٌ اَلْحِرْصُ وَالْاِسْتِکْبَارُ وَالْحَسَدُ ۔ کہا علماء شیعہ نے کہ مُدھ کفر کا تین چیزیں ہیں سو یہ تینوں ہی حضرت آدم علیہ السلام میں پائی گئیں چنانچہ عیون الاخبار میں شیعہ صاحب بڑے فخر سے فرماتے ہیں۔ وَھُوَ ھٰذَا اِنَّہٗ قَالَ اٰدَمُ حِیْنَ اَکْرَمَہُ اللّٰہُ تَعَالٰی بِاِسْجَادِ الْمَلٰٓئِکَۃِ وَاِدْخَالِہِ الْجَنَّۃَ ۔ ترجمہ۔ تحقیق کہا آدم علیہ السلام نے جس وقت بزرگی دی اللہ نے اُس کو ساتھ سجدہ کرنے فرشتوں کے اور وقت داخل ہونے جنت کے۔ قَالَ فِیْ نَفْسِہٖ اَنَا اَکْرَمُ الْخَلْقِ فَنَادَی اللّٰہُ عَزَّوَجَلَّ ۔ دل میں کہ مجھ کو اللہ تعالیٰ نے تمام خلقت سے افضل بنایا ہے۔ یعنی آدم علیہ السلام نے دل میں کہا کہ مجھ کو اللہ تعالیٰ نے تمام مخلوقات سے افضل بنایا ہے۔ فَارْفَعْ رَأْسَکَ یَا اٰدَمُ فَانْظُرْ سَاقَ عَرْشِیْ فَرَفَعَ رَاْسَہٗ ۔ پس حکم ہوا اے آدم اٹھا سر اپنا اوپر کی طرف۔ پس جب سر اٹھایا آدم علیہ السلام نے طرف عرش معلّی کے فَوَجَدَ مَکْتُوْبًا لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ تو لکھا ہوا پایا ساق عرش پر لا الٰہ الا اللہ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ وَعَلِیٌّ وَلِیُّ اللّٰہِ اَمِیْرُالْمُؤْمِنِیْنَ وَزَوْجَتُہٗ فَاطِمَۃُ سَیِّدَۃُ نِسَآءِ الْعٰلَمِیْنَ وَالْحَسَنُ وَالْحُسَیْنُ شَبَابُ اَھْلِ الْجَنَّۃِ ترجمہ۔ نہیں کوئی معبود سوائے اللہ کے محمد اللہ کے رسول ہیں۔ اور حضرت علی اللہ کا ولی اور سردار ہے تمام مومنوں کا۔ اور زوجہ اُس کی فاطمہ سردار ہے تمام جہان کی عورتوں کی اور حسن حسین سردار اور جوان ہیں اہل جنت کے فَقَالَ اٰدَمُ یَارَبِّ مَنْ ھٰؤُلَآءِ ۔ پس کہا آدم علیہ السلام نے اے رب میرے یہ کون ہیں فَقَالَ عَزَّوَجَلَّ ھٰؤُلَآءِ مِنْ ذُرِّیَّتِکَ وَھُمْ خَیْرٌ مِّنْکَ وَمِنْ جَمِیْعِ الْخَلْقِ فرمایا اللہ تعالیٰ نے یہ ہیں اولاد تیری سے اور یہ بہتر ہیں تجھ سے بلکہ تمام مخلوقات سے وَلَوْلَاھُمْ مَا خَلَقْتُکَ فَاِنْ تَنْظُرِ الیہم بعین الحسد اگر میں ان کو پیدا نہ کرتا تو پیدا نہ کرتا تجھ کو۔ بلکہ تمام جہان زمین آسمان جن انسان حیوان کو پیدا نہ کرتا۔ پس دیکھا آدم علیہ السلام نے پنجتن پاک کو نظر حسد سے یعنی آدم نے پنجتن پاک کا رتبہ سن کر حسد کیا فَاَخْرَجَکَ مِنْ جَوَارِیْ فَنَظَرَ اِلَیْھِمْ بِعَیْنِ الْحَسَدِ پس نکال دیا اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کو اپنی ہمسائیگی یعنی بہشت سے بسبب حسد کی نگاہ سے دیکھنے طرف پنجتن پاک کے فَسَلَّطَ عَلَیْہِ الشَّیْطٰنُ حَتّٰی اَکَلَ مِنْ شَجَرَۃِ الَّتِیْ نَھَی اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا پس غالب کیا اوپر اس کے شیطان کو تا چکھا یا آدم علیہ السلام نے اس درخت سے جس سے منع کیا گیا تھا۔ حاصل کلام شیعہ کا یہ اعتقاد ہے کہ آدم علیہ السلام بسبب حسد کرنے کے آئمہ علیہ السلام کے شان سے یعنی پنجتن پاک کے شان کا منکر ہونے سے ہی جنت سے نکالے گئے تھے۔ ورنہ اور کوئی سبب آدمؑ کے جنت سے نکلنے کا نہیں تھا۔ اور حضرت یونس علیہ السلام بھی آئمہ علیہ السلام کی بے ادبی کی وجہ سے مچھلی کے پیٹ میں قید کئے گئے تھے جیسا کہ کلینی ابی عبداللہ نقل کرتے ہیں۔ عَنْ اَبِیْ عَبْدِ اللّٰہِ اِنَّ یُوْنُسَ عَلَیْہِ السَّلَامُ قَدْ اَتٰی ذَنْبًا کَانَ الْمَوْتُ عَلَیْہِ ھَلَاکًا ۔ ترجمہ۔ کلینی نے عبداللہ سے روایت کی ہے۔ کہ تحقیق یونس علیہ السلام نے البتہ ایسا گناہ کیا کہ اس پر اس کی موت بھی ہلاکت کا سبب تھی۔ اور مُلّا باقر مجلسی ابو حمزہ ثمالی سے روایت کرتے ہیں کہ ایک دن عبداللہ نے امام زین العابدینؑ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی کہ یا حضرت یونس علیہ السلام چالیس سال پیٹ مچھلی میں کیوں قید کئے گئے تھے۔ حضرت امام زین العابدین نے فرمایا کہ جب یونس علیہ السلام کو حکم خداوندی ارسال ہوا کہ اے یونسؑ تم ولایت علی کرم اللہ وجہہ امیرالمومنین اور دیگر اماموں پر ایمان لاؤ تو انہوں نے انکار کیا کہ ہم نے اُن کو نہ دیکھا ہے اور نہ سنا ہے ہم کیسے ان کو خلافت پر ایمان لائیں۔ اس کی انکار کی وجہ سے اُن کو چالیس سال مچھلی کے پیٹ میں

Marfat.com

قید کر دیا گیا۔ کہ اُس کی موت بھی اس پر ہلاکت کا سبب تھی۔

مسئلہ :- ایسے ہی شیعہ کی معتبر کتاب مناقب مرتضوی میں ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر حضرت محمد الرسول اللہ تک جتنے انبیاء علیہم السلام گذرے ہیں ولایت یعنی خلافت یا امامت امیرالمومنین علی کرم اللہ وجہٗ کی سب کے سامنے پیش کی گئی تھی تو سب انبیاء علیہم نے اس امامت آئمہ سے انکار کیا تھا۔ اسی خطا کے سبب سے سب انبیاء پر مصیبتیں آئی ہیں چنانچہ آدم علیہ السلام کا جنت سے باہر آنا نوح علیہ السلام کو کفار نے ستانا۔ ابراہیم علیہ السلام کو نمرود نے چخہ پر چڑھانا۔ اور یونس علیہ السلام کا مچھلی کے پیٹ میں جانا۔ ایوب علیہ السلام کا بدن کیڑوں نے کھانا۔ یعقوب علیہ السلام کا اسی برس کی جدائی میں رُلانا اور یوسف علیہ السلام کو مصر میں غلام بنانا۔ عیسیٰ علیہ السلام کو یہودیوں نے ستانا۔ غرضیکہ ہر ایک نبی پر جو بھی مصیبت آئی اُس کا یہی سبب تھا۔ کہ انہوں نے آئمہ علیہ السلام کی ولایت سے انکار کیا

غزل

اب سُن لی تم نے ذرا شیعوں کی کلام ! — کہ کس طرح لگاتے ہیں انبیاء پر الزام

جاہل لوگوں کو ستاتے ہیں گفتار ! — کہ اہل سُنّت انبیاء کو کہتے ہیں خطا وار !

سُنّی تو ہر نبیؑ کو ہیں معصوم جانتے !! — کسی نبیؑ کو بھی نہیں مجرم پہچانتے !!

مصیبت جو ان پر آئی ان کی بلندی کا سبب تھا — مصائب میں گرفتار کیا ان کو رب تھا

جیسا کہ حدیث ترمذی میں ہے راوی جس کا ابن ماجہ ہے قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ اِذَا اَحَبَّ الْقَوْمَ اِبْتَلَاھُمْ اللّٰہُ فِیْ مُصِیْبَتُ الْکَبِیْرِ ۔ فرمایا محمد الرسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے جس وقت اللہ تعالےٰ کسی قوم کو دوست رکھنا چاہتا ہے تو اُس قوم کو بڑی بھاری مصیبت میں گرفتار کرتا ہے۔ الغرض جو مصائب انبیاء علیہم السلام پر آتے ہیں وہ سب ان کی بلندی درجات کا ہی سبب تھا۔

غزل

امام حسینؓ جو کربلا میں کرب پایا — شباب اہل جنت اپنا نام رکھایا

مرض کہ ہر مومن مصیبت کے سبب کے — درجے بلند پائے نزد اپنے رب کے

اِنَّ اللّٰہَ مَعَ الصَّابِرِیْنَ ہے مومنوں کی شان میں — مگر گرتے ہیں بے صبری جو قاصر ہیں ایمان میں!

اِنَّمَا یُوَفَّی الصّٰبِرُوْنَ اَجْرَھُمْ بِغَیْرِ حِسَابٍ — سوا اس کے نہیں کہ مومنوں کو اجر ملتا ہے بحساب

غزل

مگر شیعہ کہتے ہیں جو ہر نبیؑ پر مصیبت آ پڑی — وہ انکار آئمہ کی ولایت کا سبب تھی !

ہر نبی کو آئمہ کے انکار سے خطا دار بنایا — کسی نبیؑ کو معاذ اللہ گناہ سے نہ بچایا

پر اُلٹی تہمت انہوں نے سُنیوں کو لگائی — کہ یہ انبیاء کو کہتے ہیں گنہ گار بھائی !

نوٹ :- پس شیعہ لوگ انبیاء علیہم السلام کو گنہ گار تو آپ کہتے ہیں اور تہمت سنت اہل جماعت کو لگاتے ہیں کہ یہ انبیاء کو معصوم نہیں جانتے ۔

ذکر بہتان ہائے شیعہ در حق اہلبیت

اب ذرا سُنیئے شیعوں کی اہل بیت کے حق میں گفتار کیسے کیسے افترے ان پر لگاتے ہیں بے وقار!

بُہتانِ اوّل :- حضرت علی کرم اللہ وجہہ پر تمام شیعہ متفق ہو کر یہ طوفان باندھتے ہیں ۔ کہ ظاہر طور پر حضرت علیؓ اصحاب ثہ سے میل جول صرف زبانی زبانی رکھتے تھے ۔ اور درحقیقت آپ اپنے دل میں ان سے سخت رنج رکھتے بلکہ ان کو مومن نہیں نتے تھے ۔

جواب :- اب صاحب عقل کو جاننا چاہیئے کہ اڑھائی سال خلافت ابوبکرؓ اور دس سال خلافت عمر فاروقؓ اور چند ماہ گیارہ ل خلافت عثمان غنیؓ کی رہی گویا تمام عرصہ خلافت ثلاثہ کچھ ماہ کم یا زیادہ چوبیس سال گذرا ۔ کیا اتنے سال حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے اق ہی دل میں رکھا جو نعوذ باللہ من ذالک منافق کی علامت ہے حالانکہ چوبیس سال آپ اُن کے پیچھے نمازیں جمعہ عیدین جنازے یرہ پڑھتے رہے اور اُن کے علم کے تلے کفار سے جنگ و جدال بھی کرتے رہے ۔

بُہتانِ دوم :- یہ بھی اظہر من الشمس ہے کہ حضرات شیعہ نے حضرت علیؓ پر بہتان لگایا ہے کہ باوجود موجودگی حضرت کرم اللہ وجہہ عمر فاروقؓ نے حضرت بی بی فاطمہؓ کو اتنا مارا کہ آپ کا حمل بھی گر گیا ۔ جس کا نام شیعہ نے محسن رکھا ہے ۔

جواب :- اوّل تو ہمارا سنت اہل جماعت کا ایمان ہے کہ مشرق سے لے کر مغرب تک کسی آدمی کو طاقت ہی نہ تھی کہ حضرت کرم اللہ وجہہ کا مقابلہ کرے جیسا کہ جنگ خیبر کا واقعہ مشہور ہے کہ باراں کوٹ خیبر ایک دن کے اندر فتح کر لئے تھے جس کی تح سے تمام اصحابؓ تنگ تھے ۔

دیگر جواب :- شیعہ اپنی کتاب تذکرۃ الطاہرین صفحہ ستاسٹھ میں لکھتے ہیں کہ جب حضرت بی بی فاطمہؓ کے وصال کا وقت یب آیا تو آپ نے حضرت علی کو وصیت فرمائی کہ اے علی میرا کفن دفن جنازہ وغیرہ رات کے وقت ہی کرنا تاکہ غیر محرم نظر نہ پڑے ۔ تو حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے آپ کی وصیت کے مطابق عمل کیا ۔ جب لوگوں کو خبر ہوئی تو لوگوں نے حضرت طمہؓ کو قبر سے نکال کر جنازہ کرنا چاہا ۔ جیسا کہ نقل ہے ۔ فَبَلَغَ ذَالِكَ اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ مِنْ دَارِهٖ غَضْبًا وَقَدْ اَحْمَرَ جهه ۔ ترجمہ - جب امیر المومنین کو خبر ہوئی کہ لوگ حضرت فاطمہؓ کو قبر سے نکال کر جنازہ کرنا چاہتے ہیں تو اُسی وقت اپنے رسے تشریف لائے ۔ اور چہرہ مبارک آپ کا بسبب غصہ کے سرخ ہو گیا ۔ اور فرمایا کہ اگر کوئی شخص حضرت فاطمہؓ کی قبر سے ک کنکر بھی اٹھائے گا تو میں اس تلوار ذوالفقار سے اس کا سر جدا کر دوں گا خَوَّلَى الْقَوْمُ قَطْعًا قَطْعًا ۔ پس تمام لوگ پ کے غصہ کو دیکھ کر ڈر کر بھاگ گئے اور کسی کو جرأت نہ پڑتی کہ آپ کا مقابلہ کرے ۔

فائدہ :- برادران اسلام کو غور کرنا چاہیئے کہ آپ کتنے غیرت مند تھے یہاں تک کہ حضرت فاطمہؓ کی لاش مبارک بھی غیر محرم آدمی کی نظر پڑنے سے غیرت کرتے تھے ۔ تو جب آپ زندہ تھیں ۔ اس وقت حضرت علیؓ کی موجودگی میں کس کو طاقت کہ آپ کی طرف نگاہ بھی کرے ۔ ایک عمر فاروقؓ نہیں اگر تمام جہان بھی جمع ہو جاتا تو بھی کسی کو طاقت نہ تھی کہ حضرت فاطمہؓ کو صدمہ ئے ۔ غرضیکہ اور بھی ایسے بہت ہی بہتان لگاتے ہیں جن کا نام و نشان سنت اہل جماعت کی کتابوں میں کہیں نہیں پایا جاتا ف کم علم اور جاہل ان پڑھ لوگوں کو ورغلانے اور گمراہ کرنے کو ایسی ایسی باتیں کرتے ہیں ۔

حضرت علیؓ ڈا کرے مقابلہ طاقت قدرت کینوں — اوہ ہکو غالب مشرق مغرب آکھ سناداں تینوں
باراں در خیبر دے جس نے پل وچہ توڑ وکھائے — جنہاں توڑن کولوں عاجز سب اصحابی آئے
ذوالفقار تلوار علیؓ دی جس دا ثانی نہ پایا — باراں کوٹاں تائیں جس نے وانگ بارود اڑایا
حیدر شیر بہادر نامی بھائی نبیؐ الٰہی ! — صدیقؓ عمرؓ عثمانؓ کی طاقت کرن اس نال لڑائی
جو کہن صدیقؓ عمرؓ عثمانؓ نے ہے خلافت کھوئی — اوہناں ہتک علیؓ حیدر دی کیتی جسدی حد نہ کوئی
اوہ کی جانن شان علیؓ دی جاہل لوگ دیوانے — شان علی دا رتبہ جانن بھی عمرؓ صدیقؓ عثمانؓ تے

Marfat.com

"جنہاں ہکدوجے سنگ زندگی بھائیاں وانگ گذاری — وقت نبی ؐ بھی بعد نبی ؐ دے نال پیار نیاری!
ہن پچھلگاں ٹوٹے آپو آپ بنائے کھاتے — صدیق ؓ عمر ؓ عثمان ؓ علی ؓ سنگ فرق نہ جان زائی
یارب کریں ہدایت اینہاں کرکے فضل الٰہی! — صدیق ؓ عمر ؓ عثمان ؓ علی ؓ سنگ فرق نہ جانی ہانی

بہتان سوم :- تذکرۃ الطہرین صفحہ بیاسی میں لکھاہے۔ فی الحدیث القدسی علیٰ ما ذکرہ الزمخشری۔

ترجمہ۔ ذکر کیا زمخشری نے کہ حدیث قدسی میں اللہ تعالےٰ فرماتا ہے کہ جس نے فرمانبرداری کی حضرت علی کرم اللہ وجہٗ کی وہ ضرور داخل جنت ہوگا۔ اگرچہ بے فرمانی کرے میری جیسا کہ اِنَّ حُبَّ عَلِیٍّ ھُوَ الْاِیْمَانُ الْکَامِلُ۔ یعنی حب علی کی ایمان کامل ہے کہ اُس کو کوئی گناہ نقصان نہیں دیتا خواہ وہ کیسا ہی بدافعال ہو۔

فائدہ :- یہ بھی حضرت علی ؓ پر شیعہ کا صاف بہتان ہے۔ کیونکہ اللہ تعالےٰ قرآن پاک میں فرماتا ہے اَطِیْعُوا اللّٰہَ وَاَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ۔ یعنی تابعداری کرو اللہ کی اور اُس کے رسول کی تب تم مومن ہوگے ورنہ نہیں اور اس بہتان میں اللہ تعالیٰ کی بھی ہتک ہے اس لئے کہ فرمانبرداری مقدم ہے اللہ تعالےٰ کی حضرت علی کرم اللہ وجہٗ کی فرمانبرداری سے

بہتان اوّل شیعہ بر حضرت فاطمہ ؓ

یہ بہتان سورج کی طرح روشن ہے کہ جو حضرت فاطمہ ؓ کو باغ فدک کے بارہ میں لگاتے ہیں۔ کہ حضرت فاطمہ ؓ نے کئی دفعہ دربار حضرت ابابکر ؓ میں عام اجلاس کے سامنے جاکر وداد ئی دہائی کی۔ حتیٰ کہ سرِ مبارک سے کپڑا اتار کر بھی پکارا کہ اے لوگو میری امداد کرو۔ یعنی مجھے باغ فدک خلیفہ اوّل سے لے دو۔ مگر کسی شخص نے بھی آپ کی فریادرسی نہ کی۔ اور حضرت فاطمہ ؓ نے تادم اخیر اس ناراضگی کے سبب سے صدیق اکبر ؓ سے کلام نہ کی

فائدہ :- مفصل حال باغ فدک کا انشاء اللہ تعالےٰ آگے لکھا جائے گا۔

جواب اوّل :- اس بہتان کا یہ ہے کہ جناب حضرت فاطمہ ؓ حرص دنیا سے پاک تھے۔ اُن کو مال دنیا سے چنداں نسبت ہی نہ تھی کہ اتنی عاجزی کرتے۔

جواب دوم :- اس بہتان کا یہ ہے کہ حضرت فاطمہ اس قدر پردہ نشین تھے کہ تمام عمر آپ نے کسی غیر محرم آدمی سے کلام نہیں کی۔ اور نہ ہی کسی طرف نظر کی ہے۔ حتیٰ کہ بروقت وفات آپ نے جناب حضرت علی علیہ السلام کو وصیت فرمائی کہ میرا جنازہ رات کے وقت قبرستان کی طرف لے جانا۔ تاکہ غیر محرم آدمی کی نظر بھی میرے جنازہ پر نہ پڑے۔

فائدہ :- غور کرنا چاہیئے کہ ایسی پردہ نشین پارسا پاک دامن عورت عام اجلاس میں جا سکتی ہے۔ اور نعوذ باللہ من ذالک کپڑا سر سے اتار سکتی ہے۔ اور پھر دنیا کی خاطر عام اجلاس میں حال پکار سکتی ہے۔ جس کو حضرت رسول پاک نے فرمایا ہے۔ اَلدُّنْیَا جِیْفَۃٌ وَّطَالِبُھَا کِلَابٌ۔ یعنی دنیا مردار ہے اور اُس کا طالب کتا ہے حاشا وکلا یہ کام حضرت فاطمہ ؓ نے ہرگز ہرگز نہیں کیا۔

بہتان دوم شیعہ بر حضرت فاطمہ ؓ

چنانچہ تذکرۃ الطہرین شیعہ کی معتبر کتاب کے صفحہ چھتالیس پر درج ہے کہ امام باقر علیہ السلام سے روایت ہے کہ حضرت فاطمہ قیامت کے دن دوزخ کے دروازہ پر کھڑے ہوکر ہر ایک شخص کے چہرہ کی طرف نظر کریں گی۔ پس ایک شخص کو بسبب گناہ کے فرشتے پکڑ کر دوزخ کے قریب لائیں گے۔ تو جناب سیدہ ؓ اُس کے چہرہ کی طرف دیکھیں گے۔ تو اُس کے چہرہ پر

Marfat.com

کا محبت اہل بیت کا لکھا ہوگا۔ تو حضرت فاطمہؓ جناب باری تعالیٰ سے دعا کریں گے کہ یا باری تعالیٰ کیا تو نے وعدہ نہیں کیا تھا کہ جو کوئی فاطمہؓ کی اولاد کو دوست رکھے گا میں اس کو دوزخ میں نہ جلاؤں گا۔ پس وہ وعدہ اپنا پورا فرما۔ پس اللہ تعالیٰ فرمائیں گے فَمَنْ قَرَاَتْ بَیْنَ عَیْنَیْهِ مُؤْمِنًا فَخُذْ بِیَدِهٖ وَاَدْخِلْهُ الْجَنَّةَ ط۔ ترجمہ :۔ یعنی اے فاطمہؓ تجھے اجازت ہے کہ جس شخص کے ماتھے پر لفظ مومن یا محبت اہلبیت کا لکھا ہوا تو دیکھے تو اُس کا ہاتھ پکڑ کر جنت میں لے جا۔

جواب اوّل :۔ ناظرین کو غور کرنا چاہیئے کہ ابھی بہتان اوّل کے جواب میں اوپر ذکر ہوا ہے۔ حضرت فاطمہؓ اپنا جنازہ بھی غیر محرم کو دکھانا پسند نہیں فرماتے تھے تو غیر محرم آدمیوں کو دیکھنا اور اُن کو پکڑ کر بہشت میں لے جانا کب پسند کرتے ہیں۔ کیا مومن تو تمام آپ کے غلام اور فرزند ہیں۔ کافروں سے آپ کو کیا تعلق کہ اُن کی طرف دیکھیں اور اُن کے چہرہ ناپاک کی پہچان کریں۔ یہ سب جاہلوں کے گمراہ کرنے کو بہتان باندھے گئے ہیں کہ مُنہ سر سینہ پیٹ کر دوزخی بنیں۔

جواب دوم :۔ حدیث شریف میں آیا ہے کہ قیامت کے دن سب سے اوّل حضرت فاطمہؓ کی سواری پلصراط سے گذرے گی اور بوقت گذرنے آپ کے تمام انبیاء علیہم السلام و اولیاء کرام و تمام اہل اسلام کو حکم ہوگا کہ تمام اپنی اپنی آنکھیں بند کر دو چنانچہ حکم باری تعالیٰ کا سُن کر تمام لوگ آنکھیں بند کر لیویں گے۔ جب حضرت سیدہؓ کی سواری پلصراط سے گذر جائے گی تو تمام لوگ آنکھیں کھول لیں گے

فائدہ :۔ ناظرین کو غور کرنا چاہیئے کہ جو ایسی پارسا ہوں جن کے گذرنے پر انبیاء علیہم السلام کو آنکھیں بند کرنے کا حکم ہو۔ خیر البشر کی بیٹی پر کسی کی نظر نہ پڑے۔ کیا وہ عام مومن یا معاذاللہ کافروں کی طرف دیکھ سکتی ہیں۔ یا دیکھنا پسند کرتی ہیں۔ یہ بات ہرگز ہرگز درست نہیں۔ بلکہ جاہلوں کو گمراہ کرنے کے واسطے افترٰی بنایا گیا ہے۔ اور ایسے ہی کئی بہتان ہیں جن میں سے بعض کو ہم موقع موقع پر درج کر چکے ہیں۔

بہتان ہائے شیعہ بر امامین حضرت حسنین قرۃ العینؓ

بہتان اوّل :۔ حضرت امام حسنؓ حسینؓ پر بھی پوشیدہ طور پر کئی بہتان ہیں۔ جو گہری نظر سے معلوم ہوتے ہیں۔ چنانچہ شیعہ کا خاص مذہب ہے جس کو علامہ فصول وغیرہ نے نقل کیا ہے۔ لکھتے ہیں کہ امام حسینؓ علیہ السلام امام حسنؓ پر جب امیر معاویہؓ کے ساتھ صلح کر لی تھی سخت ناراض تھے۔ بلکہ امام حسین علیہ السلام فرماتے تھے کہ اگر میرا ناک یا کان کاٹا جاتا تو مجھے اتنا بُرا معلوم نہ ہوتا جتنا کہ مجھے صلح کرنی امام حسنؓ کی امیر معاویہؓ کے ساتھ بُری معلوم ہوئی ہے

بہتان دوم شیعہ :۔ شیعہ صاحب اپنے اماموں پر یہ بھی افترا باندھتے ہیں کہ اُن کا ظاہر اُن کے باطن سے اس قدر مختلف تھا کہ اگر ظاہر میں میت پر نماز جنازہ پڑھتے ہیں تو باطن میں اسی میت کے لئے بددعا کرتے ہیں۔ اور اپنے مخلص شیعوں کو بھی تعلیم دیتے رہے ہیں۔ جیسا کہ اصول کافی صفحہ ۹۹ میں روایت ہے۔ عَنْ اَبِیْ عَبْدِ اللّٰہِ اِنَّ رَجُلًا مِّنَ الْمُنَافِقِیْنَ مَاتَ فَخَرَجَ الْحُسَیْنُ ابْنُ عَلِیٍّ یَمْشِیْ مَعَهٗ مَوْلًی لَهٗ فَقَالَ الْحُسَیْنُ ترجمہ۔ امام جعفر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص منافق فوت ہو گیا تو امام حسینؓ بن علیؓ اس کے جنازہ پر تشریف لے جا رہے تھے تو راستہ میں آپ کو اپنا ایک غلام ملا۔ آپ نے اُس کو فرمایا کہ اے فلاں تو کہاں جاتا ہے۔ اس غلام نے جواب دیا کہ یا حضرت میں فلاں شخص کے جنازہ کے لئے جاتا ہوں۔ امام نے فرمایا کہ تو میرے پاس کھڑا ہو جا اور جو میں کہوں سُنتے جانا۔ اور اسی طرح کہتے جانا۔ پس جب میت کے وارث نے تکبیر کہی تو امام صاحب نے بھی تکبیر کہہ کر یوں کہنا شروع کیا کہ اے اللہ تو اس بندہ پر لعنت بھیج جو ہزار ہا لعنتیں ایک دوسری سے ملی ہوئی ہوں۔ اور اس کو بہت سخت عذاب کر

Marfat.com

فائدہ :- نعوذ باللہ من ذالک یہ منافقوں کا طریقہ ہے ظاہر میں کچھ اور باطن میں کچھ یہ لغاتی حصلتیں پاک لوگوں کی طرف نسبت کرنا منافقوں کا کام ہے ۔ دیگر مجھے غالباً یقین ہے کہ جو شیعہ لوگ آجکل اہل سنت کے جنازہ میں شامل ہوتے ہیں یہ بھی ایسے ہی کلمات کہتے ہوں گے ۔

بہتان شیعہ بر امام باقرؓ بن زین العابدینؓ

شیعہ اپنی کتاب فروع کافی جلد دوم صفحہ ۶۱ میں لکھتے ہیں کہ امام باقر اپنی شرمگاہ پر نورہ یعنی پوڈر لگا کر لوگوں کے سامنے ہو جایا کرتے تھے ۔ اور ستر پوشی کے واسطے صرف پوڈر کو کافی سمجھتے تھے جیسا کہ لکھتے ہیں اَنَّ اَبَا جَعْفَرٍ دَخَلَ ذَاتَ یَوْمِ الْحَمَّامَ فَتَنَوَّرَ - ترجمہ - تحقیق امام باقرؓ ایک دن حمام میں داخل ہوئے اور اوپر اپنے پوڈر لگایا فَلَمَّا اَنْ اَطْبَقَتِ النُّوْرَۃُ عَلٰی بَدَنِہٖ

ترجمہ - تحقیق امام باقر ایک دن حمام میں داخل ہوئے اور اوپر اپنے پوڈر لگایا ۔ فَلَمَّا اَنْ اَطْبَقَتِ النُّوْرَۃُ عَلٰی بَدَنِہٖ الخ

پس جب پوڈر اُن کے بدن پر لگ گیا تو آپ نے تہبند اپنا اُتار دیا - تب غلام نے عرض کی کہ میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں آپ تو ہر وقت تہبند باندھنے کا حکم فرماتے ہو - اور اب آپ نے خود اپنے بدن سے تہبند اتار دیا ہے ، تو امام صاحب نے فرمایا کہ تو نہیں جانتا وہ یعنی پوڈر شرمگاہ کو ڈھانپ دیتا ہے

فائدہ :- دیکھو صاحبان شیعہ نے امام باقرؓ پر کتنا بڑا بہتان لگایا ہے جس کو کوئی عقلمند انسان تسلیم نہیں کر سکتا اور نہ ہی کوئی ایسا فعل کرنا پسند کرتا ہے - پس میرا غالباً قیاس ہے کہ آجکل جو ننگے فقیر بھنگی چرسی لنگوٹیاں وغیرہ باندھتے ہیں جو خلاف شرع ہوتی ہیں وہ اسی روایت کے مطابق باندھتے ہوں گے ۔

بہتان ہائے شیعہ بر امام جعفر صادق علیہ السلام

بہتان اوّل :- شیعہ کہتے ہیں کہ ہمارے پاس ایک قرآن مجید سوائے اس قرآن مروجہ کے ہے جو حضرت فاطمہؓ پر نازل ہوا تھا - اور قرآن فاطمہؓ اس قرآن مروجہ سے تین حصے زیادہ ہے - گویا یہ قرآن مروجہ اُس قرآن کی چوتھائی ہے جیسا کہ اصول کافی صفحہ ۱۳۶ پر درج ہے - ثُمَّ قَالَ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰہِ وَعِنْدَنَا لَمُصْحَفُ فَاطِمَۃَ مَا یُدْرِیْہِمْ الخ :- ایک لمبی روایت میں ہے کہ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ ہمارے پاس ایک قرآن فاطمہؓ ہے جو حضرت فاطمہؓ پر ان کے رب نے نازل فرمایا تھا قَالَ مُصْحَفٌ فِیْہِ مِثْلُ قُرْاٰنِکُمْ ھٰذَا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فرمایا وہ ایسا قرآن ہے جو تمہارے قرآن سے تین حصے زیادہ ہے وَاللّٰہِ مَا فِیْہِ مِنْ قُرْاٰنِکُمْ حَرْفٌ وَّاحِدٌ ط قسم ہے خدا کی اس میں تمہارے قرآن کا ایک حرف نہیں ہے ۔

فائدہ :- اے ناظرین ذرا خیال کرو کتنا بڑا بہتان حضرت امام صاحب پر لگاتے ہیں - اہل سنت کی کتابیں تو درکنار خاص شیعہ کی بعض کتابوں میں بھی لکھا ہے کہ سوا اس قرآن موجودہ کے اور کوئی قرآن نہیں ہے - مثلاً عمدۃ البیان میں ہے - مگر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے درحقیقت سب شیعہ کا عقیدہ اصول کافی والا ہی ہے - اسی لئے یہ اس قرآن موجودہ کو حفظ نہیں کرتے اور تجربہ سے معلوم ہوا ہے کہ شیعوں میں کوئی حافظ نہیں ہوتا

بہتان دوم بر امام جعفرؓ :- اصول کافی جلد ثانی صفحہ ۱۹۸ میں عبدالرحمن ابن کثیر نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ زنا بھی ایک قسم کا نکاح ہے - عَنْ اَبِیْ عَبْدِ اللّٰہِ قَالَ جَاءَتْ اِمْرَءَۃٌ اِلٰی عُمَرَ فَقَالَتْ اِنِّیْ زَنَیْتُ فَطَہِّرْنِیْ فَاَمَرَ بِہَا - ترجمہ - امام جعفر صادق فرماتے ہیں کہ حضرت عمرؓ کے پاس ایک

Marfat.com

عورت آئی اور عرض کی کہ یا حضرت مجھ سے زنا سرزد ہوا ہے۔ آپ اس گناہ سے مجھے پاک کریں پس حضرت عمرؓ نے اس کو حد کرنے کا حکم فرمایا۔ فَأُخْبِرَ بِذَالِكَ أَمِيْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ فَقَالَ كَيْفَ زَنَيْتِ ۔ پس جب حضرت علیؓ کو اس واقعہ کی خبر ہوئی تو فرمایا اے عورت تو نے کس طرح زنا کیا ہے فَقَالَتْ مَرَرْتُ بِالْبَادِيَةِ فَأَصَابَنِيْ عَطَشٌ شَدِيْدٌ پس اس عورت نے عرض کیا کہ یا حضرت میں جنگل میں گئی ہوئی تھی وہاں مجھے سخت پیاس لگی فَاسْتَسْقَيْتُ إِعْرَابِيًّا فَأَبَى أَنْ يَسْقِيَنِيْ إِلَّا أَمْكَنْتُهُ مِنْ نَفْسِيْ ۔ پس ایک گاؤں والے سے میں نے پانی مانگا تو اس نے کہا کہ تو میرے نفس کی خواہش پوری کر تو میں تم کو پانی دوں گا ورنہ پانی نہیں ملے گا۔ فَلَمَّا أَجْهَدَ نِي الْعَطَشُ سَقَانِيْ فَأَمْكَنْتُهُ مِنْ نَفْسِيْ ۔ پس جب پیاس نے مجھے بہت تنگ کیا تو میں اس کی خواہش پوری کرنے پر راضی ہوگئی اور پانی لے کر پی لیا۔ فَقَالَ أَمِيْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ تَزْوِيْجٌ وَرَبِّ الْكَعْبَةِ ۔ پس یہ سن کر حضرت علی کرم اللہ وجہ نے فرمایا کہ مجھے قسم ہے بیت اللہ کی یہ تو عین نکاح ہے زنا نہیں۔

فائدہ :۔ دیکھو صاحبان یہ حضرت علیؓ اور حضرت جعفر صادق علیہ السلام پر کتنا بڑا بہتان ہے کہ زنا کو بھی نکاح بنا دیا۔ غالباً میرا قیاس ہے کہ تمام بازاری عورتوں نے اسی واسطے مذہب شیعہ کو اختیار کر رکھا ہے کہ اس مذہب میں زنا کی کسی طرح بھی تعزیر نہیں ہے۔ اور متعہ مذہب شیعہ میں کمال فضیلت رکھتا ہے۔

بہتان سوم :۔ تذکرۃ الطہرین میں صفحہ ۸۰ پر مرقوم ہے کہ کتاب امالی میں صفوان حمال سے روایت ہے کہ ایک دن میں امام جعفر صادقؓ کے پاس گیا۔ اور عرض کی کہ یا حضرت میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں میں نے سنا ہے کہ آپ فرماتے ہیں کہ ہمارے شیعہ سب داخل جنت ہیں۔ اگرچہ انہوں نے حقوق اللہ اور حقوق العباد میں کتنی ہی کوتاہی کیوں نہ کی ہو۔ تو امام جعفر صادقؓ نے فرمایا کہ ہمارے ہاں شیعہ سب داخل جنت ہیں خواہ وہ کیسے ہی بداعمال ہوں یعنی زانی شرابی بے نماز بے روزے تارک زکوٰۃ تارک حج بے فرمان والدین استاد۔ جوئے باز ڈاکو۔ چور وغیرہ بدعمل کیوں نہ ہوں۔ کیونکہ جو حقوق العباد ہمارے شیعوں پر ہوں گے وہ ہم خمس میں حساب کر لیں گے۔ اور جو حقوق اللہ ہوں گے وہ ہم اللہ تعالےٰ سے بخشوا لیں گے۔ بہرحال ہم اپنے کسی شیعہ کو بھی دوزخ میں نہ جانے دیں گے۔

فائدہ :۔ یہ صاف بہتان ہے کیونکہ جو حقوق العباد ہیں وہ تو کسی صورت میں بھی معاف نہیں ہو سکتے۔ جب تک حق والا معاف نہ کرے خواہ وہ حق مال ہو، خواہ حق عزت حرمت ہو۔ چنانچہ اللہ تعالےٰ نے پارہ تیس سورۃ اذا زلزلت میں ارشاد فرمایا ہے وَمَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَّرَهٗ ط ترجمہ۔ پس جو کوئی ایک ذرہ بھر بھی برائی کرے گا اس کو پالے گا۔ یعنی خشخاش کے دانہ جتنی برائی کی سزا بھی پوری ملے گی دیگر خمس تو کھا گیا بادشاہ مار بال لوگوں کا مجرے لیا جائے گا مثل مشہور ہے۔ نانی نے خصم کیتا دوہترے کو چٹی۔ اگر مسئلہ خمس کا دیکھنا ہو تو فروع پارہ دسں میں دیکھو۔

فصل تیسری

شیعوں کا نام رافضی تب سے پڑا ہے جب سے انہوں نے امام زیدؒ جو حضرت امام حسینؓ کا پوتا اور حضرت علیؓ کا پڑوتا تھا کو شہید کر ڈالا۔

جسدن زیدؒ شہید کرا یا رل کے انہاں پلیداں　　رافضی یعنی تارک اسدن نام پیا بے دیناں

اوہ سید آل رسول اللہ دی انہاں امام بنایا
ایہ گل شیعاں بھانی ناہیں دشمن اُسدے ہوئے
نال ہشام دے جنگ کرن نوں کیتی اونہاں تیاری
فوجاں جدوں مقابل ہویاں ہوئی جنگ نیاری
ایہ دوست اہل البیت نبی دے سارے گھر نوں مورے
ایہ پوتا شاہ حسین ولی دا انہاں شہید کرایا
کرکے ترک امام اپنے نوں جاں اوہ نٹھے سارے
بھی وقت شہادت سید آکھیا ایہ مینوں چھوڑ سدھارے

بُرا نہ کہو اصحاباں تائیں زیدؓ اونہاں فرمایا
بظاہر دوست بنکے اُسدی خدمت بیچ کھلوئے
خبر نہ اوسنوں جو ایہ دشمن وچوں قوم ہماری
تیراں ہزار سپاہی آہا رافضیاں غدار کاری!
زیدؓ شہید ہویا اسجگہ بھی کجھ سنگی تھوڑے
نال امام حسینؓ جویں سی کربل ظلم کمایا
رافضی نام اونہاں دا ہویا اسدن کولوں پیارے
رَافِضُوْنَ فَهُمْ فَرَافِضُوْنَ تاں ایہ لقب لائے

مجلس سولویں ۱۶

در طعن ہائے شیعہ بر اصحابہ کرامؓ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِيْنَ ۝ اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَهُ الْكَرِيْمِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِيْنَ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ ۝ پارہ دس سورۃ توبہ میں اللہ تعالےٰ جل جلالہٗ نے اصحابہ اکرامؓ کا شان اور ایمان یوں ارشاد فرمایا۔ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ۝ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَهَاجَرُوْا وَجَاهَدُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَالَّذِيْنَ اٰوَوْا وَّنَصَرُوْا اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ حَقًّا ؕ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّرِزْقٌ كَرِيْمٌ ۔

ترجمہ۔ اور وہ لوگ جو ایمان لائے اللہ پر اور رسول اللہ پر اور وطن اپنا چھوڑا خدمت اسلام کے واسطے۔ اور جنگ کیا کفار سے بیچ راہ اسلام کے۔ اور وہ لوگ جنہوں نے جگہ دی مہاجروں کو اور مدد کی ان کی ہرطرح سے وہ وہ لوگ ہیں سچے مومن اور واسطے ان لوگوں کے بخشش ہے اور رزق ہے اچھا۔

فائدہ:۔ یہاں اللہ تعالےٰ نے مہاجر اور انصار کی تعریف فرماکر بخشش اور رزق نیک کا بھی وعدہ فرمایا ہے۔ اور اس وعدہ خداوندی کے مستحق سب سے اول چہار یار محمد الرسول اللہ ہیں۔ یعنی ابابکر صدیقؓ۔ عمر فاروقؓ۔ عثمان غنیؓ۔ علی کرم اللہ وجہٗ جن کا خاتمہ بھی باایمان ہوا۔ اور اپنے اپنے زمانہ خلافت میں رزق بھی عمدہ سے عمدہ پایا۔ اور درحقیقت سب اصحاب اس میں شامل ہیں۔

طعن اوّل شیعہ بر عمر فاروقؓ

شیعہ کہتے ہیں کہ بیماری کی حالت میں حضرت محمد الرسول اللہ نے کاغذ اور قلم دوات مانگی تو اصحاب مرتد ہو گئے حضرت عمرؓ نے کہا کہ اسوقت حضرت کو تکلیف ہے ہم کو خدا کا قرآن ہی کافی ہے۔ پس عمرؓ نے بے ادبی کی اور حکم کی تعمیل نہ کی ایسی ایسی باتیں بناکر جاہل غریب مسلمانوں کو اصحاب ثلاثہ سے بداعتقاد کرتے ہیں۔

جواب:۔ یہ قصہ کتب اہل سنت میں اس طرح لکھا ہے کہ جمعرات کو حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سخت بیمار ہو گئے۔ جب درد کا غلبہ ہوا تو آنحضرت نے فرمایا کہ کاغذ قلم دوات لاؤ تو میں تم کو کچھ وصیت لکھدوں تاکہ میرے بعد تم کبھی نہ بھولو۔ تو بعض

Marfat.com

اصحابوں نے کاغذ لانے میں کچھ گفت گو کی۔ بعض نے کہا کہ لانا چاہیے۔ اور بعض نے کہا کہ اسوقت آپ کو تکلیف ہوگی کاغذ نہیں لانا چاہیئے۔ بعض نے کہا کہ حضورؐ کو شدت مرض سے ہذیان نہ ہوگیا ہو۔ بعض نے کہا کہ پھر دوبارہ دریافت کرنا چاہیئے۔ جب حضرت عمر فاروقؓ نے دیکھا کہ اصحاب آپس میں جھگڑ رہے ہیں تو فرمایا کہ خاموش رہو۔ اسوقت حضورؐ کو شدت کی درد نہایت سخت ہو رہی ہے جھگڑنے سے کوئی فائدہ نہیں۔ ہم کو کتاب اللہ کافی ہے۔ آخر بعض اصحابؓ نے حضورؐ سے کاغذ منگوانے کی کیفیت دریافت کی تو آپؐ نے فرمایا تم لوگ اس وقت مجھ سے دُور ہو جاؤ۔ میں جس چیز میں مشغول ہوں وہ اس سے بہتر ہے

دیکھو حضرت محمد مصطفےٰ ۔۔۔ حضرت عمرؓ کے مطابق ہی کہا
مجھے نہ بلاؤ نبیؐ کا ارشاد ہے ۔۔۔ بات تو صرف یہی ہے باقی سب شیعہ کا عناد ہے
شیعہ کہتے ہیں ہذیان کی نسبت مصطفےٰ کو دی ۔۔۔ اس میں ہے بے ادبی احمد مختار کی!
یہ مرض آگے بھی انبیاء کو ہے لاحق ہوا ۔۔۔ پڑھ قرآن میں فَخَرَّ مُوْسٰی صَاعِقًا

جیسا کہ پارہ ۹ سورۃ اعراف میں ہے۔ فَلَمَّا تَجَلّٰی رَبُّهٗ لِلْجَبَلِ جَعَلَهٗ دَكًّا وَّخَرَّ مُوْسٰی صَعِقًا ؕ ترجمہ:۔ پس جب موسیٰ علیہ السلام بیہوش ہو کر گر پڑے

فائدہ:۔ یعنی جب موسیٰ علیہ السلام نے دیدار الٰہی دنیا میں طلب کیا تو یہ واقعہ ہوا۔ اور حدیث شریف میں آیا ہے کہ جب نفخہ صور کا پھونکا جاوے گا تب انبیاء علیہم السلام سوا موسیٰ علیہ السلام کے بیہوش ہو جائیں گے۔ کیونکہ وہ دنیا میں نور الٰہی کی جھلک دیکھ چکے تھے۔

جواب دوم:۔ اگر کاغذ قلم دوات کا منگوانا اور لکھنا بقول شیعہ حکم اللہ تعالےٰ کا تھا تو نعوذ باللہ من ذالک حضرت محمد الرسول اللہ بھی خاطی ٹھہرے کیونکہ اللہ تعالےٰ کے حکم کی نافرمانی کی۔ جیسا کہ اللہ تعالےٰ پارہ ۶ سورۃ مائدہ میں ارشاد فرماتے ہیں يَا أَيُّهَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَا أُنْزِلَ إِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ وَإِنْ لَّمْ تَفْعَلْ فَمَا بَلَّغْتَ رِسَالَتَهٗ ؕ ترجمہ۔ اے رسول پہنچا دے تمام مخلوق کو جو کچھ اتارا ہے رب تیرے نے تیری طرف اگر ایک حکم بھی میرا تو نے مخلوق کو نہ پہنچایا تو گویا تو نے میرا کوئی حکم بھی نہیں پہنچایا۔

جیکر توں ہک امر اساڈا خلقت کنوں لکایا! ۔۔۔ گویا کوئی نہ حکم اساڈا خلقت نوں پہنچایا!
جو کل خلقت توں ڈریا ناہیں عمر کنوں کد ڈردا ۔۔۔ ایہ شیعہ صاحب قدر کی جانن پاک نبیؐ سرکردا
جے اوہ کم ضروری ہوندا کردے نبیؐ الٰہی ۔۔۔ ہتکیاں ہوڑیاں مول نہ رہندا پاک رسول تعالیٰ
یا اوہ کم جے دینی ہوندا کردے نبیؐ الٰہی ۔۔۔ اسے پر سب کجھ سمجھے جانے ہرگز ایہ گل ناہی
کجھ تدبیر سیاست یا کوئی بندوبست اصحاباں ۔۔۔ لکھنا سی منظور نبیؐ نوں آیا وچہ کتاباں
لکھن دی کجھ حاجت ناہیں آکھیا گیا زبانی ۔۔۔ عمرؓ صلاح دتی جو ستی پاک رسولؐ گرامی

مسئلہ:۔ مسلم و بخاری شریف میں ہے کہ حضرت محمد الرسول اللہؐ نے قریب وفات کے تین چیزوں کی وصیت فرمانے کے لئے قلم دوات منگوائی تھی سودہ وصیت درد کے بعد آرام ہونے کے وقت آپؐ نے زبانی فرمایا کہ ایک تو مشرکین کو عرب کے ٹاپو سے باہر نکال دینا۔ دوسرا قاصدوں کے ساتھ سلوک رکھنا جیسا کہ میں رکھتا ہوں۔ تیسرا اسامہ کا لشکر تیار کر کے شام ملک میں جلدی بھیج دینا۔

جواب سوم:۔ قرطاس یعنی کاغذ کا واقعہ جمعرات کا ہے۔ اور آپ نے پیر وار یعنی سوموار کے دن انتقال فرمایا۔ الغرض

لہ پس گر پڑے موسیٰ علیہ السلام بیہوش ہو کر۔

Marfat.com

کہ آپ نے اس واقعہ کے بعد پانچ دن زندہ رہ کر دار فانی سے رحلت فرمائی - اگر یہ حکم فرض ہوتا کہ خلافت حضرت علیؓ کو ملنی چاہیے تو ضرور ہی ان پانچ دنوں میں آپ لکھ دیتے - نعوذ باللہ من ذالک - کیا خدا تعالیٰ کو بھی حضرت عمرؓ کا خوف تھا - کہ ان پانچ دنوں میں کوئی آیت نہ ارسال فرمائی - کہ خلافت حضرت علیؓ کو ملنی چاہیے

ہویا معلوم جو دعویٰ شیعہ بالکل جھوٹا آیا ۔۔۔ جھوٹ طوفان بنا کر اینہاں جاہلاں نوں بھرمایا
خلافت لکھن کارن کاغذ ناں حضرت منگوایا ۔۔۔ تے نہ جبرائیلؑ فرشتہ حکم الٰہی آیا ! ! !
جیکر حکم اللہ دا ہوندا سُنتوں میرے بھائی ۔۔۔ لکھدے جھبدے نبیؐ الٰہی دیر نہ کردے کائی

فائدہ :- یہ جو شیعہ اس مقام پر حضرت عمرؓ پر طعن کرتے ہیں کہ حضرت عمرؓ نے محمد الرسول اللہ کو کاغذ نہ لکھنے دیا - اور کہا کہ ہم کو قرآن کافی ہے - لکھنے کی کوئی ضرورت نہیں - یہ شیعہ صاحب کے فہم کا قصور ہے - اور اس کا جواب اول یہ ہے کہ جس وقت کاغذ لکھنے کا حکم آپؐ نے دیا تھا تو عام اصحابہ کرام کو حکم دیا تھا نہ کہ صرف حضرت عمرؓ کو دیا تھا

جواب دوم یہ ہے - کہ اس جگہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ بھی موجود تھے - اُن کا ہاتھ کیسے کاغذ لانے سے روکا تھا - اور یہ جو حضرت عمرؓ نے عرض کی تھی کہ حضرتؐ لکھنے کی کوئی ضرورت نہیں ہم کو قرآن کافی ہے اس کہنے کی وجہ یہ تھی کہ حضرت محمد الرسول اللہؐ پر قرآن کریم تمام ہو چکا تھا - اور دین کامل ہو چکا تھا - باقی کوئی کسر نہ تھی کہ جس کو حضرت محمد الرسول اللہ لکھتے - جیسا کہ پارہ چھ سورۃ مائدہ میں ہے - اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ - ترجمہ - آج دن میں نے کامل کر دیا واسطے تمہارے دین تمہارا اور تمام کر دیں اوپر تمہارے نعمتیں -

خیر خواہی لے کارن کاغذ حضرت عمرؓ ہٹایا ۔۔۔ ویر عداوت نال کسیدے ہرگز ناہیں آیا
نہ کوئی بے فرمانی کیتی ہرگز اُس نے کائی ۔۔۔ سی تکلیف نبی دی کارن دل وچہ شفقت آئی
ایسے نازک وقت اندر کجھ لکھن مناسب ناہیں ۔۔۔ جیوں کر ہے دستور بزرگاں شفقت کرن تداہیں
جیوں استاد بیمار شاگرد ایہ اویوں عرض گذارے ۔۔۔ سبق نہیں اج پڑھناں لائق اے استاد ہمارے
اُستاد کہے آ سبق پڑھیں شاگرد ایہ عرض سنائے ۔۔۔ ہے تکلیف تساوں حضرت پڑھنا سبق نہ بھاوے
اس انکار نہ آکھن بلکہ ہے ایہ شفقت بھاری ۔۔۔ عمرؓ خلیفے ایس طرح سی اویوں عرض گذاری !

شعر

چشم بد اندیش برکندہ باش ۔۔۔ عیب نمائش ہنر در نظر کاش
آنکھ بُرے دشمن کی انے اللہ ہلاک ہووے ۔۔۔ جو ہنر بھی بیچ آنکھ اُسکی کے عیب دکھائی دیتا ہے

فائدہ :- اسی طرح اور بھی کئی طعن تشنیع حضرت عمرؓ فاروق پر کرتے ہیں کبھی کہتے ہیں کہ وہ نبوۃ پر شاکی یعنی شک کرنیوالا تھا کبھی کچھ اور کبھی کچھ طعن کرتے ہیں - جن کا ذکر کرنا بسبب طوالت کے چھوڑ دیا گیا ہے -

طعن دوم در تجہیز تکفین حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم بر اصحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین

شیعہ کہتے ہیں کہ اصحاب ثلاثہ طمع دنیا کے سبب سے جھگڑ لے خلافت میں پڑ گئے - اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کی نعش مبارک تین دن تک پڑی رہی - اور کوئی اصحاب تجہیز و تکفین میں شامل نہ ہوا - اور نہ ہی کسی نے جنازہ پڑھا - اسی طرح حضرت فاطمہؓ کے جنازہ پر بھی کوئی شریک نہ ہوا - ایسے ہی کئی طرح کے من گھڑت ڈھکوسلے بنا کر جاہل مسلمانوں کو سنا کر بد اعتقاد کر دیتے ہیں - اور گمراہ کر دیتے ہیں -

Marfat.com

جواب اوّل :- یہ طعن شیعہ کا اصحابہ کرام پر بالکل غلط ہے۔ کیونکہ شیعہ کی ہی کتاب اصول کافی صفحہ ۲۷۶ پر درج ہے عَنْ اَبِیْ جَعْفَرَ صَلَّتْ عَلَیْہِ الْمَلَائِکَۃُ وَالْمُھَاجِرِیْنَ وَالْاَنْصَارِیْنَ فَوْجًا فَوْجًا ۔ ترجمہ - روایت ہے کہ امام جعفرؓ نے فرمایا کہ جب حضرت محمد الرسول اللہ کی روح مبارک قبض کی گئی۔ تو اوّل آپ کا جنازہ فرشتوں نے پڑھا پھر مہاجرین یعنی ابا بکرؓ صدیق و عمر فاروقؓ. عثمانؓ بن عفانؓ وغیرہ نے۔ پھر تمام مدینہ کے رہنے والوں نے۔ الغرض کہ دس دس آدمی جنازہ آپ کا پڑھتے تھے۔ اور حضرت عمرؓ دروازہ میں کھڑے فرماتے تھے کہ جنازہ اور اہل بیت کو خالی کرو۔ جیسا کہ امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں وَنَادٰی عُمَرَ بِنْ خِطَابَ خَلُّوْا الْجَنَازَۃَ وَاَھْلَھَا ۔ ترجمہ - حضرت عمرؓ پکارتے جاتے تھے کہ اے لوگو خالی کرو جنازہ اور اُس کے اہل کو۔

امام جعفرؓ دی خود زبانی ایہ گل ثابت ہوئی — سب اصحاب جنازہ پڑھیا خالی رہیا نہ کوئی
ایہ دھوکا دیون کارن شیعاں جھوٹی گل بنائی — اصحاب نبیؐ دیاں حب زیادہ دنیا سنگ لگائی
بعد نبیؐ مرتد ہوئے سب کہن ایمانوں خالی! — ہک سلامت علیؓ رہیا اتے بھی چند شخص کمالی

یعنی سلمان فارسیؓ اور ابو ذر غفاریؓ اور مقدادؓ اصلی سلامت رہے تھے۔ اور عمار بن یاسر تردد میں تھا سوائے ان تین اصحابؓ کے دیگر سب اصحاب بعد وفات محمد الرسول اللہؐ کے مرتد ہو گئے تھے۔

جواب دوم :- جب حضرت محمد الرسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قریب الموت ہوئے تو آپ نے وصیت فرمائی کہ مجھ کو سوا اہل بیت میرے کے اور کوئی غسل نہ دیوے۔ اور جنازہ میرا بعد غسل کے میری قبر کے پاس رکھ دینا۔ کیونکہ اوّل میرا جنازہ حضرت جبریل علیہ السلام اور دیگر ملائکہ پڑھیں گے۔ پھر اہل بیت میرے بعد مہاجرین میرا جنازہ پڑھیں گے پھر انصار پھر عام لوگ فوجیں فوجیں جنازہ کے لئے آئیں گے۔ چنانچہ ویسا ہی ہوا۔ مطابق فرمان غسل کے لئے پانچ شخص مقرر ہوئے۔ ایک حضرت علی کرم اللہ وجہٗ اور دونوں صاحبزادے امام حسنؓ و حسینؓ اور دو غلام ایک حضرت عباسؓ کا اور ایک حضرت عقیلؓ کا غلام اور یہ بھی آپ کی وصیت تھی کہ اے علیؓ سوا تیرے تمام آنکھیں بند کر لیں۔ ورنہ جو کوئی میرے جسم مبارک کو دیکھے گا وہ نابینا ہو جائے گا۔ کیونکہ سوائے حضرت علیؓ کے کسی کو طاقت نہیں کہ میری فوتگی کے بعد میرے جسم کی بھی طرف دیکھ سکے۔ چنانچہ ویسا ہی کیا گیا۔

فائدہ :- برادران اسلام بتایئے۔ اس بات میں اصحابہ کرام کا کیا قصور ہے۔ ہر ایک نے فرمان نبویؐ پر عمل کیا۔

جواب سوم :- شیعہ کی معتبر کتاب جلاء العیون میں درج ہے کہ ابا بکرؓ صدیق حضرت محمد الرسول اللہ کا جنازہ پیش امام ہو کر پڑھانے لگے تو حضرت علیؓ نے حضرت ابا بکر صدیقؓ کو پیچھے ہٹا دیا۔ اور خود امام ہو کر جنازہ پڑھایا۔ اور بعد دیگر اصحابوں کو اجازت جنازہ پڑھنے کی دی۔ یہاں تک کہ دس دس آدمی داخل ہوتے تھے اور جنازہ پڑھتے تھے جیسا کہ اوپر ذکر ہوا ہے۔ بعض شیعہ غریب جاہل مسلمانوں کو دھوکا دینے کو یہ شعر پڑھتے ہیں ؎

چوں اصحابہ حُبِّ دنیا داشتی — نبیؐ را از بے کفن بگذاشتی

ترجمہ - یعنی اصحابہ کو ایسی محبت دنیا کی تھی کہ انہوں نے محمد الرسول اللہؐ کو بے کفن اور بے جنازہ ہی چھوڑ دیا۔

فائدہ :- اور یہ شیعہ کا صاف جھوٹ اور بہتان ہے۔ کیونکہ کتب شیعہ سے بھی ثابت ہوتا ہے کہ تمام اصحاب محمد الرسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جنازہ پڑھا تھا۔ جیسا کہ تذکرۃ الطاہرین صفحہ ۱۸ پر لکھا ہے کہ حضرت محمد الرسول اللہؐ کو غسل دیا حضرت علی کرم اللہ وجہٗ نے وَکَفَّنَہٗ وَصَلّٰی عَلَیْہِ مَعَ مَلَائِکَۃِ السَّمٰوٰتِ وَمَعَ بَنِیْ ھَاشِمٍ وَالْمُھَاجِرِیْنَ وَالْاَنْصَارِ وَدَفَنَہٗ اور کفن دیا اور جنازہ پڑھا ساتھ فرشتوں کے اور بنی ہاشم کے اور مہاجرین کے اور انصار کے اور

Marfat.com

دفن کیا حضرت محمد الرسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو۔

فائدہ :۔ یعنی ملائکہ اور مہاجر اور انصار نے ملکر جنازہ پڑھا۔ تو یہ بات اظہر من الشمس ہے کہ سب سے اول مہاجر حضرت ابا بکر صدیقؓ اور عمرؓ فاروق اور عثمان غنیؓ ہیں۔

مسئلہ :۔ اگر حضرت علیؓ کو حضرت صدیق اکبرؓ و حضرت عمر فاروقؓ کے ساتھ دلی رنج ہوتا تو وقت غسل اُن کو شامل کرکے اندھے کر دیتے۔ پس اس قرینہ سے معلوم ہوتا ہے کہ اصحاب ثلاثہؓ اور حضرت علیؓ کا آپس میں رنج و عناد کوئی نہ تھا مگر یہ باتیں صرف اَن پڑھ مسلمانوں کے گمراہ کرنے کے واسطے شیعوں نے بنا رکھی ہیں۔

طعن سوم :۔ شیعہ کہتے ہیں کہ حضرت فاطمہؓ خاتون جنت بنت رسول اکرمؐ کا جنازہ بھی اصحاب ثلاثہؓ نے نہیں پڑھا تھا

جواب :۔ حضرت خاتون جنتؓ نے بوقت قریب الوفات حضرت علی کرم اللہ وجہٗ کو وصیت فرمائی تھی کہ میرا جنازہ کوئی مرد نہ دیکھے۔ تم نے آپ ہی میرا غسل کفن دفن جنازہ کرنا ہوگا۔ بلکہ میرا جنازہ رات کے وقت نکالنا تاکہ غیر محرم مرد عورت کی نظر بھی میرے جنازہ پر نہ پڑے۔ جیسا کہ وفات حضرت فاطمہؓ میں مذکور ہے

نظم

نال صحیح روایت مروی وچہ کتاباں آیا　　جو فاطمہؓ مرض الموت اپنی وچہ حیدرؓ نوں فرمایا
جو شرم کراں مَیت میری مرد نامحرم جاون　　ظاہر میت میری اُتے نظر نہ محرم پاون
عادت سی اس ویلے ایویں لوک تمامی کردے　　میت عورت مرداں وانگوں ظاہر کر کے دھردے
حضرت فاطمہؓ اس گل کولوں آہی بہت حیرانی　　شاید میت میری دیکھن مرد نامحرم جانی
شاہ علیؓ نوں کرے وصیت کر کے بہت ازروئی　　راتو رات میوں دفنائیں غیر نہ دیکھے کوئی
موجب ایس وصیت حیدرؓ راتیں دفن کرائی　　فاطمہؓ آکھیا میت میری ہور نہ دیکھے کائی
فجرے سب اصحاب نبیدے پاس علی دے آئے　　ابوبکرؓ تے عمرؓ بہادر ووہاں سخن الائے
کیوں نہ کیتی خبر اسانوں حیدرؓ شیر الہیٰ!　　علیؓ کہیا جو زہراؓ ایہ وصیت کیتی آہی
جو راتو رات میوں دفناویں ہور نہ ویکھنا پاوے　　میں کیتا عمل وصیت اوپر شاہ علیؓ فرماوے

كَمَا قَالَ شَيْخُ الصَّدُوْقِ فِيْ صَاحِبِ الْخِصَالِ مِنْ إِمَامِ عَلِيٍّ كَرَّمَ اللّٰهُ وَجْهَهُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ جَاءَ اَبُوْبَكْرٍ وَعُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اِلٰى اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ حِيْنَ دُفِنَ فَاطِمَةُ فِيْ حَدِيْثِ الطَّوِيْلِ قَالَ هُمَا اِمَّا مَا ذُكِرَ تُهُمَا لَكُمَا اَشْهَدُ كُمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ فَاِنَّهٗ قَالَ لَا يَرِيْ عَوْرَتِيْ غَيْرُكَ اِلَّا ذَهَبَ بَصَرَاهُ۔

ترجمہ :۔ جیسا کہ کہا بابویہ قمی بلقب شیخ صدوق شیعہ نے بیچ صاحب خصال کے بسند خود امام عبداللہ سے کہ آئے دونوں صاحب حضرت ابابکر صدیقؓ و عمر فاروقؓ حضرت علیؓ کے پاس اور کہا کہ حضرت فاطمہؓ کے دفن کے وقت ہمیں آپ نے خبر کیوں نہ کی۔ اور یہ قصہ بیچ حدیث لمبی کے ہے۔ کہا ان دونوں نے اسے حضرت علی کرم اللہ وجہٗ نہ شامل کیا آپ نے ہم کو حضرت فاطمہؓ کے تجہیز و تکفین میں جیسا کہ نہ شامل کیا آپ نے ہم کو تجہیز و تکفین محمد الرسول اللہ میں۔ تو حضرت علیؓ نے کہا اے ابابکر صدیقؓ و عمر فاروقؓ آپ کے نہ بلانے کی وجہ یہ تھی کہ حضرت محمد الرسول اللہ نے مجھ کو وصیت فرمائی تھی کہ میرے جسم مبارک کو تیرے سوا کوئی اور دیکھے گا تو نابینا ہو جائے گا۔ اور میں نہیں چاہتا تھا کہ آپ صاحبان کو تکلیف پہنچے۔ اور حضرت فاطمہؓ نے بھی وصیت فرمائی تھی، جو کہ مذکور ہو چکی ہے۔

Marfat.com

فائدہ :- الحمد للہ اس طعن بدگمان سے بھی اصحاب ثلاثہؓ خود حضرت علی کرم اللہ وجہٗ کی زبان مبارک سے خلاص ہوئے۔

حاصل کلام اس غسل کفن میں شامل نہ کرنے میں نہ تو حضرت علیؓ پر کوئی طعن آتا ہے اور نہ ہی اصحاب ثلاثہؓ پر طعن لازم آتا ہے۔ کیونکہ حضرت محمدؐ الرسول اللہ اور حضرت فاطمہؓ نے خود ہی وصیت فرمائی تھی کہ ہمارے تجہیز و تکفین تیرے کوئی اور نہ کرے۔ جیسا کہ ابابکر صدیقؓ کو فرمایا کہ میرے بعد خلافت کا حق تیرا ہے۔ پس ہر ایک صاحب نے مطابق وصیت کے عمل کیا

طعن چہارم در خلافت اصحاب ثلاثہ رضی اللہ تعالے عنہم اجمعین

پارہ اٹھاراں سورۃ نور میں اللہ تعالے نے ہر چہار خلیفہ حق ہونے کی خوشخبری فرمائی ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝ وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ۔ وعدہ کیا اللہ تعالے نے اُن لوگوں سے جو ایمان لائے تم میں سے اور عمل کئے اچھے اس بات کا لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْاَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْ قَبْلِهِمْ۔ کہ خلیفہ کریں گے ہم تم کو بیچ زمین کے جیسا کہ خلیفہ کیا ہم نے اُن کو جو ایمان لائے پہلے تمہارے بنی اسرائیل کو جائے نشین کیا تھا وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِيْنَهُمُ الَّذِي ارْتَضٰى لَهُمْ۔ اور یہ کہ ثابت کرے گا اللہ تعالیٰ واسطے اُن کے دین اُن کا جو پسند کیا واسطے اُن کے وَلَيُبَدِّلَنَّهُمْ مِنْ بَعْدِ خَوْفِهِمْ اَمْنًا۔ اور بدل دے گا خوف اُن کو امن بے خوفی سے۔ وَلَيَعْبُدُوْنَنِيْ وَلَا يُشْرِكُوْنَ بِيْ شَيْئًا ۝ وَمَنْ كَفَرَ بَعْدَ ذٰلِكَ فَاُولٰئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ۔ ترجمہ :- اور بندگی کریں گے میری اور نہ شریک لائیں گے ساتھ میرے کسی چیز کو۔ اور جو کوئی کفر کرے پیچھے اس کے یعنی چہار خلیفہ کی خلافت نہ مانے یا اُن میں سے کسی کو نہ مانے۔ یعنی کسی کی خلافت کا انکار کرے۔ پس وہی لوگ ہیں فاسق بدکار۔ حاصل کلام اللہ تعالے نے وعدہ فرمایا تھا کہ اے امت محمدیہ یہ جو تم میں سے ایمان لائیں گے اور عمل نیک کریں گے۔ ہم تم کو خلیفے زمین کے کریں گے۔

فائدہ :- اول نمبر پہ اس آیت کے مصداق چہار یار ہیں جن کی خلافت سے سوا فاسق بدکار کے کوئی انکار نہیں کرسکتا۔

مسئلہ :- شیعہ کہتے ہیں کہ خلافت حق علی کرم اللہ وجہٗ کا تھا۔ اور اصحاب ثلاثہ کا کوئی حق نہیں تھا۔ اس واقعہ ہم مختصر طور پر معتبر تاریخوں سے صاحب انصاف کے آگے پیش کرتے ہیں تاکہ معلوم ہو جائے کہ کون کاذب ہے۔

فائدہ :- مختصر قصہ یوں ہے کہ بعد وفات جناب سرور کائنات صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم۔ سب سے پہلے ایک جماعت انصار نے دعوے خلافت کا کیا تو اصحاب مہاجرین بھی سقیفہ بنی سعد میں جمع ہو گئے۔ اور خلافت کی گفت گو ہوتی رہی۔ اصحاب انصار نے کہا کہ ایک امیر ہم میں سے مقرر ہو اور ایک تم میں سے مقرر ہو۔ تو اُس وقت حضرت صدیق اکبرؓ نے حدیث پڑھی جو بخاری شریف و مسلم شریف میں ہے قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ اَلْاَئِمَّةُ مِنَ الْقُرَيْشِ۔ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم نے کہ امامت قریش میں ہی ہونی چاہیئے۔ پس یہ فرمان آپؐ کا سن کر تمام انصار خاموش ہو گئے۔ اور پھر کسی نے دعوے خلافت کا نہ کیا۔ کیونکہ انصار مہاجر ابوبکر صدیقؓ کو یار غار اور متقی پرہیزگار جانتے تھے۔ اور فضائل بھی ان کے خود سرور کائنات کی زبان مبارک سے سب نے سنے ہوئے تھے۔ جیسا کہ بخاری و مسلم شریف میں ہے يَا عَائِشَةُ اَمُرِيْ اَبَا بَكْرٍ يُصَلِّ بِالنَّاسِ۔ ترجمہ :- اے عائشہؓ اپنے باپ ابوبکرؓ کو کہو کہ لوگوں کو نماز

Marfat.com

پڑھائے - اور یہ حکم آپ نے مرض الموت میں فرمایا - اور پانچ دن برابر حضرت محمد الرسول اللہ نے ابوبکرؓ کے پیچھے نماز پڑھی اور یہ متفق مسئلہ ہے کہ حضرت ابابکرؓ کے سوا حضور پرنور محمد الرسول اللہ نے اور کسی اُمتی کے پیچھے نماز نہیں پڑھی ۔ اور یہ حدیث ابوبکر صدیق کی خلافت حق ہونے کی طرف دلالت کرتی ہے

حاصل کلام سب انصار و مہاجر نے مشورہ کر کے صدیق اکبر کو خلیفہ مقرر کیا - اور سب نے بمع حضرت علی کرم اللہ وجہہ متفق ہو کر بخوشی رضا حضرت ابوبکر صدیق کی خلافت منظور کر کے بیعت اختیار کی ۔ اسوقت حضرت صدیق اکبر کی عمر ساٹھ برس کی تھی ۔ اور اس شان و شوکت سے خلافت کی کہ زبان بیان کرنے سے عاجز ہے - دین خدا اور سنت مصطفٰے کو ادا کیا کہ ملک عرب سے بدعت وغیرہ کا نام و نشان مٹا دیا - اور بعدہ مرتدین مثل مسیلمہ کذاب اور اسود عنسی وغیرہ کو جنہوں نے دعوئ نبوت کا کیا تھا تہ تیغ کر دیا ۔ اور لاکھ ہا کفار کو مسلمان کر دیا ۔ اور بہت ملکوں پر فتح پائی ۔ اور ہر ملک سے غنیمت بے شمار ہاتھ آئی ۔ پس ظاہر کام تو اسلام کا اسطرح کیا جس کی تاریخ شاہد ہے - اور باطن میں آپ دن رات ذکر الٰہی میں مصروف و مشغول رہے ۔

نظم

بعد وفات نبیؐ دے سب اصحاباں مجلس لائی　　کردو خلیفہ اسنوں جیہڑا سب تھیں افضل بھائی
تاں چند اصحاب حدیث نبیؐ دی مجلس وچہ سنائی　　جسنوں کرے روایت ترمذی ابوداؤد نسائی

قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ اَبُوْ بَکْرٍ خَیْرُ النَّاسِ بَعْدَ النَّبِیِّ ۔ ترجمہ ۔ فرمایا نبی کریمؐ نے کہ ابوبکر صدیقؓ افضل ہیں تمام آدمیوں سے بعد انبیاء علیہم السلام کے ۔ وَلَا یَنْبَغِیْ لِقَوْمٍ فِیْهِمْ اَبُوْ بَکْرٍ اَنْ یَّؤُمَّهُمْ اور روایت ہے ایک جماعت اصحابؓ سے کہ فرمایا آپ نے نہیں ہے لائق اس قوم کو جس میں ابوبکرؓ ہو کہ سوائے ابوبکرؓ کے کسی اور کو اپنا امام بنائے ۔

نظم

جسدل صدق صدیقؓ نہیں اس صادق کون بناوے　　جو دل صدق صدیقوں خالی کاذب آکھیا جاوے
جسدل صدق صدیقؓ نہیں اس صادق مول نہ جانی　　اوہ مردود کمینہ ہے خود آکھیا نبیؐ حقانی
صدق صدیق ایمان نشانی آیا وچہ حدیثاں　　بن صدق صدیقؓ نہ مومن نہ ہووے رلیا سنگ خبیثاں

فائدہ :- متواتر روایات سے ثابت ہوتا ہے کہ صدیق اکبرؓ افضل ہیں تمام اصحاب سے جیسا کہ سیدنا علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا کہ اے ابابکر صدیقؓ امام کیا تجھکو رسول اللہ نے ہمارا امر دین کے لئے ۔ یعنی امام کیا تجھکو واسطے نماز جماعت کے ۔ پس کون ہے بے دین جو ہٹا دے تجھ کو اس امر سے یعنی خلافت سے بیچ دنیا کے ۔

فائدہ :- خلافت ابابکر صدیقؓ کا ثبوت تو ہر ایک طریق سے کافی ملتا ہے

نظم

سب اصحاباں متفق ہو کر کیتی بیعت صدیقی　　علی زبیرؓ بھی وچہ آہے مسئلہ جان تحقیقی!
کہیا صدیق کراہت جسدل بیعت میری اچھڈے　　سب تھیں اول حیدرؓ آکھیا ساتوں چنگی گے!
تینوں حضرتؐ اگے کیتا پچھے کون ہٹاوے　　کل اصحاباں ناتوں اول حیدرؓ آکھ سناوے
ابوہریرہؓ کرے روایت خود حضرت فرمایا　　شب معراج میں عرض کیتا جد وچہ حضور صدا آیا
جو میرے بعد خلیفہ کر توں یارب حیدرؓ تائیں　　جو کجھ حکم اللہ دا ہیسی ملکاں عرض سنائی
بعد تساڈے حکم خلافت ابوبکرؓ نوں آیا　　ایہ سب گفتہ غوث الاعظم غنیہ اندر لیایا

Marfat.com

حدیث ابن عباس از بخاری و مسلم قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ اَبُوْ بَکْرٍ صَاحِبِیْ وَ مُؤْنِسِیْ فِی الْغَارِ ۔ فرمایا رسول اللہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ابوبکرؓ میرا مصاحب اور دوست اور یار غار ہے وَسُدُّوْا کُلَّ خَوْخَۃٍ فِی الْمَسْجِدِ غَیْرَ خَوْخَۃِ اَبِیْ بَکْرِ الصِّدِّیْقِ ۔ اور تمام باریاں مسجد کی طرف سے بند کر دو سوائے باری ابوبکرؓ صدیقؓ کے ۔ یہ حدیث حضور پاکؐ نے وقت قریب وفات کے فرمائی اور تین دن بعد وفات پائی ۔ اس حدیث میں خلافت صدیق اکبرؓ کا کنایہ ہے ۔ اور مثل اس کے جو دوسری حدیث حضرت علیؓ کے حق میں آئی ہے ۔ سُدُّوْا کُلَّ خَوْخَۃٍ فِی الْمَسْجِدِ غَیْرَ خَوْخَۃِ عَلِیٍّ کَرَّمَ اللّٰہُ وَجْھَہٗ ۔ یعنی بند کر دو باریاں مسجد کی سوا باری حضرت علیؓ کے جو مسجد کی طرف ہے ۔ درحقیقت یہ دونوں حدیثیں صحیح ہیں ۔ شیخ ابن حجر فرماتے ہیں کہ وجہ تطبیق ان کی یہ ہے کہ جو حدیث حضرت علیؓ کے حق میں ہے وہ حکم بوقت بنانے مسجد کے تھا ۔ اور ابھی تمام مسجد تیار نہیں ہوئی تھی تو فرمایا حضور پاکؐ نے کہ بند کر دو تمام باریاں اور حضرت علیؓ کی باری جو مسجد کو جاتی ہے کھلی رہنے دو ، تاکہ نہ داخل ہووے اجنبی آدمی میرے اور علیؓ کے سوا ۔ اور حضرت صدیق اکبرؓ کی باری کھلی رکھنے کا حکم آخر وقت میں تھا جب کہ آپ کی وفات کے اندر تین دن باقی رہ گئے تھے ۔ اس میں اشارہ ہے صدیق اکبرؓ کی خلافت حق ہونیکا کَمَا قَالَتْ عَائِشَۃُ قَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ فِیْ مَرَضِہٖ اُدْعِیْ لِیْ اَبَا بَکْرٍ اَبَاکِ وَاَخَاکِ ترجمہ ۔ جیسا کہ روایت ہے حضرت عائشہؓ سے کہ فرمایا! رسول خدا نے واسطے میرے بیچ مرض الموت اپنی کے کہ اے عائشہ بلا واسطے میرے باپ اپنے ابوبکرؓ کو اور بھائی اپنے عبدالرحمٰنؓ کو حَتّٰی اَکْتُبَ کِتَابًا فَاِنِّیْ اَخَافُ اَنْ تَمَنّٰی مُتَمَنٍّ تاکہ لکھ دوں میں حکمنامہ ۔ پس تحقیق ڈرتا ہوں میں یہ کہ آرزو کرے کوئی آرزو کرنیوالا ۔ وَیَقُوْلُ قَائِلٌ وَلَا یَاْبَی اللّٰہُ وَالْمُؤْمِنُوْنَ ۔ رواہ مسلم اور کہے کوئی کہنے والا میں حقدار ہوں خلافت کا ۔ حالانکہ نہیں کوئی حقدار خلافت کا بوقت موجود ہونے ابوبکرؓ صدیق کے ۔ جیسے دلالت کرتی ہے حدیث حضور پاکؐ کی کہ نہیں کوئی مومن انکار کرتا خلافت ابابکر صدیقؓ کی سے کَمَا کَانَ فِیْ کِتَابِ الْحَمِیْدِیَّۃِ اَنَا اَوْلٰی بِالْخِلَافَۃِ ۔ جیسا کہ بیچ کتاب حمیدیہ کے ہے کہ فرمایا حضرت ابابکر صدیقؓ نے کہ میں حقدار ہوں خلافت کا میری موجودگی میں سوا میرے کوئی خلافت کا حقدار نہیں ہے ۔

فائدہ :۔ گر یہ حکم نامہ لکھنے کا موقعہ نہیں ملا کہ خلافت حق صدیق اکبرؓ کا ہے ۔ اور خلافت صدیق اکبرؓ کی باجماع تمام صحابہ کرامؓ کے ہے ۔

فائدہ :۔ شیعہ کہتے ہیں کہ خلافت حضرت علیؓ کی نفی ہے ۔ یعنی قرآن کریم سے ثابت ہے جس کے ثبوت میں یہ آیت پیش کرتے ہیں جو پارہ چہار سورۃ المائدہ میں ہے اِنَّمَا وَلِیُّکُمُ اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ ۔ یعنی سوا اس کے نہیں کہ دوست تمہارا اللہ اور اس کا رسول ہے ۔ ایک اور حدیث پیش کرتے ہیں مَنْ کُنْتُ مَوْلَاہُ فَعَلِیٌّ مَوْلَاہُ ۔ یعنی جس کا میں مولی یعنی دوست و مددگار ہوں اس کا علیؓ بھی دوست و مددگار ہے ۔ اور کہتے ہیں کہ خلافت منصوص بحدیث ہے ۔ کیونکہ جب رسول خدا حج الوداع سے واپس آئے تو مقام غدیر میں بحکم الٰہی حضرت علیؓ کو اپنا وصی بنایا ۔ اور حضرت عمرؓ نے مبارکباد دی کہ بَخٍ بَخٍ یَا عَلِیُّ اَصْبَحْتَ مَوْلَایَ وَمَوْلٰی کُلِّ مُؤْمِنِیْنَ وَمُؤْمِنَاتٍ ۔ حضرت عمرؓ نے کہا میں بہت خوش ہوں اے علیؓ واسطے تیرے کہ تو میرا اور تمام مومن مرد و عورت کا صاحب ہوا

جواب :۔ اس آیت کی تفسیر جو خلافت کے حق میں پیش کرتے ہیں ۔ اِنَّمَا وَلِیُّکُمُ اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ ۔ کو کسی اردو خواں مترجم قرآن سے دریافت کرنے سے صاف معلوم ہو جاتا ہے کہ اس آیۃ کے معنے کیا ہیں ۔ اور کس موقعہ پر نازل ہوئی ہے ۔ شان نزول اس آیت شریف کا تو تمام لوگ جانتے ہیں ۔ کہ جب حضرت علیؓ نے نماز اور رکوع کی حالت

Marfat.com

میں اپنی انگشتری سائل کو سخاوت کر دی تو یہ آیت شریف حضرت علیؓ کے حق میں نازل ہوئی۔ اِنَّمَا وَلِیُّکُمُ اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ وَالَّذِیْنَ یُقِیْمُوْنَ الصَّلٰوۃَ وَیُؤْتُوْنَ الزَّکٰوۃَ وَھُمْ رٰکِعُوْنَ ۝

ترجمہ۔ سوا اس کے نہیں کہ تمہارا دوست اللہ تعالیٰ اور اس کا رسولؐ ہے۔ اور مومن لوگ جو قائم کرتے ہیں نماز کو اور دیتے ہیں زکوٰۃ اور وہ رکوع کرنیوالے ہیں۔ یعنی حالت رکوع میں بھی سخاوت کرتے ہیں۔

فائدہ :- اللہ تعالیٰ نمازیوں اور سخیوں کو دوست رکھتا ہے

نہ اسو چہ ذکر خلافت نہ کوئی حال امامت آیا ‏ صرف علیہؑ شان سخاوت اللہ نے فرمایا
مسلماناں دے دھوکے کارن شیعاں گل بنائی ‏ جو اس آیت وچہ حیدرؓ سندا ذکر خلافت بھائی
خلافت دا کوئی نام نشان نہ اس آیت وچہ آیا ‏ لوکاں نوں گمراہ کارن نوں شیعاں ڈھنگ بنایا

مسئلہ :- کلینی و ابن بابویہ اور شیخ طوسی وغیرہ معتبر شیعہ امام زین العابدینؓ و امام محمد باقرؓ و امام جعفر صادق سے روایت کرتے ہیں کہ شدت مرض میں رسول خداؐ نے حضرت ابن عباسؓ اور حضرت علیؓ کو طلب فرما کر کل مہاجرین و انصار کے سامنے ارشاد فرمایا کہ اے ابن عباسؓ میں اس جہان فانی سے انتقال کرنے والا ہوں اور تو میرے بعد میری خلافت کو قبول فرما کر مجھ سے اس وہم کو دور کر۔ تو حضرت عباسؓ نے عرض کی کہ میں اس عہدہ کی لیاقت نہیں رکھتا۔ خلافت کے لائق حضرت امیر المومنین حضرت علی کرم اللہ وجہہ ہیں۔

فائدہ :- صاحبان کو غور کرنا چاہیئے کہ اگر بقول شیعہ حضرت علیؓ کی خلافت نصی ہوتی یا بقول شیعہ ایک سو بتیس بار کی تاکید ہوتی کہ میرے بعد اے علیؓ تم ہی خلیفے ہو یا رسول خداؐ نے امیر علیؓ کو عام مجمع میں عید غدیر کے دن خلیفہ مقرر کیا ہوتا تو کیوں بوقت انتقال فرماتے کہ اے عباسؓ میرے بعد میری خلافت کو قبول کر۔ اور حضرت ابن عباسؓ نے کیوں نہ عرض کیا کہ یا حضرت ابھی اڑھائی ماہ ہی گذرے ہیں کہ عید غدیر کے دن آپ خلافت حضرت علیؓ کو دے چکے ہیں پھر خلیفہ بنانے کی کیا ضرورت ہے اور نہ ہی اہل بیت میں سے کسی نے جواب دیا کہ آپ تو وصی اپنا حضرت علیؓ کو مقرر کر چکے پھر دوبارہ کسی اور کو وصی بنانے کی کیا ضرورت ہے۔

فائدہ :- پس معلوم ہوا کہ حضرت علیؓ کی خلافت نصی نہیں ہے۔ یہ شیعہ کا محض افترا ہے۔

کرو خیال جے نصی خلافت شاہ علیہؑ دی آہی ‏ تاں کیوں آخر وقت وصیت کرے نبی الٰہی
جو کریں قبول خلافت میری چاچا ابن عباسا ‏ میں دنیا نوں چھوڑ کراں ہن جنت اندر واسا
تے کیوں وقت عباسؓ وصیت علیؓ رہیا چپ کیتا ‏ غدیر خلافت مینوں بخشی اج عباسؓ سے ہلیتا
پس معلوم ہویا نصی خلافت شاہ علیؓ دی ناہیں ‏ ایہہ جھوٹ طوفان سنادن شیعہ جاہل لوکاں تائیں

جواب دوم :- اور یہ جو حدیث پیش کرتے ہیں مَنْ کُنْتُ مَوْلَاہُ فَعَلِیٌّ مَوْلَاہُ۔ جس کا میں دوست اور مددگار ہوں اُس کا علیؓ بھی دوست اور مددگار ہے۔ اہل سنت و جماعت کو یہ حدیث بسر و چشم منظور و مقبول ہے۔ اور حضرت عمرؓ کی مبارکبادی بھی ہماری کتب میں موجود ہے۔ اور حضرت علیؓ کا مولیٰ ہونے کا کسی کو عذر و انکار نہیں۔ کیونکہ مولیٰ کے معنے دوست و مددگار کے ہیں۔ اور حضرت علیؓ کی دوستی و مددگاری تو اہلسنت کا خود دعویٰ ہے کہ جس کے دل میں حضرت علیؓ کی محبت نہیں وہ مسلمان نہیں۔ بلکہ جو حضرت علیؓ دوستوں کا دشمن ہے وہ بھی ایماندار نہیں۔

فائدہ۔ جتنی دوستی حضرت علیؓ کی ابا بکر صدیقؓ و عمر فاروقؓ و عثمان غنیؓ کے ساتھ تھی سوائے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولؐ کے دوستی اور کسی کے ساتھ نہیں تھی۔ جس کی تاریخ گواہ ہے۔ کیونکہ حضرت محمد الرسول اللہؐ کے دو سُسرے اور دو داماد تھے

Marfat.com

اور پھر حضرت علیؓ نے اپنی لڑکی ام کلثومؓ کا نکاح حضرت عمر فاروقؓ کو کر دیا تھا۔

فائدہ:- اگر مولیٰ کے معنے اولیٰ بھی ہیں تو بھی ہم کو منظور ہے کیونکہ نسبت بہ نسب نامہ کے حضرت علی کرم اللہ وجہٗ تمام اصحابوں سے افضل ہیں۔

طعن پنجم در اجماع بر اہل سُنت والجماعت

شیعہ کہتے ہیں کہ اہل سنت والجماعت نے اجماع کرکے خود بخود اصحابِ ثلاثہؓ کو اپنے خلیفے بنا لیا ہے جو نص قرآنی کے خلاف ہے۔

جواب:- نص و حدیث صحیح سے اجماع ثابت ہے۔ اور ہر دو فریق کے کتب سے بھی ثابت ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالےٰ نے پارہ پانچ سورۃ نسآء میں فرمایا ہے۔ قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَمَنْ یُّشَاقِقِ الرَّسُوْلَ مِنْۢ بَعْدِ مَا تَبَیَّنَ لَہُ الْھُدٰی۔ ترجمہ:- فرمایا اللہ تعالےٰ نے جو کوئی مخالفت کرے رسول خداؐ کی پیچھے اُس کے جب گمراہی کے بعد ہدایت کا رستہ ظاہر ہو وَیَتَّبِعْ غَیْرَ سَبِیْلِ الْمُؤْمِنِیْنَ نُوَلِّہٖ مَا تَوَلّٰی وَنُصْلِہٖ جَھَنَّمَ وَسَآءَتْ مَصِیْرًا۔ ترجمہ: اور تابعداری کرے سوا رستے مومنوں کے یعنی جو راہ اجماع مومنین کے خلاف ہے اُس پر چلے تو ہم اُس کو اُس کے حوالے کریں گے جس کو وہ دوست رکھتا ہے یعنی دوزخ میں داخل کریں گے اور وہ بُرا ٹھکانا ہے

حدیث:- حدیث صحیح بخاری و مسلم شریف میں ہے کہ فرمایا رسول خداؐ نے اللہ تعالےٰ کا ہاتھ مسلمانوں کی جماعت پر ہے۔ جس نے جُدا راہ پکڑی وہ دوزخ میں جا پڑا۔ پس جس بات پر امت کا اجماع ہوا ہے وہی اللہ تعالےٰ کی مرضی ہے۔ اور جو منکر ہوا سو دوزخی ہے۔

دلیل اوّل:- برادران اسلام اللہ تعالےٰ اور رسول خدا نے تو مومنوں کی مخالفت کرنیوالے کو دوزخی فرمایا ہے۔ اور تمام مومنوں کی صلاح و مشورہ پر چلنے کا حکم فرمایا۔ مومن تو درکنار بلکہ خدائے رحمٰن نے اپنے حبیب محمد الرسول کو ارشاد فرمایا وَشَاوِرْھُمْ فِی الْاَمْرِ۔ یعنی اے محمدؐ مومنوں کے مشورہ کے ساتھ ہر ایک کام کیا کر۔ پس اصحابِ کرام سے مشورہ کرنا اور اُن کی راہ پر چلنا خاص خدا پاک کی راہ پر چلنا ہے۔ اور برخلاف اجماع کے چلنا خاص گمراہی ہے۔

جیکر شک شیعوں ہووے اس آیت وچہ بھائی — جیہڑا ذکر اجماع اصحاباں کیتا پاک الٰہی
کہن جو سُنیاں اس آیت دے معنے جا بدلائے — موافق مطلب اپنے سارے کر تفسیر سدھائے
ایہ شک دنجائیں اسکیلا ہور بیان سنائیں — شاید رب سبب ہدایت کرے اوہناں تائیں
نہج البلاغت اندر ویکھو خود حیدرؓ فرمایا — اس اجماع اصحاباں دی اوہ کر تاکید سدھایا

قَالَ عَلِیٌّ کَرَّمَ اللّٰہُ وَجْھَہٗ مَنْ رَاٰھُمَا بِالشُّوْرٰی۔ فرمایا حضرت علی کرم اللہ وجہٗ نے تحقیق وہ شخص جس کو اجماع یعنی مشورہ کے ساتھ امام کیا گیا ہو امام شوریٰ ہے وَانْبِیْعَتِہٖ مِنَ الْمُھَاجِرِیْنَ وَالْاَنْصَارِ کَمَا سَبَقَ خُلَفَآءُ۔ اور جس کی بیعت مہاجر و انصار کریں وہ خلیفہ حق ہے جیساکہ اصحاب ثلاثہؓ کی بیعت کی گئی تھی۔

فائدہ:- اس کلام سے دو فائدے حاصل ہوئے ایک تو حضرت علیؓ کا اجماع امت کو جائز رکھنا۔ دوسرا انصار و مہاجر کے اجماع اصحاب ثلاثہ کی خلافت کا حق ہونا ثابت کر دیا۔

جیکر اجے بھی شک ہووے تاں ہور بیان سناواں — جیونکر نہج البلاغت اندر ویکھیا لکھ دکھاواں

حضرت حیدر خود فرمایا میں نہیں دلوں بنایا! فَاِنْ تَرَکْتُمُوْنِیْ فَاِنَّ کَاھُلُ کُمُ ہے آیا
ایہ خط حیدرؓ داہت لمبا ہے میں اختصار تباداں جو کجھ حاصل مطلب ہے میں واضح کر سمجھاداں
جیکر متفق ہو کر مینوں نساں امام بنایا واجب پھیر اطاعت میری شاہ علیؓ فرمایا
تے جیکر کردنہ بیعت میری متفق ہو کر سارے نساں جیہا ہک میں بھی مقتدی کیتے نیک بولارے
ایسے نوں اجماع کہن جو سنت اہل بتاون جسدی حیدرؓ دے گواہی نہج البلاغتوں لیاون

كَمَا قَالَ عَلِيٌّ كَرَّمَ اللّٰهُ وَجْهَهُ اَلْزِمُوا سَوَادَ الْاَعْظَمِ فَاِنَّ يَدَ اللّٰهِ عَلَى الْجَمَاعَةِ.

ترجمہ ۔ فرمایا حضرت علیؓ نے لازم پکڑو تم جماعت بڑی کو پس تحقیق ہاتھ اللہ کا اوپر جماعت بڑی کے ہے۔ وَالنَّصِرُوْ فُرْقَةِ فَاِنَّ الشَّذَّ امِنَ النَّاسِ الشَّيْطِيْنِ ۔ اور دور رہو تم فرقہ بندی سے تحقیق جدا ہونیوالا جماعت بڑی سے واسطے شیطان کے ہے۔ یعنی جو اجماع کا منکر ہے وہ بموجب بقول حضرت علیؓ شیطان کی جماعت میں داخل ہے

مسئلہ :۔ شیعہ کہتے ہیں کہ خلافت حق علیؓ کا تھا اور اصحاب ثلاثہؓ نے جبراً چھین لیا تھا۔ اور بعقائد شیعہ نبوت اور امامت کا ایک ہی اُصول اور ایک ہی معمول ہے۔ یعنی حضرت محمد الرسول اللہ صؐ سے لے کر حضرت مہدیؑ تک ایک ہی نور اور ایک ہی دستور ہے۔ صرف نبوت اور امامت میں نزول وحی کا فرق ہے۔ یعنی امام کو وحی نہیں آتی اور نبیؐ کو وحی آتی ہے۔ جیسا کہ قاضی نور اللہ شوستری شیعہ نے مجالس المومنین میں لکھا ہے کہ امام قائم نبیؐ کے ہوتا ہے بیچ تمام امور کے۔ اس واسطے نبوت اور امامت میں کوئی فرق نہیں ایک ہی وجود اور ایک ہی مقصود ہے

جواب :۔ بقول شیعہ جب نبوۃ اور امامت میں ایک ہی اصول اور ایک ہی معمول ہے۔ کوئی فرق نہیں ہے تو جس طرح نبوۃ کو کوئی چھین نہیں سکتا، خواہ دعویٰ ہی کرے ایسے ہی امامت کو بھی زبردستی سے کوئی چھین نہیں سکتا خواہ دعوےٰ امامت کا کرے۔ مثلاً مسیلمہ کذاب وغیرہ نے جب جھوٹا دعویٰ نبوۃ کا کیا تو خداوند کریم نے اس کو مسلمانوں کے ہاتھ سے خوار اور ذلیل کر کے ہلاک کر دیا۔ اب کوئی شخص اس کی قبر کا نشان بھی نہیں جانتا۔ اگر بقول شیعہ خلفاء ثلاثہ خلافت کا حق نہیں رکھتے تھے جو نبوۃ کے قائم مقام ہے تو مثل مسیلمہ کذاب کے مسلمانوں کے ہاتھ سے ذلیل وخوار اور ہلاک کیوں نہ ہوئے بلکہ اُن کی قبروں پر سلام بھیجا جاتا ہے۔ مثلاً درود شریف جس کو ہر خاص وعام جانتے ہیں۔ جیسا کہ کتاب زیارت مدینہ منورہ میں لکھا ہے۔

مسئلہ :۔ ہر صبح وشام روزمرہ حضرت محمد الرسول اللہ کے روضۂ انوار پر اوّل یہ سلام پڑھا جاتا ہے۔ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ السَّيِّدُ الْكَرِيْمُ ۔ وَرَسُوْلُ الْعَظِيْمِ ۔ رُؤُفُ الرَّحِيْمِ ۔ وَرَحْمَةً لِلْعٰلَمِيْنَ ۔ اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نُوْرِ عَرْشِ اللّٰهِ ۔ اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا خَيْرِ خَلْقِ اللّٰهِ ۔ اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ بْنِ هَاشِمٍ يَا طٰهٰ يَا يٰسٓ يَا بَشِيْرُ يَا سِرَاجُ يَا مُنِيْرُ يَا مُقَدَّمُ جَيْشُ اَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِيْنَ ۔ اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا شَفِيْعُ الْمُذْنِبِيْنَ ۔ اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سُلْطَانُ الْاَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِيْنَ ۔ پھر حضرت ابابکر صدیقؓ پر روزمرہ اس طرح سلام پڑھا جاتا ہے اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سَيِّدِنَا اَبُوْبَكْرِ الصِّدِّيْقِ ۔ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا خَلِيْفَةَ الرَّسُوْلِ اللّٰهِ عَلَى التَّحْقِيْقِ ۔ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا صَاحِبَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ثَانِيَ اثْنَيْنِ اِذْ هُمَا فِي الْغَارِ ۔ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا اَنْفَقَ مَالَهُ كُلَّهُ فِي حُبِّ رَسُوْلِ اللّٰهِ حَتّٰى تَخَلَّلَ بِالْعَبَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْكَ وَاَرْضٰكَ اَحْسَنَ الرِّضٰى وَجَعَلَ الْجَنَّةَ مَنْزِلَكَ وَمَسْكَنَكَ وَمَحَلَّكَ وَمَاوَاكَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا اَوَّلَ الْخُلَفَاءِ وَتَاجَ الْعُلَمَاءِ وَصِهْرَ النَّبِيِّ

Marfat.com

الْمُصْطَفٰی وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَکَاتُہٗ۔ پھر حضرت عمر فاروقؓ کی مزار پر روزمرہ اس طرح سلام پڑھا جاتا ہے۔ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا عُمَرَ ابْنَ الْخَطَّابِ ۰ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا نَاطِقًا بِالْعَدْلِ وَالصَّوَابِ ۰ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا حَنَفِیَّ الْمِحْرَابِ ۰ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا مُظْهِرَ دِیْنِ الْاِسْلَامِ ۰ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا مُکَسِّرَ الْاَصْنَامِ ۰ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا اَبَا الْفُقَرَآءِ وَالضُّعَفَاءِ وَالْاَرَامِلِ وَالْاَیْتَامِ ۰ اَنْتَ الَّذِیْ قَالَ فِیْ حَقِّکَ سَیِّدُ الْبَشَرِ لَوْ کَانَ نَبِیٌّ مِنْ بَعْدِیْ لَکَانَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْکَ وَاَرْضَاکَ اَحْسَنَ الرِّضٰی وَجَعَلَ الْجَنَّةَ مَنْزِلَکَ مَسْکَنَکَ وَمَحَلَّکَ وَمَاوَاکَ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا ثَانِیَ الْخُلَفَاءِ وَتَاجَ الْعُلَمَاءِ وَصِهْرَ النَّبِیِّ الْمُصْطَفٰی وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَکَاتُہٗ۔ ترجمہ۔ پھر دونوں یاروں کے مزاروں کے درمیان کھڑے ہو کر ہر صبح شام اس طرح سلام کیا جاتا ہے اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمَا یَا وَزِیْرَانِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ۰ اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمَا یَا مُشِیْرَانِ رَسُوْلِ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمَا وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَکَاتُہٗ۔ ترجمہ۔ پھر ان سب کے بعد حضرت فاطمہؓ بنت رسول خدا پر اس طرح سلام پڑھا جاتا ہے اَلسَّلَامُ عَلَیْکِ یَا سَیِّدَتَنَا فَاطِمَةَ الزَّهْرَآءِ یَا بِنْتَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ۰ اَلسَّلَامُ عَلَیْکِ یَا بِنْتَ حَبِیْبِ اللّٰهِ ۰ اَلسَّلَامُ عَلَیْکِ یَا بِنْتَ مُصْطَفٰی اَلسَّلَامُ عَلَیْکِ یَا زَوْجَةَ اَمِیْرِ الْمُؤْمِنِیْنَ سَیِّدِنَا عَلِیِّ الْمُرْتَضٰی کَرَّمَ اللّٰهُ تَعَالٰی وَجْهَهٗ اَلسَّلَامُ عَلَیْکِ یَا اُمَّ الْحَسَنِ وَالْحُسَیْنِ السَّیِّدَیْنِ الشَّهِیْدَیْنِ الْکَوْکَبَیْنِ الْقَمَرَیْنِ النَّیِّرَیْنِ الشَّابَّیْنِ اَهْلِ الْجَنَّةِ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا وَعَنْکِ وَاَرْضَاکِ اَحْسَنَ الرِّضٰی وَجَعَلَ الْجَنَّةَ مَنْزِلَکِ وَمَسْکَنَکِ وَمَحَلَّکِ وَمَاوَاکِ۔ اَلسَّلَامُ عَلَیْکِ وَاَبِیْکِ الْمُصْطَفٰی وَبَعْلِکِ عَلِیِّ الْمُرْتَضٰی وَبَنِیْکِ الْحَسَنَیْنِ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَکَاتُہٗ۔ پھر جنت البقیع قبرستان میں جا کر ہر روز صبح شام حضرت عثمان رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی مزار پر اس طرح سلام پڑھا جاتا ہے اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا سَیِّدَنَا عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ ۰ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا مَنِ اسْتَحْیَتْ مِنْکَ مَلٰٓئِکَةُ الرَّحْمٰنِ ۰ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا مَنْ زَیَّنَ الْقُرْاٰنَ بِتِلَاوَتِهٖ وَنَوَّرَ الْمِحْرَابَ بِاِمَامَتِهٖ وَسِرَاجُ اللّٰهِ تَعَالٰی فِی الْجَنَّةِ ۰ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا ثَالِثَ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِیْنَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْکَ وَاَرْضَاکَ اَحْسَنَ الرِّضٰی وَجَعَلَ الْجَنَّةَ۔ مَنْزِلَکَ وَمَسْکَنَکَ وَمَحَلَّکَ وَمَاوَاکَ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَکَاتُہٗ ۰ علیٰ ہذا القیاس۔ اسی طرح ہر بزرگان دین دیگر پر جو مدینہ منورہ کے اردگرد مدفون ہیں سلام پڑھا جاتا ہے۔ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا سَیِّدَنَا حَمْزَةَ بْنَ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ وَعَمِّ رَسُوْلِ اللّٰهِ ۰ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا اِبْرَاهِیْمَ بْنَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ۰ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ وَعَلٰی مَنْ حَوْلَکَ مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا اَصْحَابَ رَسُوْلِ اللّٰهِ۔ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا سَیِّدَنَا عَبَّاسَ عَمَّ رَسُوْلِ اللّٰهِ ۰ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا سَیِّدَنَا عَقِیْلَ بْنَ اَبِیْ طَالِبِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا ابْنَ عَمِّ رَسُوْلِ اللّٰهِ ۰ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا ابْنَ اَخَا عَلِیِّ الْمُرْتَضٰی۔ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا سَیِّدَنَا اَهْلَ الْبَیْتِ النُّبُوَّةِ وَمَعْدَنِ رِسَالَتِ مُحَمَّدٍ مُصْطَفٰی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَلسَّلَامُ عَلَیْکُنَّ یَا اَزْوَاجَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ۰ اَلسَّلَامُ عَلَیْکُنَّ یَا بَنَاتِ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُمِّ کُلْثُوْمَ وَرُقَیَّةَ وَزَیْنَبَ فَاطِمَةَ الزَّهْرَآءِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ اَجْمَعِیْنَ ۰

دلیل دوم برحق ثبوت اصحاب ثلاثہؓ کی خلافت

یہ قصہ تو تمام تاریخ دانوں کو معلوم ہے کہ بوقت خلافت صدیق اکبرؓ خولہ بنت جعفر جو غنیمت میں آئی تھیں۔ جس کے بیٹ مبارک سے امام محمدؒ حنفیہ پیدا ہوئے کہ حضرت علی کرم اللہ وجہٗ نے اپنی خدمت میں قبول کرلیا۔ اور یہ قصہ بھی ہر دو فریقین یعنی شیعہ وسنت اہل جماعت کی کتابوں میں موجود ہے کہ جب حضرت عمرؓ نے ملک فارس فتح کیا تو بہت سا مال غنیمت مسلمانوں کے ہاتھ لگا۔ چنانچہ یہ قصہ مجلس پانچ در ذکر محبت وسلوک حضرت عمرؓ کا ساتھ اہل بیت کے بیان

میں لکھا گیا ہے وہاں سے دیکھو ۔

نظم

خلافت غصبی صدیقؓ عمرؓ دی جے کر سمجھی جاوے — تاں مال غنیمت شاہ علیؓ پھر لیکر حصّہ پاوے
حضرت شہر بانوں جو حضرت حسینؓ دے نال ویاہی — ہر مز لڑکی عمرؓ خلیفے فارسوں لٹی ساہی !
اُسدے پیٹوں سیّد سارے اولاد حسینی بھائی — اوہ پوتری شاہ نوشیرواں دی جو زین العابدؓ مائی
جیکر حق خلافت عمرؓ فاروق نہ آہا کاہی — تاں کیوں حلال ہوئی اوہ بی بی شاہ حسینؓ نوں بھائی
ایہ آل نبیؐ نوں دھبہ لادن احمق لوک بلائیں — شرم لحاظ نہ کرن کسیدا انجلے پھرن کورا ہیں
اصحاب ثلاثہ حق خلافت نالے شاہ علیؓ دی — ایہ چارے حق خلیفے ہوئے دشمن کرن پلیدی

حاصل کلام اگر خلافت بقول شیعہ غصبی سمجھی جائے تو تمام مال غنیمت بھی غصبی ہوگا جو کسی طرح حضرت علیؓ کو جائز نہیں ہوسکتا بلکہ مطلقاً حرام ہے۔ پھر کیوں لیا۔ پس لینا حضرت علیؓ کا مال غنیمت ثبوت کرتا ہے۔ حق خلافت اصحاب ثلاثہ کی

حضرت علیؓ کا خلیفہ اوّل صدیق اکبرؓ سے بیعت کرنا

حضرت علیؓ کا بخوشی رضا و بیعت کرنا خلیفہ اوّل سے ہم شیعہ کی کتابوں سے ثابت کرتے ہیں۔ جیسا کہ امام ابوالفرج اپنی کتاب اغیانی میں روایت کرتے ہیں کہ جب خلیفہ ہوئے حضرت ابا بکر صدیقؓ تو ابو سفیان بن حرب نے حضرت علیؓ کے پاس آکر شکایت کی۔ تو حضرت علیؓ کرم اللہ وجہہ نے جواب دیا عَنْ اَبِی لَا یَجِیْزُ الاَکْبَرُ قَالَ جَاءَ اَبُوْ سُفْیَانَ بْنُ حَرْبٍ عَلِیُّ بْنُ اَبِیْ طَالِبٍ ۔

نظم

ابوالفرج کتاب اپنی اغیانی اندر لیایا — کرے روایت جیدی ابی جیز اکبر وا جایا

فَقَالَ یَا اَبُو الْحَسَنِ مَا لِ هٰذَا الْاَمْرِ فِیْ اَضْعَفِ قُرَیْشٍ وَاَقَلِّهَا فَوَاللّٰهِ لَاَمْلَأَنَّهَا عَلَیْهِمْ خَیْلًا وَرَجِلًا ۔

نظم

ابو سفیان نے اکدن پاس علیؓ دے عرض سنایا — اے باپ حسن دے حال کیا اس امیر خلافت آیا
ایہ تھوڑا بہت قریشاں اندر ہے ضعیف قبیلا — سفیان کہے میں قسم اللہ دی توں سن مرد جلیلا
جیکر توں چاہیں میں جاواں پیادہ بن اسواروں — لے دیاں خلافت ابو بکرؓ توں قتل کراں تلواروں

فَقَالَ عَلِیُّ بْنُ اَبِیْ طَالِبٍ مَا زِلْتَ مَا عَادَیْتَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَالْمُسْلِمِیْنَ ۔

علیؓ حیدر نے سفیانے نوں آکھیا سخن شہاناں — تو رہیوں ہمیشہ دشمن رب رسولؐ تے مسلماناں
فَمَا ضَرَّهُمْ ذٰلِکَ شَیْئًا ! — اِنَّا وَجَدْنَا اَبَا بَکْرٍ لَهَا اَهْلًا
پس نا نقصان اوہناں کجھ کیتا اسنوں آکھ سنایا — میں لائق تاں وی خلافت ابوبکرؓ نوں پایا

فائدہ :- اس کلام سے تین فائدے حاصل ہوئے اوّل حضرت علیؓ نے صدیق اکبرؓ کو مسلمان فرمایا۔ دوم اس کی شکایت کرنیوالے کو دشمن خداؐ اور رسولؐ اور مومنوں کا فرمایا۔ سوم اس کی بیعت نہ قبول کرنیوالے کو گمراہ ٹھہرایا۔

Marfat.com

حضرت علیؓ کا بیعت کرنا خلیفہ دوم حضرت عمر فاروقؓ سے

شیعہ کی معتبر کتاب تواریخ روضۃ الصفا میں ہے کہ کئی آدمیوں نے حضرت عمرؓ کی بیعت پر جھگڑا کیا تو امیر علیؓ نے فرمایا سوا حضرت عمرؓ کے اگر کوئی اور خلیفہ ہوگا تو میں اس کی بیعت ہرگز نہیں کروں گا۔

فائدہ :۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے سب سے اوّل حضرت عمرؓ کی خلافت بھی مان لی اور بیعت بھی کر لی۔ اور فرمایا اگر اور کوئی خلیفہ ہوگا تو میں ہرگز بیعت نہ کروں گا۔

حضرت علی کا بیعت کرنا خلیفہ سوم حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے

شیعہ کی کتاب نہج البلاغت میں لکھا ہے کہ بوقت خلافت عثمان بن عفان بعض شخصوں نے امیر علیؓ سے آکر عرض کی اس مرتبہ بھی آپ خلیفہ نہ ہوئے تب امیر علیؓ نے خوش وشاد ہوکر فرمایا لَقَدْ عَلِمْتُمْ اِنِّیْ اَحَقُّ بِهَا عَنْ غَیْرِیْ وَاللّٰهِ لَاُسْلِمَنَّ مَا سَلِمَتْ اُمُوْرُ الْمُؤْمِنِیْنَ ۔ ترجمہ :۔ فرمایا امیر المومنین علیؓ کرم اللہ وجہہ نے کہ البتہ تحقیق تم لوگ جانتے ہو کہ تحقیق بس حقدار زیادہ ہوں واسطے خلافت کے غیر اپنے سے ۔ قسم ہے خدا کی میں سپرد کرتا ہوں خلافت حضرت عثمانؓ کو سلامت و قائم رہے ایمان و امن مسلمانوں میں

فائدہ :۔ اس حدیث سے ثابت ہوا کہ حضرت علیؓ نے خلافت حضرت عثمانؓ کی قبول کی اور بیعت بھی بخوشی برضا اور فرمائی۔ اس واسطے کہ آپ جانتے تھے کہ میری خلافت کے وقت اکثر فتنے برپا ہوں گے۔ اور مسلمانوں کو کئی طرح کے دکھ پہنچیں گے۔ جیسا کہ جنگ صفین و جنگ جمل میں واقعہ گذرا ہے۔

نظم

صدیقؓ عمرؓ عثمانؓ غنی دی بیعت علیؓ نے کیتی — ایہ کتب شیعہ تھیں ثابت ہوسے چھڈ دیہو بدنیتی

خوش رضا دی بیعت کیتی گر نمازاں پڑھیاں — جمعہ جماعتاں عیداں پڑھیاں توں کیوں لاویں اڑیاں

ہکدوجے دے خیری آہے جیونکر سکے بھائی — جنہاں نوں توں دشمن جانیں کر کجھ خوف خدائی

علیؓ اونہاں مسلم مومن اہل ایمان بتاوے — فاسق فاجر کافر سیتدیں شرم نہ تینوں آوے

اونہاں ہکدوجے سنگ نال محبت ساری عمراں بیتی — مشفق مشفق رہے ہمیشہ نہ کیے شکایت کیتی

ہن پچھلگاں ٹولا ہویا کرن لگے تاویلاں ! — قرآن حدیث مخالف ہوکر لیا دن ہودہ دلیلاں

اصحاباں دی ہتک جس تھیں ظاہر پائی جاوے — پھر مومن نام سداون اپنا صفت کفاراں !

مجلس ستارویں

دلیل سوم حق خلافت اصحاب ثلاثہ رضی اللہ عنہم

واضح ہو کہ جب اصحاب ثلاثہ نے بقول شیعہ حضرت علیؓ سے خلافت جبراً چھین لی تھی۔ تو پھر کیوں نہ حضرت علیؓ شیر خدا

Marfat.com

نے مقابلہ کیا۔ اور کیوں نہ تلوار ذوالفقار کو میان سے باہر لائے جس نے صخرہ جنی کے دو ٹکڑے کر دیئے تھے۔ اور جنگ بدر اور جنگ حنین اور جنگ خیبر کے دن کفار شرار کو خاک میں ملا دیا تھا۔ وہ تلوار ذوالفقار حضرت علیؓ کرم اللہ وجہہ نے کس ضرورت کے واسطے رکھ چھوڑی تھی۔ اور علی بن ابی طالب اسد اللہ الغالب علی کل غالب جس کی آواز سے کفار تھرتھراتے تھے اور کانپ جاتے تھے۔ اور جن کے نام سے روم شام لرزاتے تھے اور جس کی صورت سے تمام جوانان عرب ڈرتے تھے

فائدہ:- بھلا کون اس بات کو تسلیم کرتا ہے کہ اس شیر خدا سے کوئی خلافت چھین لے۔ اور آپ کچھ بھی چون و چرا نہ کریں معاذ اللہ۔

فائدہ:- پس حضرت علی کرم اللہ وجہہ کا مقابلہ نہ کرنا اصحاب ثلاثہ کی خلافت حق ہونے کی دلیل ہے

مسئلہ:- اس مقام پر بعض شیعہ کہتے ہیں کہ حضرت علی مقابلہ کے لئے تیار ہوئے مگر کسی مسلمان نے امداد نہ کی اس لئے حضرت علیؓ خاموش ہو گئےؓ اور چون و چرا نہ کی۔ جیسا کہ کتاب شیعہ حق الیقین باب پنجم مقصل ششم میں ہے کہ جب ابوبکرؓ نے خلافت غصب کر لی تو اس وقت حضرت علیؓ۔ حضرت فاطمہؓ کو گدھے پر چڑھا کر ساتھ لے آیا۔ اور ایک ہاتھ میں حضرت حسنؓ اور دوسرے میں حضرت حسینؓ کو پکڑ کر در بدر میلا بنا کر پھرتے رہے۔ اور ہر گھر بنی ہاشم و مہاجر و انصار کے جا کر امداد طلب کی کہ ابوبکرؓ نے میری خلافت چھین لی ہے میری امداد کرو۔ فجر کے وقت سوا ان چار شخصوں یعنی سلمان فارسیؓ۔ ابوذر غفاریؓ مقدادؓ و عمارؓ کے کوئی امداد کے لئے نہ نکلا۔

فائدہ:- اور مجالس المومنین مجلس تین میں لکھتے ہیں کہ تمام بنی ہاشم و مہاجر و انصار بعد وفات حضور پاکؐ کے مرتد ہو گئے۔ سوا ان تین چار شخصوں کے جو مذکور ہوئے ہیں۔

فائدہ:- شیعہ لوگ اصحابہ کرام پر کس طرح افترا باندھتے ہیں۔ بھلا بقول شیعہ اگر تین چار اصحاب کے سوا باقی سب مرتد ہو گئے تو حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو امیر المومنین کس طرح کہیں گے۔ حاصل کلام شیعہ نے کسی کو بھی برا بھلا کہنے میں خالی نہیں چھوڑا۔ اور نہ ہی اہل بیت کی ہتک کرنے میں کسر چھوڑی ہے۔

حکایت

ایک قرمنائی کے سر پر بہت سا قرضہ ہو گیا تھا۔ اور اس کے ادا ہونے کی کوئی صورت معلوم نہ ہوتی تھی۔ آخر اس نے اپنے دوستوں سے مشورہ لیا تو کسی نے کوئی مشورہ دیا کسی نے کوئی مشورہ دیا مگر اس کے ایک عقلمند دوست نے یہ مشورہ دیا کہ اگر تیرے پاس قرضخواہ بطلب قرضہ آئے تو تم اس کو کتے کی طرح بھونکنا شروع کر دینا۔ چنانچہ جب اس کے پاس ایک قرضخواہ آیا تو اس نے بھونکنا شروع کر دیا۔ تو وہ بیچارہ ڈر کر بھاگ گیا۔ اور اپنے گھر جا کر اپنے بال بچوں اور بیوی کے پاس ذکر کیا کہ فلاں شخص کے گھر میں بطلب قرضہ گیا تو وہ مجھے کتے کی طرح بھونکتا ہے اور میرے پیچھے کاٹنے کو دوڑتا ہے تو اس کے بال بچوں بیوی نے کہا۔ کہ وہ ٹھیک باولا یعنی ہلکا ہو گیا ہوگا۔ اب اس کے گھر نہ جانا۔ اور قرضہ پر لکیر پھیر دینا ایسا نہ ہو کہ قرضہ لینے جاؤ اور وہ تمہیں کاٹ جائے اور تم ہلکے ہو جاؤ۔ اسی طرح کچھ عرصہ اس نے ہر ایک قرضخواہ کو بھونکنا شروع کیا تو سب قرضخواہ ڈر گئے۔ اور کچھ مدت کے بعد اپنی اپنی رقم قرضہ پر افسوس کرتے ہوئے لکیر پھیر دی۔ جب تمام قرضخواہوں نے پوچھنا بولانا بند کر دیا تو وہی دوست جس نے وہ تجویز بتائی تھی ملنے کے واسطے آیا تو وہ شخص اسے بھی بھونکنے لگا تو اس شخص نے بڑی مشکل سے جان بچائی۔ اور بولا کہ بھائی ہوش کر میں قرضخواہ تو نہیں ہوں۔ یعنی میں نے تم سے قرضہ تو نہیں لینا۔ کیا تم اپنے دوست دشمن کو بھی پہچان نہیں کر سکتے ہر ایک کو ایک ہی نمبر میں چلا دیا ہے۔ جب اس نے بڑی مشکل کے بعد خاموشی پکڑی تو بولا اے بھائی میری اس حرکت پر غصہ نہ کرنا میں اس بات میں بے اختیار ہوں کیونکہ مجھے اب بھونکنے

عادت ہی پڑ گئی ہے ۔ جب کسی آدمی کو دیکھتا ہوں بے اختیار بھونکنا شروع کر دیتا ہوں ۔
فائدہ :۔ مثل اس قرضائی کے شیعہ کا بھی عادت ہو گئی ہے کہ تبرہ بازی طعن تشنیع اور گالی دینے میں ہر ایک کو ب ہی نمبر میں چلا دیا ہے ۔ نہ کسی اہل بیت کو چھوڑا ہے نہ کسی بنی ہاشم اور مہاجر وانصار اصحاب سے بُرا کہنے میں مُنہ ڑا ہے ۔ اور نہ ہی کسی اولیاء اللہ کا لحاظ کیا ہے جیسا کہ ہر ایک کا ذکر مذکورہ بالا ہو چکا ہے ۔

نظم

اسیں انہاں دی بدگمانی وانگ بارود اڈا لیئے ۔۔۔ کتب انہاندیوں ثابت کریئے دلوں نہ کجھ بنا ئیے
جلاء العیون دے اندر بھائی باب اول وچہ آوے ۔۔۔ پنجویں فصل دے اندر دیکھے جو کوئی شک لیاوے
علیؓ حیدر جد سرور عالمؐ اندر لحد ٹکا ئے ! ۔۔۔ تاں نال فرشتیاں نبی محمدؐ قول اقرار پکا ئے
کنڈ نہ دینی حیدرؓ تائیں ملکاں نوں فرمایا ۔۔۔ ہر کم اندر مدد دینا ہے تاں لازم آیا
کہیا فرشتیاں خوف نہ کریو اسیں سبھے ہمراہی ۔۔۔ دشمن اسدے مار مکا ئیے سٹیے دوزخ کھائی
یا حضرت اسیں خدمت حاضر ملکاں عرض سنا ئے ۔۔۔ علیؓ امام اساڈا تے اسیں سارے مقتدی آئے
مشکل کماں اندر کرساں اُسدی مددگاری ۔۔۔ نہ کوئی دیکھے ساڈوں تے نہ سُنے آواز ہماری
ایہ سب بیان جلاء العیون لکھ نقیر دکھاوے ۔۔۔ پر اس مذہب شیعہ اوپر بڑا تعجب آوے
نال علیؓ دے مسلماناں جے کیتی بے وفائی ۔۔۔ تاں ملکاں بھی نہ مدد دیتی سمجھیں مومن بھائی
توبہ توبہ ملک بھی ڈر گئے صدیقؓ عمرؓ توں بھائی ! ۔۔۔ خلافت کیسے نہ لے کر دتی حیدرؓ شیر خدائی
فرشتیاں نوں بھی شیعہ صاحب نے گنہگار بنایا ۔۔۔ وعدہ انہاں وفا نہ کیتا جو سی قول پکایا !
ہر اک نوں قرضائی وانگوں اینہاں بھونکنا لایا ۔۔۔ قسم خدا دی کوڑ نہیں میں دیکھ اکھیں آزمایا

مسئلہ :۔ حضرت امیر علی کا خلافت سے انکار کرنا بھی شیعہ کی کتابوں سے ثابت ہے جیسا کہ نہج البلاغت میں لکھتے ں کہ جب حضرت عثمان غنیؓ شہید ہوئے تو مسلمانوں نے عرض کیا کہ یا حضرت آپ خلافت کو قبول فرمائیں ۔ تو آپ نے اب فرمایا قَالَ اَنَا لَکُمْ وَزِیْرًا خَیْرًا لَّکُمْ مِنِّیْ اَمِیْرًا ۔ ترجمہ ۔ فرمایا تمہارے لئے وزیر ہوں تو بہتر ہے اس ے کہ میں امیر ہوں ۔ یعنی میں وزیری کے قابل ہوں اور بہتر ہے کہ تم میں سے کوئی اور امیر یعنی خلیفہ ہو جائے ۔ اور اسی کتاب ، دوسری جگہ ہے قَالَ عَلِیٌّ وَاللّٰہِ مَا کَانَتْ لِیْ فِی الْخِلَافَۃِ رَغْبَۃٌ وَّلَا فِی الْوِلَایَۃِ اِرْبَۃٌ کہا حضرت علیؓ نے ہے خدا کی مجھے کوئی رغبت خلافت کی نہ تھی اور نہ ولایت کی حاجت تھی ۔ وَلٰکِنَّکُمْ دَعَوْتُمُوْنِیْ اِلَیْھَا وَحَمَلْتُمُوْنِیْ علیہا لیکن تم مسلمانوں نے مجھکو خلافت کی طرف بلایا ۔ اور خلافت پر بٹھایا ۔

فائدہ :۔ اس کلام سے معلوم ہوا کہ آپ کو خلافت کی کوئی خواہش نہ تھی ۔ اور نہ ہی کسی مسلمان سے مدد کی طلب ، اور نہ ہی بیت اپنے کو در بدر لئے پھرے یہ سب شیعہ کے افترا ہیں ۔ اگر آپ خلافت کے خواہشمند ہوتے تو خدا کی قسم نہ فرماتے

فائدہ :۔ آپ کا قسم کھانا بھی اصحاب ثلاثہ کی خلافت کے حق ہونیکا ثبوت اور دلیل قوی ہے ۔

مسئلہ :۔ پس جب شیعہ نے سوچا کہ اس سے تو ہماری نجات نہیں تو اور ڈھنگ نکالا کہ حضرت رسول پاک محمد الرسول اللہؐ نے حضرت علیؓ کو صبر کی وصیت فرمائی تھی ۔ اس واسطے اصحاب ثلاثہ کے ساتھ مقابلہ جنگ نہ کیا جیسا کہ حق الیقین مسکہ اس میں یہ حدیث خاص منقول ہے ۔ قَالَ عَلِیُّ ابْنُ اَبِیْ طَالِبٍ لَوْلَا اَنِّیْ ھٰذِہِ السُّکُوْتَ لَا عَیْنٌ ترجمہ ۔ فرمایا حضرت نے کہ تمام بنی ہاشم سکوت یعنی چپ کی رعایت کرتے تھے ۔ لَمَّا وَصّٰی بِہِ النَّبِیُّ عَلَیْھَا مِنَ الصَّبْرِ جب کہ وصیت

فرمائی تھی۔ مجھے محمد الرسول اللہ ؐ نے صبر کرنے کی۔ کہ اے علیؓ میرے بعد میرے اصحابوں سے جنگ وجدال مت کرنا

مسئلہ: ۔ اگر حضرت علیؓ کو اس طرح وصیت ہوتی تو پھر ادنیٰ ادنیٰ باتوں سے اصحاب ثلاثہ کے ساتھ کیوں مقابلہ کرتے اور کیوں ان کے قتل کرنے کو تیار ہو جاتے۔ اور یہ سب لغویات باتیں شیعہ کی کتابوں میں موجود ہیں جیسا کہ شیعہ کی معتبر کتاب عمال الاسلام میں ہے کہ ایک روز حضرت عباس کے پرنالے کا پانی حضرت عمرؓ کے کپڑوں پر پڑا۔ حضرت عمرؓ نے پرنالہ اکھاڑ دیا۔ اور حکم فرمایا کہ اگر کوئی اس پرنالہ کو پھر اس جگہ گاڑے گا۔ تو میں قسم خدا کی اس کی گردن کاٹ دوں گا۔ حضرت عباسؓ نے یہ شکایت حضرت علی کے پاس کی تو حضرت علیؓ نے فرمایا۔ اے چچا تم اپنے گھر آرام سے بیٹھو اور دیکھو کہ میں اس کا کیا حال کرتا ہوں ثُمَّ نَادٰی یَا قَنْبَرُ تَعَالَ بِذِی الْفِقَارِ فَتَقَلَّدَہٗ ثُمَّ خَرَجَ اِلَی الْمَسْجِدِ ۔ اور پھر فرمایا حضرت علیؓ نے اپنے غلام قنبر کو اے قنبر لے آ میری ذوالفقار۔ پس غلاف میں کیا ذوالفقار کو اور چلے طرف مسجد کے وَقَالَ یَا قَنْبَرُ اَعِدِ الْمِیْزَابَ اِلٰی مَکَانِہٖ فَصَعِدَ قَنْبَرُ فَرَدَّہٗ مَوْقِعَہٗ ۔ اور فرمایا اے قنبر چڑھ اور کوٹھے کے۔ اور لگا اس پرنالہ کو جس جگہ وہ پہلے تھا۔ قَالَ عَلِیٌّ وَحَقِّ صَاحِبِ ہٰذَا الْقَبْرِ وَالْمِنْبَرِ الخ ۔ اور فرمایا حضرت علیؓ نے قسم ہے اس قبر اور منبر کے حق ہونے کی۔ اگر کوئی شخص اکھاڑے گا اس پرنالہ کو، میں اکھاڑنے والے اور حکم کرنے والوں کی گردن توڑ دونگا۔ اور میں اس کو سولی پر چڑھا دوں گا۔ یہاں تک کہ میری جان جائے۔ فَبَلَغَ ذٰلِکَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ فَنَہَضَ وَدَخَلَ الْمَسْجِدَ وَنَظَرَ اِلَی الْمِیْزَابِ الخ۔ پس جب خبر ہوئی حضرت عمرؓ کو پس اٹھے اور داخل ہوئے مسجد میں اور دیکھا طرف پرنالہ کے پس وہ اسی جگہ لگا کھڑا ہے۔ پس کہا حضرت عمرؓ نے کون شخص ہے کہ غصہ میں حضرت علیؓ کے سامنے ہو دے اچھا ہم اپنی قسم کا کفارہ دیدیں گے فَلَمَّا کَانَ مِنَ الْغَدَاۃِ مَضٰی عَلِیٌّ اِلٰی عَمِّہِ الْعَبَّاسِ الخ۔ پس جب دوسرا دن ہوا تو حضرت علیؓ اپنے چچا عباسؓ کے گھر گئے اور جا کر پوچھا کہ اے چچا کیا حال ہے۔ تو حضرت عباسؓ نے کہا اے میرے بھائی کے بیٹے جب تک تو میرے پاس ہے اچھی زندگی بسر ہوتی ہے۔ تیرے ہوتے ہوئے مجھے کیا خوف ہے۔ فَقَالَ لَہٗ یَا عَمِّ طِبْ نَفْسًا وَقَرَّ عَیْنًا فَوَاللّٰہِ لَوْ اَہْلُ الْاَرْضِ فِی الْمِیْزَابِ لَخَصَمْتُہُمْ الخ ترجمہ۔ فرمایا حضرت علیؓ نے اے چچا صاحب خوش رہو۔ اور ٹھنڈی کر آنکھیں اپنی۔ خدا کی قسم اگر پرنالہ پر تمام جہان والے بھی جھگڑا کریں گے۔ تو البتہ میں غالب آؤں گا سب پر۔ اور پھر تمام کو قتل کر دوں گا۔ بِعَوْنِ اللّٰہِ وَقُوَّتِہٖ ۔ ساتھ مدد اور قوۃ اللہ تعالیٰ کے۔

نظم

اُتے صبر علی جے ہوندا حضرت شاہ علی شیرا — تاں کیوں مقابلہ کردے عمرؓ بہادر شیر دلیرا
قسم خدا دی کر کے کہندے سن شیر الہٰی — اکھاڑے جو پرنالہ اُسدی گردن توڑاں بھائی
خلافت غصبی وقت علیؓ نے صبر پیالہ پیتا — پرنالے دے کارن ڈریا عقل کرو کجھ میتا!
مادی لت عمرؓ جد حضرت فاطمہؓ حمل گرایا! — اتنا ظلم جس تمام سخیہ نے اپنے دلوں بنایا
پھر بالن کٹھا کر کے شاہ دے گھر نوں اگ لگائی — دیکھی خالدؓ بن ولیدؓ دے گل چہ رسی پائی!
تد بھی صبر کیتا پر اگے پرنالے صبر نہ آیا — گھر خلافت فاطمہؓ دا پرنالے جتنا قدر نہ پایا
پرنالے کارن سب جگ دے سنگ لڑن ارادہ کیتا — فاطمہؓ دی بے عزتی ویلے صبر پیالہ پیتا
بھلا کون کرے تسلیم جو ہووے صاحب عقل ایہا ای — اوتھے ہاتھ لڑے کر پرنالے ایتھے چھوڑتے جائی
جیکر ہوندی صبر وصیت شاہ علیؓ نوں بھائی — جنگ صفین جمل کیوں کردے معاویہ سنگ لڑائی

Marfat.com

یا اُس وقت وصیت بھلّے یا بے صبرے ہوئے — پرنالے جمل صفین اندر جو ہو تیار کھلوئے
نسیاں بے فرمان ٹھہرایا شاہ علیؓ نوں سرور سُندا — توبہ کریو بھائیو اُس تھیں ایہ عقیدا گندا
جاہلاں نے گمراہ کرن نوں کیتے سب پسارے — ورنہ سب اصحاب نبیؐ دے آل ہیں ہک دُوجے توں پیارے

مسئلہ ۱۰۔ معجزات علیؓ کرم اللہ وجہہ میں پڑھی دعوم دعام سے معتبر شیعہ قطب الدین راوندی صاحب نے خرائج وجرائح میں یہ روایت کی ہے مِنْهَا مَا رُوِیَ عَنْ سُلَیْمَانَ فَارِسِیْ قَالَ اِنَّ عَلِیًّا بَلَغَهٗ عَنْ عُمَرَ ذِکْرُ شِیْعَتِهٖ ان معجزات سے ایک یہ بھی معجزہ ہے جو روایت کی ہے سلیمان فارسی نے کہا اُس نے کہ تحقیق حضرت علیؓ کرم اللہ وجہہ کو خبر پہنچی عمرؓ کی کہ وہ آپ کے شیعوں کو کچھ روک ٹوک کرتا ہے فَاسْتَقْبَلَهٗ فِیْ بَعْضِ طُرُقِ بَسَاتِیْنِ الْمَدِیْنَةِ وَفِیْ یَدِ عَلِیٍّ قَوْسٌ ۔ پس حضرت علیؓ کو باغ مدینہ کے راستے میں عمرؓ ملا۔ اور حضرت علیؓ کے ہاتھ میں کمان تھی فَقَالَ یَا عُمَرُ بَلَغَنِیْ عَنْكَ ذِکْرُ شِیْعَتِیْ الخ۔ پس فرمایا حضرت علیؓ نے اے عمرؓ مجھے خبر پہنچی ہے کہ تو میرے شیعوں کو روک ٹوک کرتا ہے۔ پس عرض کی عمرؓ نے اے امیر علیؓ اپنی کج فہمی پر نرمی کرو فَقَالَ اِنَّكَ لَهَاهُنَا ثُمَّ ضَرَبَ قَوْسَهٗ عَلَی الْاَرْضِ الخ۔ پس فرمایا حضرت علیؓ نے کہ البتہ تو ابھی تک یہاں ہی کھڑا ہے۔ پھر ماری کمان زمین پر پس وہ اسی وقت لوگوں کے سامنے اژدہا یعنی سانپ بن گیا۔ اور حضرت عمرؓ کی طرف منہ کر کے اُس کو نگلنے لگا۔ پس چِلّایا عمرؓ اور کہا واسطے خدا کے اے باپ حسنینؓ کے اس کو پکڑ لو۔ اب میں کبھی آپ کے شیعوں کا ذکر نہ کروں گا۔ اور عاجزی کرنے لگا۔ پس اُس سانپ کو حضرت علیؓ نے پکڑ لیا تو وہ فوراً کمان بن گئی وَمَضٰی عُمَرُ اِلٰی بَیْتِهٖ مَرْعُوْبًا قَالَ سُلَیْمَانُ فَلَمَّا کَانَ اللَّیْلُ دَعَانِیْ عَلِیٌّ فَقَالَ صِرْ اِلٰی عُمَرَ الخ۔ اور عمر کانپتا ہوا اپنے گھر گیا۔ اور کہا سلمان نے کہ جب رات ہوئی بلایا مجھ کو امیر علیؓ نے پس فرمایا جا طرف عمرؓ کے اس واسطے کہ آیا ہے اُس کے پاس مال غنیمت کا مشرق سے اور ارادہ کرتا ہے وہ کہ اس مال کو روک رکھوں، اور کسی کو کچھ نہ دوں کیونکہ کسی کو اس مال کی خبر نہیں ہے۔ اُس کو جا کر کہ امیر علیؓ کہتا ہے کہ جو مال مشرق سے آیا ہے اس کو مت روکو۔ اور حقداروں کے حق نکال دو۔ ورنہ میں تم کو خوار و ذلیل کروں گا۔ پس سلمان کہتا ہے کہ میں نے یہ ماجرا عمرؓ کے پاس بیان کیا۔ تو عمرؓ نے کہا بھلا یہ تو بتاؤ کہ اس مال کی خبر حضرت علیؓ کو کس نے بتائی ہے۔ سلمان نے کہا اے عمرؓ حضرت علیؓ سے کوئی چیز زمین آسمان کی پوشیدہ نہیں ہے۔ ثُمَّ قَالَ رُعْبُ الثُّعْبَانِ فِیْ قَلْبِهٖ اِلٰی اَنْ تَمُوْتَ ۔ اور کہا سلمان نے کہ عمرؓ کے دل میں اُس سانپ کا خوف مرتے دم تک رہا۔ یعنی وہ ساری عمر کانپتے ہی رہے۔ جیسا کہ ملا باقر مجلسی حیات القلوب میں لکھتا ہے۔ جس کا خلاصہ یہ ہے کہ حضرت عمرؓ کے دل میں حضرت علیؓ کی دہشت اس قدر تھی کہ دیکھتے ہی کانپنے لگ جاتا تھا۔ اور تھر تھراتا تھا۔

نظم

اٰمَنَّا وَصَدَّقْنَا ہے اساں مَنیاں شیر الٰہی — اَسَدُ اللّٰہِ الْغَالِبُ ہے سی پاک نبیؐ دا بھائی
اَسَدُ اللّٰہِ الْغَالِبُ عَلٰی کُلِّ غَالِبٍ سرورؐ نے فرمایا — جن انسان پرند حیواناں سب پر غالب آیا
مگر زبان شیعیاں تھیں بھائیو ایہ گل پائی جاوے — سب اصحاباں تھیں کمزور ا حیدرؓ سمجھیا جاوے
نقلِ کفر کفر نہ باشد آکھن لوک سیانے — میں کراں بیان تمامی بھائیو سمجھن مومن دانے
کتاباں شیعہ اندر لکھیا میں نہیں دلوں بنایا — ماری لت عمرؓ نے حضرت فاطمہؓ حمل گرایا
امام محسن صاحب جے جس دا شیعیاں نام ٹکایا — ایس طرح دی کرن بے ادبی کم انھاں دا آیا
بھی حضرت عمرؓ نوں علیؓ حیدر دے گو جبہ رسی پائی — خالد نوں پکڑایا پاس صدیق لیائے بھائی

Marfat.com

جی بالن جمع کیتا گھر ساڑن کارن خاص علیہ شدا ۔۔۔ خلافت چھین لئی اصحاباں جو سی حق ولیپدا
اے بھائی ہن دسو مسلمانوں اہل ایمانوں ۔۔۔ جسدی ہووے قوت طاقت زیادہ سب جہانوں
اسد اللہ جو شیر خدائی شیراں مار بھجاوے ۔۔۔ اُسدے گھر دی کرن بے ادبی کس نوں طاقت آوے
کون ہووے جو حضرت فاطمہؓ تائیں ہتھ لگاوے ۔۔۔ تے کس نوں طاقت گھر علی دے آکر اگ جلاوے
تے کیہڑا ہے جو شیر علیؓ دے گلو چہ رسی پاوے ۔۔۔ تو کون ہووے جو مننے ناہیں جو حیدر فرماوے
شیر بہادر کولوں کون خلافت کھوہے بھائی ۔۔۔ جس دے خوفوں تھر تھر کنبدا عمرؓ خلیفہ سباہی
ذوالفقار تلوار علیہ دی اپڑ زور آور آہی ۔۔۔ زمیں اسماناں اندر جسدی جھلتے جھال نہ کائی
کمان آہی جو پاس علیہ دے بنداسی سپ بھارا ۔۔۔ جسدے خوفوں مر دیاں نائیں کنبدا عمرؓ پیارا
گویا معجزہ موسیٰ والا ہتھ علی دے آیا ! ۔۔۔ شیعہ کتاباں اندر لکھیا ہیں نہیں دلوں بنایا

غزل

شیعہ کا مذہب کیا ہے ایک طلسماتی تماشہ ہے ۔۔۔ دیکھے جو کوئی اِسکو کہتا حاشہ للہ حاشہ ہے
کبھی تو حضرت علیؓ کو آسمان پر چڑھاتے ہیں ۔۔۔ کبھی اس ہی کو نیچے سے نیچے گراتے ہیں!
کبھی کہتے ہیں علیؓ کو دیکھ کر عمرؓ تھر تھراتے ہیں ۔۔۔ کبھی کہتے ہیں کہ حیدرؓ کے گلے میں عمرؓ رسیاں پاتے ہیں
کبھی کہتے ہیں شمشیر شاہ علیؓ کی جو ذوالفقار تھی ۔۔۔ سب جہاں کو مار کر ہو جاتی پار تھی!
کبھی کہتے ہیں جو کمان علیؓ کے ہاتھ میں تھی! ۔۔۔ جب زمیں پر ڈالتے تھے تو بنیں بنیں سانپ قوی
پھر کون ہے جو خلافت چھین لے اس سے بھائی ۔۔۔ صدیقؓ عمرؓ عثمانؓ کو کب اتنی طاقت آئی
پس اس بیان سے معلوم ہوا ہے سب کو ماجرا ۔۔۔ شیعہ کا محض اصحاب ثلاثہؓ سے ہے بغض وعناد

فائدہ :۔ حضرت علیؓ کی خلافت بعد تینوں خلیفوں کے ہی تھی۔ سو وہ اپنی باری پر مسند نشین ہوئے۔ ورنہ حضرت علی کرم اللہ وجہہٗ کا کسی اصحاب کے ساتھ کسی قسم کا رنج وعناد نہیں تھا۔

فائدہ :۔ اور یہ بھی یاد رہے کہ جو چہار یار کا درجہ ہے۔ مثلاً اوّل درجہ حضرت ابا بکر صدیقؓ کا پھر حضرت عمر فاروقؓ کا پھر حضرت عثمان غنیؓ کا پھر حضرت علی کرم اللہ وجہہٗ کا اس میں کسی صاحب کی توہین وہتک نہیں ہے کیونکہ انبیاء علیہم السلام کے بھی ایک دوسرے پر درجات ہیں کَمَا قَالَ اللّٰہُ تَعَالیٰ تِلْکَ الرُّسُلُ فَضَّلْنَا بَعْضَھُمْ عَلٰی بَعْضٍ ما جیساکہ فرمایا اللہ تعالےٰ نے یہ ہیں رسول جو درجات دیئے ہم نے بعض کو اوپر بعض کے۔ خلافت اوّل یا آخر ملنے میں کسی صاحب کی ہتک وتوہین نہیں ہے کیونکہ حضرت محمد الرسول اللہ کو تمام انبیاء سے بعد نبوت ملی ہے حالانکہ آپ سب سے افضل ہیں

فائدہ :۔ پس سب مسلمانوں پر فرض ہے کہ چہار خلفاءؓ کو برحق جانیں ورنہ مومن نہیں ہو سکتے۔

فائدہ :۔ جو شخص تین خلیفوں کا انکار کرے اور ایک کو مانے تو اس کی مثال ایسی ہے جیسا کہ ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء کو نہ ماننا۔ اور ایک حضرت محمد الرسول اللہ کو ماننا۔ حاصل کلام جو شخص چاروں خلیفوں کو برحق نہ مانے وہ مومن نہیں۔

طعن ششم شیعہ برحق صدیق اکبرؓ در باغ فدک

حدیث بخاری ومسلم از ابو ہریرہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ لَا یَقْتَسِمُ وَرَثَتِیْ دِیْنَارًا مَا تَرَکْتُ ترجمہ۔ فرمایا رسول اللہ نے نہیں بانٹیں گے میری وراثت ایک دینار کے برابر سونا جو کچھ چھوڑ جاؤں میں پیچھے وفات اپنی کے بعد نفقہ

Marfat.com

...آئی وَمُؤْنَةِ عَامِلِیْ فَهُوَ صَدَقَةٌ ۰ مگر خرچ اپنی مستورات کا اور محنت کارندوں کی، پس وہ صدقہ ہے راہ خدا میں۔

مسئلہ:۔ معتبر کتب اہل سنت سے یہ قصہ اس طرح ہے کہ فدک ایک موضع ہے میدان خیبر میں جو کہ جنگ و جدال بغیر مسلمانوں کے ہاتھ آیا۔ اس میں کچھ درخت کھجوروں کے تھے جس کو باغ فدک کہتے ہیں جو کہ مدینہ منورہ سے دو میل کے فاصلہ پر ہے۔ اس موضع اور باغ فدک کی آمدنی سے حضرت محمد الرسول اللہ بحسب حکم الٰہی جو آیت شریف اٹھاواں سورۃ حشر میں ہے مَآ اَفَآءَ اللّٰہُ عَلٰی رَسُوْلِہٖ مِنْ اَھْلِ الْقُرٰی فَلِلّٰہِ وَلِلرَّسُوْلِ ۔ ترجمہ:۔ جو کچھ کہ پھیر لائے اللہ تعالیٰ اپنے رسولؐ کو دوسری بستیوں کے کافروں سے پس وہ واسطے خدا کے اور رسولؐ کے اور ذِی الْقُرْبٰی وَالْیَتٰمٰی وَالْمَسٰکِیْنِ وَابْنِ السَّبِیْلِ ۷؎ واسطے آپ کے قرابتداروں کے اور یتیموں اور مسافروں کے۔ جب حضرت ابابکر صدیقؓ خلیفہ ہوئے تو حضرت فاطمہ نے باغ فدک میں سے اپنا حصہ طلب کیا تو صدیق اکبرؓ نے جو حدیثیں حضور پاکؐ سے سنی ہوئی تھیں آپ کے گوش گزار کر دیں۔ ایک حدیث جو اوپر گزر چکی ہے اور دوسری حدیث جو ترمذی میں ہے۔ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ نَحْنُ مَعَاشِرِ الْاَنْبِیَآءِ لَا نُوْرِثُ مَا تَرَکْنَا صَدَقَۃٌ ۔ فرمایا حضرت رسول اللہ نے ہم گروہ انبیاءؑ کسی اپنے ورثہ کا وارث نہیں کرتے۔ اور جو کچھ چھوڑیں ہم وہ صدقہ ہے۔ اور تیسری حدیث یہ ہے قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ نَحْنُ الْاَنْبِیَآءِ لَا نَرِثُ وَلَا نُوْرِثُ ۔ فرمایا حضور پاکؐ نے ہم جماعت انبیاء کی نہ دنیا کے مال کا ورثہ کسی کو دیتے ہیں اور نہ ہی لیتے ہیں۔

فائدہ:۔ اس میں حکمت ہے کہ خلق خدا کو معلوم ہو جائے کہ انبیاءؑ کی محبت اور جانفشانی صرف خدا ہی کے واسطے تھی۔ دنیا کا کچھ لگاؤ نہ تھا۔ حتیٰ کہ اولاد وارثوں کو بھی کچھ نہ ملا۔ حضرت فاطمہؓ کو معلوم ہوا کہ انبیاءؑ کے مال میں کا حصہ نہیں تب خاموش ہو گئیں۔ اور حضرت صدیق اکبرؓ نے فرمایا اے فاطمہؓ بنت رسولؐ میں بھی ویسا ہی کروں گا جیسا کہ رسول خدا کرتے تھے۔ حضرت فاطمہؓ نے اپنے باپ کا یہ فرمان سن کر مان لیا۔ جیسا کہ شیعہ کی کتاب ... شرح میں لکھا ہے۔ کہ ابو بکرؓ عہد کردہ بود کہ تا راضی فاطمہؓ نشود زیر سائے مکان خود نیا ید۔ یعنی ابو بکرؓ نے اقرار کیا کہ جب تک حضرت فاطمہؓ راضی نہ ہوں گے میں اپنے گھر کے سایہ میں نہ بیٹھوں گا۔ در شب و روز دریں حال ... امیر علی پیش زہراؓ ابصالح من پرداخت اور دو دن اور دو رات اسی حال میں گذارے۔ اور حضرت علیؓ ... کے واسطے حضرت فاطمہؓ کے پاس گئے۔ در آخر الامر حضرت فاطمہؓ راضی شد و عذر منظور فرمائد و رنج بشریت ... د۔ ... کلام کہ حضرت فاطمہؓ راضی ہوئے۔ اور عذر قبول کیا۔ اور رنج بشریت دور کیا۔ ایسا ہی شیعہ کی کتاب ... الساکین میں ہے کہ جب صدیق اکبرؓ نے عذر کئے تو حضرت خاتون جنت نے فرمایا اِفْعَلْ فِیْھَا کَمَا کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ... یعنی کر تو اے صدیق اکبرؓ جیسا کرتے تھے میرے والد جناب محمد الرسول اللہ باغ فدک کے حق میں اور ... پر راضی ہوں۔

نظم

خود زبانی شیعہ دی ہُن ایہ گل ثابت آئی
فاطمہؓ اتے صدیق اکبرؓ دی ہوئی صلح صفائی

فاطمہؓ رنج غبار دلوں چہ نال صدیقے کیتا
آکھیا توں کر عمل اوویں جویں پاک محمدؐ کیتا

یعنی کر تقسیم فدک نوں حصیاں سیتی بھائی
جیوں کر وچہ قرآن اللہ نے اس تقسیم بتائی

اسب غریباں اتے یتیماں حاجتمند مسکیناں!
دیو باغ فدک تھیں سبھناں بھائی سمجھ قریناں

جو آکھن زہرا رنج ہوئی پھر مردیاں تیک نہ بولی — ایہ بالکل جھوٹ انہاں دا بھائیو جانو کاذب ٹولی
کتاب شیعہ دے اندر لکھیا ہیں تہیں دلوں بنایا — جویں کتاب العلل حجاج السالکین دے اندر آیا
فاطمہؓ اُتے صدیقؓ دے اندر ہوئی صلح صفائی — جد اُس سُنی حدیث نبیؐ دی وارث بنے نہ کائی
ایہ جاہلاں دے گمراہ کرن نوں جوڑن بہت مصالحے — پر سب جہناں نوں ثابت لکھے کوڑ تیانتوں کالے

الغرض جو حدیث اوپر بیان ہوئی اس کو ایک جماعت صحابہ کرام نے روایت کیا ہے قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ نَحْنُ مَعْشَرَ الْاَنْبِیَآءِ لَا نَرِثُ وَلَا نُوْرَثُ ۔ یعنی فرمایا حضور پاک نے ہم جماعت انبیاء کی نہ کسی کو ورثہ دیتے ہیں اور نہ ہی لیتے ہیں۔ اس حدیث کی تصدیق تو خود شیعہ کی کتب سے ثابت ہے۔ جیسا کہ معتبر کتاب کافی کلینی میں امام ابو جعفرؓ فرماتے ہیں۔ اِنَّ الْعُلَمَآءَ وَرَثَۃُ الْاَنْبِیَآءِ وَذٰلِکَ اَنَّ الْاَنْبِیَآءَ لَمْ یُوَرِّثُوْا دِرْہَمًا وَّلَا دِیْنَارًا ۔ تحقیق علماء وارث ہیں انبیاء علیہم السلام کے اور تحقیق انبیاء نے وارث نہیں کیا کسی کو درہم اور دینار کا ۔ وَاِنَّمَا وَرَّثُوْا اَحَادِیْثَ مِنْ اَحَادِیْثِہِمْ فَمَنْ اَخَذَ بِشَیْءٍ مِّنْہَا فَقَدْ اَخَذَ بِحَظٍّ وَافِرٍ ۔ اور سوائے اس کے نہیں کہ وارث کیا انہوں نے احادیث کا حدیثوں اپنی سے جس نے لیا کچھ اس سے یعنی حدیثوں سے البتہ کیا اُس نے حصہ بہت کامل

فائدہ :۔ پس اس حدیث کا ناقل ثقہ اُکی صحت میں تو ایک ہی امام کا قول ایمانداروں کے واسطے کافی ہے۔ اگر اس پر بھی تسلی نہ ہو تو شارح صاحب شیعہ معانی کتاب میں اس حدیث کی یوں شرح فرماتے ہیں۔ انبیاء ہرچہ باقی اگرچہ ترکہ است ولے آں حکم ترکہ نیست ۔ ترجمہ۔ یعنی انبیاء جو کچھ باقی چھوڑیں ترکہ ہے۔ مگر ترکہ نہیں ہے۔ یعنی درہم و دینار وارثوں کو نہیں ملتا۔

دھوکہ دیون کارن شیعہ آیتاں پڑھ سناون — قرآنوں حصہ نبیاں ثابت کیوں انکار میاں دن
وچ قرآن سیپارے اُنی نمل اندر ہے آیا — وَوَرِثَ سُلَیْمٰنُ دَاوٗدَ اللہ نے فرمایا
تے دوجی آیت پارہ سولاں مریم اندر آئی — فَہَبْ لِیْ مِنْ لَّدُنْکَ وَلِیًّا یَّرِثُنِیْ مِنْ اٰلِ یَعْقُوْبَ

ترجمہ۔ آیت اوّل۔ اور ورثہ پایا سلیمان علیہ السلام نے داؤد علیہ السلام کا۔

ترجمہ۔ آیت دوم :۔ دعا کی حضرت زکریا علیہ السلام نے کہ اے رب میرے بخش مجھکو اپنے پاس سے لڑکا جو وارث ہو ورثے یعقوب علیہ السلام اور ورثے میرے کا

جواب :۔ ان دونوں آیتوں کا مطلب یہ ہے کہ ورثہ دین اسلام کا پیغمبر رکھتے ہیں تا کہ ترکہ دنیا کا۔ اگر یہ وارث مال دنیا کے ہوتے تو حضرت داؤد علیہ السلام کے نو بیٹے تھے جو تاریخ اسلام سے ثابت ہوتے ہیں، کیوں ایک حضرت سلیمان کو وارث فرمایا اور دوسروں کو وارث کیوں نہ بنایا۔ پس معلوم ہوا کہ حق تعالیٰ نے ورثہ دین اسلام کا ذکر فرمایا۔ اور درہم دینار مال دنیا کا ورثہ نبیوں کا نہیں ہے۔ بھلا کون کہتا ہے کہ وہ معصوم مال دنیا کو اپنا ترکہ سمجھیں اور مال دنیا کے طالب گار ہوں جس کو حضرت رسول پاک نے فرمایا ہے اَلدُّنْیَا جِیْفَۃٌ وَّطَالِبُہَا کِلَابٌ ۔ یعنی دنیا مردار ہے اور طالب اس کا کتا ہے

فائدہ :۔ ذرا غور کی بات ہے کہ اگر باغ فدک حضرت محمد الرسول اللہ نے حضرت فاطمہؓ کو ہبہ یعنی بخشش کر دیا تھا تو اصحاب ثلاثہ نے حضرت فاطمہؓ سے بقول شیعہ چھین لیا تھا تو جب حضرت علی کرم اللہ وجہہ خلافت نشین ہوئے تو بھی ویسا ہی رہا۔ یعنی باغ فدک کی آمدنی کو اصحاب ثلاثہ کی طرح ہی تقسیم کرتے رہے۔ اور جب حضرت امام حسنؓ خلیفہ ہوئے تو بھی انہوں نے اپنے قبضہ میں نہ لیا۔ الغرض اگر بقول شیعہ تینوں خلیفوں نے اپنی خلافت کے وقت ظلم ہی کیا تھا

Marfat.com

تو حضرت علی کرم اللہ وجہٗ اور حضرت امام حسنؓ نے کیوں نہ اپنی خلافت کے وقت اپنے قبضے میں لیا۔

فائدہ:۔ پس معلوم ہوا کہ باغ فدک ابتدا ہی سے ہبہ نہیں ہوا تھا جس طرح رسول پاکؐ کے زمانے میں تقسیم ہوتا تھا اسی طرح خلیفہ کے عہد میں تقسیم ہوتا رہا ہے۔

فائدہ:۔ شیعہ اس کا یہ جواب دیتے ہیں کہ فتح مکہ کے دن حضور پاکؐ نے فرمایا تھا کہ ہمارے اہلبیت وہ ہیں کہ جو چیز ہم سے چھین لی جائے پھر اس کو واپس نہیں لیتے۔ یہ عبارت حکیم صاحب شیعہ نے معیار الہدیٰ کے سولاں صفحہ پر درج کی ہے

جواب:۔ غور کی بات ہے کہ باغ فدک کی طرح خلافت بھی تو بقول شیعہ اصحاب ثلاثہ نے چھین لی تھی۔ خلافت تو واپس کر لی اور فدک واپس نہ کیا۔ یا تو حضرت علیؓ خلافت کے وقت نعوذ باللہ فرمان حضورؐ کا بھول گئے ہوں گے جو فتح مکہ کے دن آپ نے کیا تھا۔ اور باغ فدک پر عمل کر لیا ہوگا

دھوکا دیون کارن شیعیاں مسئلہ ایہ بنایا
معصوم ناراض ہوئے جس اُپر اوہ پکا دوزخی آیا!

کتنا حیلہ پھر اس راضی کرنے کارن کردا
ہوئے مول نہ پاک گناہوں جنت کیوں نہ وڑدا

یہ عام زبان شیعہ دے اُپر مسئلہ ہے ہن جاری
آکھ جواب فقیر سناویں نال اللہ دی یاری

اوّل قصہ یوسف والا وچہ قرآن پڑھیوے
جو کجھ اسدیاں بھائیاں کیتا سارا معلم تھیوے

آپس اندر رنج اونہاں دے وچ شمار نہ آئے
تے سارے اوہ معصوم پیغمبر پیغمبر دے جائے

پھر موسیٰؑ تے ہارونؑ پیغمبر مشہور وچہ جہانے
داہڑی ہارون دی موسیٰؑ نے پھی دیکھو قرآنے

ایوبؑ صابر نے بیوی تائیں غصے ہو فرمایا
بھا چابک سو ماریاں تینوں جیکر رب بچایا

بھی حضرت امام حسینؓ امام حسنؓ پر غصہ کیتا
نال معاویہ صلح کیتی جد ویکھ تاریخوں لیتا

اور شیعہ کی معتبر کتاب العلل الشرائع باب العلت میں ہے کہ ایک لونڈی حضرت جعفر طیارؓ نے حضرت علی کرم اللہ وجہٗ کی طرف بھیجی۔ جب حضرت علی اس لونڈی کی طرف متوجہ ہوگئے تو حضرت فاطمہ رنجیدہ ہو کر اپنے والد حضرت محمد رسول اللہ کے پاس شکایت لے کر آئی تو حضرت محمد رسول اللہ نے حضرت فاطمہؓ کی شکایت کو قبول نہ فرمایا۔ اور فرمایا حضرت علیؓ اس لونڈی سے مباشرت کرنے سے باز نہیں رہے گا۔ اور اسی کتاب کی جلد اوّل باب علت میں ہے کہ جب امیر علیؓ نے ابو جہل کی بیٹی سے شادی کرنے کا ارادہ کیا تھا تب بھی حضرت فاطمہؓ حضرت علیؓ پر سخت ناراض ہوئے۔

فائدہ:۔ جس طرح حضرت فاطمہؓ حضرت علیؓ پر ناراض ہوئے تھے اسی طرح صدیق اکبرؓ پر بھی خفا ہوئے۔ تو اس بات میں صدیق اکبرؓ پر کیا اعتراض یا طعن آسکتا ہے حالانکہ صدیق اکبر نے حضرت فاطمہؓ سے صلح بھی کر لی تھی۔

طعن ہفتم بر صدیق اکبرؓ

نئی روشنی کے شیعہ حضرت صدیق اکبرؓ پر یہ طعن کرتے ہیں کہ جو شخص چالیس سال بت پرستی کرے اور بعدہ اگرچہ وہ تمام عمر داری سے توبہ بھی کرے لیکن گناہ سے پاک نہیں ہو سکتا۔ جیسا کہ صدیق اکبرؓ نے چالیس سال بت پرستی کی تھی۔ اور وہ اسی طرح بھی اس گناہ سے بری نہیں ہو سکتا۔ اور نہ ہی وہ خلافت کے لائق ہو سکتا ہے۔

جواب اوّل:۔ جو شخص ایسا عقیدہ رکھتا ہے کہ بت پرستی کے بعد توبہ کرنے سے بھی گناہ معاف نہیں ہوتے تو وہ شخص قرآن کریم کی مخالفت کرتا ہے۔ اور مخالفت قرآن شریف کی کرنیوالا کافر ہے جیسا کہ پارہ اوّل سورۃ بقرہ میں ہے اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَالَّذِيْنَ هَادُوْا وَالنَّصٰرٰى وَالصّٰبِـِٕيْنَ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ ... اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے تحقیق جو

لوگ ایمان لائے کافروں مشرکوں اور اُن لوگوں سے جو یہود اور نصاریٰ اور بیدین ہیں۔ ایمان لایا ساتھ اللہ تعالیٰ اور دن آخرت کے وَعَمِلَ صَالِحًا فَلَهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ۝ اور بعد ایمان لانے کے اونہوں اونہوں نے عمل نیک کئے پس واسطے اُن کے ثواب ہے نزدیک اللہ تعالیٰ کے اور نہیں خوف اُوپر اُن کے گناہوں کا جو اُنہوں نے حالت کفر میں بُت پرستی وغیرہ کئے تھے۔ اور نہ وہ غم کھاویں گے۔ یعنی وہ گناہ ان کو جتلائے بھی نہ جائیں گے کہ وہ ان سے شرمندہ ہوں۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے پارہ ۱۹ سورۃ الفرقان میں فرمایا ہے کہ جن لوگوں نے شرک کفر زنا چوری، شراب خوری۔ جُوا۔ بیاج وغیرہ سے توبہ کی تو ہم اُن کی توبہ کی برکت سے اُن کے وہ گناہ نیکیاں کر دیں گے۔ چنانچہ فرمایا۔ اِلَّا مَنْ تَابَ وَاٰمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا فَاُولٰٓئِكَ يُبَدِّلُ اللّٰهُ سَيِّاٰتِهِمْ حَسَنٰتٍ ۝ مگر جو کوئی ایمان لاوے اور توبہ کرے تمام بُرے افعال سے اور عمل کرے نیک پس وہ لوگ بدل دیتا ہے اللہ تعالیٰ اُن کی برائیوں سے نیکیاں سبب توبہ خالص کے۔ اور ان آیات کے مطابق صحیح بخاری و مسلم وغیرہ میں ہے۔ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ اَلتَّائِبُ مِنَ الذَّنْبِ كَمَنْ لَّا ذَنْبَ لَهٗ۔ فرمایا رسول پاک نے جو کوئی توبہ خالص کرے۔ وہ ایسا گناہوں سے پاک ہو جاتا ہے گویا اُس نے کوئی گناہ ہی نہیں کیا۔

جواب دوم :۔ اکثر شیعہ پہلے سُنی وغیرہ ہی تھے۔ اور مذہب سُنی وغیرہ سے توبہ کر کے مذہب شیعہ اختیار کیا۔ تو پھر بھی وہ گناہ سے پاک نہیں ہو سکتے۔ کیونکہ اُس کے گناہ سابقہ بموجب عقائد شیعہ معاف نہیں ہو سکتے۔ اور نہ ہی وہ مومن ہونے کے معتقد ہیں۔

فائدہ :۔ تو مذہب شیعہ میں داخل ہونے سے کیا فائدہ۔ بہر حال شیعہ مذہب میں سوائے آئمہ کرام کے کوئی ناجی نہیں ہو سکتا۔ اُن کے عقائد کے مطابق سب ناری ہی ہیں۔

طعن ہشتم شیعہ بر صدیق اکبر رضؓ (در نظم)

اٹھواں طعن شیعہ دا ہور اک ابوبکرؓ پر آیا　　آکھن یک لوطی نوں اُس نے زندہ اگ جلایا

ایہ گل حدیثوں باہر ہے جو پاک نبیؐ فرمایا　　لَا تُعَذِّبُوْا بِعَذَابِ اللّٰهِ ہے آیا !

یعنی زندہ ساڑ ناہیں ایہ عذاب خدائی　　ایس حدیث دا الٹ کیتا ہے ابوبکرؓ نے بھائی

جواب اوّل :۔ حضرت ابوبکرؓ نے اُسی لُوطی یعنی منڈے باز آدمی کو قتل کر کے آگ میں جلایا۔ زندہ جلانے کی روایت معتبر نہیں ہے۔

جواب دوم :۔ تنزیہ الانبیاء میں ایک شیعہ عالم نے لکھا ہے کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہٗ نے بھی ایک جماعت مرتدوں کی زندہ آگ میں جلا دی تھی۔

نظم

قرمز کہتا ہے ابوبکر یک زندہ شخص جلایا　　علیؓ جماعت ساڑی ساڈی طعن کیا پھر آیا

طعن نہم شیعہ بر عثمانؓ بن عفان

شیعہ کہتے ہیں کہ حضرت عثمانؓ بن عفانؓ نے اصل قرآن کریم جلا دیا تھا۔ اور جو بے ترکیب اور غلط تھا اسکو مروج کر دیا

جواب :۔ بہ تحقیق کتب صحیح میں اس طرح آیا ہے کہ جب قرآن پاک کی قراتوں میں اختلاف شروع ہونے لگا۔ اور

Marfat.com

اکثر عوام نے لفظوں کو غلط پڑھنا شروع کر دیا۔ اور اختلاف کا بہانہ پکڑنے لگا۔ اور بعض قرآن مثل ابن کعب کے قرآتیں شاذ یعنی بہت مشکل تھیں۔ اور بعض آیتیں منسوخ التلاوت بھی تھیں۔ اور بعض وہ الفاظ تھے جن کو حضور پاکؐ نے بطور تفسیر بیان فرمایا تھا۔ اُن کو بھی داخل قرآن سمجھنے لگے۔ اور بعض لفظوں کو بدلنے لگے تو حضرت عثمان غنیؓ نے حضرت علی کرم اللہ وجہٗ سے اور حضرت حذیفہؓ بن یمانی اور دیگر اصحاب کبار مہاجر و انصار سے مشورہ کیا تو تمام صاحبان نے یہ مشورہ دیا کہ ایک مصحف میں تمام قرآن کریم جمع کر دیا جائے۔ اور اختلاف تمام عرب و عجم کا مٹ جائے۔ حضرت عثمان غنیؓ نے اس مشورہ کے بعد ارادہ مصمم یعنی پکا کر لیا۔ اور کوشش فرمائی۔ تو اللہ تعالےٰ نے اُن کے ارادے قبول فرما کر ایسا ہی کرا دیا۔ کیونکہ اللہ تعالےٰ کا وعدہ ہے اِنَّا لَہٗ لَحَافِظُوْنَ۔ یعنی تحقیق ہم قرآن کریم کے نگہبان ہیں۔ اللہ تعالےٰ نے اپنا وعدہ پورا کر دیا اور حضرت عثمان غنیؓ نے مشکوک ورق اکٹھے کر کے جلا دیئے۔ تاکہ کسی بد اندیشی کی پیش نہ جائے۔ اس میں کسی طرح کی بے ادبی نہیں ہے۔ بلکہ یہ تمام اُمت کی خیر خواہی ہے اور محبت الٰہی ہے

نظم

ایہ کوئی طعن نہیں عثمان غنیؓ پر ہرگز کائی ۔۔۔ اسو چہ ہے خیر خواہی ساری امت نبیؐ الٰہی
دفن کرا دن اس نوں خطرہ ہیسی بھائی ۔۔۔ بد ہیرے مت پڑھے اوسنوں کرے خیانت کائی
صلح علی دے نال عثمانؓ نے نسخے سب منگائے ۔۔۔ اک نسخہ رکھ لیتا باقی سارے اگ جلائے
یعنی جو سن شکی ورقے نسخے بھے بھائی ۔۔۔ اونہاں نوں جلوایا حضرت ہور نہیں گل کائی
اس وچہ نہیں بے ادبی کائی خالص حب الٰہی ۔۔۔ خیانت کرنیوالا مول نہ کرے خیانت کائی
کرن قرآن بے ادبی شیعہ طعن اساں پر دھرے ۔۔۔ میں کھول سناواں تیرے تائیں جو کجھ اونہاں ہر دے
میں لبھن کتاب کلینیوں نقل کراں میں بھائی ۔۔۔ جویں امام صادقؓ کلام ربانی اپر زمیں ٹپکائی!
کتاب کلینی اندر زید بن زید بلاتی کنوں لیائے ۔۔۔ شبہ کرن بے ادبی جیوں کر لکھ فقیر دکھاوے

اِنَّہٗ قَرَءَ وَلَا تَکُوْنُوْا کَالَّتِیْ نَقَضَتْ غَزْلَہَا مِنْ بَعْدِ قُوَّۃٍ اَنْکَاثًا ٥

ترجمہ۔ تحقیق پڑھی امام صادق علیہ السلام نے یہ آیت کہ نہ ہو تم مثل اُن لوگوں کے جنہوں نے توڑا عہد اپنا پیچھے پکا کرنے کے تَتَّخِذُوْنَ اَیْمَانَکُمْ دَخَلًا بَیْنَکُمْ اَنْ تَکُوْنَ اُمَّۃٌ ھِیَ اَزْکٰی مِنْ اَئِمَّتِکُمْ ط پکڑتے ہو تم قسموں اپنی کو بہانہ درمیان اپنے گروہ کے یہ کہ پاک ہو تمہارے اماموں سے اصل عبارت تھی ھِیَ اَرْبٰی مِنْ اُمَّۃٍ یہ کہ بڑھو تم اور امتوں سے فَقُلْتُ جُعِلْتُ فِدَاکَ اَئِمَّۃٌ قَالَ وَیْ وَاللہِ اَئِمَّۃٌ قُلْتُ فَاِنَّا نَقْرَءُ اَرْبٰی فَقَالَ مَا اَرْبٰی وَاَوْمَأَ بِیَدِہٖ فَطَرَحَہَا۔ ۔۔۔ زید جانی کہتا ہے کہ میں نے عرض کی اے امام صاحب قربان ہو ماں باپ میرا آپ پر آپ نے اَرْبٰی مِنْ اُمَّۃٍ کی جگہ اَزْکٰی مِنْ اَئِمَّتِکُمْ پڑھا ہے وَمَا النَّبِیُّ وَاٰبَائُکَ اِنَّمَا یَقْرَءُ اَرْبٰی مِنْ اُمَّۃٍ فَقَالَ مَا ھِیَ فَاَھْوٰی بِیَدِہٖ فَطَرَحَہَا اِہَانَۃً ٥ اور مجھے قسم ہے خدا اور رسولؐ کی آپ کے والد امام باقر علیہ السلام نے بھی اَرْبٰی مِنْ اُمَّۃٍ کے سوا نہیں پڑھا۔ پس کہا امام صادق علیہ السلام نے کیا چیز ہے اَرْبٰی مِنْ اُمَّۃٍ پس پکڑا قرآن مجید میرے ہاتھ سے اور پھینک دیا زمین پہ اہانت سے۔

فائدہ ؛۔ یہ بہتان امام جعفر صادق پر لگانا شیعہ ہی کا کام ہے۔ ہمارا اہل سنت کا یہ عقیدہ نہیں ہے کہ امام جعفر صادقؓ نے یہ کام کیا ہو۔ بلکہ تمام اہل بیت کا اتفاق اور اجماع ہے کہ موجودہ قرآن مجید وہی ہے جو لوح محفوظ سے نازل ہوا اور حضور پاکؐ کی زبان مبارک سے نکلا۔ اور اس کی ترکیب ترتیب اب بھی وہی ہے جو لوح محفوظ پر درج ہے۔ مگر ہمارے مفسرین جلال الدین سیوطیؒ اور عبداللہ بن بزار اور موطا امام مالک اور کتاب تیسیر فتح الباری شرح صحیح بخاری وغیرہ نے جو آیات

قرآنی کی کمی بیشی کا ذکر کیا ہے۔ وہ زمانہ نبوت ہی کا ذکر ہے۔ بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ایک حرف میں بھی کمی بیشی نہیں ہوئی جیسا کہ اللہ تعالے کا ارشاد پارہ اوّل سورہ بقر میں ہے مَا نَنْسَخْ مِنْ اٰیَةٍ اَوْ نُنْسِهَا نَاْتِ بِخَیْرٍ مِّنْهَاۤ اَوْ مِثْلِهَا جو کچھ ہم منسوخ کرتے ہیں کسی آیت میں سے یا بھلا دیتے ہیں۔ لاتے ہیں ہم بہتر اس سے یا مثل اس کے۔

مسئلہ:- ہمارے سنت اہل جماعت کے علماء اور شیعہ علماء میں تحریف (یعنی بدلنا) قرآن کے متعلق زمین آسمان کا فرق ہے۔ ہمارے ہاں تو صرف تحریف خدا تعالے کے ہی قائل ہیں یعنی اللہ تعالے نے حضرت محمد رسول اللہ کے سامنے بعض آیات اپنی کلام میں سے منسوخ کر دیں اور اٹھا لیں۔ اور تمام شیعہ امامیہ کا عقیدہ ہے کہ رسول اللہ کی وفات کے بعد اصحابوں نے اس قرآن میں نقصان کیا اور غلط کر دیا۔

نظم

حضرت شاہ عثمانؓ دلی تے طعن شیعہ دا آیا … جو اس نے اینڈ خیانت کیتی ربہ قرآن گھٹایا
آل نبی دی صفت مناقب کیتے حذف قرآنوں … ایہ کبے ڈا ہے بہتان اینہاندا سمجھو اہل ایمانوں
دیہو جواب عثمان غنیؓ نے جدوں قرآن گھٹایا … شاہ علی عباسؓ دوہاں تے کیوں نہ منع کرایا
جے آکھو شاہ تقیہ کیتا ڈر کے شاہ عثمانوںؓ … تاں وقت خلافت کیوں نہ کڈھی غلطی اوہ قرانوں
اسدے اندر کوشش کرنی شاہ نوں واجب آہی … بلکہ فرض مقدم سب تھیں جو احکام الٰہی!
کیونکہ جو خاص کلام الٰہی جدوں خراب ہو جاوے … مومن تائیں لازم کرے درستی زود لگا وے
پس حضرت شاہ علیؓ نہ کڈھی غلطی کوئی عثمانی … اینہاں تریہہ سیپاریاں اُپر عمل کیتا دل جانی
بھی تفسیر جو مصحف دی ہے عسکری حسنؓ اماموں … ایہو تریہہ سیپارے اسوچہ ہا تفسیر اماموں
اوہو ہے تفسیر جو معانی وچہ شیعہ اعتباری … ایہو قرآن عثمانی اس وچہ جو تفسیر تمہاری

فائدہ:- یہ بھی یاد رہے کہ تمام شیعوں کی عادت ہے کہ جب بحث قرآن سے پشیمان اور لاچار ہو جاتے ہیں تو اپنے تقیہ پر عمل فرماتے ہیں۔ یعنی مسلمانوں کو دھوکہ دینے کے لئے جھوٹے بول جاتے ہیں۔ اور اس موجودہ قرآن کو صحیح مانتے ہیں اور تحریف قرآن سے توبہ کرتے اور کانوں کو ہاتھ لگاتے ہیں۔ پس جب موقعہ چلا جاتا ہے تو اسی وقت اسی زبان سے اس قرآن کی تحریف اور غلطی بیان کرنے لگ جاتے ہیں چنانچہ اس مقدمہ میں تو ایک کتاب شیعہ کی تقیہ جانی ہی دیکھنا کافی ہے اور کتاب کی ضرورت نہیں۔ جس میں محمد مرتضیٰ صاحب شیعہ نے اس قرآن موجودہ عثمانی کی غلط ہونے کی بہت سی روایتیں تحریر کیں ہیں۔ از انجملہ چند روایتیں حسب ضرورت اس جگہ تحریر کر دیتا ہوں۔ تاکہ مسلمانوں کو انکی غلطی معلوم ہو جائے مفسر صاحب شیعہ نے تفسیر عیاشی امام ابو جعفر صادق علیہ السلام سے یہ حدیثیں تحریر کیں ہیں۔

حدیث اوّل:- عَنْ اَبِیْ جَعْفَرٍ قَالَ لَوْلَا اَنَّهٗ زِیْدَ فِیْ کِتَابِ اللّٰهِ وَنُقِصَ مَا خَفِیَ۔ ترجمہ امام جعفر صادقؑ سے کہ فرماتے تھے اگر نہ ہوتی زیادتی قرآن مجید میں اور نہ نقصان کیا جاتا۔ تو نہ پوشیدہ رہتا حق ہمارا اوپر کسی عقل والے کے۔ وَلَوْ قَدْ قَامَ قَائِمُنَا فَنَطَقَ صَدَّقَهُ الْقُرْاٰنُ ۔ صاحب عقل کے اور تحقیق جب ہمارا قائم اٹھ کر کلام کرے گا تب اس موجودہ قرآن کی تصدیق ہوگی۔

فائدہ:- اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ اس قرآن موجودہ میں اس قدر نقصان و زیادتی ہوئی ہے کہ جو اس میں اہلبیت کے نام اور فضائل تھے سب نکال دیتے ہیں۔ جب امام محمد مہدی آوینگے تب وہ اس قرآن کو درست کریں گے

دوسری حدیث۔ عَنْ اَبِیْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ لَوْ قُرِئَ الْقُرْاٰنُ كَمَا اُنْزِلَ لَاَلْفَیْتَنَا فِیْهِ مُسَمَّیْنَ ۔ امام عبداللہ

Marfat.com

فرماتے ہیں کہ اگر قرآن کریم پڑھا جاتا جس طرح آسمان سے نازل ہوا تھا۔ تو ہم اس میں آئمہ کے نام اور فضائل پاتے۔

فائدہ :۔ حدیث اول و دوم کی پوری شرح مفسر صاحب محمد مرتضیٰ نے اپنی تفسیر صافی میں یوں فرمائی ہے اَقُوْلُ الْمُسْتَفَادُ مِنْ مَجْمُوْعِ هٰذِهِ الْاَخْبَارِ وَغَيْرِهَا مِنَ الرِّوَايَاتِ مِنْ طَرِيْقِ الْاَهْلِ بَيْتِ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ ۔ ترجمہ۔ مفسر کہتا ہے کہ میں کہتا ہوں کہ ان تمام مستفادین ان تمام حدیثوں کے اور سوا ان کے جو روایات ہیں بطریق اولیٰ اہل بیت علیہ السلام سے مروی ہیں اِنَّ الْقُرْاٰنَ الَّذِيْ بَيْنَ اَظْهُرِنَا لَيْسَ بِتَمَامِهٖ كَمَا اُنْزِلَ عَلٰى مُحَمَّدٍ ۔ کہ تحقیق جو قرآن ہمارے درمیان نہیں ہے تمام یعنی پورا جو اتارا گیا تھا اوپر محمد رسول اللہ کے بَلْ مِنْهُ مَا هُوَ خِلَافُ مَا اَنْزَلَ اللّٰهُ وَمِنْهُ مَا هُوَ مُغَيَّرٌ وَمُحَرَّفٌ ۔ بلکہ یہ موجودہ قرآن مخالف ہے اس کے جو اتارا گیا تھا اللہ تعالیٰ کی طرف سے اور اس میں ادل بدل کیا گیا ہے وَاِنَّهٗ قَدْ حُذِفَ عَنْهُ اَشْيَاءُ كَثِيْرَةٌ مِنْهَا اِسْمُ عَلِيٍّ فِيْ كَثِيْرٍ مِنَ الْمَوَاقِعِ وَمِنْهَا لَفْظَةُ اٰلِ مُحَمَّدٍ ۔ اور تحقیق حذف یعنی نکالی گئی ہیں۔ اس میں سے بہت سی چیزیں بہت جگہ سے یعنی نام علی کرم اللہ وجہہ کا بہت جگہ سے اور لفظ آل محمد کا بہت جگہ سے نکالا گیا ہے۔ اس قرآن موجودہ سے۔ وَمِنْهَا اَسْمَاءُ الْمُنَافِقِيْنَ فِيْ مَوَاضِعِهَا وَمِنْهَا غَيْرُ ذٰلِكَ ۔ اور بہت جگہ سے نام۔ منافقوں کے نکالے گئے ہیں۔ اور سوا اس کے اور بہت کچھ نکالا گیا ہے۔ وَاِنَّهٗ لَيْسَ اَيْضًا عَلَى التَّرْتِيْبِ الْمَرْضِيِّ عِنْدَ اللّٰهِ وَعِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ۔ اور تحقیق نہیں ہے یہ قرآن موجودہ اوپر ترتیب پسندیدہ رب و رسول کے نعوذ باللہ من ذالک

فائدہ :۔ اس مفسر شیعہ نے تمام شیعوں کا تانا بانا نیست و نابود کر دیا۔

فائدہ :۔ اگر اس اپنے مفسر پر بھی شیعہ کا اعتقاد نہ ہو تو حق الیقین طعن سوم مطاعن ابو بکرؓ احوال حضرت علیؓ میں دیکھو لکھتے ہیں کہ حضرت امیر المومنین علی کرم اللہ وجہہ نے اپنے گھر میں بیٹھکر قرآن کریم جمع کیا۔ جب مسجد میں لائے تو حضرت عمرؓ نے کہا کہ ہم کو اس تمہارے جمع کئے ہوئے قرآن کی ضرورت نہیں ہے۔ تو جواب میں حضرت علیؓ نے فرمایا کہ اے عمرؓ تو اس قرآن کو دوبارہ نہ دیکھے گا جب تک میرا فرزند امام مہدیؑ ظاہر نہ کرے۔ یہ کہکر واپس گھر کو تشریف لے گئے۔

فائدہ :۔ پس اس سے ثابت ہوتا ہے کہ جو اصلی قرآن مجید حضرت علیؓ نے لکھا ہے وہ امام مہدیؑ کے پاس ہے۔ پھر اس کے بعد لکھتے ہیں کہ جواب باقی قرآن ہے یہ مصحف عثمانی ہے۔

فائدہ :۔ اگر شیعہ صاحب اس سے بھی انکار کریں تو ہم چند روایات بطور نمونہ کتاب مرتضوی سے نقل کرتے ہیں جو ۱۳۱۲ھ مطبع یوسفی دہلی میں طبع ہوئی۔ صفحہ ۱۴ پر مولوی مرزا باقر علی صاحب فرماتے ہیں کہ بہت آیات میں حضرت امیر المومنین علی ابن طالب کے نام کی تشریح تھی۔ مخالفین و دشمنان دین نے ان آیات میں تغیر و تبدل کر دیا ہے۔ یعنی قرآن میں سے علیؓ کے تمام نام نکال دیئے ہیں۔ ورنہ قرآن میں ان لفظوں سے آیتیں نازل ہوئی تھیں جیسا کہ پارہ ۲۲ سورۃ الاحزاب میں ہے۔ وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فِيْ وِلَايَةِ عَلِيٍّ وَالْاَئِمَّةِ مِنْ بَعْدِهٖ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِيْمًا ۔ ترجمہ۔ اور جو کوئی شخص حکم مانے اللہ اور اس کے رسول کا بیچ ولایت یعنی امامت علیؓ کی اور پیچھے ان کے آئمہ کرام کی تحقیق کامیابی پائی انہوں نے کامیابی بڑی پس اس آیت کے درمیان سے لفظ وِلَايَةِ عَلِيٍّ وَالْاَئِمَّةِ اصحابوں نے نکال دیا ہے۔ اس میں تفضیلت علی کرم اللہ وجہہ اور دیگر آئمہ کرام کی تھی۔ اور ولایت کے معنے یہاں کفیل کے ہیں یعنی تمام دینی و دنیاوی کام حضرت علیؓ اور آئمہ کے سپرد کر دیئے گئے تھے۔ الغرض تمام حکومت دینی و دنیاوی امیر علیؓ اور آئمہ علیہ السلام کی ہی تھی مگر اصحابوں نے اس جملہ آیت کو قرآن مجید سے نکال کر امیر علیؓ سے حکومت جبراً چھین لی تھی۔ دوسری آیت پارہ پانچ سورۃ نساء میں ہے يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ اٰمِنُوْا بِمَا نَزَّلْنَا عَلٰى عَبْدِنَا فِيْ عَلِيٍّ ترجمہ۔ اے لوگو جو دیئے گئے ہو کتاب ایمان لاؤ ساتھ اس چیز کے جو اتارا ہے ہم نے اوپر [illegible] اپنے کے بیچ حق علیؓ کے۔

Marfat.com

فائدہ :۔ شیعہ کہتے ہیں عَلٰی عَبْدِنَا فِی عَلِیٍّ اصحابوں نے قرآن مجید سے نکال دیا ہے تیسری آیت پارہ اول سورہ بقر اِنْ کُنْتُمْ فِیْ رَیْبٍ مِّمَّا نَزَّلْنَا عَلٰی عَبْدِنَا عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ فَاْتُوْا بِسُوْرَةٍ مِّنْ مِّثْلِهٖ ط اگر ہو تم بیچ شک کے اس چیز سے جو اتاری ہے ہم نے اوپر بندے اپنے کے بیچ حق علیؓ ابن ابی طالب کے پس لاؤ تم ایک سورۃ مانند اس کے۔ شیعہ کہتے ہیں عَلٰی عَبْدِنَا کے بعد فِیْ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ اصحابوں نے قرآن سے نکال دیا ہے۔

چوتھی آیت پارہ پندرہ سورۃ کہف وَ قُلْ جَآءَ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّکُمْ فِیْ وَلَایَةِ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ فَمَنْ شَآءَ فَلْیُؤْمِنْ وَّمَنْ شَآءَ فَلْیَکْفُرْ ط اور کہہ دے یا محمدؐ آیا حق رب تمہارے کی طرف سے بیچ حکومت علی ابن ابی طالب کے پس جو کوئی چاہے ایمان لائے اور جو کوئی چاہے کفر کرے خلافت اس کی سے اِنَّا اَعْتَدْنَا لِلظّٰلِمِیْنَ اٰلِ مُحَمَّدٍ نَارًا ۔ تحقیق تیار کیا ہم نے واسطے اُن کے جو ظلم کرتے ہیں آل محمد پر عذاب آگ کا۔

فائدہ :۔ شیعہ کہتے ہیں یہ دونوں جملے اس آیت سے فِیْ وَلَایَةِ عَلِیٍّ و آلِ مُحَمَّدٍ کو اصحابوں نے نکال دیا ہے۔

پانچویں آیت :۔ پارہ چھ سورۃ نساء اِنَّ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا وَظَلَمُوْا اٰلَ مُحَمَّدٍ حَقَّهُمْ لَمْ یَکُنِ اللّٰهُ لِیَغْفِرَ لَهُمْ تحقیق وہ لوگ کافر ہوئے اور ظلم کیا آل محمدؐ پر بیچ حق اُن کے کے یعنی چھین لیا حق اُن کا نہیں ہے کہ خداوند کریم بخشش کرے واسطے اُن کے وَلَا لِیَهْدِیَهُمْ طَرِیْقًا اِلَّا طَرِیْقَ جَهَنَّمَ خٰلِدِیْنَ فِیْهَآ اَبَدًا اور نہیں راہ دکھاتا اُن کو مگر راہ دوزخ کی ہمیشہ رہیں گے بیچ اُن کے۔ شیعہ کہتے ہیں کہ اِنَّ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا وَظَلَمُوْا کے بعد دو جملے اٰلِ مُحَمَّدٍ وَحَقَّهُمْ کو اس آیت سے اصحابوں نے نکال دیا ہے

چھٹویں آیت ، پارہ دوم سورۃ بقر اِنَّ الَّذِیْنَ یَکْتُمُوْنَ مَآ اَنْزَلْنَا مِنَ الْبَیِّنٰتِ فِیْ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ ۔ تحقیق وہ لوگ جو چھپاتے ہیں اس چیز کو جو اتارا ہے ہم نے آیات بینٰت بیچ حق علی ابن ابی طالب کے۔ شیعہ کہتے ہیں کہ اس میں سے فِیْ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ کو اصحابوں نے نکال دیا ہے۔

ساتویں آیت ، پارہ چھ سورۃ المائدہ یٰٓاَیُّهَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَآ اُنْزِلَ اِلَیْکَ فِیْ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ مِنْ رَّبِّکَ اے رسول پہنچا تو جو کچھ اتارا ہے ہم نے طرف تیری بیچ حق علی بن ابی طالب کے

فائدہ :۔ شیعہ کہتے ہیں کہ اس میں سے بھی اصحابوں نے فی علی بن ابی طالب کو نکال دیا ہے ۔علیٰ ہذا القیاس۔ اسی طریق شیعہ نے بہت بہت بکواس کی ہے۔ مگر بسبب طوالت ہم اسے لکھنا اچھا نہیں سمجھتے عقلمند کو اتنا ہی کافی ہے۔

جواب اول :۔ اگر یہ قرآن مجید شیعہ کے نزدیک غلط ہے۔ اور بقول شیعہ اصحابوں نے بہت کچھ خیانت کر کے اس قرآن مجید سے نکال دیا ہے تو اللہ تعالیٰ کی یہ حجت لوگوں پر غالب نہیں آویگی جو پارہ چھ سورۃ النساء میں ہے لِئَلَّا یَکُوْنَ لِلنَّاسِ عَلَی اللّٰهِ حُجَّةٌ ۔ ترجمہ : تاکہ نہ ہووے واسطے لوگوں کے کوئی دلیل اوپر پروردگار کے۔ یعنی اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں سب کچھ واضح کر کے سمجھا دیا۔ اور کوئی کسر باقی نہ چھوڑی۔

فائدہ :۔ اور لوگ تمام بری الذمہ ہو جاویں گے۔

جواب دوم :۔ معاذ اللہ اگر یہ قرآن مجید غلط ہوتا تو تمام دین اسلام ہی غلط ہو گیا۔ کیونکہ تمام امت محمدیہ کا دارومدار اسی پر ہے۔ چنانچہ مثل مشہور ہے۔ اگر، کفر از کعبہ برخیزد کجا ماند مسلمانی۔ ترجمہ۔ اگر کفر کعبہ ہی میں اٹھے تو دین اسلام کہاں رہے۔

جواب تیسرا :۔ شیعوں کے نزدیک گیارہویں امام حضرت حسن عسکریؒ کے بعد بارہویں امام محمد مہدی علیہ السلام پیدا ہو چکے ہیں اور اب سرمن رائے غار میں چھپے ہوتے ہیں ۔[illegible] کے پاس چالیس پارہ والا قرآن مجید ہے جس میں تمام مخلوقات کی

Marfat.com

کی ہدایت ہے ۔ اور اس اصلی قرآن کو گم کر رکھا ہے

مسئلہ :۔ اس سے معلوم ہوا کہ نعوذ باللہ اس غلط قرآن پر سب مخلوقات کو چھوڑ کر اصلی قرآن کو گم کر کے رکھ چھوڑا ہے تو مخلوقات گمراہ ہوئی ۔

جواب چوتھا :۔ اس انکار قرآن مجید سے تو تمام شیعہ کی مٹی پلید ہو گئی ہے کیونکہ اس غلط قرآن مجید بیاض عثمانی کو تو اب تمام شیعہ بھی اپنی نمازوں میں پڑھتے ہیں اور اپنے مُردوں کو پڑھ کر بخشتے ہیں ۔ اگر اس قرآن کو بیاض عثمانی یعنی ڈائری عثمانی سمجھیں گے تو نہ ان کے زندوں کی بخشش ہے اور نہ ان کے مُردوں کی نجات ہے

جواب پانچواں :۔ اگر بقول شیعہ قرآن مجید غلط تھا تو حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے اپنی خلافت کے وقت اس کو درست کیوں نہیں کیا اور آپ نے جمع کردہ اصلی قرآن مجید کو کیوں ظاہر نہ کیا اور مروّج دیا ۔ اور اس بیاض عثمانی پر کیوں عمل کرتے رہے اور نمازیں پڑھتے رہے ۔

جواب چھیواں ۔ اگر اصحاب کرام نے بسبب دشمنی اہل بیت کے نام بہت جگہ سے قرآن مجید سے نکال دیئے گئے تو کہیں اپنا نام ہی درج کر دیا ہوتا ۔ مثلاً ابوبکرؓ یا عمرؓ یا عثمان وغیرہ ہی لکھ دیتے ۔

ناظرین :۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ جب اصحاب ثلاثہ نے قرآن مجید میں اپنے نام درج نہیں کئے تو اہل بیت کے نام بھی نہیں نکالے ہوں گے یہ محض شیعہ کی بدظنی ہے

ساتواں جواب :۔ سارے قرآن مجید میں سوا زیدؓ اصحابی کے جو حضور پاک کا لے پالک تھا کسی کا نام درج نہیں نہ کسی اصحابی اور نہ کسی اہل بیت کا ۔

آٹھواں جواب در نظم :۔

اِنَّا لَهُ لَحَافِظُونَ جو وچ قرآنے آیا ۔ نگہبان قرآن مجید دے تاں آپیں خود اللہ فرمایا
جے عثمانؓ خیانت کیتی کجھ قرآن گھٹایا ۔ تاں ایہہ قول خداوند والا کیکر سچ آیا
جیہڑے حق خدا فرمایا ہیں تاں رکھا اس دا ۔ وادھا گھاٹا نقطہ کیہڑا کرنا قدرت ہے کس دا
تو تھے سب مخلوقاں رل کر زور لگاون پیاں ۔ ہک زیر زبر دا فرق نہ ہویا تیراں صدیاں گئیاں
ہے محفوظا ہمیش تحریفوں پاک کتاب تعالیٰ ۔ موجب وعدے رب صاحب دے شیعاں دا منہ کالا

طعن دہم شیعہ در متعہ

شیعہ کہتے ہیں کہ اگر حضرت عمر فاروقؓ متعہ کو بند نہ کرتے تو تمام دنیا سے زنا کا دروازہ بند ہو جاتا ۔ اور اس آیت کو جو پارہ پانچ سورۃ نساء میں ہے زنا کے حلال ہونے میں پیش کرتے ہیں ۔ فَمَا اسْتَمْتَعْتُمْ بِهٖ مِنْهُنَّ فَاٰتُوْهُنَّ اُجُوْرَهُنَّ فَرِيْضَةً ۱۰ ۔ پس جو کوئی فائدہ پکڑے تم میں سے ساتھ عورتوں کے پس دو تم ان کو اُجرت ان کی مقرر کی ہوئی

ناظرین :۔ متعہ کے معنے ہیں کہ کسی عورت کے ساتھ یہ شرط کر لی کہ میں تجھ کو اتنی مدت یعنی ایک دن یا دو یا تین دن یا مہینہ یا برس اتنی اُجرت یعنی روپیہ یا دو روپے یا بیس یا سو یا چار سو، ہزار روپے وغیرہ یا کوئی چیز جنس یا کپڑے دے کر رکھوں گا ۔ پس جس وقت اتنی مدت مقرر شدہ گزر جائے تو اس عورت پر اس مرد کا کوئی کسی قسم کا حق نہیں ہے ۔ وہ عورت بغیر طلاق کے اس مرد پر حرام ہو گئی ۔ اب اس عورت پر اس مرد کا کوئی حق نہیں جب تک پھر دوبارہ متعہ یعنی مدت مقرر نہیں کرتا ۔

Marfat.com

کنجریاں دا ایسے کارن مذہب شیعہ آیا — آڑ متعہ دی لے کراونہاں زنا حلال بنایا
واہ واسنگ محب اماماں کنجراں سنگ رلایا — ایہ فائدہ متعہ حلال کرن دا دنیا اوپر آیا!
محب اماماں بن کر ایہ سب متعہ کرن رت بھائی — ہک ماہ محرم متعہ نہ کرن شیطاں عقل دکھائی
ایسے مذہب بیہودہ کولوں دیہہ پناہ الٰہی — جو فرق حلال حرام نہ جانن احمق کون سودائی

مسئلہ :۔ شیعہ کی تفسیر عمدۃ البیان میں لکھا ہے کہ جو شخص ایک بار متعہ کرے اس کو درجہ امام حسنؓ ملتا ہے اور جو دوسری بار متعہ کرتا ہے اس کو درجہ امام حسینؓ جتنا ملتا ہے ۔ اور جو تین بار متعہ کرتا ہے اس کو درجہ حضرت علیؓ کا ملتا ہے ۔ یعنی جو شخص تین بار متعہ کرے وہ قیامت کے دن ان تینوں صاحبوں کے ساتھ ایک ہی درجہ میں ہوگا ۔

جواب :۔ اللہ تعالےٰ نے مومنوں کی صفت میں ارشاد فرمایا ہے وَالَّذِیْنَ ھُمْ لِفُرُوْجِھِمْ حٰفِظُوْنَ ۙ اِلَّا عَلٰٓی اَزْوَاجِھِمْ اَوْ مَا مَلَکَتْ اَیْمَانُھُمْ ۔ یعنی مومن وہ ہیں جو اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرتے ہیں ۔ مگر عورتوں اپنی پر یا جو مالک ہوئے داہنے ہاتھ ان کے یعنی لونڈی پر فَاِنَّھُمْ غَیْرُ مَلُوْمِیْنَ پس یہ لوگ نہیں ملامت کئے گئے فَمَنِ ابْتَغٰی وَرَآءَ ذٰلِکَ فَاُولٰٓئِکَ ھُمُ الْعٰدُوْنَ ۔ پس جو لوگ طلب کرے سوا اس کے یا حلال جانے متعہ کو پس وہی ہیں حد سے گزرنے والے یعنی مومنوں کی صفت سے دور ہیں ۔ پس اس آیت سے متعہ کی حرمت پائی جاتی ہے ۔ اور مطابق اسی آیت کے صحیح مسلم میں ہے ۔ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ مَنْ کَانَ عِنْدَہٗ شَیْءٌ مِّنْ ھٰذِہِ النِّسَآءِ الَّتِیْ تَتَمَتَّعُ فَلْیُخَلِّ سَبِیْلَھَا ۔ فرمایا رسول اللہ نے کہ جس شخص کے پاس کوئی چیز ہے ۔ یعنی عورت ہے جس کے ساتھ متعہ کیا ہوا تھا تو چھوڑ دے اس کو ۔ یعنی متعہ کرنا اس آیت کے بعد حرام ہے ۔

فائدہ :۔ سنت اہل جماعت کے چاروں مذہبوں میں متعہ حرام ہے ۔ اور ہدایہ کے مصنف نے جو امام مالکؒ کی طرف متعہ کی نسبت کی ہے اس سے غلطی ثابت ہوتی ہے ۔ کیونکہ امام مالکؒ نے اپنی کتاب مؤطا میں متعہ کو خاص حرام فرمایا ہے ۔ اور علماء محدثین کی تحقیق ہے کہ متعہ دو بار حلال ہوا ۔ اور دو دفعہ حرام ہوا پہلے چند روز مباح رہا تھا ۔ پھر جب فتح خیبر ہوئی تو حرام ہوگیا ۔ جیسا کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے موطا اور بخاری مسلم ترمذی میں روایت کیا ہے کہ چند روز متعہ مباح ہو کر فتح خیبر کے بعد حرام ہوگیا ۔ دوسری دفعہ جنگ اوطاس میں تین دفعہ متعہ مباح ہوا ۔ پھر فتح مکہ کے بعد تاقیامت حضور پاکؐ نے حرام فرما دیا جیسا کہ صحیح مسلم میں حضرت سلمہؓ نے ابن اکوع سے روایت کی ہے ۔ اور تمام اصحاب کا اجماع ہے ۔ کہ متعہ حرام کیا گیا ہے ۔ صرف عبد اللہ بن عباسؓ اس کو حلال کہتے تھے پھر ان کو یہ حدیث پہنچی جو اوپر مذکور ہوئی ہے ۔ تب وہ بھی متعہ کی حرمت کے قائل ہوگئے ۔ چنانچہ ترمذی میں یہ حدیث موجود ہے ۔

فائدہ :۔ جب فقہ کی تمام کتابوں میں متعہ کی حرمت ثابت ہے تو اب سنت اہل جماعت پر الزام محض کج فہمی کا سبب ہے

نظم

اوّل متعہ حلال آہا پھر رب حرام ٹھہرایا — تاسخ تے منسوخ حکم ہے وچ قرآنے کیا
سود شراب تے جؤا اوّل ہویں حلال تمامی — پھیر حرام کیتا رب مالک وچ قرآن پچھانی
اوّل حکم جو تانی تاہیں اندر تالے مر جاوے! — لا کجھ کھانا پینا دیہو جیچک قوت نہ تھیوے
پھر سورۃ نور دے اندر اس سنگسار ماریا جاوے — جو کوئی عورت مرد پرانا بدا فعال کما دے
حکم اوّل دس کافر سنگ دو مومن کرن لڑائی — پھر دو دا کافر تے ہک مومن [illegible] حکم الٰہی
وچہ سورۃ انفال دے آیا دیکھے جو [illegible] — پڑھ دس رکوعاں تاں دیکھو جیویں ویکھیا ہووے

Marfat.com

بھی اوّل حکم جو بیوہ عورت عدت صال گزارے ۔ پھر چار مہینے دس دن آیا دوجے وچ سیپارے

عقد جو جیں بھراواں جائز آدم وقت پچھانی ۔ ہتھن جاں کرے تاں کافر جانن اُسنوں خاص عوامی

متعہ حلال جو جانن اجکل کافر جان دیدا انے ۔ متعہ زناہ حرام برابر جانیں الیس زمانے

مومن کارن اتنا کافی نہ طول بیان ودھایا ۔ اَلْعَاقِلُ يَكْفِي كَالْاِشَارَةِ عقلمنداں فرمایا

دانشمند اشارہ کافی سو آکھیا شاہ ایراں ۔ بیو توفاں سمجھ نہ آوے بھاویں کریئے سو گفتاراں

مجلس اٹھارہویں ۱۸

در تعصبات شیعہ بر احکام اسلام مثلاً توحید رسالت نماز روزہ حج زکوٰۃ کلمہ طیبہ وغیرہ میں

نوٹ :- انشاء اللہ تعالےٰ مختصر طور پر بطور نمونہ ہر احکام کی مخالفت جو شیعہ کرتے ہیں بیان ہو گی ۔ اور آخر مجلس کے ایک فصل بیہودہ گوئی شیعہ بھی درج ہے ۔ پارہ چار سورۃ آل عمران اور قرآن مجید بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۔ وَلَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ تَفَرَّقُوْا وَاخْتَلَفُوْا مِنْ بَعْدِ مَا جَآءَهُمُ الْبَيِّنٰتُ ۔ اور نہ ہو تم اے مسلمانوں مانند ان لوگوں کے جو متفرق ہو گئے مثل یہود و نصاریٰ کے مثلی یہودیوں کے تین فرقے ہیں ۔ عنانیہ ۔ سامریہ ۔ لوشکانیہ وغیرہ اور انصار کے بھی تین فرقے ہیں ۔ ملکانیہ ۔ نسطوریہ ۔ یعقوبیہ وغیرہ اور ہر ایک فرقہ دوسرے فرقہ کا دشمن ہے ۔ اختلاف کیا انہوں نے پیچھے اس کے جو آئیں ان کے پاس دلیلیں واضح اور روشن ۔ وَاُولٰٓئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ۙ يَّوْمَ تَبْيَضُّ وُجُوْهٌ وَّتَسْوَدُّ وُجُوْهٌ اور وہ لوگ جو متفرق اور مخالف ہوئے ایک دوسرے کے واسطے اُن کے عذاب ہے بڑا جس دن سفید ہوں گے منہ بعضے اور بعض منہ کالے ہوں گے یعنی کئی منہ خوبصورت روشن ہوں گے اور کئی منہ کالے بدصورت ابتر ہوں گے اَكَفَرْتُمْ بَعْدَ اِيْمَانِكُمْ فَذُوْقُوا الْعَذَابَ بِمَا كُنْتُمْ تَكْفُرُوْنَ ۔ کیا کفر تم نے بعد ایمان لانے کے ۔ صحیح روایت میں ہے کہ اس سے مراد منافق لوگ ہیں مثلاً شیعہ مرجیہ ۔ معتزلہ ۔ رافضیہ ۔ خارجیہ ۔ مرزائیہ ۔ چکڑالویہ وغیرہ وغیرہ جو بہتر فرقہ میں داخل ہیں ۔ سوائے فرقہ ناجیہ کے یعنی اہل سنت والجماعت سے منکر ہو کر گمراہی میں پڑ گئے ۔ یعنی ان ناری فرقوں میں داخل ہو گئے ۔ یعنی آجکل جو لوگ موجود ہیں یہ سب اہل سنت والجماعت ہی تھے جن کے نشان اب تک موجود ہیں ۔ یعنی اگر کسی کا بیٹا پوتا وغیرہ شیعہ مرزائی وغیرہ ہے تو باپ [illegible] وغیرہ اہل سنت ہے ۔ الغرض ایسے لوگوں کو اللہ تعالےٰ مخاطب کر کے فرمائے گا کہ تمہاری بد شکلیں اس واسطے ہیں کہ تم نے کفر کیا بعد ایمان لانے کے ۔ یعنی سنت اہل جماعت کو چھوڑ کر دیگر فرقوں میں پڑ گئے تھے پس چکھو تم عذاب بدلہ اس کے حبیب نے فرمایا حضور پاکؐ نے تَتَفَرَّقُ اُمَّتِيْ ثَلٰثَةً وَّسَبْعِيْنَ فِرْقَةً كُلُّهُمْ فِي النَّارِ اِلَّا وَاحِدَةً فِي الْجَنَّةِ ۔ کہ میری اُمت کے تہتر فرقے ہوں گے سو وہ سب فرقے دوزخی ہوں گے مگر ایک فرقہ جنتی ہو گا ۔ چنانچہ علامہ حائری صاحب شیعہ لاہوری نے ایک رسالہ میں دلیل اس حدیث کی لکھی ہے کہ ظاہر طور پر تو ہر ایک فرقہ یہی دعویٰ کرتا ہے ۔ کہ ہم ہی ناجی فرقہ ہیں ۔ مگر در حقیقت وہ ناجی فرقہ ہم شیعہ لوگ ہیں اس واسطے کہ [illegible] فرقے بہتر ہیں سب کا کلمہ شریف ایک ہی کا ہے تو دوسرے احکام میں فرق ہی کیا ہو اگر ہم شیعوں کا کلمہ ان سب سے جداگانہ ہے یعنی بہتر فرقوں کا کلمہ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ہے اور ہم شیعوں کا کلمہ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ عَلِيٌّ وَلِيُّ اللّٰهِ وَصِيُّ اللّٰهِ ۔ اور ایسا ہی حائری صاحب شیعہ نے رسالہ نماز امامیہ میں فصل اذان میں لکھا ہے اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ وَاَشْهَدُ

اَنَّ عَلِیًّا وَّلِیُّ اللّٰہِ -

فائدہ :- غور کرنا چاہیئے کہ جس مذہب کے ساتھ ہمارا کلمہ کا بھی تعلق نہیں وہ کیسے مسلمان ہیں کہ ہم ان سے اسلامی تعلق رکھیں - اور یہ جو انہوں نے اپنے کلمہ میں اور اذان میں اَشْہَدُ اَنَّ عَلِیًّا وَلِیُّ اللّٰہِ اور عَلِیٌّ وَصِیُّ اللّٰہِ زیادہ کیا ہے تو صرف اہل سنت کی مخالفت کی وجہ سے ہی کیا ہے - اور ایسے ہی ہر احکام میں شیعہ کی مخالفت ہے - مثلاً وضو میں اہل سنت کے نزدیک پہلے ہاتھ دھوئے جاتے ہیں اور پھر منہ اور سر کا مسح پھر بعد میں پیر دھوئے جاتے ہیں - مگر شیعہ مخالفت کی وجہ سے پہلے پاؤں دھوتے اور پھر منہ اور بعد میں ہاتھ دھوتے ہیں - اور بعض دفعہ سر کے مسح کی طرح پاؤں کا بھی مسح ہی کر لیتے ہیں - اور اسی طرح نماز میں سنت اہل جماعت کے نزدیک ہاتھ باندھ کر نماز پڑھی جاتی ہے - شیعہ اس کے برخلاف ہاتھ کھلے چھوڑ کر نماز پڑھتے ہیں - اور سنت اہل جماعت کے نزدیک نماز میں پہلے ثنا پڑھا جاتا ہے - اور شیعہ ثنا کی جگہ کچھ اور ہی پڑھتے ہیں اور التحیات بھی نہیں پڑھتے - اور سنت اہل جماعت جب امام کے پیچھے پڑھتے ہیں تو کہتے ہیں - پیچھے اس امام کے یعنی امام کی تقلید کا اقرار کرتے ہیں - مگر شیعہ اس کے برخلاف پیچھے اوس امام کے کہتے ہیں - اور مچھلی اور خرگوش کا گوشت بھی حرام جانتے ہیں اسی طرح روزہ کی افطاری میں بھی سنت اہل جماعت کی مخالفت کرتے ہیں - یعنی تارے چمکنے تک دیر کرتے ہیں - اور جو کوئی میت کو غسل دے اس پر بھی غسل واجب سمجھتے ہیں - مسح موزہ پر کرنا بھی ان کے نزدیک ناجائز ہے - اور جو چیز کھانے کے کام آئے اس پر سجدہ کرنا ناجائز کہتے ہیں - اور کربلا کی مٹی پر سجدہ افضل جانتے ہیں مثل یہود کے کیونکہ وہ بھی بیت المقدس کی مٹی کے سوا نماز ناقص و ناجائز جانتے ہیں - اگر کوئی شیعہ نماز میں ہاتھ باندھ لے تو اس کی نماز ہی ٹوٹ جاتی ہے - اور سجدہ تلاوت قرآن مجید کا جو واجب ہے شیعہ کے نزدیک مطلق جائز نہیں -

فائدہ :- دیکھئے صاحبان کہاں تک متعصبی ہے -

مسئلہ :- شیعہ کے نزدیک جو فوت ہو جائے اس کی نمازیں اجرت دے کر پڑھانی ان کے وارثوں پر واجب ہیں - دیکھو ان کی پرہیزگاری زندہ تو نمازوں کی پرواہ نہیں کرتے - کبھی محرم شریف کے دنوں میں یا گھوڑے کے دن نماز پڑھ لیتے ہیں - اور یہ بھی تجربہ کیا گیا ہے کہ نماز عصر تو کوئی بھی نہیں پڑھتا - اور دوسری نمازیں بھی قلیل قلیل پڑھتے ہیں مگر ماں باپ فوت ہو جانے کے بعد اس کی طرف سے اولاد پر نمازیں پڑھنی واجب ہو جاتی ہیں - اگر کوئی شخص نہ پڑھے گا تو گنہگار ہو گا - مثل مشہور ہے - نانی خصم کیتا دوہترے نوں چٹی -

فائدہ :- شیعوں کی پرہیزگاری تو دیکھو - اول تو شیعہ کی مسجد ہی کہیں قلیل ملتی ہے - کیونکہ شیعہ کی مسجدوں سے بھی خاص دشمنی ہے - اس واسطے کہ حضرت علیؓ مسجد ہی میں شہید ہوئے تھے اسی لئے مسجد کو قتل گاہ کہتے ہیں [illegible] نہیں مسجد شیعہ کی ہے بھی تو وہ بھی غیر آباد ویران - اور مردوں کی نمازیں زندوں پر واجب ہیں - اور یہ بھی محض زبانی ہی پلاؤ پکاتے ہیں عمل میں کچھ نہیں لاتے تجربہ ہے اپنی نمازیں تو ادا کر نہیں سکتے دوسروں کی قضائیں بھلا کب ادا کرتے ہوں گے -

مسئلہ :- ہم سنت اہل جماعت کے نزدیک میت کو غسل دیتے وقت مثل قبر کے جانب جنوب سر اور جانب شمال پاؤں کر کے غسل دیا جاتا ہے - اور شیعہ اس کے برخلاف یعنی کعبہ شریف کی طرف پاؤں اور مشرق کو سر کر کے میت کو غسل دیتے ہیں -

مسئلہ :- ہم سنت اہل جماعت کے نزدیک کفن دو چادریں اور ایک کفنی اور تہبند اور قدرے خوشبو کے سوا میت مرد کو اور کسی بات کی ضرورت نہیں - اور شیعہ بسبب تعصب کے میت کے سر پر [illegible] جو کم سے کم تین گز لمبی اور چار گرہ چوڑی ہوتی ہے [illegible] چاہئیں - اگر بسبب مجبوری کسی ملک کی چادریں ڈیڑھ

Marfat.com

تو لکھی ہوئی ضرور ہونی چاہئیں - اور میت کے ارد گرد بہت سی روئی جمع کرتے ہیں - اور دو لکڑیاں انار کھجور یا بیری کی ہونی چاہئیں لے کر اس پر کلمہ شریف لکھ کر روئی لپیٹ کر اس میت کی دونوں بغلوں میں اور کافور کم سے کم ایک چھٹانک بھر میت کے کفن میں دیکر دفن کر دیتے ہیں -

مسئلہ :- ہم سنت اہل جماعت کے نزدیک لڑکا لڑکی فوت کا جنازہ فرض کفایہ ہے - مگر شیعہ کے نزدیک پانچ چھ سال کا لڑکا لڑکی فوت ہو جائے تو اس کا جنازہ کرنے کی کوئی ضرورت نہیں - بغیر جنازہ کے ہی دفن کر دیتے ہیں - پھر ہمارا سنت اہل جماعت اور شیعہ کے جنازہ میں بھی بڑا فرق ہے - کئی طرح کی مخالفت کرتے ہیں -

مسئلہ :- ہمارے نزدیک امام مہدیؑ پیدا ہونے والے ہیں - اور شیعہ کے نزدیک امام مہدیؑ پیدا ہو کر غار سرمن رائے میں چھپ کر بیٹھ رہے ہیں - اور قرب قیامت نکلیں گے -

مسئلہ :- ہمارے نزدیک زکوٰۃ کا چالیسواں حصہ اپنے مال میں سے نکال کر غریب مسکین فقیر نفر ضائی غلام نبیدی وغیرہ حاجت مند کو دے دینا چاہئے - اور سید کو مال زکوٰۃ اس واسطے نہیں دینا چاہئے کہ یہ غنیوں کے مال کی میل ہوتی ہے اور سید کے شان میں کمی آتی ہے مگر شیعہ تعصبی کی وجہ سے ہر احکام میں مخالفت ہی کرتے ہیں - چنانچہ زکوٰۃ کا پانچواں حصہ نکال کر سید ہی کو دینا جائز سمجھتے ہیں

فائدہ :- یہ جو مسائل شروع مجلس سے لے کر یہاں تک لکھے گئے ہیں یہ تمام رسالہ نماز امامیہ من تصنیف سید علی حائری لاہوری محلہ شیعاں دروازہ موچی سے لکھے گئے ہیں جس کو شک ہو وہاں سے دیکھے -

فائدہ :- جس طرح ہم سنت اہل جماعت مساجد خدا کو بڑے ذوق شوق سے عالیشان بناتے ہیں - ہمارے تعصب سے شیعہ مسجدوں کو ویران کر کے امام والے بڑے ذوق شوق سے عالیشان بنوا کر اوپر جھنڈے نصب کرتے ہیں جیسا کہ عیسائی وغیرہ گرجے اور اہل ہنود گوردوارے وغیرہ بنوا کر جھنڈے لگاتے ہیں -

نظم

تعصب معنے ظاہر حق یقیں ہو جانا انکاری ۔ بھادیں اپنے مذہب اندر ہووے ایگل ہلدی
پھر دوجے مذہب دی ضد یاروں نہ ہونا اقراری ۔ نوڑے کفر پوے ضد یاروں اڈ ضد پیاری
بھادیں کیڈی ہووے اسو چہ رب دی بیفرمانی ۔ مول نہ چھڈنا اسنوں ہرگز کوئی ضد شیطانی
مثلاً منہ مرسینہ پٹن منع حدیث رسولوں ۔ لیس منی ضرب الخدود و دشق الجیوب مسلہ جان رسولوں
منہ سرسینہ پٹن والا ناہیں امت میری ۔ تاں میں نیچ اوہناں دا ہرگز کردہ نہ ضد دلیری
بھی سجدہ تلاوتوں منکر ہوئے شیعہ لوگ تمامی ۔ ضد تعصب ساڈی یاروں سنتوں میرے جانی
سجدہ ذکر قرآن اندر ہے آیا حکم شہاناں ۔ سجدہ کرنا واجب لکھیا نبی اصحاب اماماںؑ
شیعہ منکر سجدیوں ہوگئے ضدا ساڈی یاروں ۔ کرن خلافت کلام الہٰی ڈرن نہ قہر قہاروں
سنت کہن السلام علیکم یکدوجے دے تائیں ۔ ایہ طریقہ پاک نبیدا جانی شک ورائیں
اہل شیعہ محروم رہن سب اس بھلے انعاموں ۔ کارن ضد عنادا ساڈی منکر جان سلاموں
اہل سنت دی ضد دوں ایہ تعصب دلوچہ وڑیا ۔ یا علی مدد اسلام دی جاگہ دل تعیں گھڑیا
ایہ آپس ا[illegible]وے عاماں اندر آکھن ناہیں ۔ [illegible] کہو تاں [illegible] جاسن تقیہ کردے تائیں

مسئلہ :- [illegible] شیعہ کہتے ہیں کہ حضرت محمد [illegible] معجزہ سے حضرت علی کرم اللہ وجہ کا معجزہ افضل [illegible]

Marfat.com

اور بڑا ہے۔ کیونکہ حضرت محمد الرسول اللہ نے چاند کو دو ٹکڑے کیا تھا۔ مگر حضرت علی کرم اللہ وجہٗ نے سورج کو غروب ہوئے کے بعد پھر واپس لاکر لوگوں کو دکھایا۔ گویا سورج کا درجہ بہ نسبت چاند کے زیادہ اور افضل ہے۔ جیسا کہ ایک شاعر شیعہ نے دیوان شیعہ مطبع نولکشور کے صفحہ تین پر لکھا ہے۔ شعر

ہوئی اشارت حیدرؓ سے رجعت خورشید   کیا نبیؐ نے اگر قرص مہتاب دو قلم!

ترجمہ در نظم

مطلب ایہ ہے پاک نبیؐ نے چند دو ٹکڑے کیتا   زائد اس تھیں شاہ علیؓ نے ڈبیا سورج موڑ لیتا

فائدہ:۔ درحقیقت یہ معجزہ بھی حضرت محمد الرسول اللہؐ کا ہی ہے۔ واقعہ یہ ہے کہ ایک دفعہ حضرت محمد الرسول اللہؐ حضرت علی مرتضےٰؓ کے زانوں پر سر مبارک رکھ کر سو گئے تھے اور سورج غروب ہو گیا تھا مگر حضرت علی مرتضےٰؓ کی نماز عصر قضا ہو گئی تھی۔ اور آپ اس غم سے بہت ہی غمناک ہو رہے تھے۔ کیونکہ آپ نے کبھی نماز قضا نہیں ہونے دی تھی۔ اور حضور پاکؐ کو بسبب ادب اور آپ کی بے آرامی کی وجہ سے بیدار نہ کر سکے۔ جب حضور پاکؐ بیدار ہوئے تو دیکھا کہ حضرت علی کرم وجہٗ بہت ہی غمناک ہیں تو سبب دریافت کیا۔ حضرت علی کرم اللہ وجہٗ نے عرض کیا قربان جاؤں آپؐ پر میری نماز عصر فوت ہو گئی ہے اسی وقت حضور پاکؐ نے دعا مانگی اور سورج واپس آگیا تاکہ حضرت علی کرم اللہ وجہٗ نماز گزارے۔ اگر اس کو زیادہ دیکھنا ہو تو کتاب سیف سنت کلاں کو دیکھو۔

نظم

کارن ضد عناد اساڈی کرن تعصب عالی   خرگوش حلال یقینی کہن حرام ایہ عقلوں خالی
بعض محدث کہن کراہت حیض آوے استائیں   پر نہیں حرام کسے نے لکھیا شیعہ باجھ روائیں
بخاری مسلم اندر ہدیہ قبول نبیؐ اس کیتا   تے ترمذی وچ لیا خرگوش خاص نبیؐ کھا لیتا
بھی ضد اساڈی یارو ں ذاکر وا بڑی سب مناندے   جو سنت اہل جماعت ذاکر وا بڑی ہیں رکھاندے

مسئلہ:۔ ہمارے تعصب کی وجہ سے شیعہ صاحب دیدار الہٰی کے بھی منکر ہیں۔ حالانکہ دیدار الہٰی کے منکر کو خود خدائے پاک نے اپنی کلام پاک میں فرمایا ہے۔ سورۃ کہف پارہ پندراں أُولَٰئِكَ الَّذِينَ كَفَرُوا بِآيَاتِ رَبِّهِمْ وَلِقَائِهِ۔ وہ لوگ جو کافر ہوئے آیتیں رب اپنے کی سے اور ملاقات اپنے مولائے پاک کی سے یعنی دیدار الہٰی سے فَحَبِطَتْ أَعْمَالُهُمْ فَلَا نُقِيمُ لَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَزْنًا ۔ پس نیست و نابود ہو گئے عمل ان کے بسبب انکار کرنے آیت دیدار الہٰی پس نہ کھڑا کرے گا واسطے ان کے اللہ تعالےٰ دن قیامت کے ترازو یعنی ان کا نیک عمل کوئی نہ رہا۔ سو تُلنے وزن کرنے کے سبب منکر ہونے دیدار الہٰی سے

نظم

ضد تعصب یاروں شیعہ منکر تے دیداروں   جو وڈی عظمیٰ نعمت ہے ہر حالی نعمت تا ئوں
دیدار الہٰی جیہی قسمت نعمت ہور نہ کائی   مالک اپنے کارن ملنا اس وچ کہہ وڈیائی
سب انعاموں افضل اعلےٰ ہے دیدار الہٰی   جنت اندر ہر اک پاوے منکر اس گمراہی
چاہاندے گمراہ کرن نوں شیعہ سند بناندے   جو ناویں پارے اندر آیا موسیٰؑ دے حق بجائی
منگی دعا موسیٰؑ نے میتوں دیدار الہٰی   دعا منظور نہ ہوئی ہر گز [illegible] اندر کائی
فانی اکھ [illegible] کارن [illegible]   [illegible] طرف [illegible] دے سدا بقائی

نقلی اکھ جد فانی ہووے اصلی رب علاوے — اوہ پاوے نورالٰہی تائیں ہرگز نہ جھنجلاوے
اس اکھ تائیں نورتجلی ویکھن طاقت ناہیں — پھر کوئی ایہ نورالٰہی ویکھے سمجھ کریں دل لائیں
جاں ایہ اکھیں فانی ہوسن ملسن ہور جدا ہیں — اوہ پاون نورالٰہی نوں نہ دشمن پچھے جائیں
موسیٰ نے دیدار طلب سی دنیا اندر کیتا — حکم ہویا نہ ایتھے ملسی روز قیامت بیتا

چند مسائل از فقہ شیعہ برخلاف اہل سنت بسبب تعصب

مسئلہ اوّل :- استنجا سے بچے ہوئے پانی سے وضو کرنا جائز ہے۔ اگرچہ استنجا کی جگہ سے کچھ پلیدی بھی مل گئی ہو

مسئلہ دوم :- آب منی وودی پاک ہے۔ اور مذی وضو کو نہیں توڑتی۔ اور بول کے بعد جو چند قطرے آتے ہیں وہ بھی وضو نہیں توڑتے۔

مسئلہ سوم :- مرغی کی بیٹ پاک ہے۔

مسئلہ چہارم :- وضو میں تمام مُنہ کا دھونا فرض نہیں ہے۔

مسئلہ پنجم :- اگر شیر خوار لڑکے کا پیشاب کوئیں میں گر پڑے تو تمام پانی نکالنے سے کوآں پاک ہوگا۔

مسئلہ ششم :- نماز جنازہ کے واسطے طہارت کی کوئی شرط نہیں۔ خواہ جنبی کیوں نہ ہو جنازہ میں شامل نہیں ہوسکتا مقتدی اور امام سوا کسی عذر فرعی کے اگر مُنہ ہاتھ دھو کر جنازہ پڑھ لیں تو کافی ہے۔ یعنی مقتدی اور امام اگر جنبی ہوں جنازہ کے واسطے اُن کو غسل کرنیکی کوئی خاص ضرورت نہیں۔

مسئلہ ہفتم :- اگر کوئی شخص نماز فرضی پڑھنے کے بعد اپنے کپڑے یا بدن پر پاخانہ یا خون وغیرہ دیکھے تو نماز کو دوبارہ پڑھنے کی کوئی ضرورت نہیں۔

مسئلہ ہشتم :- عورت کے ساتھ ہر دو جانب سے صحبت کرنی جائز ہے۔ یعنی پاخانہ پیشاب کے راستے سے صحبت کرنی

فائدہ :- اگر کوئی شیعہ ان مسائل سے انکار کرے تو اپنے مذہب کی کتابیں مثلاً منتہی ابن علی۔ جعفی ابن عقیل جعفر طوسی وغیرہ دیکھے

مسئلہ نہم :- شیعی نماز کھانے پینے سے فاسد نہیں ہوتی۔

فائدہ :- یہ مسئلہ بھی ہماری مخالفت اور تعصبی کی وجہ سے ہے۔ کیونکہ ہمارے نزدیک چنے کی دال کے برابر بھی کوئی چیز نماز کی حالت میں اندر چلی جائے تو نماز فاسد ہو جاتی ہے۔

نظم

خاص نمازے اندر رکھے کھاون پیون جاری — کچھ نقصان نماز نہ ہووے سنتوں مسئلہ داری
وچہ [illegible] دے لکھیا دیکھو وچہ نمازے کوئی — بغلاں اندر عورت رکھے جے شہوت غالب ہوئی
تاں جو اپنا ذکر عورت دی فرجی نال ملاوے — اتنی منی چلے جو اُسدیاں پیراں تیک چلاوے
تاں بھی اوس نماز نہ وچ خلل نہ پاوے کوئی — شیعہ مجتہداں دا مسئلہ وچہ اتفاق ہوئی
نہ ضد تعصب یاروں [illegible] امام قرآن رباں — حالانکہ ایہ ظاہر ہے قرآن امام زمانہ
نالے بہشتی [illegible] نساں جیہ تیا ون سارے — [illegible] خروج محمدؐ مہدی دے خاص پیارے
تعصب [illegible] ساڈے سوں اندر [illegible] رجساون — [illegible] منع فرماون

بھی فرض جمعہ تھیں منکر ہوئے مسئلہ دلوں بنایا ۔۔۔ غائبیت وچہ امام نہ جائز جمعہ اسانوں آیا
بھی آکھن نقد روپیہ باجھوں واجب نہیں زکواتاں ۔۔۔ بھا وندیں سونا چاندی زیور منکر ہوئے آیاتاں
بھی ستر عورت نوں حج دے اندر فرض نہ رکھن بھائی ۔۔۔ ننگے بدن اوہ حج گذارن واہ وا عقل ودانائی
بھی احرام زنا جو کردا اسنوں خوف نہ کائی ۔۔۔ بھی دو جیوار شکار کرے نہ دیوے کفارت بھائی
عورت اپنی گھنے رکھو کرا ون جے دیوے کائی ۔۔۔ دوہاں طرفوں جائز ایہی وطی کرے جے بھائی
روزیدار جے غوطہ مارے روزہ فاسد تھیوے ۔۔۔ تے روزہ ثابت وطی غلاموں رہندا خیال کچیوے

نقل از معتبر کتاب شیعہ

فصل دربیان بیہودہ گوئیاں شیعہ از حق مسلمان اہل سنت

مسلمان کو گالی دینا کبیرہ گناہ ہے جیساکہ اللہ تعالے نے اپنی پاک کلام میں فرمایا۔ وَالَّذِيْنَ يُؤْذُوْنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ بِغَيْرِ مَا اكْتَسَبُوْا فَقَدِ احْتَمَلُوْا بُهْتَانًا وَّاِثْمًا مُّبِيْنًا ۔ وہ لوگ جو ایذا دیتے ہیں مسلمان مردوں عورتوں کو سوا کسی قصور کے پس تحقیق اٹھایا ان لوگوں نے بہتان اور گناہ ظاہر اور سورۃ الانعام میں اللہ تعالے نے کفار کے بتوں کو بھی گالی دینے سے منع فرمایا ہے وَلَا تَسُبُّوا الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ۔ فرمایا اللہ تعالے نے اے مسلمانوں تم گالی مت نکالو کافروں کے بتوں کو جن کو پکارتے ہیں سوائے خدا کے ۔ اور حدیث شریف عبداللہ بن مسعود سے روایت ہے قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ سِبَابُ الْمُسْلِمِ فُسُوْقٌ وَّقِتَالُهٗ كُفْرٌ ۔ فرمایا محمد رسول اللہ نے گالی دینا مسلمان کو بدکاری ہے ۔ اور قتل کرنا مسلمان کا کفر ہے یعنی دیدہ دانستہ مسلمان کو قتل کرنیوالا کافر ہے ۔

بیہودہ گوئی شیعہ اوّل

شیعہ کہتے ہیں کہ صدیق اکبرؓ و حضرت عمرؓ حضرت محمد الرسول اللہ کے اندرونی دشمن تھے ۔ اور خون کے پیاسے تھے ۔ مگر محمد الرسول اللہ صلعم کے قتل کرنے کا ان کو موقعہ ہی نہیں ملا ۔ اور دشمنی ان کی اس قرینہ سے پائی جاتی ہے کہ حضرت محمد الرسول اللہؐ جنگ تبوک کے موقعہ پر اکیلے رہ گئے تھے تو بارہ شخصوں نے آپ کے قتل کرنے کو پہاڑ کی غار [illegible] ت لگائی تھی جب انہوں نے [illegible] تاڑ کر قتل کرنیکو ہتھیار اٹھائے تو حضرت حذیفہؓ نے ان کو دور کیا ورنہ آپ کو قتل کر دیتے ۔ اور ان بارہ شخصوں میں [illegible] اور عمرؓ فاروق بھی تھے ۔ نقل از حق الیقین ۔

نظم

کرو خیال جو کیتی پکی ایہ بیہودہ گوئی ! ۔۔۔ اصل خباثت شیعہ والی ایتھوں ن[illegible] [illegible] شیعہ امام کہے [illegible]
دلوں ارادہ ابو بکرؓ دا جے کر ہوندا کائی ۔۔۔ کیوں غار اندر اس قتل نہ کیتا چھڈ [illegible] ت علی کرم اللہ وجہہ
جو اک اکلے دونویں آہے تریجا ہور نہ کوئی ۔۔۔ بھی شاہ عمرؓ نوں کتنی واری فر[illegible] ہیں ۔ امام چھٹا [illegible]
شیعہ دی گل اوہ کوئی منے جسنوں عقل نہ [illegible] ۔۔۔ ایہ بیہودہ گوئی کچی عقلوں [illegible] امام جعفر صادقؓ بن باقرؓ
"حضرت [illegible]
اہن [illegible]

[illegible] دی ضیا

[illegible] ہ گوئی دوم

[illegible] برھاد [illegible]

کہن جو لعنتی شہادت علیؓ [illegible] ہر [illegible] سب تے وڈے ظالم [illegible] وہ جین

رباعی از شاعر شیعہ ہے

لعنت عمرؓ پر جو کہ سدا کہتا ہے ! — سچ کہتا ہے واللہ بجا کہتا ہے !
قرآن ہی ہے سن جو غاصب کے لئے — شیعہ نہیں کہتا خدا کہتا ہے !

فائدہ :- ہر چند دل تو نہیں چاہتا کہ ان بیہودہ گوئیوں کو قلم بند کروں ۔ مگر بعض لوگ طرفدار شیعہ انکار کرتے ہیں کہ یہ اوصاف شیعوں میں نہیں کہ اصحاب کے حق میں بکواس بکیں یا گالیاں نکالیں یا لعنت یا دیں یہ صرف اُن پر سنت اہل جماعت طعن کی وجہ سے افترا باندھتے ہیں ۔ اُس واسطے ان طرفداروں کو مختصر طور پر دکھایا جاتا ہوں ۔

بیہودہ گوئی سوم در نظم (از نقل حق الیقین)

ام کلثوم رقیہ دونویں شاہ عثمان ویہائیاں — شیعہ کہن جو پاک نبیؐ دیاں دھیاں مول نہ آئیاں
نال تواریخ کتاباں ثابت ایہ زہراؓ دی بھیناں — ویری جو اصحاب نبیؐ دے تنہاں جہنم ویناں

بیہودہ گوئی پنجم

ایہ بھی ہے طوفان بنایا اہل شیعہ بدکیشاں — تن اصحاباں دے دل اندر رہا نفاق ہمیشاں
آکھن لگویں پاک نبیؐ تھیں ہو جن پتاں تائیں — پناہ خدا دی کیڈے کیڈے بولن جھوٹ بلائیں
صدیق عمرؓ عثمان غنیؓ جے ہین بت پجاری — تاں پھر کویں صدیق امام بنایا نبی غفاری
تے شاہ علیؓ کیوں گر تنہاں دے فرض نمازاں پڑھیاں — وانگ حماراں بدکرداراں شیعیاں لائیاں اڑیاں
اڑیاں تھیں ہتھ گڑیاں وجسن روز قیامت نوں اُلے — نیکاں دی بدگوئی کردے احمق لوگ ندا لے
جو ولی اللہ نوں دشمن جانے اس اللہ نال لڑائی — تے اللہ نال لڑائی جیہدی اوہ کیکر بچسی کہائی
مَنْ عَادٰی لِیْ وَلِیًّا فَقَدْ اٰذَنْتُہٗ بِالْحَرْبِ حدیث ہے آئی — جو ولی میرے نوں دشمن جانے اُس میرے نال لڑائی

بیہودہ گوئی ششم (رود غضنفر شیعہ شاعر)

شاہ علیؓ کا سان مقررہ ہے — اور تینوں پر تبصرہ ہے
اس بات میں شک نہ ذرہ ہے — کہو علی وصی اللہ ولی اللہ ہے
جو اُس کو وصی نہ مانے وہ راستہ سے بھولا ہے

قرآن مجید کے کتا[illegible] ت صدیق اکبرؓ ۔ حضرت عمر فاروقؓ ۔ حضرت عثمان غنیؓ کو دوست رکھے گا وہ نعوذ باللہ
[illegible] مجید بھی امام [illegible] ت ہے

[illegible] دوست جیہڑے ندی کہن او تنہاں نوں — کل عذاب جہنم والا آکھن ہوگ تنہاں نوں
[illegible] عثماں نوں دشمن ہوئے قرآن نوں — [illegible] اراں نوں کہن تبرہ خالی دین ایمان نوں

لی اَہْلِ اَطَاعَتِکَ

بیہودہ گو [illegible] (از نقل حق الیقین)

سَلَامٌ عَلَی الْمُرْسَلِیْنَ وَ [illegible]

[illegible]

جنہ اسدے وچ دیہہ انگوٹھی اللہ نے فرمایا — رستہ شیر دناتاں سرّ دہ عرش عظیم تے آیا!
دعوت رب کینی پھر اوتھے چاول دُودھ منگایا — تاں نبی کہیا ہیں اک اکلے کھانا کدی نہیں کھایا!
پردے وچوں باہر آیا ہتھ انگوٹھی والا! — حیدؓر ہتھ پچھاتا حضرت جانا رتبہ اعلیٰ

فائدہ :- اس بیہودہ گوئی شیعہ سے تین الزام شیعہ ہی پر آتے ہیں۔ ایک تو یہ کہ اللہ تعالےٰ صمد ہیں اور کھانے پینے سے پاک ہیں۔ اس کلام سے ثابت ہوتا ہے کہ اللہ تعالےٰ بھی مثل انسانوں کے کھاتا پیتا ہے جو صریح کفر ہے۔ دوسرا حضرت علی کرم اللہ وجہ کا درجہ حضرت محمد الرسول اللہ سے زیادہ پایا جاتا ہے۔ کیونکہ جو ہاتھ پردہ سے ظاہر ہوتا تھا۔ واللہ اعلم بعض شیعہ حضرت علیؓ کو خدا ہی جانتے ہوں گے۔ تیسرا۔ شیعہ نے اللہ تعالےٰ کو بھی تقیہ کرنے کا الزام لگا دیا کہ کھانا آپ کھایا اور ہاتھ حضرت علیؓ کا ظاہر کیا۔

بیہودہ گوئی ہشتم (در نظم)

بعضے شیعہ کہن نبوت بھیجی شاہ علیؓ نوں — جبرائیل خطا کر دتی احمد پاک نبیؐ نوں

فائدہ :- اس کو زیادہ دیکھنا ہو تو سیف سنت کلاں میں دیکھو۔

بیہودہ گوئی نہم

بعض شیعہ کی زبانی سنا گیا ہے کہ جس شخص کے سر کی درد نہ جاتی ہو وہ پانچ شخصوں کے نام ایک کاغذ پر لکھ کر اس کاغذ کو سات دفعہ جوتیاں مارے تو سر کی درد جاتی نظر بھی نہ آوے گی۔ اور وہ پانچ شخص یہ ہیں (۱) نمرود (۲) شداد (۳) فرعون (۴) ابوبکرؓ (۵) عمرؓ

مسئلہ :- حضرت رسول پاکؐ نے فرمایا کہ جو شخص کسی پر لعنت پاوے اگر وہ شخص لعنت کے لائق ہو تو لعنت اس پر وارد ہوتی ہے۔ ورنہ لعنت بھیجنے والے پر واپس پڑتی ہے۔

فائدہ :- شیعہ کی بیہودہ گوئی تو بے شمار ہیں۔ مگر بسبب طوالت کے چند بیان کر کے اس مجلس کو ختم کیا جاتا ہے۔

مجلس انیسویں ۱۹

دربیان اپنے امام کے پہچاننے میں اور امام زمانہ سے [illegible]

قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ مَنْ مَاتَ وَلَمْ یَعْرِفْ اِمَامَ [illegible] مَاتَ مِیْتَۃً [illegible]

از صحاح ستہ فرمایا جناب رسالتمآب نے جو شخص فوت [illegible] اور اس [illegible] زمانہ کا امام [illegible] کی موت پر۔ اور اس حدیث سے امام زمانہ سے مراد [illegible] اس پر عمل کرنا اور ایمان لانا فرض [illegible] اور اس [illegible] ہو چکے ہیں۔ اور اس نے یہ جانا کہ بعد نزول قرآن [illegible] وغیرہ سب باطل ہیں۔

[illegible] شیعہ امام کہتے ہیں [illegible] علی کرم اللہ وجہہ [illegible] امام چہارم [illegible] امام جعفر صادق بن باقر [illegible] حضرت [illegible]

[illegible] گوئی دوم [illegible]

فائدہ:- اس حدیث سے یہ معلوم ہوا کہ قرآن کریم کا پہچاننا جو کہ امام زمانہ ہے ہر عورت مرد عاقل بالغ پر فرض عین ہے اور جس مرد عورت کو یہ خبر نہیں کہ ہمارے خدائے پاک نے ہماری راہنمائی کے واسطے جو کتاب اتاری ہے اس کا کیا نام ہے اور وہ کس لئے اور کس شخص پر اتاری گئی ہے وہ انسان نہیں بلکہ حیوانوں سے بھی ابتر ہے

مسئلہ:- شیعہ کہتے ہیں کہ ہر شخص کا اعتقاد ہونا چاہیے کہ کہیں امام زمانہ موجود ہے گو غائب ہی کیوں نہ ہو۔ اگر یہ اعتقاد نہ رکھے گا تو لائق عذاب کے ہوگا۔ اور وہ امام زمانہ سے امام محمد مہدی سمجھتے ہیں۔ اور ان کا اعتقاد ہے کہ گیارہویں امام حضرت حسن عسکری کے بعد حضرت امام محمد مہدی پیدا ہو کر غار سر من رائے میں چھپے بیٹھے ہیں۔ اور سنت اہل جماعت کے نزدیک امام صاحب ابھی پیدا ہونے والے ہیں۔ الخ

فائدہ:- حاصل کلام جو قرآن مجید سب لوگوں میں روزمرہ تلاوت ہوتا ہے یہی امام زمانہ ہے۔ اور ہوسکتا ہے کیونکہ اس سے ہر خاص و عام کو احکام دریافت ہوسکتے ہیں۔ اور بے شمار علوم حاصل ہوسکتے ہیں۔ اور ہر ایک کو بلا واسطہ یا با واسطہ حق و باطل کی تمیز ہوسکتی ہے۔ اس واسطے قرآن مجید موجودہ ہی امام زمانہ کہلانے کا حقدار ہے

سوال شیعہ در نظم

شیعہ کہن امام دا ہونا ایہ کوئی لازم ناہیں — جو آکھیں سب مومن پکڑن مسئلے دینی تائیں
بلکہ صرف یقین کرے جو ہے امام زمانہ — اپر زمین اساڈے کارن ہے درکار ایانہ
سارے پنج اصول شیعہ دے اندر دینے بھائی — توحید رسالت عدل قیامت اتے امامت آئی
یعنی ہن زمیں دے اندر [illegible] شیعہ بھائی — کرنا صرف یقین فرض ہے ہور نہیں گل کائی

جواب اول:- یہ امر منظور کرنے کے قابل نہیں۔ کیونکہ شیعہ نے جو دلائل اپنی کتابوں سے پیش کئے ہیں ان سے ثابت ہوتا ہے کہ امام کی ضرورت اس لئے ہے کہ اس سے مسائل مشکل دریافت کئے جاہیں۔ اور اختلاف دور کئے جائیں پس امام اگر بالفرض موجود ہو مگر اس سے کوئی فائدہ حاصل نہ ہو، یعنی مسائل وغیرہ دریافت نہ کرسکیں تو اس کا ہونا نہ ہونے کے قابل ہے۔ [illegible] اس کی تصدیق سے کوئی [illegible] نہیں۔

جواب دوم:- اس وقت [illegible] زمانہ کا ظاہر ہونا ضروری تھا اس لئے کہ مرزا قادیانی نے دعوائے امامت کیا تھا [illegible] اس کا مذہب اختیار کر رہے ہیں۔ اگر امام محمد مہدی [illegible] پیدا ہو کر غار سر من میں کہیں چھپ بیٹھے ہیں تو اس سے مخلوقات [illegible] اس کی موجودگی [illegible] دن بدن گمراہ ہو رہے ہیں

امام [illegible]
اسلام سے [illegible]
اللہ تعالیٰ [illegible] نماز روزہ حج زکوۃ نکاح طلاق غسل میت نماز جنازہ توحید رسالت وغیرہ
قرآن مجید کے کتاب [illegible] بالفرض امام [illegible] مہدی موجود ہوں۔ مگر اس بگڑے ہوئے اصول دینی کی
[illegible] گنہگار [illegible]
قرآن مجید بھی امام [illegible] کیونکہ خود [illegible] ہوں سے مخلوقات کو گمراہ ہوتے دیکھ کر
[illegible] نہیں فرما [illegible] کلام [illegible] قرآن مجید مراد ہے جس سے یہ تمام فائدے

وعلی اہل اطاعتک [illegible]

سلام علی المرسلین و [illegible]

[illegible] بیہودہ لو [illegible]
زمانہ [illegible] زمانے ہے اھانت آئی
[illegible] آئی

جواب

سنوں جواب جو ہر زمانے کتاب بھی بدلدی آئی | زمانے اسرائیل توراۃ امام زمانہ سا ہی
اپنے زمانے نصاریٰ دے امام انجیل نوں جانی | ایس زمانے وچ قرآن مجید امام پچھانی
جیوں کر اللہ نے فرمایا واضح کر سمجھاوال | اوجھڑ جاندیاں نا ہیں بھائیو سدھی سڑک کھاوال
وچ سورۃ احقاف دے چھبی وچ سیپارے | جیکر ہیں توں مومن بھائی منیں نال پیارے

كَمَا قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَمِنْ قَبْلِهٖ كِتٰبُ مُوْسٰٓى اِمَامًا وَّرَحْمَةً ط جیسا فرمایا اللہ تعالےٰ نے اور پہلے اس کتاب موسیٰ یعنی توراۃ امام زمانہ اور رحمت تھی۔ یعنی لوگوں کو اللہ کی طرف سے سیدھا راستہ دکھانیوالی تھی وَهٰذَا كِتٰبٌ مُّصَدِّقٌ لِّسَانًا عَرَبِيًّا لِّيُنْذِرَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا وَبُشْرٰى لِلْمُحْسِنِيْنَ ط ترجمہ۔ اور یہ کتاب یعنی قرآن کریم اس کو سچا کرتی ہے عربی زبان میں تاکہ ڈرا دے ظالموں کو اور خوشخبری دیوے نیکوکاروں کو امام زمانہ ہوکر۔

نوٹ:۔ جس کو اس مسئلہ کو زیادہ دیکھنے کی ضرورت ہو وہ فتاویٰ عزیزی جلد دوم صفحہ ۱۰۲ میں دیکھے اور ایک اور آیت بھی اس مضمون کی پارہ بارہ سورۃ ہود میں آئی ہے اَفَمَنْ كَانَ عَلٰى بَيِّنَةٍ مِّنْ رَّبِّهٖ وَيَتْلُوْهُ شَاهِدٌ مِّنْهُ وَمِنْ قَبْلِهٖ كِتٰبُ مُوْسٰٓى اِمَامًا وَّرَحْمَةً ط اُولٰٓئِكَ يُؤْمِنُوْنَ بِهٖ ط وَمَنْ يَّكْفُرْ بِهٖ مِنَ الْاَحْزَابِ فَالنَّارُ مَوْعِدُهٗ ط الغرض موسیٰ علیہ السلام کے باراں نقیب جیساکہ اللہ تعالےٰ نے پارہ چھ سورۃ مائدہ میں ارشاد فرمایا وَلَقَدْ اَخَذَ اللّٰهُ مِيْثَاقَ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ وَبَعَثْنَا مِنْهُمُ اثْنَيْ عَشَرَ نَقِيْبًا ط اور البتہ تحقیق کرلیا اللہ تعالیٰ نے عہد بنی اسرائیل سے اور کھڑے کئے اللہ تعالےٰ نے بارہ سردار ان میں سے۔ اور ان [illegible] موسیٰ علیہ السلام امام زمانہ توراۃ تھی۔ اور عیسیٰ علیہ السلام کے آسمان [illegible] حواریوں کے لئے امام زمانہ [illegible] کے لئے بعد وفات انجیل شریف تھی۔

فائدہ:۔ باراں نقیب موسیٰ علیہ السلام کے اور باراں حواری عیسیٰ علیہ السلام کے موافق اپنے امام زمانہ یعنی توراۃ وانجیل کے عمل کرتے رہے۔ ویسے ہی امت محمدیہ کے لئے باراں امام یا خلیفے ہیں كَمَا قَالَ النَّبِيُّ لَا يَزَالُ هٰذَا الدِّيْنُ قَائِمًا وَّلَهُمُ اثْنَا عَشَرَ خَلِيْفَةً ط جیساکہ فرمایا حضرت رسول پاکؐ نے ہمیشہ یہ دین قائم رہے گا اس وقت تک کہ البتہ اس امت میں باراں ولی یا امیر اور بعض روایت میں خلیفہ بھی آیا ہے نہ ہو جاویں گے۔ اگر اس حدیث سے اہل بیت مراد ہوتے تو اس طرح فرمایا ہوتا۔ كُلُّهُمْ مِنْ [illegible] یا امام تمام قریش سے ہی یا فرمایا ہوتا كُلُّهُمْ مِنْ وُلْدِ فَاطِمَةَ یعنی تمام خلیفے حضرت فاطمہؓ کی اولاد سے [illegible] فرمایا ہوتا كُلُّهُمْ مِنَ الْحَسَنَيْنِ یعنی سب کے سب خلیفے امام حسنؓ حسینؓ کی اولاد [illegible] گے

فائدہ:۔ پس واضح ہو کہ اس امر میں ذکر امام ہے [illegible] ان کی تخصیص نہیں زمانہ سے [illegible]
ہم سنت اہل جماعت بھی ان کو امام ہی مانتے [illegible] جن کے اسماء [illegible] یہ ہیں [illegible]
شیر خدا حیدر کرار رضی اللہ تعالیٰ عنہ امام [illegible] حضرت [illegible] بن علی [illegible]
حضرت زین العابدین بن حسینؓ۔ امام پنجم [illegible] کتاب سے [illegible] اور اس [illegible] زمانہ کا امام [illegible]
امام ہفتم۔ حضرت امام موسیٰ کاظم [illegible] زمانہ سے مراد [illegible] یعنی وہ [illegible] اس کے زمانہ [illegible]
امام محمد تقی بن موسیٰ رضاؓ۔ امام دہم۔ حضرت امام [illegible] اور اس [illegible] شریعت [illegible]
[illegible] امام [illegible] محمد مہدیؑ [illegible] قرآن [illegible] کی ضیا [illegible]
وغیرہ سب ماہل ہیں۔ [illegible]

یعنی خاص سید ہوں گے ۔ اور حضرت امام حسنؓ کی اولاد سے ہوں گے

نظم

علی حیدر امام حسنؓ نوں اک دن ویکھ الایا ... ایہ بیٹا میرا سید ہے جویں پاک نبیؐ فرمایا

نسل اسدی تھیں شخص ہوسی اک نام محمدؐ والا ... خو اسدی جویں خو نبیؐ دی صورت دا متوالا

عدلوں بھرے زمین تمامی مہدیؑ اسنوں جانوں ... باپ دا نام عبداللہ مائی آمنہ اسدی جانوں

ملک یمن وچہ قریہ دستی جتھاں اُسدا پایئے ... بولن لگا اڑ کر بولے پٹاں تے ہتھ مارے

اوس زمانے مہدی دعوے کرسن بہت دیوانے ... مہدی مول نہ اوہ جو کرے خلاف زمانے

جیہڑا کرے خلاف قرآن جو ہے امام زمانہ ... نہ اوس امام پچھانوں اوہ ہے جاہل شخص دیوانہ

فائدہ :- ان تینوں اماموں کے سوا یعنی حضرت علیؓ و حضرت حسنؓ و حضرت محمد مہدیؑ جو قرب قیامت ہوں گے باقی نوں امام حضرت حسینؓ سے لے کر امام حسن عسکریؒ تک باطنی امام ہیں ۔ اور سنت اہل جماعت کے نزدیک بارہ امام ظاہری جن کو خلافت دینی دنیاوی حاصل تھی ۔ اور امام زمانہ کے مطابق یعنی قرآن مجید کے مطابق فیصلے کرتے تھے وہ یہ ہیں

امام اوّل :- حضرت ابوبکر صدیقؓ امام دوم :- حضرت عمر فاروقؓ ۔ امام سوم :- حضرت عثمان غنیؓ ۔ امام چہارم :- حضرت علی کرم اللہ وجہٗ امام پنجم :- حضرت امام حسنؓ ۔ امام ششم حضرت امیر معاویہؓ امام ہفتم [illegible] عبدالعزیزؓ امام ہشتم :- حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ ۔ امام نہم :- حضرت مہندیؒ امام دہم :- حضرت طاہریؒ

نوٹ :- یہ دس امام گذر چکے ہیں اور دو امام حضرت عبداللہ اور حضرت محمد مہدیؑ ہونے والے ہیں ۔ اور یہ عنقریب قیامت ہوں گے ۔

مسئلہ :- حدیث جو حضرت عمر فاروقؓ نے فرمائی ہے قَالَ النَّبِیُّ مَنْ مَاتَ وَلَیْسَ فِیْ عُنُقِهٖ بَیْعَةُ الْاِمَامِ مَاتَ مِیْتَةً جَاهِلِیَّةً :- ترجمہ ، یعنی فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے جو شخص فوت ہو گیا ۔ اور اس کی گردن میں امام کی بیعت نہ تھی ۔ یعنی اُس نے اپنے وقت کے امام کی بیعت نہ کی تو وہ جاہلیت کی موت مرا ۔

فائدہ :- اس سے مراد [illegible] ہے کہ جب امام کی حل عقدہ کے اتفاق سے مقرر ہو جائے اور وہ عادل بھی ہو ۔ اور اس کا تمام [illegible] ادا ہو جائے تو اس کے [illegible] نے میں دیر کرنی جائز نہ [illegible] الحاصل یہ تمام ظاہری اور باطنی امام ہوئے ہیں ماتحت [illegible] ہوتے ہیں اور جو [illegible] ں گے وہ بھی اس قرآن [illegible] امام زمانہ کے ماتحت ہی ہوا [illegible] گا جیسا کہ حضرت موسیٰ علیہ [illegible] کتب اور [illegible] امام کے بارہ حوا [illegible] ت امام زمانہ تورات و انجیل شریف کے ہوئے تھے جیسا کہ [illegible] موسیٰ اماماً [illegible] وَهٰذَا کِتَابٌ ، ترجمہ ۔ یعنی پہلے اس کتاب [illegible] کی جو امام زمانہ [illegible] لوگوں کے واسطے جو اُس زمانہ میں تھے رحمت تھی ۔ اور یہ کتاب [illegible] اسطے [illegible]

[illegible] نہیں فرمائے [illegible]

[illegible] بیہودہ لو [illegible]

شجرہ منظومہ حضرت قبلہ و کعبہ میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ شرقپوری

ہزار بار بشویم دہن ز مشک و گلاب
ہنوز نام تو گفتن کمال بے ادبی است

بخشدے یارب مجھے اپنی سخا کے واسطے
رحم فرما شاہ فرخؒ روز جزا کے واسطے

صدق دے یارب مجھے صدیق اکبرؓ کیلئے
فقر دے سلمانؓ محبوب پیغمبرؐ کیلئے

حضرت قاسمؒ کا صدقہ میری بگڑی کو بنا
حضرت جعفرؒ کا صدقہ دے میرے دل کو ضیا

رکھ مجھے باعافیت بہر جناب بایزیدؒ
بوالحسنؒ کا واسطہ دے مجھکو نصرت کی نوید

بو علیؒ کا واسطہ کر دے میری مشکل کو حل
دے مجھے علم طریقت اور توفیق عمل

بہر یوسفؒ قید غم سے دہر میں آزاد کر
عبد خالقؒ کیلئے عقبےٰ میں مجھ کو شاد کر

حضرت عارفؒ کے صدقے میں مجھے عرفان دے
حضرت محمودؒ کا صدقہ مجھے ایمان دے

واسطہ خواجہ علیؒ کا فقر درویشانہ دے
واسطہ بابا سماسیؒ کا دل [illegible]

اے خدا بہر جناب شیر حق میر کلالؒ
حرص دنیا کو میرے سینہ سے دے نکال

دے مجھے صبر و رضا صدقہ بہاء الدینؒ کا
کر مجھے صحت عطا صدقہ علاء الدینؒ کا

دے میرے دل کو سکوں یعقوب چرخیؒ کی طفیل
حضرت احرارؒ کے صدقہ میں دے دل کو تکمیل

حضرت زاہدؒ کے صدقے میں مجھے زاہد بنا
حضرت درویشؒ کے صدقہ میں دے فقر و غنا

خواجہ امکنگیؒ کا صدقہ داغ عصیاں کو مٹا
حضرت باقیؒ کا [illegible] دے بقا بعد الفنا

شیخ احمدؒ کے لئے غیروں کی منت سے بچا
صرف اپنا [illegible] رکھ اے کریم

کھول دے دل کی کلی بہر سعید نامدار
[illegible] کہ میرے [illegible]

حضرت معصومؒ کا صدقہ دکھا کوئے رسول
[illegible] ہے جبھہ [illegible]

اے خدا بہر جناب خواجہ حنفی [illegible]
[illegible]

واسطہ خواجہ ذکی کا اپنی الفت [illegible]
[illegible] مجھے مراد [illegible]

واسطہ خواجہ زمانؒ کا دے مجھے [illegible]
[illegible]

اے خدا بہر جناب خواجہ حاجی احمدؒ [illegible]
[illegible] کوئی دم [illegible]

سب باطل ہیں [illegible]

واسطہ عبد اللہ و محمد الملکؒ ارض و سما کر گئے ایمان اور توحید کی دولت عطا

حشر میں جب ہو ترے دربار میں میرا قیام ... ہاتھ میں ہو میرے دامانِ نبی بہرِ امامؒ

بہرِ حضرت میر صادق صاحب صدق و صفا ... سرخرو رکھ دو جہاں میں مجھکو اے میرے خدا

واسطہ یارب تجھے خواجہ امیر الدینؒ کا ... دے مجھے حلم و حیا رزق و شفا صبر و غنا

واسطہ دیتا ہوں یارب میں تجھے اس نام کا ... جو ہمیشہ تیری محبوبی کے گن گاتا رہا

عشق میں جس کے دلِ حسرت زدہ دیوانہ ہے ... شرِ قصد اب جس کے باعث نور کا کاشانہ ہے

اے خدا کیا نام پیارا ہے تیرے محبوب کا ... حضرت شیر محمدؒ صاحب جود و سخا

قطب دوراں شیخ عالم ہادی راہِ صفا ... نائب شمس الضحٰے بدر الدجےٰ صدر العلےٰ

اے خدا صدقہ میاں صاحبؒ کے نام پاک کا ... حشر میں ہم عاصیوں کو ظلِ رحمت میں چھپا

اے خدا صدقے میں ان ناموں کے دل کو شاد کر
کفر کو برباد کر اسلام کو آباد کر

ختم شد

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

بَارَكَ اللّٰهُ لَنَا وَلَكُمْ فِي الْقُرْآنِ الْكَرِيْمِ وَنَفَعَنَا وَاِيَّاكُمْ بِالْاٰيٰتِ وَذِكْرِ الْحَكِيْمِ اِنَّهٗ

... جَوَادٌ كَرِيْمٌ مَالِكٌ بَرٌّ رَؤُفٌ رَّحِيْمٌ

... لِلّٰهِ نَحْمَدُهٗ وَ ... نَسْتَعِيْنُهٗ وَ ... بِهٖ وَنَتَوَكَّلُ عَلَيْهِ ... بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا

... فَلَا ... مَنْ يُّضْلِلْهُ فَلَا هَادِيَ لَهٗ وَنَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ

... اَنَّ مُحَمَّدًا ... وَرَسُوْلُهٗ اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ

... سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰۤى اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ

... الْمُقَرَّبِيْنَ ... عِبَادِكَ الصّٰلِحِيْنَ

... رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ ... يَصِفُوْنَ وَ ... بیہودہ ...

... لِلّٰهِ اَكْبَرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ ...

... ارشاد ... سادے ...

Marfat.com

چند مشہور بزرگان دین کی وفات کا ذکر خیر

نام بزرگان دین	نام ماہ	تاریخ	روز	مزار مبارک کون سے شہر میں
حضرت امام حسین رضی اللہ تعالے عنہ	محرم شریف	۱۰	جمعہ شریف	دھڑ مبارک کربلا معلی اور سر مبارک حضرت امام حسن کے ساتھ جنت البقیع میں
"	"	"	"	
حضرت امام زین العابدین رض		۱۷	شنبہ	مدینہ منورہ جنت البقیع
حضرت امام عسکری رحمۃ اللہ علیہ	"	۲۲	یکشنبہ	نجف شریف
حضرت امام علی موسیٰ رضا رح	صفر المظفر	۹		مشہد
حضرت امام محمد رح	"	۲۲	دوشنبہ	
حضرت امام محمد باقر رح	"	۲۳		مدینہ منورہ
حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی رح	"	۲۸	سہ شنبہ	سرہند شریف (ہندوستان)
حضرت امام موسیٰ رضا رض	"	۲۹		مشہد
حضرت خواجہ بہاؤالدین رح نقشبند	ربیع الاول	۲	دوشنبہ	مدینہ منورہ
حضرت امام حسن	"	۱۲	[illegible]	[illegible]
حضرت امام شافعی رح	رجب شریف	[illegible]	[illegible]	[illegible]
حضرت امیر معاویہ رض	"	[illegible]	[illegible]	[illegible]
حضرت خواجہ معین الدین چشتی اجمیری رح	[illegible]	[illegible]	[illegible] شنبہ	[illegible]
حضرت ابن عباس رض	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
حضرت امام موسیٰ کاظم رح	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

خواجہ زماں [illegible]

اے خدا بحرمت خواجہ [illegible]

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

شیر حقانی

قصیدہ مدحیہ در شان قبلہ و کعبہ جناب حضرت میاں شیر محمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ شرقپور شریف

آئی عید میلاد شریف والی عالی شان حضور پر نور دی اے
گوندل بار گجرات تھیں چہ پینڈے ڈٹھی پاک مجلس شرقپور دی اے

ایس خطۂ اطہر دی ہوئی زیارت مہربانی ایہ رب غفور دی اے
پئی وسدی اے بارش رحمتاں دی سوہنی گھڑی ایہ موج سرور دی اے

شیر حق نے خلقتاں موہ لیاں نال نظر دے چار چو فیر دیاں
حضرت شیر محمد سبحان اللہ دُھماں پیاں محمدؐ دے شیر دیاں

شرقپور شریف پر نور قصبہ لاٹاں ماردا نور ایمان ایتھے
بے شریعت طریقت دا چمن کھڑیا جاری درس حدیث قرآن ایتھے

تاجدار مدینہ [illegible] نظراں سوجاں ماردا بحر فیضان ایتھے
خفی جلی عاشق، نبیؐ علیؓ والا سدا جاگ دا شیر جوان ایتھے

الفؒ ثانی لاثانی دا لال نوری ایتھے قدسی بی پے سلام کردے
جھکی ہوئی جبین زمین دی اے ملک فلک دے بھی احترام کردے

میاں صاحب دے فیض دی حد نگی جدھر دیکھیا دیوا جگا دتا
نور حسنؒ شاہ نوں سینے لاکے تے اک پل وچہ توڑ اپڑا دتا

رحمت علی تے نبی دی ہوئی رحمت گویا چودھویں قطب بنا دتا
کرموں والیوں بنیاں حضرت کرماں والہ شیر حق جاں کرم کما دتا

[illegible] عبد الرحمٰنؒ قصور والے [illegible] دا اے
میاں صاحبؒ دا نظر منظور عاشق جیویں بانگا بلالؓ حضور والے

[illegible] جناب غلام اللہ [illegible] توقیر والے
فرض سمجھدے سنت رسولؐ [illegible] فقر دی شاہی جاگیر والے

[illegible] تے [illegible] دستگیرؒ والے
[illegible] مرداں دی نگہ دے نال پایا بدل جاوندے حرف تقدیر والے

[illegible] ہوا [illegible] حق دے پاک [illegible] سلا میری سلامی منظور ہووے
[illegible] تے تو [illegible] آئم [illegible] حسن اک [illegible] نظر حضور ہووے

[illegible] بہس نرات [illegible]

[illegible] بیہودہ لو [illegible]

[illegible] ساڈے [illegible] رجتا دا [illegible]

Marfat.com

جلد زین

خوشخبری

جملہ احباب کو مژدہ ہو کہ مکتبہ حضرت میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ بصرف زرکثیر مندرجہ ذیل نادر تحفے ہدیہ ناظرین کر رہا

(۱) **تفسیر نور العرفان فی حاشیۃ القرآن** المعروف تفسیر نعیمی خورد } یہ تفسیر نہایت معتبر ہے۔ اسے پاکستان کے مایہ ناز عالم مفتی احمد یار خاں صاحب گجراتی نے لکھا ہے۔ اور اس کا ترجمہ اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ نے کیا ہے عنقریب ہدیہ ناظرین ہو رہی ہے۔ کتابت خوشخط اور موٹے الفاظ کاغذ عمدہ اور طباعت دیدہ زیب ہے اتنی خوبیوں کے باوجود قیمت بہت کم رکھی گئی ہے۔ تاکہ ہر غریب و امیر اس سے بہرہ ور ہو سکے۔ ہدیہ مجلد چودہ (۱۴) روپے اور غیر مجلد بارہ (۱۲) روپے۔ آج ہی اپنا نام درج رجسٹر کروا لیجئے ذرا سی سستی سے کہیں ایسا نہ ہو کہ آپ ایسے بیش بہا تحفے سے محروم رہ جائیں۔

(۲) **آفتاب ولایت** مصنفہ احمد علی شرقپوری }
- اس مجموعہ میں آپ حضرت میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے حالات زندگی کی کامل جھلک قلیل وقت میں دیکھ سکیں گے۔
- حضرت میاں صاحب کے سوانح حیات پر پہلے بھی جتنی کتابیں حیطۂ تحریر میں آئیں انکا خلاصہ اس کتاب میں موجود ہے
- احباب کے پرزور مطالبات کو ملحوظ خاطر رکھتے ہوئے اس کی ترتیب و تدوین میں پورے انہماک اور مستعدی سے [illegible] ہے گویا کہ دیا دریا کو اک کوزہ میں [illegible]

نوٹ: یہ کتاب ناظرین کی سہولت کے لئے گھنگ شریف ضلع لاہور، کرمانوالہ ضلع منٹگمری۔ کیلیانوالہ ضلع گوجرانوالہ۔ کوٹلہ شریف ضلع شیخوپورہ سے بھی مل سکتی ہے۔

(۳) **شرح برزخ** } اور ان کے علاوہ بھی مکتبہ کئی نایاب تحفے چھپوا کر آپ کی خدمت میں پیش کر رہا ہے

(۴) **منہج السلوک ترجمہ ذخیرۃ الملوک** } ذخیرۃ الملوک مؤلفہ امیر کبیر سید علی ہمدانی قدس سرہٗ العزیز جس کا ترجمہ مولوی غلام قادر صا[illegible] نے کیا اور قبلہ و کعبہ حضرت میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے ایما سے چھپوایا اس [illegible] قصیدہ [illegible] شرح [illegible] کے حرف ملانے [illegible] شیر محمد شرقپوری بنا ہے۔ عنقریب مکتبہ حضرت میاں صاحب [illegible]

[illegible]

مکتبہ [illegible] میاں صا[illegible]

مالک و مہتمم میاں غلام احمد [illegible]

[illegible] جناب خواجہ حا[illegible]

Marfat.com

Marfat.com